نواز شریف آصف علی زرداری الطاف حسین عمران خان

نوشتۂ وقت

اِنِ الحُکمُ اِلّا لِلّٰہ

بے شک حاکمیت اللّٰہ کے لیئے ہے



اطیعو اللہ و اطیعو الرّسول

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو

بابا جی عنایت اللہ


بسم الله الرحمن الرحيم



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

حمد باری تعالیٰ

تو عقل و خرد سے ہے ماورا، تو زمان و مکاں میں ہے جا بجا / تو عظیم ہے اور عظیم تر۔تیری ذات جل جلال ہو
تو ذات و صفات میں ہے یکتا، تو ہر عیب سے ہے منزہ / تو لا شریک ہے با خدا۔تیری ذات جل جلال ہو
تو بحر و بر میں ہے ہر جگہ، نہ کوئی حدود ہے نہ انتہا / تو کیسے ہو منکشف اے خدا، تیری ذات جل جلال ہو
تیری صورتیں تیرے نقش و نگار، تیرا معمار خانہ ہے لاجواب / اے مصور با کمال ، تیری ذات جل جلال ہو
تیرے اسمائے حسنہ کی بات کیا، یہ خوب سے ہیں خوب بجا / تو جمیل ہے اے حسن جمال ، تیری ذات جل جلال ہو
جو ذکر و فکر میں ڈھل گیا، اسے موت سے ہے کیا واسطہ / تیری ذات عالی ہے بر ملا، تیری ذات جل جلال ہو
تیری تسبیح چرند پرند کریں، تیرے سامنے تسلیم و خم کریں / اے صورت گر اے سیرت نواز، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے حمد و ثنا کا ساز دے، میرے ہمنوا میرا ساتھ دے / مجھے قلب و نظر بیدار دے، تیری ذات جل جلال ہو
تجھے جس نام سے بھی پکار لوں، تو منور ہے ہر صفات میں / تو جلال و جمال سے ہے آراستہ، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے احسن تقویم کی خیرات دے، مجھے عظیم و قدیم کی بات دے / مجھے کون و مکاں سے نواز دے، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے رحم و کرم کی بھیک دے، مجھے حسن عمل کی توفیق دے / میرے غمکدے کو ثبات دے، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے ادب جہاں کا نور دے، مجھے الفت نبی کریم دے / مجھے ورد آل درود دے ،تیری ذات جل جلال ہو
میرے دکھ سے ہے تو آشنا ،میرے درد کو کر عطا شفا / تو ورد عنایت عام کر ، تیری ذات جل جلال ہو

بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نعت شریف

دہر میں پھیلی ہوئی ہے ہر سو یہی اک صدا   شمس و قمر کی روشنی ، تپش و تسکیں جا بجا
صلِ علیٰ فغاں فغاں، صلِ علیٰ محمد

شب صحرا، کوہ و دمن، محو ترنم حمد و ثنا،   باد نسیم ، باد شمیم، دے رہی ہیں یہی ندا
صلِ علیٰ میں بڑا مزا صلِ علیٰ محمد

نور ہیں پرنور ہیں آب و گل فشاں فشاں   کوہ و بیاباں کی خموشی، ان پہ ہوئی ہے فدا
صلِ علیٰ ے مدنی پیا صلِ علیٰ محمد

ہنگامہ ہائے کائنات میں تیری نوا تیری نوا   تیرے فقیروں کو ملی شب بیداری کی عطا
صلِ علیٰ ہے سب کی نوا صلِ علیٰ محمد

ملے فضل و کرم ہوں دور الم، نگر نگر پھرے تیرا گدا   ید بیضا ہو مسیحائی ہو اور رحمتِ عالم کی شفا
صلِ علیٰ ذرا سنتا جا ، صلِ علیٰ محمد

کبھی لذت وصل مسیحا بنی کبھی سوز جدائی میں تڑپتا رہا   کبھی باب العلم پہ جھکا رہا کبھی در رحمت پہ کھڑا ہوا
صلِ علیٰ ذرا مکھڑا دکھا صلِ علیٰ محمد

تیرے فقیر روشن ضمیر، مے وصل کے ہیں گدا   آغوش میں ان کی تجلیاں، فکر میں محشر بپا ہوا
صلِ علیٰ ہر دکھ کی دوا صلِ علیٰ محمد

کوہ وبیاں ہیں جلوہ گاہ ، خلوتوں میں یوں چپ ہوا   چراغ نور منزل بہ منزل راہ راست روشن ہوا
صلِ علیٰ درود و صلوۃ صلِ علیٰ محمد

واصفؔ کو دیا واصفؔ نے پیا جھوما اور مستی میں کہا   عنایتؔ بھی کھڑا چپ سادھ رہا جب نظر پڑی انمول ہوا
صلِ علیٰ ہے داستان خدا صلِ علیٰ محمد

نام کتاب	نوشتۂ وقت
مصنف	بابا جی عنایت اللہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	اگست ۲۰۱۰
پبلشر	بابا جی عنایت اللہ
قیمت	۔ ۔ ۔

منگوانے کا پتہ:

مقدّم ہاؤس

شمس کالونی، گولڑہ موڑ پوسٹ آفس، اسلام آباد

03335177938, 03360111165, 051-2315014

babagee.inayatullah@gmail.com



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بابا جی عنایت اللہ کا نام اردو دنیا میں شہرتِ دوام رکھنے والے ناموں میں تو شمار نہیں ہوتا مگر وہ اپنے بلند پایہ علمی کام کی وجہ سے صفحۂ اوّل کے حُریّت پسند ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی علمی تصانیف کے مطالعہ سے یہ نکتہ بدرجۂ اتم واضح ہوتا ہے کہ وہ مولانا محمد علی جوہر کے رسالہ ''کامریڈ''، مولانا ظفر علی خان کے اخبار ''زمیندار'' اور شورش کاشمیری کے ''چٹان'' کی علمی روایات کے امین، جرات مندانہ طرزِ اظہار کے آئینہ دار قلم کار ہیں۔ حضور ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ ''جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا بہترین جہاد ہے''۔ عنایت اللہ بابا جی نے وطن عزیز کے داخلی استحکام، جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کے تحفظ اور خلافت راشدہ کی روشن صبح کے طلوع کے لیے صحرا میں اذان دینے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ مجھے تو وہ قائد اعظم محمد علیؒ جناح، علامہ محمد اقبالؒ، لیاقت علی خان اور سردار عبدالرّب نشتر جیسے محبّ وطن راہنماؤں کے ہمنوا نظر آتے ہیں جو وطن کی محبت کے جذبے سے سرشار تھے۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستیوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا اِلٰہ اِلا اللہ

پاکستانی معاشرت، تہذیب و تاریخ اور قومی سیاست کے مدوجزر پر متعدد کتب منظر عام پر آئی ہیں۔ جن میں مولانا کوثر نیازی کی ''اور لائن کٹ گئی''، کرنل صدیق سالک کی ''میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا''، ذوالفقار علی بھٹو کی ''گریٹ ٹریجیڈی'' ایوب خان کی ''فرینڈز ناٹ ماسٹرز''، ڈاکٹر صفدر محمود کی ''مسلم لیگ کا دور حکومت''، قدرت اللہ شہاب کا ''شہاب نامہ''، اہمیت کی حامل ہیں۔ مگر وطن عزیز کے گھناؤنے مسائل، دو قومی نظریے، مغربی جمہوریت اور ایک مخصوص طبقے کی اجارہ داری جیسے مسائل پر قلم اُٹھانا بابا جی عنایت اللہ کے نصیب میں ازل سے تحریر کر دیا گیا تھا جو کہ لائق صد تحسین جذبہ ہے۔

حب الوطنی کا جذبہ، 1965ء تک پاکستانی قوم کے دلوں میں سرایت کرتا رہا۔ تقسیم ہندوستان اور 6 ستمبر کے واقعات نے اردو ادب پر غیر معمولی آفاقی اثرات مرتب کیے۔ جس کے نتیجے میں افسانہ، رپورتاژ، ڈرامہ، غزل، نظم، نعت، الغرض تمام اصناف سخن میں یہی موضوعات در آئے ہیں مگر مقام افسوس ہے کہ 16 دسمبر 1971ء کے المناک سانحے کے بعد اردو ادب میں اس موضوع پر کوئی معرکتہ الآراء تخلیق سامنے نہیں آئی۔ عقیل عباس جعفری کی ''پاکستان کے سیاسی وڈیرے'' جابرانہ وغاصبانہ نظام کی چیرہ دستیوں پر تنقید ضرور ہے مگر لیلائے وطن کی پیشانی پر چمکتے ہوئے داغِ شکست کو جذبہ و احساس کا مرکز ومحور بنالینا اور اسے زمانے کی گرد آلود نظروں سے بچانے کے لیے سرتوڑ کوشش کرنا ان محبِّ وطن ادیبوں، شاعروں کا خاصہ رہا ہے۔ جنھوں نے مادرِ وطن کی نظریاتی اور جغرافیائی حفاظت کے لیے نہ صرف قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں بلکہ اپنا لہو شجر وطن کی جڑوں پر نثار کر دیا۔ فیض احمد فیضؔ ہوں یا حبیب جالبؔ، ہر دو شاعر وطن عزیز کی سیاسی بے اعتدالیوں، جمہوری نظام کی بیخ کنی، بنیادی انسانی حقوق کی پامالی، طویل مارشل لا اور جبر واستحصال کے خلاف کمر بستہ رہے۔ حبیب جالبؔ بار بار یاد آ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ عمر بھر سیاسی عدم استحکام، طالع آزما جمہوری راہنماؤں کے خلاف سراپا احتجاج بنے رہے، کبھی وہ پکار اٹھتے ہیں۔

''میں نہیں مانتا میں نہیں جانتا اس دستور کو صبحِ بے نور کو''

اور کبھی وہ یہ کہہ اٹھتے ہیں:۔

''ظلمت کو ضیاء کیا لکھنا بندے کو خدا کیا لکھنا''



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بابا جی عنایت اللہ تحریکِ ''تحفظ و استحکام پاکستان'' کے خاموش مجاہد

بابا جی عنایت اللہ صاحب کا اسلوب بلاشبہ خالصتاً ادبی نثر کے اوصاف سے لبریز نہیں ہے مگر جب دل پر سینکڑوں زخم لگے ہوں، دل و دماغ میں بھونچال آیا ہو، پلکوں پہ آنسوؤں کے چراغ روشن ہوں تو نہ صرف لب و لہجہ متاثر ہوتا ہے بلکہ اظہار و بیان میں بھی وہ ربط و تسلسل اور خوبی بیان باقی نہیں رہتی مگر غور سے دیکھا جائے تو سچے جذبوں کو تیز آنچ الفاظ کی کٹھالی میں پک کر کندن ہوتی ہوئی ضرور محسوس کی جا سکتی ہے۔ وہ واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ تاریخِ اردو ادب میں واحد ادیب ہیں جنھوں نے اردو نثر میں بے باک طرزِ اظہار انقلابی سوچ، اور جابران وقت کی چیرہ دستیوں کے خلاف ببانگ دہل احتجاج کو اپنے تحت الشعور کا جزو لازمہ بنایا ہے۔ یہ وطن اقبالؒ اور قائد اعظمؒ کے خوابوں کی سرزمین ہے۔ اس کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا خون بہایا، بچوں، جوانوں اور بوڑھوں نے قربانیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خصوصی نظرِ کرم اور چشمِ التفات سے ہی یہ خطۂ اسلام کا گہوارہ بنا مگر شومئی قسمت کہ ہم نے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دی۔ حرص و ہوس، لالچ اور خود غرضی ہمارا شعار بنی رہی، جس کی وجہ سے آج ساٹھ سال گزر جانے کے باوجود ہم اپنے ملک میں اسلامی نظام کو نافذ نہیں کر سکے۔ بابا جی عنایت اللہ کی تحریر میں جمال الدین افغانی، مہدی سوڈانی، مفتی محمد عبدہ، اور علامہ اقبالؒ کے لہجوں کی بازگشت ایک دردناک چیخ بن کر ابھرتی ہے۔ ان کے بے قرار دل سے اور اٹھتی ہوئی آہیں ان کے لبوں سے پھوٹتے ہوئے نالے صاف محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ یہی تو وہ حریت پسندانہ ادب کی وہ درخشندہ روایت ہے جسے لمحۂ موجود میں پوری ادبی تاریخ کے تسلسل میں اکیلے بابا جی عنایت اللہ صاحب سینے سے لگائے ہوئے خاموش مجاہد کی طرح اپنی منزل کی طرف کشاں کشاں بڑھ رہے ہیں۔ تحفظ و استحکام پاکستان کی تحریک وقت کی اولین ضرورت ہے کیونکہ ہمارے اندرون اور بیرونی دشمنوں کی ناپاک سازشیں ہمیں نیست و نابود کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب کی یہ تحریریں ایک ایسا مقدمہ ہیں جو وہ سولہ کروڑ عوام کی طرف سے وقت، تاریخ، خدا اور رسول ﷺ کی عدالت میں پیش کر رہے ہیں۔ جو یقیناً ان کی طرف سے ایک معرکتہ الآرا قدم ہے جسے تاریخ پاکستان کے کسی بھی دور میں نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



جس طرح جنگِ آزادی کے خاموش مجاہدوں کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اس خاموش مجاہد کی اس عظیم کاوش کو بھی دور تک اور دیر تک یاد رکھا جائے گا۔ اردو کے محبِّ وطن ادیبوں، شاعروں کی ایک پوری تاریخ مرتب کی جا سکتی ہے۔ جنھوں نے ہر قومی المیے پر نہ صرف قلم اُٹھایا بلکہ صفحۂ اوّل کے مجاہد کا کردار بھی ادا کیا۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب نے پچیس سال کا طویل عرصہ حضرت واصف علی واصفؒ کی صُحبت میں بسر کیا ہر وقت سایہ کی طرح ان کے ساتھ رہے۔ بے پناہ کسبِ فیض کیا اور اس وقت پاکستان میں واصفیہ مکتبہ فکر کے واحد ترجمان بھی وہی ہیں۔ واضح ہو کہ صوفیاء کی چشمِ التفات، نظرِ عنایت اور خصوصی توجہ کے باعث انھوں نے پاکستان کے داخلی استحکام کے مشن کو شروع کیا۔ اب حضرت واصف علی واصفؒ نے ان پر وہ نظر ڈالی کہ کیمیا ہو گئے۔ اب ان کے آنسوؤں کی مالا واقعی عالم بالا کی خبر لاتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بقول غالبؔ ان پر غیب سے مضامین اُتر رہے ہیں۔

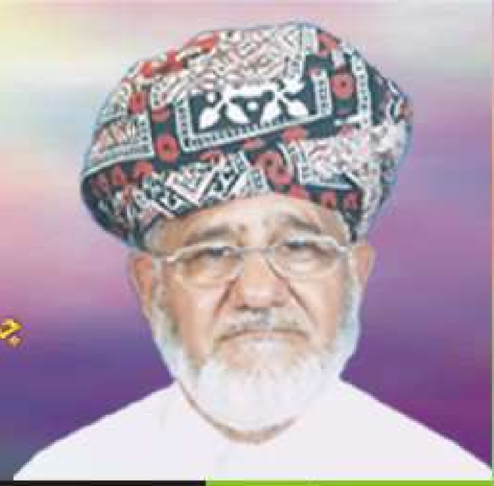
آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالبؔ صریرِ خامہ نوائے سروش ہے

حضرت واصف علی واصفؒ نے بابا جی عنایت اللہ کو علم و ادب کے راستے کی طرف گامزن کیا اور وہ اس وقت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ترقی و خوشحالی، سیاسی استحکام، نظریہء پاکستان کی بحالی اور بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ واضح ہو کہ واصف علی واصفؒ کی تربیت کا فیضان ہے کہ آج بابا جی عنایت اللہ صاحب پچھلے دس سال سے مسلسل قرطاس و قلم کے ذریعے پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی محرومیوں، دکھوں اور لاینحل مسائل کا حل تلاش اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے میں مصروفِ پیکار ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



وہ رفاحی وفلاحی کاموں میں بھی پیش پیش ہیں۔ ''مقدمۂ پاکستان'' دراصل ان کی روح کی پکار ہے۔ قیام پاکستان کے سلسلے میں بھی علماء و مشائخ کے علاوہ فقراء واولیاء کرام نے بے پناہ دعائیں ہی نہیں کیں بلکہ عملی طور پر اس کاوش میں شریکِ کار بھی رہے۔ جن میں پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ، پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، پیر صاحب زکوڑی صاحبؒ جیسے لوگوں کے علاوہ متعدد خاموش مجذوبان خدا، سالکان، طریقت، عارفانِ حق بھی اپنا کردار ادا کرتے رہے۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان بننے کے بعد بھی تحفظ و استحکام پاکستان کی تحریک انھی لوگوں کی دعاؤں اور فیض نظر کا نتیجہ رہی ہے۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب کی زندگی میں ایک اور مایہ ناز علمی و روحانی شخصیت کا حوالہ بھی ملتا ہے جس سے وہ بے پناہ متاثر ہوئے۔ وہ شہنشاہ فقر ہی نہیں شہرہ آفاق ایٹمی سائنس دان مفسر قران اور قومی شاعر بھی ہیں۔ واضح ہو کہ یہ شخصیت علامہ محمد یوسف جبریلؒ ہیں جنھوں نے وطنِ عزیز میں نظریۂ پاکستان کے عملی فروغ کے لیے جو کام کیا وہ لائق صد افتخار ہے۔ ان کی علمی تصنیف ''چڑیا گھر کا الیکشن'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب نے ان کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ''مقدمۂ پاکستان'' آپ اور خدا اور رسول ﷺ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقیر

محمد عارف



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



''صدائے وقت''، ''ندائے وقت''، ''چراغِ وقت''، اوران ہی ناموں سے ملتے جلتے ناموں والی کئی دوسری کتب (آئینۂ وقت، آوازِ وقت، نادِ وقت، انقلابِ وقت اور مسیحائے وقت) کی اشاعت کے بعد اس بار عنایت اللہ صاحب ''مقدمہ بنام حکومت وقت اور سیاسی جماعتوں کے رہنما'' لے کر آئے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کے مندرجات تو نئے نہیں نہ ہی اسلوب میں کوئی فرق آیا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ اس بار اِن صداؤں سے نکل کر جن میں سے غالباً ہر ''صدا'' صدا بہ صحرا ثابت ہوئی، بابا جی عنایت صاحب اپنے روزِ اوّل سے اب تک والے موقف کو ''مقدمے'' کی صورت کتابی شکل میں لے آئے ہیں۔ ہماری دِلی دعا ہے کہ وہ یہ مقدمہ جیت جائیں۔ اس لیے کہ ان کی کسی بھی بات سے نہ اختلاف کی کوئی گنجائش نکلتی ہے نہ ان حقائق سے کوئی بھی محبِّ وطن پاکستانی انکار کر سکتا ہے۔ ان بہت سے موضوعات کے علاوہ جو بابا جی عنایت اللہ صاحب کی ساری کتابوں میں مشترک ہیں اس بار انھوں نے دوقومی نظریہ، مسجد کے مقام، شورائی نظام، کرپشن، جو پورے معاشرے کو کینسر کے مرض کی مانند چمٹ گئی ہے اور مغربی جمہوریت کی بھونڈی شکل کے چہرے پر سے پردہ اٹھانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ تاکہ اس پر فریفتہ اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھے افراد کو اس کی اصل صورت دکھائی جا سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''پاکستان کو خارجی دشمنوں سے نہیں بلکہ ان داخلی دشمنوں سے خطرہ لاحق ہے۔ جو قیامِ پاکستان سے لے کر اَب تک سیاست اور مذہب کے نئے نئے بھیس بدل کر سامنے آ رہے ہیں''۔

مسجد و مدرسہ سے اصلاحِ احوال کی جو صورت نکل سکتی تھی وہ اس لیے نہیں نکل سکی کہ عبادت گاہیں فرقہ پرستی کے فروغ کے مقام بن گئی ہیں اور مدرسوں یعنی تعلیمی اداروں میں انگریزی ذریعۂ تعلیم اور مغربی تدریسی نصاب نے ایک ایسی نسل کو وجود دے دیا ہے جو جسمانی طور پر تو پاکستان میں رہتی ہے مگر اس کا ذہن، اس کی روح اُس مغربی دنیا میں جانے کے لیے بے قرار رہتے ہیں جس کے لیے یہ تعلیمی نصاب اور مادر پدر آزاد ماحول انھیں تیار کرتا ہے۔ کسی بھی ملک و قوم کا یہ بہت بڑا المیہ ہوا کرتا ہے جس سے ہم آج گزر رہے ہیں۔ یہ قابل نوجوان فارغ التحصیل ہو کر زیادہ تر امریکہ کا رُخ کرتے ہیں جہاں سے ان کی واپسی کے سارے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔

مغربی جمہوریت اوراس کی خرابیوں کا شمار کرتے ہوئے مصنف نے اس کے تمام تاریک پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔انھوں نے فوجی آمروں سے بدتر جمہوریت کے ان آمروں کو اپنی تنقید کا نشانہ نہ بنایا ہے۔ جو اِن سے زیادہ ظالم، حریص، اور ہوسِ اقتدار سے سرشار ساڑھے سولہ کروڑ پاکستانی عوام پر مسلط ہیں۔

اس مقدمے میں پیش کردہ نکات میں شورائی نظام کی اہمیت اور ملک میں رائج یہودیوں کے سودی معاشی نظام پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔

۱۹۴۷ء سے عنانِ حکومت جاگیرداروں، وڈیروں اور سرمایہ داروں میں نسلاً بعد نسلاً منتقل ہورہی ہے۔جس کی بڑی وجہ عام انتخابات میں رائج نظام ہے۔

اراکین اسمبلی کی جعلی ڈگریوں اوران پرعدالتوں میں چلنے والے مقدمات کی خبریں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے نشر ہوتی ہیں تو دنیا بھر میں جو جگ ہنسائی اور بدنامی ہوتی ہے کاش! ہم نے کبھی اس پر غور کرلیا ہوتا۔ اس صورت حال میں ''انجامِ گلستاں'' کیا ہوگا، اسے سمجھنا بہت آسان ہے۔

میں جب اس خطۂ زمین میں بسنے والوں پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک بات یاد آ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک بار اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرمایا تھا کہ میں آپ لوگوں کو ایک مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ نے مجھے دیکھا اور آپ کو میری صحبت میسر آئی مگر میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے اپنے ان بھائیوں کو سات مرتبہ مبارک باد دیتا ہوں جو صدیوں بعد وہاں پیدا ہوں گے۔ نہ انھوں نے مجھے دیکھا ہوگا نہ ہی انھیں میری صحبت میسر آئی ہوگی۔ مگر وہ آپ لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہوں گے۔ یہ لوگ اس دور میں جس مشکل میں ہیں اس سے اللہ اور اس کا محبوب ﷺ ''وجہ تخلیقِ کائنات، رحمت اللعالمین، عالی مرتب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ضرور واقف ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ بابا جی عنایت اللہ صاحب نبی پاک ﷺ کے صدقے میں اور پنجتن پاک کے طفیل اپنا دائر کردہ مقدمہ ''بنام حکومت اور سیاسی جماعتوں کے رہنما'' جیت جائیں۔

ڈاکٹر تصدق حسین

قوم کا سچا رہنما

آج کے اس افراتفری، خوشامدی اور خودغرضی کے دور میں اپنے ضمیر کے مطابق لکھنے والے شائد ختم ہو رہے ہیں۔ ہر شخص اپنے کسی فائدے، اپنی کسی غرض یا پھر سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے قلم اُٹھا رہا ہے لیکن بابا جی عنایت اللہ صاحب کی تحریر میں جو کبھی آئینہ وقت ،صدائے وقت، ندائے وقت، آوازِ وقت ،نادِ وقت، چراغِ وقت، انقلابِ وقت اور کبھی مسیحائے وقت" جیسی تاریخی اور انمول کُتب کی شکل میں سامنے آتی رہی ہیں۔

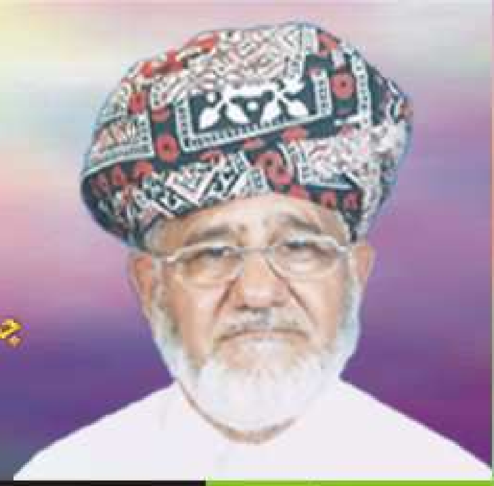
مصنف کا یہ خاصہ رہا ہے کہ انہوں نے ساری کُتب ایک سچا اور محبِ وطن پاکستانی اور خالص مسلمان کے طور پر لکھی ہیں۔ کسی بھی تحریر یا کسی بھی کتاب میں ذاتی فائدے کے لیے کوئی چیز شامل نہیں کی۔ کسی کی خوشنودی یا کسی کی دشمنی میں ایک لفظ نہیں لکھا۔ کسی طبقے کی خوشامد نہیں کی۔ جو کچھ لکھا اپنے وطن اور اپنے مذہب کے لیے لکھا۔ اپنی قوم اور خصوصاً نئی نسل کی اصلاح کے لیے لکھا۔ اُن کی تحریروں سے یہ گمان ہوتا ہے کہ لکھتے وقت اُن پر کوئی روحانی طاقت غالب آجاتی ہے اور لفظ اُن پر اُترنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لفظوں کا جتنا بڑا خزینہ بابا جی عنایت اللہ صاحب کے پاس ہے اتنا بڑا خزینہ یا تو لوگوں کے پاس ہوتا نہیں یا پھر انھیں استعمال کرنا نہیں آتا، کیونکہ بابا جی جب لکھتے ہیں تو لفظوں کو لڑیوں میں اس خوبصورتی سے پروتے ہیں کہ وہ صاف پانی کی خوبصورت لہروں کی طرح ہر لڑی اپنی خوبصورتی میں اضافہ کرتی جاتی ہے اور پھر جس موضوع پر بھی لکھتے ہیں اس کے متعلق اردو کی ڈکشنری میں جتنے بھی خوبصورت الفاظ اس موضوع کے متعلق ہو سکتے ہیں وہ ان تمام الفاظ کو انتہائی مہارت کے ساتھ جوڑتے چلے جاتے ہیں۔ مصنف نے جب بھی قلم کی نوک کو کاغذ پر رکھا تو محسوس ہوا کہ یہ مردِ قلندر ہاتھ میں حق کی انتہائی طاقتور اور مضبوط تلوار لے کر میدان میں اُتر آیا ہے۔ پھر ملک دشمنوں، نام نہاد جمہوریت کے دعویداروں، قومی دولت لوٹنے والوں، غریب کی عزت و آبرو کی دھجیاں اُڑانے والوں اور مذہب کے نام پر بدنما دھبے لیے علمائے سو کا پورا پورا پیچھا کرتے ہیں۔

وہ وردی کی آڑ میں عوام کے حقوق سلب کرنے والوں کو بھی معاف نہیں کرتے لیکن گندی، لُٹیری بدقماش، چوروں ڈاکوؤں اور جعلی ڈگری والوں کی جمہوریت کو بھی آڑے ہاتھوں لیتے ہیں۔ کمیشن اور رشوت خور سیاستدانوں کا جس طرح وہ پردہ چاک کرتے ہیں، اُس کی مثال بھی خال خال ہی نظر آتی ہے۔ بلاشبہ جمہوریت اسلام کی جڑ ہے بشرطیکہ اس کو اسلامی طرز پر نافذ کیا جائے۔ جس طرح ایک شخص نے اُٹھ کر حضرت عمرِ فاروقؓ حاکمِ وقت سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ کے پاس دو چادریں کہاں سے آ گئیں۔ کیا آج کوئی شخص صدرِ مملکت سے یہ پوچھ سکتا ہے کہ صرف ایک بمبینو سینما سے اتنی دولت کیسے آ گئی؟ کیا آج کوئی میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف سے پوچھ سکتا ہے کہ میاں صاحب لوہے کی صرف بھٹی سے اتنی ملیں، اتنے کارخانے اور اتنی جائدادیں کیسے بن گئیں؟ بابا جی اِس جمہوریت کو، لوٹنے کے لیے ایک ڈھال سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں جتنی بے غیرت اور مادر پدر آزاد جمہوریت آج پاکستان میں نافذ ہے اس کی مخالفت ہر محبِ وطن پاکستان کو کرنی چاہیے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جمہوریت نے ملک کو کنگال کر دیا ہے۔ سیاست دان جمہوریت کے نام پر ملک کو لُوٹ رہے ہیں۔ اس جمہوریت میں غریب کی آواز نہ صرف دب گئی ہے بلکہ ختم ہوگئی ہے۔ سفید پوش مہنگائی اور رشوت کے بازار میں پس کے رہ گیا ہے۔ ہماری خارجہ اور داخلہ پالیسیاں دفن ہوگئی ہیں۔ یوٹیلٹی بلز ناقابلِ برداشت ہیں، سیاست دان بِک رہے ہیں، جعلی ڈگریوں پر شرمندہ ہونے اور منہ چھپانے کی بجائے دوسرے اداروں پر الزام تراشی کر رہے ہیں۔ بابا جی اس منحوس جمہوریت سے قوم کو آگاہ کرنے کے لیے اپنے قلم کو تیز دھار تلوار کی طرح استعمال کرتے ہوئے ان جمہوریت کے دعوے داروں کے کرتوتوں سے پردہ اُٹھاتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ الیکٹرونک میڈیا کے اینکر پرسنز ان کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے موضوعات پر بحث کرائیں تاکہ عوام کی آنکھوں سے جمہوریت کی کالی پٹیاں اتاری جاسکیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



قوم کا سچا رہنما

بابا جی واصف علی واصفؒ کے شیدائی ہیں اُن کے علاوہ حضرت پیر مہر علی شاہؒ، حضرت شاہ عبداللطیفؒ بری امام، حضرت سائیں محمد حسین باکے سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار، حضرت کلو باباؒ، حضرت انور علی شاہؒ، حضرت علامہ محمد یوسف جبریلؒ اور حضرت راجہ محمد اکرمؒ سے جنون کی حد تک محبت کرتے ہیں، اور اُن کی یہی محبت مجھے بھی بابا جی عنایت اللہ صاحب کے قریب کرنے کا سبب بنی۔ اس درویش منش شخصیت نے زندگی کی حقیقتوں کو بڑے قریب سے دیکھا اور پرکھا ہے۔ وہ زندگی کے تمام نشیب و فراز کے ساتھ ساتھ جمہوریت اور ڈکیٹیٹرین کے بھی تمام مکر و فریب سے آگاہ ہیں۔ انھوں نے قوم کی رہنمائی کرنے اور سچے پاکستانی ہونے کے جذبے سے سرشار ہو کر کم و بیش درجن کے قریب کتابیں لکھ ماری ہیں۔ لیکن ہمارے حکمران اور سیاستدان چاہے وہ کسی بھی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں وہ جمہوری کو بطورِ ڈھال استعمال کر کے دین و دنیا لُوٹے جا رہے ہیں لیکن مجھے یہ قوی یقین ہے کہ ایک دن اس قوم کو ضرور احساس ہو گا۔ اس وقت راقم یا بابا جی عنائیت اللہ صاحب اس دنیا میں ہوں گے یا نہیں۔ میری ذاتی خواہش ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہے کہ بابا جی عنایت اللہ صاحب اپنی زندگی میں ہی اپنی تحریروں کا اثر دیکھ کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور وہ اس قوم کی رہنمائی فرماتے رہیں۔

دعا گو

ملک فداء الرحمٰن راول ٹاؤن اسلام آباد



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مدعی: بابا جی عنایت اللہ بنام: حکومتِ پاکستان اور تمام فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے نام

نمبر ا۔ فوجی ڈکٹیٹر، صدرِ پاکستان، نمبر ۲۔ وزیر اعظم پاکستان، نمبر ۳۔ چیئرمین سینٹ، نمبر ۴۔ سپیکر قومی، صوبائی اسمبلی اور انکے اسمبلی ممبران نمبر ۵۔ پیپلز پارٹی زرداری گروپ، نمبر ۶۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ، نمبر ۷۔ مسلم لیگ (ق) چوہدری شجاعت حسین، نمبر ۸۔ مسلم لیگ (ن) نواز شریف، نمبر ۹۔ مسلم لیگ پیر پگاڑا نمبر ۱۰۔ عوامی مسلم لیگ شیخ رشید، نمبر ۱۱۔ استقلال پارٹی اصغر خان، نمبر ۱۲۔ انصاف پارٹی عمران خان، نمبر ۱۳۔ نیشنل عوامی پارٹی اسفندیار ولی، نمبر ۱۴۔ ایم کیو ایم الطاف حسین، نمبر ۱۵ جمعیت علما اسلام مولانا فضل الرحمان، نمبر ۱۶۔ جماعتِ اسلامی سیّد منوّر حسن، نمبر ۱۷۔ اہلِ سنّت والجماعت مولانا انیس نورانی، نمبر ۱۸۔ اہلِ تشیع جماعت ساجد نقوی صاحب اور دوسرے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے رہنماؤں کے نام۔

مسئول علیہان

عنوان۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ نہ کرنا ایک گھناؤنا نظریاتی ملیّ جرم ہے۔

کیس برائے ضروری سماعت پیش ہے۔ اختصاری خلاصہ۔

نمبر ا۔ پاکستان کس لیے بنایا گیا تھا؟ مذہب کش مغربی جمہوریت، آمریت، بادشاہت یا فوجی ڈکٹیٹروں کے کفر کے نظام حکومت کیلئے یا قرآنِ حکیم کے آئین اور اسلامی دستور حیات،، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب اور دینی تعلیمی اداروں سے اسلامی روشن ضمیر کردار و تشخص اور اسلامی دستور حیات کے مطابق اعتدال و مساوات، عدل وانصاف کی روشنی میں تہذیب وتمدن تیار کرنے کے لیے!





نمبر۲۔ پاکستان کس لیے بنایا گیا تھا؟ آمریت بادشاہت یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے قرآن حکیم کے آئین ،نظریات کے خلاف اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ کفر کے ،نظریات ،ضابطۂ حیات ،نظامِ حیات ، تعلیمی نصاب مخلوط طبقاتی تعلیم اور مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں سے ،مخلوط طبقاتی معاشرہ اور مخلوط طبقاتی حکومتی ٹولہ ، انکا مخلوط طبقاتی مراعات یافتہ فوج شاہی ،منصف شاہی ،افسر شاہی کا شاہی طبقہ ،مخلوط طبقاتی باطل ، غاصب ، استحصالی فحاشی بدکاری زنا کاری کے مادر پدر آزاد مغربی کلچر کو تیار کرنے کیلئے معرض وجود میں لایا گیا تھا۔

نمبر۳۔ پاکستان کس لیے بنایا تھا؟ ہندوستان سے ہجرت کرنے ،ہجرت کی اذیتیں برداشت کرنے ، چھ سات لاکھ بیٹیوں کو ہندو ،سکھوں کے یرغمال بنانے ،ان کی عصمتیں لٹانے ،ان کے ضمیروں کو کچلنے ،ان کے بچے پیدا کرنے ، اپنے ہنستے بستے گھر ، ہرے بھرے کھیت کھلیان ، اپنے آباؤ اجداد کی قبریں ، ہر قسم کے مال ومتاع ،معصوم بچے بچیوں ،مردوزن کے قتل کروانے جیسی عظیم قربانیاں کس لیے دی تھیں ۔قرآنِ حکیم کے نظریات کی سرفرازی اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے یا مسلمانوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے کفر کے نظریات میں کنورٹ کرنے کے لیے دی تھیں۔

نمبر۴۔ کیا پاکستان کی آزادی انگریز کو اس سرزمین سے نکالنے کا نام ہے؟

کیا انگریز کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا محکومانہ استحصالی نظامِ حکومت جو اس نے مفتوحہ ملک کے عوام الناس کو قیدی اور محکوم بنانے کیلئے مسلط کیا تھا اس کو جاری رکھنے کا نام پاکستان ہے۔

کیا انگریز کے جاگیردار ،سرمایہ دار غدار ٹولہ کی حکومت پر اجارہ داری جاری رکھنے اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محروم کرنے ،قیدی بنانے کا نام پاکستان ہے؟



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



کیا مغربی جمہوریت کے طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی اداروں پر طبقاتی حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو تیار کرنے، انکی اجارہ داری مسلط رکھنے کا نام پاکستان ہے؟

کیا پاکستان چھ سات ہزار فوجی سیاسی ملکی آئین توڑنے والے، ملکی غدار، ملک دشمن حکومتی ٹولہ کے 1960 ایم پی اے، ایم این اے، سینٹروں یا فوجی ڈکٹیٹروں کی حاکمیت کا نام پاکستان ہے؟

کیا پاکستان مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی شاہانہ زندگی کے شاہی محلوں، شاہی ایوانوں، شاہی بلٹ پروف ۱۶ لاکھ قیمتی گاڑیوں اور اربوں ڈالرز زرمبادلہ کے پٹرول کو دھواں بنانے کا نام پاکستان ہے؟

کیا حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ عوام اپنی خدمت کے لیے چنتے ہیں یا ملک لوٹنے اور عوام الناس کو ملکی ملکیت سے محروم کرنے کیلئے چنتے ہیں۔ !

نمبر ۵۔ کیا قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے لال مسجد کے طلبا و طالبات، سوات، شمالی علاقہ جات کے عوام النّاس کے قتال کرنے کا نام قیامِ پاکستان ہے یا قرآنِ حکیم کی روشنی میں مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا نام قیامِ پاکستان ہے

مدعی۔۔۔ بابا جی عنایت اللہ

فون نمبر۔ ۰۳۳۳۔۵۱۷۷۹۸۳




بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان، ۱۸ سیاسی رہنماؤں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے خلاف۔

عنوان۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا لیکن پاکستان کے عوام اور ان کی نسلیں انگریز کے دور کی طرح مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے المیہ میں مبتلا ہیں۔ ملک مذہب کش جمہوریت کے کفر کا جرائم کدہ بن چکا ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کا نفاذ اسکا تدارک ہے۔ اسکو فوری طور پر نافذ کیا جائے (پیرا نمبر ا تا ۲۱ کے مطابق الزامات درج ہیں انکے مطابق کاروائی عمل میں لائی جائے۔)

نمبر ا۔ پاکستانی افواج ملک کا ایک قیمتی اور انمول ادارہ و سرمایہ ہے۔ یہ ملک کی حفاظت کرتا ہے۔ ملک کے تمام شعبے اپنی اپنی جگہ پر اپنی خاص اہمیت رکھتے ہیں لیکن افواجِ پاکستان کا شعبہ اِن سب شعبوں پر اپنی مخصوص فوقیت رکھتا ہے۔ اس کی سپاہ مجاہد کی طرح ملکی سرحدوں کی نگہبانی، بیرونی حملہ آوروں سے پنجہ آزما، مرد و زن کی جانوں کی محافظ۔ ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عصمت و عفت کے تحفظ کا فریضہ ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ نظریاتی اور ملکی سرحدوں کی حفاظت افواج پاکستان کے طیّب فریضہ کا بنیادی رکن ہے۔ افواجِ پاکستان کا ہر سپاہی مجاہد، غازی اور شہادت کی زندگی کا وارث بھی ہے۔ لیکن قرآنِ حکیم کے آئین کے باغی چار فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے کور کمانڈروں نے تمام پاکستانی افواج کی عظمت وعزّت کو رسوائے زمانہ کر دیا ہے۔ دنیائے اسلام کی تاریخ پر ایک سیاہ دھبہ لگا دیا ہے۔ انھوں نے پاکستانی مسلمانوں کی نسلوں کو چند سیاسی ابلیسی، حکومتی مجرم ٹولہ سے مل کر مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظریاتی کفر میں تبدیل کرنے، دین محمدی ﷺ سے عملی طور پر انحراف کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ یہ گھناؤنا عمل افواجِ پاکستان کی ندامت اور بے حرمتی کا سبب بنا ہوا ہے۔ کیا اسلام کا نفاذ کسی فوجی ڈکٹیٹر کے نصیب کا حصّہ نہیں تھا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۲۔ اب تک ملک میں چار مارشل لا لگ چکے ہیں۔ پاکستان کا سب سے پہلا مارشل لا ایڈمنسٹریٹر فوجی ڈکٹیٹر اور خود ساختہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں تھا۔ جب عوام نے اسکے مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت، اس کے معاشی و معاشرتی دلسوز طبقاتی استحصالی طریقہ کار، آقا و غلام جرنیل و بیٹ مین کے مجرمانہ محکومانہ نظامِ حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کی تو اس نے حکومت چھوڑ کر راہِ نجات حاصل کر لی۔ مسلمان کی حیثیت سے اس بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے دس سال کے طویل عرصہ تک اسلام کا نفاذ نہ کیا۔ اگر وہ چاہتا تو اسلام کا نفاذ کر سکتا تھا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کی تعلیم، تعلیمی نصاب، تعلیم و تربیت اور تعلیمی ادارے اسی طرح اسکے آئین و منشور کے سکالر قرآنِ حکیم کے آئین و منشور کے خلاف تیار کرتے رہے۔ ملّت اور اسکی نسلیں قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی تہذیب کی بجائے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی تعلیمات کے کلچر میں بدلتی گئی۔ یہ جرمِ عظیم فوجی ڈکٹیٹر کا نصیب بنا۔

نمبر۳۔ فوجی ڈکٹیٹر محمد ایوب نے ملک و ملّت ایک دوسرے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان کے سپرد کر دی۔ بدقسمتی کی انتہا یہ تھی کہ یہ ڈکٹیٹر شراب کے نشے میں دھت، مستورات کی تعیش کی زندگی میں گم رہتا تھا۔ وہ حکومتی فرائض ادا کرنے سے عاری اور غافل تھا۔ ملک کے سادہ لوح عوام کو سیاسی رہنماؤں کے روپ میں بدترین رہزنوں نے اپنے اقتدار کے حصول کے لیے کھوکھلے نعروں، جھوٹے وعدوں میں پھنسا لیا۔ انھوں نے عوام کو صوبائی تعصّب کا زہر پلایا اور ملک کو دو لخت کرنے والی مجرمانہ سوچ میں مبتلا کر دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے مشرقی و مغربی پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے الیکشن کروائے۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ، مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ عوامی لیگ کو ممبران کی عددی برتری حاصل تھی اُس وقت کے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان نے مغربی پاکستان کے ذوالفقار علی بھٹو کا ساتھ دیا۔ عوامی لیگ کو حکومت بنانے کا موقع فراہم نہ کیا۔ عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کی اقتدار کی چپقلش نے مشرقی پاکستان کے عوام کو مایوس کیا۔ انھوں نے احتجاج کیا، نفرت و نفاق اور آپس کی چپقلش نے جنگی حالات پیدا کر دیے۔

فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اسکے چند کور کمانڈرز اور مسٹر بھٹو کی باہمی مشاورت سے افواجِ پاکستان نے مشرقی پاکستان کی عوام پر فوجی ایکشن لیا عوام مشرقی، مغربی پاکستان کی سیاسی جماعتوں میں تقسیم ہو کر رہ گئے مشرقی پاکستان کی مکتی باہنی اور ہندوستانی افواج نے مل کر پاکستان کی ۹۴ ہزار سپاہ کو قیدی بنا لیا۔ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے حکومت قائم کر کے اس کا نام پاکستان رکھ دیا۔ اہلِ وطن اور فوجی سپاہ پر ایک قیامت گزر گئی۔ یہ المیہ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر اور سیاسی رہزنوں کا نصیب بنا۔ مغربی جمہوریت اور مغربی کلچر کے بگڑے ہوئے سیاسی اور فوجی شرابی اور زانی رہنما اسلام کے نام کے لباس میں پاکستان اور اس میں بسنے والے مسلمانوں کی رہنمائی کے وارث بن بیٹھے۔ جبکہ وہ عملی طور پر وہ مسلمان کے کردار کے مالک نہ تھے۔ بلکہ وہ قرآنِ حکیم کے عملی منکر، منافق اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے مغربی کلچر کے پُرورده اور ان کے کلچر کے ایجنٹ تھے۔ پاکستان کا حکومتی ٹولہ ملّت کے افراد کو قرآن وسنّت پر عمل پیرا کرنے کی بجائے مغربی جمہوریت کے کفر میں مبتلا کرتا رہا، جو آج تک ملک کے لیئے وبالِ جان بنے پڑے ہیں۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ مل کر سولہ کروڑ عوام کو یرغمال بنائے ہوئے ہے۔ کفر کا حاکم کافر ہی کہلاتا ہے۔

نمبر۴۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور اس کے کور کمانڈروں نے پیپلز پارٹی کے ذوالفقار علی بھٹو سے گٹھ جوڑ کیا اور پاکستان کو دولخت کر دیا۔ بیشتر عوام اور تمام جماعتوں کے سیاستدان اور سیاسی رہنما، ذوالفقار علی بھٹو اور فوجی قیادت کو مشرقی پاکستان الگ کرنے اور ملک کو توڑنے کا ذمہ دار اور مجرم قرار دیتے تھے۔ مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دے دیا گیا، ون یونٹ توڑ دیا گیا۔ یہی گھناؤنی سازش، وہی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ آج بھی صوبوں میں چپقلش اور نفرت و نفاق اور قتال کا عمل جاری کیئے ہوئے ہیں۔ آج بھی بلوچستان اور خاص کر سوات، شمالی علاقہ جات میں یہ آگ بھڑک رہی ہے۔ بیرونی طاقتوں کے ایجنٹ حکومتی ایوانوں میں بیٹھ کر اس نفرت کی آگ کو اسلحہ کی آگ سے بھڑکاتے آ رہے ہیں۔ اب بھی انھوں نے اہلِ وطن مسلم اُمہ کے فرزندان کو امریکہ، اس کے اتحادی ممالک کی مذہب کش مغربی جمہوریت اور قرآنِ حکیم کے نظریاتی تضاد کی جنگ میں دھکیل رکھا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

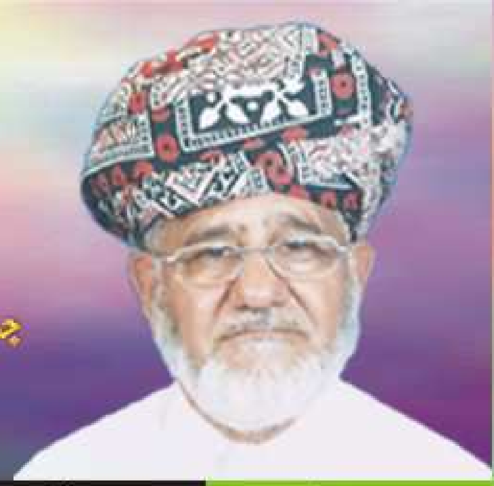
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۵۔ صوبہ مغربی پاکستان میں چار نئی صوبائی حکومتیں بنادی گئیں۔یعنی چار مزید نئے پاکستان بنادیے۔سیاسی فوجی رہزن رہنماؤں نے ملک میں اضافی چار وزرائے اعلیٰ چار گورنرز، چار سپیکر، چار اسمبلیاں، چاروں اسمبلیوں کے ممبران یعنی ایم پی اے، وزیروں، مشیروں کی لاتعداد افواج کا شاہی ٹولہ ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ کوٹڈی ڈل کی طرح چمٹ گیا۔محکوم، غم زدہ، بے بس عوام ان کا منہ دیکھتے رہ گئے۔مجرم حکومتی ٹولہ، ان کے حکومتی جرائم آج تک جاری ہیں۔عوام کا معاشی خون یعنی ملکی خزانہ لوٹے جارہے ہیں۔ بلکہ نئے صوبوں کے خواب دیکھے جارہے ہیں۔عوام ان کی آپس میں انتقام کی آگ میں جھلس رہے ہیں۔کسی وقت بھی خوفناک اور عبرتناک خانہ جنگی شروع ہوسکتی ہے۔

نمبر ۶۔ فوجی سیاسی ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار حکومتی ٹولہ انکا ماسٹر مائنڈ مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا حکومتی طبقہ کی تعداد اور ان کے علاوہ سرکاری ملازمین کی نفری کو خوش کرنے کیلئے بہت بڑی تعداد میں بڑھالیا۔ان کے علاوہ نئے صوبوں کے لیے چار صوبائی وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار صوبائی اسمبلیوں کے ممبران ایم پی اے، چار سپیکروں کی افواج کا اضافہ کرلیا۔ بے شمار وزیر و مشیر کے لیے محکمہ جات کو پھیلالیا۔چار چیف سیکریٹری، بے شمار سیکریٹری، ایڈیشنل سیکریٹری، جائنٹ سیکریٹری، ڈپٹی سیکریٹری، سیکشن آفسروں کی شاہی افواج کا اضافہ کرلیا۔ان کی خدمت کے لیے اَن گنت سرکاری عملہ بھرتی کرلیا۔وزیر و مشیر کے ساتھ مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور ان کے اعلیٰ و ادنیٰ سرکاری عملہ کی افواج ان کی حفاظت اور خدمت کے لیے مہیا کردی گئیں۔کئی نئے اضلاع معرض وجود میں لائے گئے۔چار آئی جی، بے شمار ڈی آئی جی، ایڈیشنل ایس پی، ایس پی، ڈی ایس پی، انسپکٹر پولیس، بے شمار عملہ۔چار چیف جسٹس ہائی کورٹس، اَن گنت ججز، اٹارنی جنرل، ڈپٹی اٹارنی جنرل، سیشن جج، ایڈیشنل سیشن جج، سینئر سول جج، سول جج، ڈسٹرکٹ اٹارنی کی تعداد بڑھتی گئی اور عوام پر مسلط ہوتی گئی۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، ایڈیشنل کمشنر، مجسٹریٹس یعنی حکومتی ٹولہ اور اُن کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ آ کاس بیل کی طرح پھیلتا گیا۔ پاکستان کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت، اس کے معاشی معاشرتی استحصالی ضابطۂ حیات کے مجرموں کو جنم دینے کا عمل جاری کرلیا۔ سولہ کروڑ عوام کو محکوم اور مقید رکھنے کیلئے انکی تعداد بڑھاتے گئے۔ ملک ظلم کدہ اور جرائم کدہ میں بدل دیا۔ پاکستانی عوام اور ان کی نسلوں کا معاشی، معاشرتی اور فزیکل قتال جاری کر دیا۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو محکوم، مجبور، بے بس بنا دیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے غدّار ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے مل کر پاکستان کو لوٹ کھسوٹ مچانے والی بھیانک ریاست بنا دیا ہے۔ انتظامیہ، عدلیہ، فوج کی تعداد اور انکی شاہی مراعات، اسکے علاوہ پولیس، رینجرز، فوجی سپاہ کی تعداد کو بڑھا کر اور عوام کی آواز کو کچلتے جا رہے ہیں۔ عوام کے پاس ان دہشت گردوں کو روکنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔

نمبر ۷۔ جس طرح اقتدار کی نوک پر ان کی طبقاتی تفاوتی شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری سہولتیں، شاہی سرکاری رہائشیں، شاہی ایوان، شاہی محل، شاہی سرکاری انمول قیمتی گاڑیاں، انمول صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، اسمبلی ہال، کنونشن ہال، سندھ ہاؤس، بلوچستان ہاؤس، سرحد ہاؤس، پنجاب ہاؤس، کشمیر ہاؤس جیسے عجوبے " " اہل وطن مسلم امہ کی اجازت کے بغیر از خود تیار کرواتے آ رہے ہیں۔ کمشنر ہاؤس ڈپٹی کمشنر ہاؤسز، آئی جی، ڈی آئی جی، ایس ایس پی، ایس پی اور تمام اعلیٰ و ادنیٰ ہاؤسز ملک میں ناسور کی طرح پھیلتے اور ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں اور عوام الناس جو اس ملک کے مالک اور وارث ہیں ان کی کٹیا اور گھروندوں کے معیار حیات کے متضاد تعمیر کرتے جا رہے ہیں۔ سیاسی، فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ طبقہ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک خوب عددی اور اقتصادی پرورش پاتا چلا آ رہا ہے۔۔ جیسے جیسے ان کی تعداد بڑھتی گئی اسی لحاظ سے سفارش، رشوت، کرپشن، ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت کے تحت جرائم کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ملک کو ان سیاسی ،فوجی دہشت گردوں نے معاشی و معاشرتی قتال اور ظلم و جبر کی نگری کی جیل کا قیدی بنا دیا ہے۔سولہ کروڑ عوام ،ان کی نسلیں مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی مجرموں کے محکوم ِ،قیدی اور بدترین غلام بنا دیے گئے ہیں۔

نمبر ۸۔ مغربی پاکستان کی وفاقی حکومت اُسی طرح قائم رہی ۔جس کو چاروں صوبوں کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔اس کے ایم این اے،وزیروں ،مشیروں کی تعداد بڑھا دی گئی۔ان کے علاوہ ایک سینٹ کا سپریم ادارہ بھی ان کی نگرانی کے لیے مسلط کر دیا گیا۔اس طرح سیاسی ،فوجی حکومتی مجرم ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے پھیلاؤ نے مل کر ملک پر قبضہ،لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اقتدار کی نوک پر سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کے مجرمانہ آرڈی نینسوں یا اسمبلی ممبران کی کثرت رائے سے ہر جرم قانون بنتا آ رہا ہے۔ ہر روز ان کی تنخواہیں ،ترقیاں اور شاہی سرکاری سہولیات بڑھانے کے کالے قوانین مسلط کر کے عوام کا معاشی و معاشرتی قتال کرتے آ رہے ہیں۔ عوام النّاس پر ان کے شاہی اخراجات کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے۔پاکستان صرف حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ ،کا ملک بن کررہ گیا ہے۔

نمبر ۹۔ حکومتی استحصالی مجرم ٹولہ سولہ کروڑ محکوم ،مجبور ،بے بس ،غلام اور مذ ہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے پنجرے میں بند اور مقید عوام کے جسد سے اقتدار کی نوک پر معاشی خون کا آخری قطرہ تک نچوڑتا چلا آ رہا ہے۔یہ ٹولہ انتظامیہ و عدلیہ اور فوج کے ذریعے غاصبانہ استحصالی قوانین کے تحت قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے اور آواز اُٹھانے والوں کو غائب کرواتا صفحۂ ہستی سے مٹاتا ،انفرادی اور اجتماعی قتال کرواتا ،انتظامیہ سے کسی بھی محبِّ وطن کے خلاف درجنوں جھوٹے کیس بناتا ،جھوٹی ایف آئی آر درج کرواتا ،عدلیہ سے ان جھوٹے کیسوں اور ایف آئی آر کے مطابق ان غاصب ججوں سے سچے فیصلے کرواتا ،مذہب کش مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام کو جلا بخشتا چلا آ رہا ہے۔قرآنِ حکیم کا اسلامی نظریۂ جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) اس کا تدارک ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۱۰۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ استحصالی قوانین کے ذریعے سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ، اسمبلی ممبران کی تعداد، عددی برتری کی کثرت رائے یا فوجی ڈکٹیٹروں کے آرڈیننسوں سے اپنی من مرضی کے مطابق بڑھاتا آرہا ہے۔ اسی طرح یہ سپر نیچرل حکومتی ٹولہ اپنی طبقاتی شاہی تنخواہیں، سرکاری شاہی محل، شاہی ایوان، بے شمار سرکاری شاہی سہولتیں، بلٹ پروف قیمتی گاڑیاں، ہر قسم کی مراعات اور اپنی حفاظت کیلئے پروٹوکول کا ان گنت سٹاف، ان کی زندگی کے شاہی لوازمات ہیں۔ پاکستانی عوام کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نظام کے پنجرے میں مقید اور اس کے قانونی شکنجوں میں بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ صوبوں میں ایم پی اے، وفاق میں ایم این اے، سینٹ میں اعلیٰ نسل کے سیاسی مجرموں کے ممبران کا ہجوم ملکی خزانہ، ملکی وسائل، مال و دولت اور تجارت کو درندوں کی طرح چمٹ چکا ہے۔ جب چاہیں جتنا چاہیں اپنے ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تنخواہیں، سرکاری شاہی سہولتیں بڑھا کر ملکی خزانہ سے لوٹتے جائیں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ عوام کو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی کے شاہی طبقہ کے ملازموں نے سولہ کروڑ عوام کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ پولیس رینجر فوج کی سپاہ کے ذریعے بالجبر عوام الناس کا معاشی معاشرتی قتال جاری کر رکھا ہے! میڈیا کے اینکرز، اخبار نویسوں، کالم نویسوں، تنقید نگاروں ذرائع ابلاغ کے مبلغوں کو حقائق کی روشنی میں عوام الناس کو بیدار کرنا، استحصالی ٹولہ، طبقہ اور انکے استحصالی نظام حکومت کو ختم کرنا ہوگا۔

نمبر ۱۱۔ ملک ان کی ملکیت اور ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی بن چکا ہے۔ جو کچھ ان کے پاس ملکیتوں کی شکل میں ہے وہ سولہ کروڑ عوام کی ملکیت ہے۔ آج تک مذہب کش جمہوریت کے کفر کے استحصالی ملکی غدار حکومتی ٹولہ نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کے استحصالی طریقہ کار سے ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور خزانہ سے محروم کرتا آرہا ہے۔ ملک دولخت کر کے چار صوبائی حکومتوں اور ایک سینٹ کے حکومتی عہدوں اور سرکاری عہدوں پر یہی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ قابض ہوا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



پھر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اسی حکومتی ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی عہدوں پر لا بٹھایا۔ سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ کی ملکیت ملکیت سے بالجبر بے دخل اور عاق کر رکھا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے تمام جماعتوں کے سیاسی رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر ملکی ملی مجرم ہیں۔ یہی سیاسی وفوجی غاصب رہنما قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ بنے کھڑے ہیں۔ یہی سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے جاگیردار، سرمایادار رہنما اور ان کے ممبران ملکی الیکشنوں، ملکی اسمبلیوں، ملکی ایوانوں پر مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کے ذریعے اپنی اجارہ داری مسلط کر چکے ہیں۔ جو قرآنِ حکیم کے نظریات پر مشتمل اسلامی جمہوریت کے اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے پرستاروں کی بجائے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی طبقاتی نظامِ الیکشن اور انکا سیاسی نظام حکومت اہلِ وطن پر مسلط کیے بیٹھے ہیں۔ جو اِن حکومتی دہشت گردوں کے خلاف آواز اٹھائے اس کو بذریعہ ذرائع ابلاغ دہشت گرد بنا دیا جاتا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کو چند سیاسی رہنماوں اور سات لاکھ فوجی سپاہ کو چند فوجی ڈکٹیٹروں نے یرغمال بنا رکھا ہے۔ جو ملک کی تباہی اور خانہ جنگی کا باعث بن چکے ہیں۔ اب سولہ کروڑ عوام ان چند مجرموں، انکے نظام کو ختم کرنے پر اتر چکے ہیں۔

نمبر ۱۲۔ عوامی عدالت کا فرض ہے کہ ملک میں چھ سات ہزار جاگیردار سرمایہ دار، سمگلر ذخیرہ اندوز رہزن، لٹیرے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے پرستاروں کو ختم کر کے قومی حکومت حسب ضرورت مختصر افراد پر مشتمل بنائے ان کی تنخواہیں اور ضروریاتِ حیات ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند کے مطابق مہیا کی جائیں۔ جب ان کے شاہی اخراجات اور شاہی سہولتیں سمٹ جائیں گی۔ ملکی خزانہ محفوظ ہاتھوں میں ہوگا تو انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ از خود عام فرد کی طرح زندگی گزارنے کا پابند ہوگا! دہشت گرد خود اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ ورنہ یہ حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، پاکستان جیسا اسلامی نظریاتی ملک، اسلامی تہذیب سے محروم ہوتا جائیگا انکے خلاف اٹھ کھڑا ہونا، انکا ظلم والا ہاتھ روکنا عبادت اور جہاد اکبر ہے۔





نمبر۱۳۔ سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے مشرقی و مغربی پاکستان کے ملّی مجرموں کے ذاتی اقتدار کی سیاسی چپقلشوں نے ملک میں عدم استحکام پیدا کیا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اُدھر تم اِدھر ہم کا نعرہ لگایا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے ساتھ دیا، ملک کو دولخت کرنے میں مدد دی۔ اس کے علاوہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے تاشقند میں ہندوستان کی مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کی امداد اور مداخلت کو روکنے کی قرارداد کو یو این او کی عدالت میں دیدہ دانستہ پھاڑ دیا۔ چرانوے ہزار فوجیوں کو قید کروا دیا اور فوجی سیاسی ٹولہ نے پاکستان کو دولخت کر دیا۔

نمبر۱۴۔ اسی سیاسی، فوجی مجرم حکومتی ٹولہ نے ۹۴ ہزار پاکستانی سپاہ کو ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار پھینکنے پر مجبور کر دیا۔ اسلامی تاریخ کو مسخ کر رکھ دیا۔ ۹۴ ہزار افواجِ پاکستان کی سپاہ ہندوستان کی قیدی بنا دی گئی۔ حالات و واقعات کی روشنی میں عوام اور دوسری تمام سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنما اس اذیتناک شکست اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو اس گھناؤنی سازش کا ہیرو سمجھ چکے تھے۔ اس کے خلاف ایک خوفناک ایجی ٹیشن ملک میں اُبھری

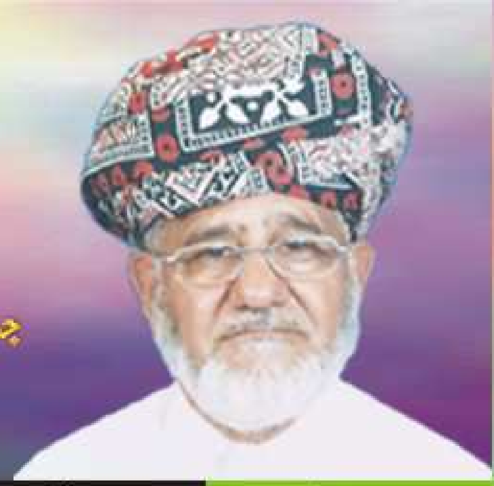
نمبر۱۵۔ سیاسی مخالف رہنماؤں نے جنرل ضیاالحق کو ساتھ ملایا۔ جنرل ضیاالحق انھی مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم سیاستدانوں کے کندھوں پر بیٹھ کر پاکستان کا تیسرا مارشل لا ایڈمنسٹریٹر بنا۔ تمام سیاسی مجرم رہنما اپنی عافیت و اقتدار کی خاطر اس کے گرد جمع ہوئے اور پھر اس کی حکومت میں شامل ہو گئے۔ دس سال تک اس کے ساتھ مل کر حکومت کے مزے لوٹتے رہے۔ پہلے تمام معاشی، معاشرتی جرائم اور قتال کو حسب دستور مذہب کش مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے ذریعے معاف کروائے اور مزید دس سال تک نئے جرائم کی داستان رقم کرتے رہے۔

نمبر۱۶۔ اپنے دورِ حکومت میں فوجی ڈکٹیٹر جنرل ضیاالحق نے مساجد تعمیر کروائیں۔ وہ اسلام کا داعی بن کر ابھرا۔ لیکن اس نے بھی ملک پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے طبقاتی استحصالی نظامِ حکومت کو عوام پر مسلط رکھا۔ ایک منافق کی طرح ملک میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام اور جمہوریت کے کفر کے سجدے جاری رکھے۔ اگر وہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام نافذ کر جاتا تو اس کا نام اہلِ وطن کا وردِ زبان بن جاتا لیکن یہ اس کا نصیب نہ بنا اس نے بھی ون یونٹ کو بحال نہ کیا۔ نہ ہی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی تعداد کو سمیٹا، نہ ملکی خزانہ ان مجرموں سے محفوظ کیا۔ نہ ہی مغربی پاکستان کی اصل حکومتی نفری کو بحال کیا نہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات کو بدلا نہ استحصالی نظام کو بدلا۔ وہ بھی سیاسی ٹولہ کے مجرموں کا ساتھی بن کر ابدی نیند سو گیا!



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



نمبر ۱۷۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق بری طرح ابن الوقت اقتدار پرست سیاستدانوں کے نرغے میں پھنس گیا۔ اس نے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو احمد رضا قصوری کے والد کے قتل کے کیس میں پھانسی کے پھندے پر چڑھا دیا۔ پیپلز پارٹی اور فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق کے حکومتی ٹولہ کی نفرت و نفاق اور اقتدار کی چپقلش کی وجہ سے اس کا جہاز فضا میں تباہ کر دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق اور ان کے چند رفقا کے جسد فضا میں بکھر گئے اور وہ ابدی نیند سو گئے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے جرائم کی امامت نئے حکومتی ٹولہ کے سپرد کر گیا۔

نمبر ۱۸۔ اس کے بعد پیپلز پارٹی کی رہنما بے نظیر پاکستان واپس لوٹیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے نفرت و نفاق اور فتنہ پرور مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کے الیکشن ہوئے۔ تمام اِبن الوقت جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ پیپلز پارٹی میں شامل ہوا۔ پیپلز پارٹی نے ذوالفقار علی بھٹو کی موت کو کیش کروایا۔ ملک کے تمام زرداری، لغاری، لاشاری جاگیردار، سرمایہ دار، دھوکہ باز، استحصالی طبقاتی مجرم ٹولہ غریبوں کی پیپلز پارٹی میں اکٹھا ہوا۔ معصوم، سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے لیے ذوالفقار علی بھٹو کا روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ پھر سے دہرایا گیا۔ سوئس بنک میں ساٹھ ارب کی کثیر رقم جمع کی۔ سرّے محل جیسی دنیا بھر کی قیمتی املاک خریدیں۔ روٹی کپڑے کے جال میں پھنسی ہوئی عوام کے کپڑے اتار کر اس کو ننگا اور بھوکا کر دیا۔ حکومتی شاہی جاگیردار، سرمایادار ٹولہ نے مل کر ملک کو خوب لوٹا۔

نمبر ۱۹۔ عوام ایک بار پھر اس گھناؤنے دھوکہ میں آ گئے۔ پیپلز پارٹی نے اسی بنا پر الیکشن جیتا اور حکومت بنائی۔ زرداری، لغاری، لاشاریوں نے لوٹ مار مچائی۔ زرداری نے وزیر اعظم ہاؤس میں ریس کے گھوڑے باندھ دیے۔ ملک میں کرپشن، رشوت کا راج چلایا اور ملکی خزانہ لوٹا۔ مسٹر آصف علی زرداری مسٹر ٹن پرسنٹ کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہوا۔ سوئس بنک بھرے، سرّے محل خریدے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے وارثوں نے قرآنِ حکیم کے نظامِ حیات کی شکل بدل کر رکھ دی۔ اس حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے خوب لوٹ مار مچائی۔ حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ ان کے اپنے منتخب شدہ صدر مملکت مسٹر فاروق احمد لغاری نے بے نظیر بھٹو کی پیپلز پارٹی کی حکومت کو ختم کر دیا۔ مسٹر زرداری اور بے نظیر بھٹو اور ان سے منسلک مجرم ٹولہ عوام کو بھوک ننگ دے کر ملک کا مال و متاع لے کر بھاگ گیا۔ اس کے احباب و لواحقین اس کے ساتھ مغرب میں عیاشانہ زندگی گزارتے رہے۔

نمبر ۲۰۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے پھر الیکشن ہوئے۔ نواز شریف نے پیپلز پارٹی کے حکمرانوں کی لوٹ کھسوٹ، ان کے ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھائی اور اسلام کے نفاذ کی بات کی۔ اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو قائم کرنے کا نعرہ لگایا۔ اسلام کے نام پر بہت بڑا مینڈیٹ لے کر کامیاب ہوا۔ اس کی حکومت قائم ہوئی۔ ہندوستان نے ایٹمی دھماکہ کیا۔ عوام ایٹمی دھماکہ کرنے پر بضد ہوئے۔ اسکے پاس کوئی راستہ نہ تھا یا تو وہ دھماکہ کرتا یا اپنی حکومت ختم کرتا۔ اس مجبوری کی بنا پر اس نے ایٹمی دھماکہ کر دیا۔ عوام خوش ہوئے۔ لیکن وہ اپنے وعدوں کو بھول گیا۔ اہلِ وطن کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو ایفا نہ کیا۔ مستورات کے ساتھ زیادتی کرنے والے مجرموں کو سزا نہ دے سکا۔ نہ ملکی مجرموں کا احتساب کر سکا اور نہ ہی اسلام کا نفاذ عمل میں لا سکا۔ وہ اپنے وعدے بھول گیا۔ فطرت نے اپنا عمل کر دکھایا۔ وہ ذلیل و خوار ہو کر رہ گیا۔ فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف ملک پر مسلط ہو گیا۔

نمبر ۲۱۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۷۳ء تک پاکستان بغیر آئین کے جمہوریت کے کفر کا نظام چلاتا رہا۔ ۱۹۷۳ء میں آئین اسلام کی روشنی میں مرتب ہوا جو آج تک پاکستان میں ان مذہب کش مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی رہنماؤں اور فوجی مجرم ڈکیٹیٹروں نے رائج نہیں ہونے دیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت، جس سے معاشی اور معاشرتی جرائم جنم لیتے ہیں۔ جو ملک و ملّت کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ اس کا تدارک کرنا، اس مغربی نظامِ حکومت کو ختم کرنا اور قرآنِ حکیم کا دستورِ مقدس نافذ العمل کرنا ہی اس مذہب کش جمہوریت کے کینسر کا علاج ہے۔ اس حقیقت سے کون آشنا نہیں ہے کہ۔

الف۔ کیا پیغمبرانِ خدا کا دیا ہوا الہامی علم تمام علوم سے اُولیٰ نہیں ہے!

ب۔ کیا پیغمبرانِ خدا پر نازل کی ہوئی الہامی کتابوں زبور شریف، توریت شریف، انجیلِ مقدس یا قرآنِ حکیم کا الہامی تعلیمی نصاب یا مذہب کش جمہوریت کے سیاسی دانشوروں کا تخلیق کردہ تعلیمی نصاب افضل ہے!

پ۔ کیا پیغمبران کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ یعنی احادیثِ مبارکہ افضل ہیں، یا سیاسی سکالروں کے مفروضے، ذہنی اختراع اور اقوال!

ت۔ کیا بزرگانِ دین کے فرمودات افضل ہیں یا سیاسی رہنماؤں کے تیار کیے ہوئے اسمبلیوں کے فرمان!



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے !



نمبر۲۲۔ کیا قرآنِ حکیم کا عطا کیا ہوا آئین، دستورِ حیات ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، نظریات، ازدواجی زندگی کا نظام، نکاح مبارک، میاں بیوی، ماں باپ، بیٹی بیٹا، بہن بھائی اور خاندان کے تمام رشتوں کی آسمانی مالا، ان کی عزّت وعظمت کا سلیقہ، معاشی اور معاشرتی ذمہ داریوں کا نظام۔ چادر و چار دیواری کا نظام، حقوقِ نسواں اور شرم و حیا کے تقدّس کا نظام۔ عصمت و عفت کے تحفظ کا طیّب نظام۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا نظام۔ توحید پرستی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام، ان کے دین، ان کی آل اور تمام اہلِ کتاب پیغمبران پر درُود و صلوٰۃ کی عبادات کا سلیقہ۔ نیکی اور بدی، گناہ و ثواب کا نظام۔ دنیا و آخرت کا نظام، دنیا کی بے ثباتی کا سبق۔ مخلوقِ خدا کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کی عبادت کا شعور۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے عرفان کا علم۔ عفو و درگذر کرنے کا علم۔ اخوت و محبّت جیسے الہامی عظیم انمول آسمانی تحفہ کی آگاہی کا علم۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے حقوق ادا کرنے کا دستورِ حیات، ضابطۂ حیات۔ دلوں میں اترنے اور دلوں سے اترنے کے نظامِ حیات کا علم۔ فطرت کے اصولوں سے آشنائی اور ان کی نگہبانی کا علم۔ زندگی اور موت کے کھیل کا علم۔ انسان کا اس جہانِ رنگ و بو میں ایک مسافر کی طرح صرف آنے اور جانے کا علم۔ اسلام اور اس کا سلامتی کا علم۔ کیا اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو قائم کرنے اور اس کی افادیت سے آگاہی کے علوم پر مشتمل قرآنِ حکیم کی الہامی تعلیمی نصاب، اس کے نظریات اور اس کی تعلیم و تربیت، اسکے تعلیمی ادارے بنی نوع انسان کی فلاح کے ضامن نہیں!

نمبر۲۳۔ سپریم کورٹ کی عدالت میں آئین اور اسلام کے نفاذ کا کیس طویل عرصہ سے التوا کی بھٹی میں جھلس رہا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر ہوں یا مغربی جمہوریت کے الیکشنوں کے جاگیردار، سرمایہ دار استحصالی ٹولہ کے سمگلر، ذخیرہ اندوز، تاجر یا اسمبلیوں کے ممبران اور حکمران ہوں۔ یہ سبھی طبقاتی استحصالی نظامِ حکومت کے یزیدی نظریات کے چھ، سات ہزار ملکی مجرموں کے ٹولہ سے منسلک افراد ہی حکومتی پنڈال پر قابض ہوتے اور اپنی اجارہ داری مسلط کرتے چلے آرہے ہیں۔

ان کا تعلق قرآنِ حکیم یا نبی کریم ﷺ کے نظریات، دستور حیات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں، تعلیم و تربیت اور تہذیب سے نہیں ہوتا۔ حکومتی بالا دستی اور اقتدار کی نوک پر قرآنِ حکیم کے نفاذ کے خلاف مذہب کش مغربی جمہوریت کے دستور کا مجرمانہ نظامِ حکومت مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں پر اس طبقاتی استحصالی مجرم حکومتی ٹولہ نے مسلط کر رکھا ہے۔ اس سے سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو نجات دلانا اور اسلام کا دستور حیات، ضابطۂ حیات ملکی سطح پر نافذ العمل کرنا عوامی عدالت کا طیب فریضہ اور سولہ کروڑ عوام النّاس کا بنیادی حق ہے۔

نمبر ۲۴۔ مغربی پاکستان کے صوبہ کو پاکستان کا نام دے کر (ون یونٹ) کو ختم کرنا مجرمانہ استحصالی فوجی اور سیاسی ٹولہ کا ناقابل معافی جرم تھا۔ ایک تو ان مجرموں نے ملک کو دولخت کر دیا۔ دوسرے انھوں نے ستم بالائے ستم مغربی پاکستان کے صوبہ کی عوام کو فتح کر کے ایک حکومت کی بجائے پانچ حکومتیں بنالیں، ان کا نام پاکستان رکھ دیا۔ اپنی حکومتی آفادیت کی خاطر آج تک انہوں نے ون یونٹ کو بحال نہ کیا۔

نمبر ۲۵۔ وفاقی حکومت اسی طرح قائم رہی لیکن اس کے اسمبلی ممبران، وزیروں، مشیروں کی تعداد حکمرانوں کی حسب خواہش بڑھتی چلی گئی۔

نمبر ۲۶۔ اس کے علاوہ چاروں صوبوں کی نئی چار صوبائی حکومتیں اقتدار کی نوک پر سیاسی اور فوجی مجرم ٹولہ نے مزید تیار کر لیں۔

نمبر ۲۷۔ چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکر، چار اسمبلیوں کے ممبران، ان کے وزیروں مشیروں کی شاہی سپاہ، حکومتی ایوانوں میں پہنچ گئی۔ جو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ملی بھگت کی گندی، جرائم پیداوار تھی اور ہے۔ ان کے حکومتی نظام کی شاہانہ زندگی کے شاہی اخراجات محکوم بے بس مجبور عوام کو برداشت کرنے کا پابند بنا دیا۔ اب عوام کا صبر انکے دامن تک پہنچ چکا ہے۔

نمبر ۲۸۔ اسی طرح چار اضافی چیف سیکریٹری، چار چیف جسٹس ہائی کورٹس، چار کمشنر، چار آئی جی، اَن گنت مراعات یافتہ طبقہ، ان کے ملازمین کو پورے ملک میں پھیلا دیا۔ ملک مجرموں کی ملکیت بن گیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۲۹۔ ان کے شاہی ایوان، شاہی رہائشی محل، شاہی سرکاری انمول گاڑیاں، شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری سہولتیں اور تمام سرکاری ملازمین کو حسب مراتب ہر قسم کی شاہی سہولتیں مہیا کرنے کے جرائم کو سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ قانون بناتا آرہا ہے۔ اس مجرم ٹولہ نے ملک و ملّت کو مغربی جمہوریت کے پنجرے میں مقید کر رکھا ہے۔ ملک کا تمام حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے دہشت گرد، معاشی معاشرتی قتال کے مجرم اس پنجرے کے محافظ بن چکے ہیں۔

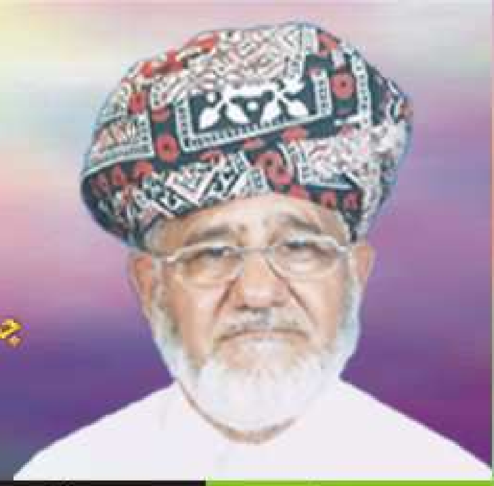
نمبر ۳۰۔ ملک کے تمام وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی ملکیتیں، غیر ممالک کی امداد، غیر ملکی قرضے، آئی ایم ایف کے چالیس ارب ڈالر کے قرضے، ملکی خزانہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے قانونی جرائم سے ان کی وراثتوں میں بدل چکا ہے۔ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ ملک و ملّت کی ملکیت ہے۔ جسکو واپس لینا عوامی عدلیہ کا فریضہ ہے۔ ورنہ بھوکی ننگی، ضروریات حیات سے محروم پاکستانی عوام انکو واپس لینا جانتے ہیں۔

نمبر ۳۱۔ ۱۹۴۷ء سے تھانے کچہریاں، فوج، انتظامیہ اور عدلیہ اِس حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی لونڈی اور اہلِ وطن ان کے مجرم و غلام بن چکے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے آمروں اور فوجی ڈکیٹیٹروں نے پاکستان کو جرائم کدہ بنا رکھا ہے۔ پاکستان کا ہر حکمران مجرم ہے۔ ہر جرم قانون ہے۔ پاکستان کو دولخت کرنے کا جرم۔ مغربی پاکستان کے صوبے کا پاکستان نام رکھنے کا جرم۔ ون یونٹ توڑنے کا جرم۔ مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے کا جرم۔ حکومتی ٹولہ اور حکومتی طبقہ کے دہشت گردوں کی بے پناہ تعداد بڑھانے کا جرم ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی املاک پر قبضہ کرنے کا جرم۔ کسانوں محنت کشوں، ہنر مندوں کی شب و روز کی محنت کے ثمرات اور خزانہ پر قبضہ انکے جرائم کی طویل داستانیں ہیں

نمبر ۳۲۔ مغربی، مشرقی پاکستان کے ایم این اے کی تعداد ۱۳۸ تھی۔ چودہ وزیر، چار مشیر دو گورنر، ایک وزیر اعظم ایک صدر مملکت تھا۔ مغربی پاکستان کے حصّہ (۶۹) ایم این اے، ۷ وزیر، ۳ مشیر، ایک گورنر، آدھا وزیر اعظم، آدھا صدر پاکستان آتا تھا۔ جن کی تعداد کل ۱۲ بنتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

اس سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے علاوہ انتظامیہ، عدلیہ کے بے پناہ سرکاری ہجوم کا مت پوچھو۔ پاکستان ان کی ملکیت اور پاکستان کا خزانہ ان کی پاکٹ منی بن چکا ہے پاکستان سولہ کروڑ عوام کی ساجھی ملکیت اور وراثت ہے۔ ان مجرموں اور ان کے باطل قوانین اور ان کے مجرمانہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کو ختم کرنا۔ ملک کی تمام ملکیتیں، وراثتیں، ملکی خزانہ جو ان کے پاس ہے بحقِ حکومتِ پاکستان ضبط کرنا، ان مجرموں کو سزائیں دینا عوامی عدلیہ کی ذمہ داری ہے۔

نمبر ۳۳۔ اب پاکستان کی عوامی عدلیہ آزاد ہے۔ سولہ کروڑ عوام، میڈیا اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اِن کے ساتھ ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کا فیصلہ ۱۹۷۳ء میں ہو چکا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں سے نجات حاصل کرنا سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کا حق ہے۔ میڈیا نے ان کے جرائم کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ ان کے جرائم کی سزا ان کا نصیب ہے۔ ان تمام مجرموں کی ملکیتیں، تجارتی ادارے بیرون ممالک اور ان کی دولت بیرون ممالک کے بنکوں میں موجود ہے۔ ان کو بحق سرکار ضبط کرنا سخت سزائیں دینا ہوں گی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک کا تمام حکومتی ٹولہ ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی پیداوار ہے۔ جو حکومتی ایوانوں میں بیٹھا ہے۔ عدلیہ کا بطور آزاد اور خودمختار ادارہ سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ عوامی عدلیہ کو تمام مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر دیا جائے جو ان تمام برائیوں کا تدارک ہے۔ اس ضمن میں اب عوامی عدلیہ کی کوتاہی ملک کی تباہی ہوگی۔ دوسری طرف حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنی جان بچانے کیلیے کوشاں ہوگا۔ یہی عمل ان کی تباہی کا باعث ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۳۴۔ اس ملکی، ملّی کار خیر اور طیّب فریضہ کو ادا کرنے کے لیے فوری طور پر قومی حکومت اعلیٰ اہلیت، سادہ و سلیس زندگی گزارنے والوں، امانت و دیانت کے وارثوں، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے اہل چند افراد پر تشکیل دینا ہوگی۔ ایک محنت کش، کسان، مزدور، ہنر مند کے مطابق ان کو ضروریاتِ حیات مہیا کرنا ہوں گی۔ مراعات یافتہ طبقہ از خود نارمل ہو جائے گا۔ تمام عہدیداروں کو عام پاکستانی کی طرح، سادہ گھر، عوامی ٹرانسپورٹ مہیا کرنی ہوگی۔ ملک بے پناہ انمول گاڑیوں کی خریداری، پٹرول، شاہی محلوں، ایوانوں کے اخراجات سے بچ جائے گا۔ ان سب کو عام اہلِ وطن کی طرح ایک سادہ و سلیس طریقہ کار سے زندگی گزارنی ہوگی۔

نمبر ۳۵۔ اسلام کا نظامِ مملکت چلانے کے لیے مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ کرنا ہوگا۔ یونین کونسل کے حلقۂ انتخاب سے دینِ محمدی ﷺ کی روشنی میں مذہب کش جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حکومت کا سرمایہ دار، جاگیردار، بلیکیا، لٹیرا، رہزن، راشی، مرتشی، بددیانت، زانی، شرابی، بدکار، بے حیا؛ مال و دولت، مادی وسائل، مادی اور افرادی قوّت اور تھانے کچہریوں کے ناجائز اثر و رسوخ کا مالک نہ الیکشن کے لیے نام پیش کر سکتا ہے۔ نہ شاہی اخراجات اور نہ اپنی مادی طاقت کو استعمال کر سکتا ہے اور نہ ہی مجلس شوریٰ کا ممبر بن سکتا ہے۔ مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ ان کے عمدہ کردار، بہترین اوصاف، اعلیٰ اہلیت اور لاجواب صلاحیتوں کی خوبیوں کی بنیاد پر بروئے کار لایا جاتا ہے۔ حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ جیسی الہامی صفات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ملک کا نظم و نسق اور نظامِ مملکت وقت کے طیّب فطرت، امین، صادقین، صالحین مخلوقِ خدا کے خدمت گاروں، عدل و انصاف کے وارثوں کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے۔ مسجد شریف کی حدود میں بیٹھ کر ہر کس و ناکس کو بغیر کسی عوضانے کے انصاف مہیا کیا جاتا ہے، مسجد شریف کی حرمت بحال کرنا عوامی عدالت کا فرض ہے۔

نمبر ۳۶۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات کے وارث حضرت ابرہیم علیہ السّلام کے دین اور اس کے آخری نبی الزماں حضرت محمد الرّسول اللہ ﷺ کے اسلام کے عطا کیے ہوئے مجلس شوریٰ کا نظامِ مملکت اور دینِ محمدی ﷺ کا الہامی دستورِ حیات، ضابطۂ حیات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا نظامِ مملکت اور اس کی آفاقیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اہل وطن، چھپن اسلامی ممالک اور دنیائے عالم کو یہ دن دکھائے آمین





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے خلاف برائے سماعت

عنوان:

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے کور کمانڈروں کا کارگل پر صدر مملکت یا وزیر اعظم کی اجازت کے بغیر فوجی حملہ کرنا۔ طیارے کے اغوا کے بے بنیاد جھوٹے کیس کو وجہ مارشل لا بنانا۔ سولہ کروڑ عوام کو یرغمال اور قیدی بنانا۔ استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت مسلط کرنا۔ ملکی آئین توڑنا، ملک دشمن پالیسی نافذ کرنا، اس غدار مجرم سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے خلاف کیس برائے ضروری سماعت اور کاروائی پیش ہے۔

نمبر ا۔ رائج الوقت الیکشنوں کے ذریعے ایک بہت بڑا امینڈیٹ حاصل کرنے والے نواز شریف کے دور حکومت کے دوران کارگل کی سازش کا واقع پیش آیا۔ بہت سے فوجیوں کا جانی نقصان ہوا۔ اس فوجی کاروائی کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر ملک ایک بدترین مشکل سے دوچار رہا۔ نواز شریف نے اس کیس میں ملوث فوجی مجرموں کے خلاف کاروائی کرنی چاہی جنھوں نے حکومت کے مشورہ کے بغیر ملک کو ایک بہت بڑے جنگی سانحہ سے دوچار کر دیا تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے کور کمانڈروں کے ٹولہ نے فوجی کاروائی سے بچنے کیلئے ایک گھناؤنی سازش تیار کی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے جہاز کے اغوا کے کیس کا ڈرامہ رچایا۔ الیکشنوں میں ایک بہت بڑا امینڈیٹ حاصل کرنے والی نواز شریف کی حکومت کو مارشل لا کے ذریعے ختم کیا۔ امریکہ، اسرائیل، برطانیہ جیسی ایٹی سپر پاور کی مرضی کے خلاف پاکستان کا ایٹمی دھماکہ کرنے کی وجہ سے انکی ایما پر ماشل لا کی گن پوائنٹ پر حکومت کو ختم کیا اور منتخب وزیر اعظم نواز شریف کو قید کیا۔ اس کے خلاف طیارہ اغوا کا کیس درج کیا۔ سازشی فوجی ٹولہ نے اپنے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے ملک کے مجرم سیاسی ٹولہ اور الیکشنوں میں مات کھائے ہوئے اقتدار پرست سیاست دانوں کو ساتھ ملایا۔ سازشی فوجی ڈکٹیٹر اور ملکی غدار فوجی سیاسی مجرموں نے ایک نئی حکومت بنالی۔ سعودی حکمرانوں نے مداخلت کی، وزیر اعظم نواز شریف کی جان بچائی۔ کیا اس سازش کے کردار تختہ دار پر لٹکنے نہیں چاہیں؟ کیا ان کے تمام استحصالی قوانین اور ملک دشمن پالیسیاں ختم نہیں ہونی چاہیں۔

نمبر۲۔ فوجی حکومتی ٹولہ کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے چند کور کمانڈروں نے کارگل کی سازش کے الزام و جرم کی سزا سے بچنے کے لیے ملک میں مارشل لا اور بغاوت کا راستہ اختیار کیا۔ امریکہ سے خفیہ ڈیل کی۔ مارشل لا لگا کر سولہ کروڑ عوام کو یرغمال بنایا اور نواز شریف کو قید کر لیا۔ سعودی حکمران نے مداخلت کی اور اس کی جان بچائی۔ فوجی ڈکٹیٹر نے کچھ شرائط لکھا کر نواز شریف کو ملک بدر کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سازشی ذہن کا مالک تھا۔ پاکستان میں چوتھا مارشل لا لگانے میں کامیاب ہوا۔ اس کے گرد سیاسی جماعتوں کے وہی غدّار اور تمام ملکی ملّی مجرم اپنے جرائم معاف کروانے اور حکومت کے حصول کے لیے اسکے گرد جمع ہو گئے جو اس سے پہلے لوٹ مار کے کیسوں میں ملوث تھے۔ ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ سجائی گئی۔ نظریۂ ضرورت کو بروئے کار لایا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے بین الاقوامی سطح پر اپنی حکومت کو جائز قرار دلوانے اور مضبوط بنانے کے لیے مذہب کش مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں نواز شریف سے مات کھائے ہوئے سیاسی اقتدار پرست سیاستدانوں کو ساتھ ملایا۔ ان مجرموں کے لوٹ مار، غبن، قرضوں اور قتال کے ہر قسم کے کیس ختم کیے۔ فوجی ڈکٹیٹر نے نہ صرف ان کے تمام معاشی و معاشرتی جرائم اور قتال کے کیس معاف کیے بلکہ ان کو حکومت میں شامل کیا۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے کور کمانڈروں کے غیر قانونی احکامات کی وجہ سے کارگل کی جنگ میں جتنے فوجی جوان مارے گئے، ان کی تعداد کا جاننا، افواج پاکستان کی سپاہ، ملک و ملّت اور عدلیہ کے لیے ضروری نہیں؟ کیا ان معصوم اور اہلِ وفا اور ڈسپلن کے پابند فوجی جوانوں کے بے جا قتال کے اصل مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری نہیں؟ کیا ایسے فوجی ڈکٹیٹر ملک کی افواج کا قتال ملکی شہرت خراب اور توہین کے مرتکب ہوتے رہیں گے؟ کیا اس فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ حقوق نسواں کے نام پر چادر اور چار دیواری کا قرآنِ حکیم کا نظامِ حیات ختم کرنے، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری پھیلانے کا مجرم نہیں؟ کیا انھوں نے اپنی ہی مستورات کو حکومت اور مراعات یافتہ طبقہ میں شامل کر کے عوامی وسائل اور خزانہ کو لوٹنے کا عمل جاری کر نہیں لیا۔ کیا ان سیاسی اور فوجی مجرموں کا معاشی معاشرتی قتال، مغربی کلچر کو ختم کرنا اہل وطن مسلم امہ پر واجب نہیں؟ قرآنِ حکیم کا وہ دستورِ حیات، نظامِ حیات جو انگریز اپنے دور حکومت میں نہ بدل سکے وہ ان بدبختوں نے اقتدار کی خاطر بدل کر رکھ دیا، ملکی آئین توڑنے اور ملک و دین لوٹنے والوں کی سزا کیا ہے۔ کیا قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات اور اسلامی تہذیب کو بدلنے والے مسلمان کہلا سکتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۳۔ کیا انکی نو سال کے طویل عرصہ کی بنائی ہوئی تمام ملک دشمن پالیسیاں، خفیہ معاہدے اور استحصالی قوانین فوری طور پر ختم کرنے ضروری نہیں؟

نمبر۴۔ کیا رائج الوقت ۱۹۷۳ کے آئین کی روشنی میں طیارہ کیس کی سازش کو بے نقاب اور حقائق کی روشنی میں اصل مجرموں کو سزا دینی ضروری نہیں؟

نمبر۵۔ کیا رائج الوقت ۱۹۷۳ کے آئین کی روشنی میں ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے جرائم کے تحت اکٹھا کیا ہوا فوجی سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ ملک وملّت کو نو سال تک یرغمال بنانے، سولہ کروڑ عوام کے حقوق غصّب کرنے اور حکمرانی کرنے کے مجرم نہیں؟ کیا ان کی تمام ملکیتیں ضبط کرنا ضروری نہیں؟ کیا عدلیہ ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے مجرمانہ قانونی سیاسی جرائم ختم کرنے اور ان مجرموں کو ملکی آئین توڑنے کے غداروں کو غدّاری کی سزا دینے کی ذمہ دار نہیں؟

نمبر۶۔ کیا رائج الوقت آئین کی روشنی میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کور کمانڈروں کا مارشل لا لگانا اور پھر سیاسی مجرموں کے ساتھ مل کر مسلم لیگ ق کی نام نہاد سیاسی جماعت میں شامل ہونا ایک جرم نہیں؟ کیا ان سب مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا عدلیہ کا فریضہ نہیں؟

نمبر۷۔ کیا یہ چوتھا مارشل لا لگانے والا غدّار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کور کمانڈر ملک وملّت اور فوج کی شہرت کارگل کیس سے داغدار کرنے کا مجرم نہیں؟

نمبر۸۔ کیا افواج پاکستان کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرنا۔ افواجِ پاکستان کی جمعیت کو سیاسی جماعتوں میں ٹکڑے ٹکڑے کرنا ایک ملکی ملی جرم نہیں؟

نمبر۹۔ کیا ملک کے انمول فوجی ادارے میں ایک دوسرے کے خلاف سیاسی چپقلش، نفرت ونفاق اور اس فوجی ادارہ کو تباہ کرنے کی سازش ایک گھناؤنا جرم نہیں؟



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر۱۰۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر، اس کے ساتھی کور کمانڈروں کو ان الزام و جرائم کی روشنی میں سرکاری ملازمت سے برخواست کرنا، انکے خلاف قانونی کاروائی ضروری نہیں؟

نمبر۱۱۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر کی جماعت مسلم لیگ ق اکے چوہدری پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید، دوسرے سیاسی جماعتوں کے مارشل لا میں شامل شدہ مجرموں کے حکومتی ٹولہ کو سیاست سے بلیک لسٹ کرنا انکے خلاف سازش اور بغاوت کا کیس درج کرنا اور عبرتناک سزا دینا ضروری نہیں!۔

نمبر۱۲۔ کیا ان تمام فوجی، سیاسی مجرموں کو جنھوں نے پاکستان کی سرزمین امریکہ اسکے اتحادیوں کو افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ ہمسائے مسلم ملک کے خلاف استعمال کرنے ،فوجی چھاؤنی بنانے کی اجازت دی۔

نمبر۱۳۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ افغانستان کے پانچ چھ لاکھ مرد وزن کا قتال اور دو تین لاکھ بچے بچیوں، مستورات کو معذور بنانے کے جرائم کے حصہ دار نہیں۔

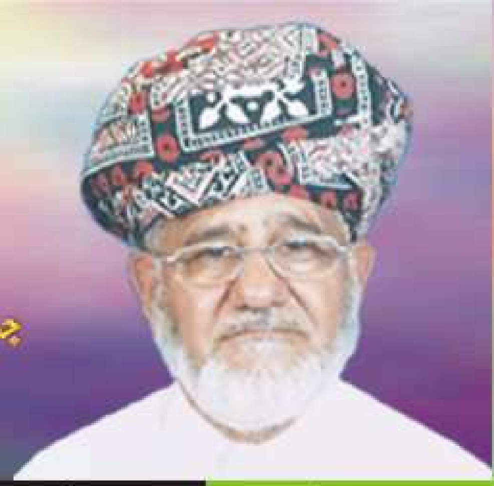
نمبر۱۴۔ کیا ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم ،مخلوط معاشرہ ،مخلوط حکومت کا غیر اسلامی قانون اور مساج سنٹروں کے نظام کے خلاف آواز اٹھانیوالے لال مسجد کے کم وبیش چار ہزار معصوم طلبا اور طالبات کا قتال کرنا اور پھر سوات اور شمالی علاقہ جات پر فوج کشی کر کے فوج اور عوام کا قتال جاری کرنا، ملک کو خانہ جنگی اور ملک دشمن بین الاقوامی ملکوں کے دہشت گردوں کے سپرد کرنا ایک قبیح جرم نہیں۔

نمبر۱۵۔ کیا افغانستان کی امریکی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنا۔ کیا یہ تمام ملک دشمن جرائم قابل معافی ہیں۔

نمبر۱۶۔ کیا خانہ جنگی کے سانحہ مشرقی پاکستان اور خانہ جنگی کے سانحہ پاکستان کا فوجی ،سیاسی حکومتی ٹولہ قابل معافی ہے۔ انکی باقیات اسی طرح ملک پر یکے بعد دیگرے حکمران اور عوام الناس دہشت گرد بنے رہیں گے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۱۷۔ کیا ان حقائق پر کسی کو شک ہے کہ امریکہ افغانی طالبان اور دہشت گردوں کو پاکستان میں تلاش کرنے اور انکو ختم کرنے کیلئے اتحادی ممالک کی ریگولر افواج کے ساتھ اسرائیل کی مساد، ہندوستان کی را، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر جیسی خفیہ فوجی ایجنسیاں پاکستان میں لے آیا۔ انہوں نے اپنے طالبان اور دہشت گرد بھرتی کئے، جدید اسلحہ اور معقول معاوضہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ریموٹ کنٹرول اور جدید اسلحہ سے پاکستان میں تباہی مچانا جاری کر دی۔ انکی نشان دہی پر ڈرون حملے جاری کئے۔ اسلام پسند عوامی تحریک، انکے طلبا کو دہشت گرد تنظیم کا نام دے کر شمالی علاقہ جات اور ملک بھر سے اسلامی تعلیمی اداروں، انکے طلبا، طالبات اور عوام الناس کو نشانہ عبرت بناتے اور ختم کرتے آ رہے ہیں۔ انکی جگہ امریکی تعاون سے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر کے مخلوط سکول کالج یونیورسٹی جیسے تعلیمی ادارے اسلامی تہذیب کو ختم کرنے کیلئے حکومتی سطح پر مسلط کئے جا رہے ہیں۔ امریکہ اور مغربی طاقتیں پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تعاون سے یہ نظریاتی جنگ ہر قیمت پر جیتنے کیلئے کوشاں ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اپنی حکومتی اجارہ داری قائم رکھنے کیلئے انکی معاونت کرنے پر مجبور ہے۔

نمبر ۱۸۔ یہ بات کسی سے چھپی نہیں کہ انڈیا کے حکومتی ٹولہ نے بمبئی میں ایک عظیم وقدیم تاج محل ہوٹل کو اپنی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے جلا کر خاکستر کر دیا۔ دو تین سو ملکی، غیر ملکی افراد کو اس ہوٹل میں مروا دیا گیا۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس عالمی دہشت گردی کو پاکستان کے کھاتے میں ڈال کر پاکستان کو عالمی دہشت گرد بنا دیا گیا۔ کشمیر کاز کے مجاہدین جتنے بھی جیلوں میں بند تھے، انکو دہشتگردوں کا نام دے کر انکا قتال کروا دیا۔ کشمیر میں مزید افواج بھجوانے کا راستہ کھول لیا۔ کشمیر میں انسانی قتال کا عمل جاری کر لیا۔ بڑی حد تک کشمیر کی آزادی کی تحریک کے قیدیوں کو ختم کرنے اور بقایا عوام پر سخت قوانین مسلط کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

نمبر ۱۹۔ اس سے قبل امریکہ بھی ۹۔۱۱ کے واقع کے ذریعے اسی قسم کا قتل وغارت کا کھیل کھیل کر افغانستان پر حملہ آور ہوا۔ اسلامی نظریات ختم کرنے، جنگ پاکستان تک پھیلانے میں کامیاب ہوا۔ اصل حقائق سے عوام الناس آگاہ ہو چکی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۲۰۔ اب اسی طرز سے انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کے تیار کردہ دہشت گردوں نے مل کر پشاور میں واقع، فوجی تعلیمی ادارے کے دو تین سو طلبا اور انکے اساتذہ کا قتال کر دیا۔ جدید اسلحہ بھی انہی ممالک کا اور دہشت گرد بھی انہی ممالک کے ٹرینڈ یافتہ ہیں۔ کمال یہ ہے کہ اسکی تمام ذمہ داری پاکستان کے دینی اداروں کے طلبا، طالبات اور اہل وطن پر ڈال دی گئی۔ جو پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات اور اسلامی دستور حیات کی سرکاری سرفرازی کی بات کرتے تھے وہ اسکے مجرم بن گئے۔ دہشت گردوں کا بیرونی ٹولہ حکومت کے ایکشن لینے سے قبل انکو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا۔ فوج کے ذریعے شمالی علاقہ جات کی دینی درسگاہوں کے طلبا اور عوام الناس پر فوج کشی کر دی اور ملٹری کلین اپ جاری کر دیا۔ پاکستان اور اہل وطن مسلم امہ کو دنیا کا بدترین دہشت گرد ثابت کر دیا گیا۔ اسلامائزیشن کی تحریک کے تمام قیدیوں کو دہشت گرد بنا کر انکو پھانسی کے پھندے پر لٹکایا جا رہا ہے اور بقایا کا قتال جاری ہے۔ ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز اور اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات جنہوں نے ملکی آئین توڑا، ملکی غداروں نے ملک دشمن پالیسیاں رائج کیں۔ ہارس ٹریڈنگ اور این آر او کے تمام مجرموں کو پاکستان کی حکومت سپرد کر دی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات آج بھی ملک پر حکمران ہے اور مدرسہ حفصہ اسلام آباد کی دینی درسگاہ کی طرح پاکستان اور اسکے تمام دینی درسگاہوں کو دہشت گرد بنا کر انکا قتال اور خانہ جنگی کو جاری کر رکھا ہے۔ کیا اب آزاد عدلیہ انکے خلاف قانونی کاروائی نہ کرنے کی جواب دہ نہیں ہے؟

نمبر ۲۱۔ کیا سولہ کروڑ عوام آزاد عدلیہ سے فوجی سیاسی مجرموں کو بغاوت کی سزا سنا نے انکو کیفر کردار تک پہنچانے کے منتظر نہیں؟ کہ آئندہ کوئی فوجی مجرم ملک میں مارشل لا لگا کر فوج کی شہرت کو نقصان پہنچا نہ سکے، نہ ہی کوئی سیاسی مجرم فوجی ڈکٹیٹر کا ساتھ دے کر حکومتی لوٹ کھسوٹ، عوامی، دینی قتال اور ملک کو لوٹنے اور تباہ کرنے والی ملک دشمن پالیسیاں مسلط کر سکے۔ کیا عدلیہ کا فل بینچ بٹھا کر اس گھناؤنے کیس کا حقائق کی روشنی میں فیصلہ کرنا اور مجرموں کو عبرتناک سزا دینا آزاد عدلیہ کے فرائض کا حصہ نہیں؟ اگر آزاد عدلیہ ایسا نہیں کرتی تو وہ بھی ان جرائم اور مجرموں کا حصہ بن جائیگی۔ یاد رکھو کفر کی حکومت قائم رہ سکتی ہے ظلم و بربریت کی نہیں۔

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

کیس بنام: حکومت پاکستان اور ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے خلاف برائے سماعت

عنوان: اہلِ پاکستان پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات پر مشتمل طبقاتی تفاوتی مخلوطی سودی، تعلیمی، سیاسی، استحصالی، باطل، غاصب نظامِ حکومت مسلط ہے۔ جو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے متضاد ہے۔ فوجی ڈکٹیٹرز اور انکے سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے خلاف کیس برائے سماعت پیش ہے۔

نمبر ۱۔ فوجی ڈکٹیٹر ہوں یا مذہب کش مغربی جمہوریت کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا بادشاہت ہو۔ یہ سب آمرانہ نظامِ حکومت کے مجرمانہ نظام کی گھناؤنی استحصالی اشکال ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان میں رائج الوقت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت ان فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ایک الہامی صحیفہ بنا کر پاکستان پر مسلط کر رکھا ہے۔ پاکستان سے صرف انگریز رخصت ہوا۔ اس کے پُروردہ غدّار جاگیردار، سرمایہ دار، فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا (طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی معاشی تقسیم اور استحصالی نظامِ حکومت اس پر اسی طرح مسلط ہے۔) طبقاتی حکومتی شاہی ٹولہ اپنے اقتدار کے ہدف کو مذہب کش جمہوریت کے اسی استحصالی کلچر سے حاصل کرتا ہے۔

نمبر ۲۔ سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۷۳ء تک پاکستان پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سیاسی، معاشی، معاشرتی نظام نافذ کر کے حکومت کرتا رہا۔ عوامی دباؤ کے تحت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے خلاف ۱۹۷۳ء میں قرآن حکیم کی روشنی میں نیا آئین اور اسلام کے نفاذ کا قانون سیاسی حکومتی ٹولہ کو پاس کرنا پڑا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



جو آج تک پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی، فوجی مجرم ٹولہ نے قرآنِ حکیم کی روشنی میں تعلیمی نصاب مرتب اور رائج نہیں ہونے دیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مجرمانہ تعلیمی نصاب اور طبقاتی مخلوط تعلیمی نظام اور استحصالی نظامِ حکومت جس سے تمام معاشی اور معاشرتی جرائم جنم لیتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اس سے بھرپور افادیت حاصل کرتا ہے۔ اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کو ختم کرنا، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور قرآنِ حکیم کا مقدس دستور اور اس کے مطابق نظامِ مملکت پاکستان میں نافذ کرنا ہی اس کفر کے استحصالی نظامِ حکومت کے کینسر کا علاج اور تدارک ہے۔ اہلِ وطن مسلمان اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف اور اسلامی تہذیب کا ہدف قرآنِ حکیم کے آئین، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ انگریز اور اس کے پالتو سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کی مذہب کش دشمنی میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ بلکہ یہ تو دشمنوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ جبکہ حکومتی ٹولہ نے تو مذہبی اقدار، روایات اور اسلاف کے کارناموں اور قرآنِ حکیم کے دستورِ حیات کو اسلامی مملکت کی بنیاد بنانا تھا۔ عدل و انصاف کو رائج کرنا تھا، وہ تو اس کی دیواریں مسمار کرنے لگ گئے۔ فوجی ڈکٹیٹروں نے تو افواجِ پاکستان کی نامور سپاہ کو رسوائے زمانہ کر کے رکھ دیا۔

نمبر۳۔ ہندوستان کی سرزمین میں درویشوں، فقیروں، حضرت داتا گنج بخشؒ، خواجہ غریب نوازؒ، حضرت بختیار کاکیؒ، حضرت بابا فرید شکر گنجؒ، حضرت نظام الدینؒ، حضرت علاالدین صابر پیا، حضرت مقیم شاہ حجرویؒ، حضرت امیر علی بالا حضورؒ، حضرت سلطان العارفینؒ، حضرت شاہ عنایت قادری لاہوریؒ، حضرت بھلے شاہ صاحب، حضرت پیر شاہ غازیؒ، حضرت عبداللطیف امام بری حضورؒ، حضرت شہباز قلندرؒ جیسے بیشمار عظیم بزرگ فقرا اور روحانی پیشوا تشریف لائے۔ انھوں نے ہندوستان کے ظلمت کدہ میں نبی کریم ﷺ کی الہامی کتاب قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی سے بنی نوعِ انسانی کے دلوں میں دینِ محمدی ﷺ کی شمع کو روشن و منور کیا اور ان کو مسلمان بنایا۔ تو وہ فقیر، درویش اور ولی اللہ کہلائے! ان کی قربت و صحبت کے چراغ سے چراغ جلتے گئے اور میلہ چراغاں ظلمات کو روشنیاں عطا کرتا رہا۔ گلوں کو بوئے گل اور فقر کو دستارِ فضیلت عطا ہوتی رہی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



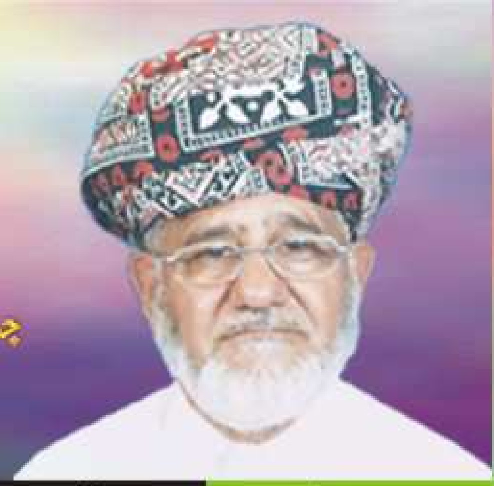
نمبر۴۔ حضرت علامہ محمد اقبالؒ اور حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ جنھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک الگ ملک پاکستان بنایا وہ بھی تو درویش، فقیر، ولی اللہ اور زمانہ کے قلندروں میں شامل ہیں۔ اب پاکستان میں جو اسلام کا نفاذ کر جائیں گے کیا اِن کا مقام بھی فقیر، درویش، ولی اللہ کے خادموں کا نہ ہوگا! اب اہلِ پاکستان کو ایسی اہلِ بصیرت دینی روحانی سپاہ اور ایسی طیّب، مطہرہ ہستیوں کی ضرورت ہے جو اس فریضہ کو ادا کریں۔ کیا اس دور میں عدلیہ، فوج، اہل وطن کا دامن فقر کے اہلِ بصیرت، دیدہ ور، اہلِ درد، نبی کریم ﷺ کے غلامان سے خالی ہے۔ کیا وہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کا طیّب فریضہ ادا کرنے میں اپنا اہم کردار ادا کرنے سے گریز کرتے جائینگے گے؟ نہیں ہرگز نہیں! یا اللہ! اہلِ بصیرت، اہلِ درد، اہلِ وطن کو اس نظریاتی دھرتی پر قرآنِ حکیم کی سرکاری بالا دستی اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ قائم کرنے کی توفیق عطا فرما آمین

نمبر۵۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی بجائے اب مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کا نظام یونین کونسل کی سطح سے لے کر ملکی سطح تک بحال کرنا ہوگا۔ پاکستان کا نظامِ مملکت قلیل ضروریات، سادہ وسلیس زندگی کے وارثوں امانت و دیانت کے امینوں، ادبِ انسانیت کے پجاریوں، اخوت ومحبت کے پیکروں، دنیا کی بے ثباتی کے آشناؤں، خوفِ خدا کے عارفوں، سچائی اور صداقت کے علم برداروں، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے والے دیدہ وروں، انسانیت کے مربی اور بے ضرر اور منفعت بخش کرداروں کے ہاتھ میں ہونا لازم ہے سولہ کروڑ عوام مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے ممبران کی سلیکشن کے ذریعے ایسے افراد کے چناؤ کا فریضہ ادا کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت چلانے والا کوئی شورائی ممبر یا میرِ کارواں جو کوئی بھی چُنا جاتا ہے، وہ سولہ کروڑ ملّت اسلامیہ اور ان کی نسلوں کے افراد کے احتساب کی زد میں ہوتا ہے۔ اس طرح کوئی بھی ممبر یا امیر عوام الناس کے احتساب کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ کوئی برائی پنپ نہیں سکتی۔ ملّت کا اجتماعی کردار و تشخص بنی نوع انسان کے دلوں میں اترنے کی اہلیت اور صلاحیت کا متحمل ہوتا ہے۔ خیر کی شمع روشن ہوتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۶۔ شورائی جمہوری یعنی اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت کے ممبران اعلیٰ صفات اور بہترین اہلیت کے وارث ممبران سولہ کروڑعوام کے حقیقی نمائندے ہوں گے۔ یہ ایک ایسا اسلامی جمہوریت کا نظام سلیکشن ہے، نہ ان کو کوئی الیکشن کے کاغذات جمع کروانے ہوں گے نہ دو افراد کی گواہی اور سفارش کروانی پڑے گی اور نہ اپنا نام پیش کرنا ہوگا۔ نہ کوئی سیکورٹی کی رقم جمع کروانی پڑے گی اور نہ اس کے ضبط ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نہ اپنی شہرت اور کامیابی کے لیے ذرائع ابلاغ کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے ملک کے سولہ کروڑعوام اس سلیکشن میں یونین کونسل کی سطح پر اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ ملک کے ہر فرد کا دینی فریضہ ہوتا ہے کہ جو فرد اس کی نظر میں بہتر کردار، اعلیٰ اہلیت اور دین کے قریب ہوگا اس فرد کا نام چنا جائے گا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی ۱۸ اسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے آمرانہ نظامِ حکومت کے مادہ پرست، اقتدار پرست، وسیع وعریض حلقہء انتخاب کے الیکشن کے شاہی اخراجات برداشت کرنے والے طبقاتی نمائندگان نہ کھڑے ہوں گے، نہ یہ باطل نظام الیکشن ہوگا اور نہ ہی اسمبلیوں کے آمر ممبران تیار ہوں گے۔

نمبر ۷۔ انشا اللہ تعالیٰ دنیائے عالم کے سامنے قرآنِ حکیم کی روشنی میں پاکستان اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا ایک بہترین شورائی جمہوری یعنی اسلامی جمہوریت کا نظامِ مملکت اور اس کے انمول کردار و تشخص پیش کرنے کے قابل ہوگا۔ پاکستان کو امن وسکون کی وادی، راحت و لطائف کا محور، اخوت ومحبت کا چشمہ، ، ہمت ومحنت کا خوگر، اعتدال و مساوات کا پیکر، غور وفکر کا گہرا سمندر اور عدل وانصاف کی آماجگاہ بننے کا شرف حاصل ہوگا۔ پاکستان کے عوام انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش کردار کے وارث ہونگے، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے شعور کے محور، اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کے ایک حسین مرقع بن کر ابھرنے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ دنیائے عالم میں ارضِ پاکستان بنی نوع انسان کے لیے ایک باعث رحمت آماجگاہ تیار ہونی ہے۔

یا اللہ اس ملّت کو یہ کامیابی عطا فرما۔ یا اللہ سولہ کروڑ اہلِ پاکستان، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے المیہ میں مبتلا ہیں، عوامی عدالت کو اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے اس عذاب سے نجات دلانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

یا اللہ عوامی عدلیہ، افواج پاکستان کی سپاہ، اہل وطن مسلم کے اعلیٰ اہلیت افراد کو اس طیّب فریضہ کو ادا کرنے کی سرفرازی عطا فرما۔

یا اللہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے یزیدی نظامِ حکومت کے قافلہ سے قافلۂ حسین رضی اللہ عنہ کے حرّوں کو شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ عوامی عدلیہ کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ قومی حکومت کو تشکیل دے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے عدل کش استحصالی نظام حکومت کی بجائے مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت کو رائج کرے۔ امین

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے قرآنِ حکیم کے آئین کو ۱۸ سیاسی منشورں اور مسلم اُمہ کی جمعیت کو ۱۸ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرنے کے جرم کے مجرم ہیں۔ کیس برائے سماعت پیش ہے

نمبر ا۔ مسلمانوں کو قرآنِ حکیم ایک الہامی آئینی نظریات ،دستور حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب اور تعلیم وتربیت اور دینی درسگاہوں سے آگاہی کا راستہ عطا کرتا ہے۔ جس کے نصاب میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ وہ ازلی اور ابدی آئین ہے۔ دستورِ مقدس کسی انسان، کسی فلسفی، کسی دانشور، کسی آمر، کسی فوجی ڈکٹیٹر یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ نہیں۔ قرآنِ حکیم تو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک ایسا جامع الہامی آئین اور نصابِ تعلیم ہے جو انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک احاطہ کیے ہوئے ہے۔ قرآنِ حکیم کا آئین ابدی سچائیوں کا محور اور آفاقیت کا مظہر ہے۔ اسکا تعلیمی نصاب ریاست کو استحکام بخشتا ہے۔ اسکی دینی درسگاہیں تعمیر انسانیت اور تعمیری انسان تیار کرتی ہیں۔ سوچ اور رویے کو دین کی روشنی میں تبدیل کرتی ہیں۔ جسم اور روح کو خوبصورتی سے آراستہ کرتی ہیں۔

نمبر۲۔ قرآنِ حکیم کے آئین کے مطابق ریاست کے حاکم اعلیٰ اللہ تبارک تعالیٰ ہوتے ہیں، اس نظام کو چلانے کے لیے قرآنِ حکیم کی روشنی میں ایک مجلس شوریٰ چنی جاتی ہے۔ اس کے بعد مجلس شوریٰ کے ممبران بہترین اوصاف اور اعلیٰ اہلیت کے مالک فرد کو اپنا امیر منتخب یا چن لیتے ہیں جس کو صدر مملکت یا خلیفہ مملکت یا امیر المومنین کہتے ہیں۔ امیر ہو یا مجلس شوریٰ کا کوئی رکن ہو وہ قرآنِ حکیم کے آئین اور تعلیمی نصاب کی من وعن اطاعت کرتا ہے۔ مسلم اُمہ کے ہر فرد کو اس کا پابند بناتا ہے۔ انسانی جوہر کی نشوونما کرتا ہے۔ مادی اور طبعی قوّتوں کو تسخیر کرنے کا ادراک عطا کرتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۳۔ اسی طرح مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کا صدر، خلیفہ یا امیر المومنین، عوام یا رعایا سے بھی اسلام کے تعلیمی نصاب اور اس کے تعلیمات کے اصولوں کی اطاعت کروانے کا پابند ہوتا ہے۔ قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات، دستورِ حیات اور ضابطۂ حیات کی روشنی میں انفرادی، اجتماعی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور نظامِ مملکت چلانے کا پابند ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ کا ممبر ہو یا امیر المومنین اس کی بنیادی خوبیاں اور اہلیت اس کا دین دار، پرہیزگار، متقی، صالح، منصف مزاج، امین، ایثار و نثار، امانت و دیانت، سادگی و شرافت کا محافظ، اخوت و محبّت کا پیکر، احسان کے جذبہ جیسی خوبیوں سے سرشار ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کا ممبر ہو یا امیر المومنین اس کو قرآنِ حکیم کے منشور کے مطابق اطاعتِ اللہ، اطاعتِ رسول ﷺ کا پابند ہونا لازم ہوتا ہے۔ مذہبی تہذیب و تمدن کو اگلی نسلوں میں منتقل کرنے کا عمل جاری رہتا ہے۔

نمبر ۴۔ مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کا (ممبر) ہو یا امیر المومنین یا صدر یا خلیفۂ مجلس شوریٰ ہو، وہ دنیاوی غرض و غایت اور لالچ سے پاک، سادہ و سلیس زندگی کا مالک اور ضروریات قلیل رکھتا ہے۔ وہ اخوت و محبّت کا پیکر، ادبِ انسانیت، خدمتِ انسانیت کی عبادت سے آشنا، حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔ وہ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا عارف ہوتا ہے۔ یعنی جتنا کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی عملی زندگی کے قریب ہوگا وہ اتنا ہی دین کے قریب ہوگا۔ عام انسان سے اس کی یہ خوبیاں نمایاں اور اولیٰ ہوتی ہیں جو مجلس شوریٰ کے ممبران اور امیر المومنین کی وجۂ چناؤ بنتی ہیں۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی کے خوش گوار الہامی اصول و ضوابط سے انفرادی اور اجتماعی کردار کو سنوارتا ہے۔

نمبر ۵۔ کوئی بھی شخص مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت کے مطابق اپنا نام بطور ممبر سلیکشن یا الیکشن کے لیے از خود پیش نہیں کر سکتا۔ بلکہ لوگ اس کی ذاتی اہلیت، شرافت، دیانت، اعلیٰ و عمدہ صلاحیت اور دین داری کو مدِ نظر رکھ کر اس کا نام رائے عامہ کی منظوری سے منتخب کر لیتے یا چن لیتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اس طریقہ کار سے مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے نمائندوں کا چناؤ عمل میں لایا جاتا ہے۔ قرآنِ حکیم کے منشور کی روشنی میں اعلیٰ اہلیت اور بہترین اوصاف کی خوبیوں کے وارث افراد کو تمام معاشرے سے مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے ممبران اور پھر امیر المومنین کا چناؤ کر لیا جاتا ہے۔ ان کے سپرد نظامِ مملکت کر دیا جاتا ہے۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تربیت یافتہ افراد تیار کرتے ہیں جو احسن طریقے سے ملک کا نظامِ مملکت دین کی روشنی میں چلاتے ہیں۔ عدل و احسان اور سادگی کی اقدار سے معاشرہ کو سینچتے ہیں۔

نمبر ۶۔ ان نمائندوں کا چناؤ صرف اور صرف قرآنِ حکیم کے آئین کی دینی بنیادوں پر کرنا ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے نمائندے ہوں یا امیر المومنین جب انکے چناؤ کے بعد نظامِ مملکت کی ذمہ داریاں ان کو سونپی جاتی ہیں تو انکے عمل کو ملک کا ہر فرد قرآنِ حکیم کے آئین نظریات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات ، کے مطابق پرکھنے کا حق رکھتا ہے قرآنِ حکیم کے تعلیمی نصاب کی تشکیل کرتا اور تعلیم و تربیت سے معاشرتی مقاصد کا ہدف پورا کرتا ہے۔ جس سے نیکی، بھلائی، خیر، حسن خلق اور اسوہ حسنہ کا اجتماعی نمونہ تیار ہوتا ہے۔ حسن خلق سے معاشرے کی نشو ونما کا عمل جاری رہتا ہے۔ انفرادی اجتماعی زندگی دین کے تقاضوں کو اُجاگر کرتی ہے۔

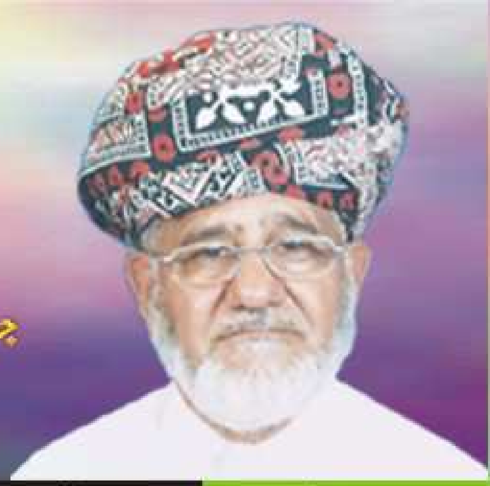
نمبر ۷۔ ملّت کا ہر فرد امیر المومنین یا خلیفۂ وقت سے پوچھ سکتا ہے کہ کرتہ یا قمیض ایک چادر سے تو بن نہیں سکتا، آپ نے کیسے بنایا ہے؟ خلیفۂ وقت اس کا جواب دہ ہوتا ہے۔ اس طرح معاشرے کا ہر فرد ملک میں اعتدل و مساوات اور عدل کو چیک کر سکتا ہے اور انصاف کو قائم کیا جاتا ہے۔ احتساب کا عمل ہر وقت جاری رہتا ہے۔ جس سے امانت و دیانت اور عدل و انصاف کا ارتقائی عمل جاری رہتا ہے۔

نمبر ۸۔ جہاں معاشی نظام، عدل پر قائم ہوتا ہے، وہاں معاشرتی نظام بھی انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہے۔ اگر غلام آدھا سفر اونٹ کی مہار پکڑ کر پیدل سفر طے کرتا ہے تو آدھا سفر میر کارواں بھی اونٹ کی مہار پکڑ کر پیدل طے کرتا ہے۔ عدل انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک کے بنیادی حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اسی نظام حیات سے پورا معاشرہ سینچا جاتا ہے۔ اس طرح عدل فروغ پاتا ہے۔ عدل رعایا اور میر کارواں کی جسم و جاں کی مثالی کڑی ہے۔ جو ذاتی مفادات کو فراموش کر کے اجتماعی مفادات کو فروغ دیتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۹۔ اگر خلیفہ وقت کا بیٹا حدود کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو بھی اسی دستور کی روشنی میں عام افراد کی طرح دُرّوں کی سزا دی جاتی ہے۔ الغرض یہ کہ خلیفۂ وقت عدل و انصاف قائم رکھنے کا پابند ہوتا ہے۔ عدل معاشرے میں قرآنِ حکیم کی روشنی میں خیر اور شر کی حد بندی قائم کرتا اور خیر کو تحفظ اور شر کو ختم کرتا ہے۔ اس اجتماعی نظامِ مملکت کی وجہ سے معاشرہ ایک خوبصورت گلستان جیسا حسین و جمیل اور خلق عظیم اور اسوۂ حسنہ کی دلکش خوشبو سے معطر ہوتا ہے۔ اگرچہ پاکستان بے شمار مسائل اور مشکلات سے دوچار ہے لیکن پاکستان کی اسلامی ریاست کا مدعا یہی تھا اور ہے۔ پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل اسکی منزل کا تعین ہو چکا تھا۔ ملی نظریات اور مفادات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن حکیم کے آئین کی روشنی میں، معاشرے کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔

نمبر ۱۰۔ قرآنِ حکیم ایک ایسا آئین، نظریات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات کا تعلیمی نصاب عطا کرتا ہے۔ جس کی روشنی میں معاشی، معاشرتی اور اخلاقی قدروں کے پہنچنے کے لیے پوری انسانیت کو ایک جیسا ماحول، واقعات، اعلیٰ فطرتی صفات ہر ادنیٰ و اعلیٰ کے لیے یکساں میسر ہوتی ہیں۔ اُجرت کا نظام اعتدال پر قائم کیا جاتا ہے۔ جس سے معاشی، معاشرتی عدل کو پہنچنے کا ایک جیسا، طیّب ماحول مہیا ہوتا ہے۔ جو شخص اسلام کے دائرے میں داخل ہوتا ہے۔ وہ قرآنِ حکیم کے آئین کا پابند ہوتا ہے۔ یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ پاکستان کا ہر فرد اسلام کا داعی ہے اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مختلف منشوروں، نظریات ضابطۂ حیات نظامِ حیات اور اس کے تعلیمی نصاب کا سرکاری طور پر پابند بنا دیا گیا ہے۔ مسلمان بھی ہو، قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظام کفر کی زندگی کا سرکاری طور پر پابند بھی ہو۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلیں قرآنِ حکیم کے آئین اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے آئینی، نظریات، نظامِ حیات اور اس کے تعلیمی نصاب کے تضاد کا شکار ہیں۔ جب قرآنِ حکیم کا دامن ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسا! مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے اہلِ وطن کو قرآن حکیم اور مغربی جمہوریت کے تضاد کے المیہ میں مبتلا اور منافقت کی زندگی سے دوچار کر رکھا ہے۔ ہم مانتے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ہیں اور پیروی نمرود، فرعون اور یزید کی کرتے ہیں۔ عوامی عدلیہ فوری طور پر قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لائے۔ ملّت کو عذابِ الٰہی سے بچائے اور دینِ محمدی ﷺ سے روشناس کروائے۔ آمین۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۱۱۔ قرآنِ حکیم کا آئین ،نظریات ،دستورِ حیات اور ضابطۂ حیات پورے معاشرے کی تشکیل اس انداز سے کرتا ہے۔ جہاں انسانوں کو حقوق و فرائض کا پورا تحفظ میسر ہوتا ہے۔ اس کا معاشی نظامِ عدل ، اُجرت پر مساوی حقوق کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس کا تعلیمی نصاب اخلاقی ، روحانی رویّوں میں اخوت و محبت ، ایثار و نثار ،عفو و درگذر ،صبر و تحمل ، بردباری و برداشت ، اعتدال و مساوات ،عدل و انصاف ، انسانیت کے لیے بے ضرر اور پھر منفعت بخش کرداروں کی تشکیل کرتا ہے۔قرآنِ حکیم کے دینی تعلیمی نصاب کی روشنی میں اہلِ اسلام کی تعلیم و تربیت ایک ایسے خوبصورت انداز سے کی جاتی ہے۔جس سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے نظامِ حیات کا انفرادی اور اجتماعی حسین کردار اور دل کش روشن ضمیر تشخص تیار ہوتا ہے۔

نمبر ۱۲۔ قرآنِ حکیم کے دستورِ مقدس کے علاوہ کوئی دوسرا نظام اس جیسا روشن ضمیر رکن ، کارکن ، ممبر یا نمائندہ تیار نہیں کر سکتا۔صرف دینِ فطرت ہی انسان کو یہ منازل طے کرواتا اور جلا بخشتا ہے۔ دینِ فطرت کا تیار کیا ہوا معاشرہ عدل و انصاف ،حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ کی درس گاہ بن جاتا ہے۔آقا اور غلام بازار سے لباس خریدتے ہیں۔ جو لباس غلام آقا کے لیے خریدتا ہے وہ آقا غلام کو سلوا دیتا ہے اور جو غلام اپنے لیے خریدتا ہے وہ آقا خود پہن لیتا ہے اس طرح اعلیٰ لباس غلام پہنتا ہے۔احساس برتری یا اعلیٰ و افضل کی تمیز اشیا کی برتری سے نہیں کردار کی عظمت سے ناپی تولی جاتی ہے۔وہ ایک ہی برتن میں اکٹھے مل کر کھانا کھاتے ہیں۔ دین ہی مخلوقِ خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا درس دیتا ہے۔آقا اور غلام ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔مادہ پرستی کے نظامِ حیات کے طبقاتی تفاوتی ، استحصالی کردار معاشرے میں تیار نہیں ہوتے۔ پاکستان کے وسائل ، مال و دولت ،خزانہ سولہ کروڑ عوام کی ملکیت ہے اور اس پر سبھی کے برابر کے حقوق ہیں۔ پاکستان مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی دہشت گردوں کے حکومتی ٹولہ، ان کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ اور سرکاری ملازمین کی ملکیت نہیں ہے

سولہ لاکھ قیمتی گاڑیاں، سولہ لاکھ سرکاری ایوان اور سولہ لاکھ سجے سجائے سرکاری محلوں میں رہنے والے اعتدال و مساوات کو کچل کر عدل و انصاف کے قرآنی دستورِحیات کی بے حرمتی کب تک کرتے رہیں گے۔ کیا حکمران اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں کہ عوام ان کے محلوں میں داخل ہوکر ان کو تہہ و تیغ کر دیں۔ وقت کا مخفی ورق اُلٹنے سے قبل حکمرانوں کو وارننگ دے رہا ہوں کہ خود بھی بچ جائیں اور عوام کا قتال بھی روک دیں۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا فوری نفاذ کر دیں۔ لوٹا ہوا خزانہ واپس کر دیں۔ ان کے اور عوام کے لیے یہی بہتر ہے۔ ورنہ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں اسی نظریاتی تضاد کی چتا میں جلتی، جھلستی اور خاکستر ہوتی رہیں گی۔

نمبر۱۳۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں عدل، معاشی و معاشرتی اقدار کو پنپنے کے لیے مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے 1947ء سے لے کر آج تک قرآنِ حکیم کے تعلیمی نصاب، دستورِحیات اور نظامِ حیات کو پاکستان میں رائج نہ ہونے دیا گیا۔ وہ نصب العین، وہ تصوّر، وہ دستورِحیات، وہ ضابطۂ حیات، وہ اسلامی نظریات، وہ اخوت ومحبت، وہ امانت و دیانت، وہ حسنِ خلق، وہ ادبِ انسانیت، وہ خدمتِ انسانیت، وہ الہامی درس وتدریس، وہ حرمتِ انسانیت جس کی خاطر عظیم قربانیاں دی گئیں۔ جس کی خاطر پاکستان کی شکل میں ایک الگ ملک حاصل کیا گیا لیکن بدقسمتی سے مغربی جمہوریت کے بے دین مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں پر مشتمل حکومتی ٹولہ نے عملی طور پر ملّت کو قرآنِ حکیم اور دینِ محمدی ﷺ سے الگ کر رکھا ہے۔ یہی سیاسی رہنما ملک و ملّت اور دین کے مجرم ہیں جو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا بے حیا، بدکردار روشن خیال، بے ضمیر، بدکماش، بے دین، مذہب کش، مغربی کلچر تیار کرتے آرہے ہیں۔

نمبر۱۴۔ پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئینِ اس کی تعلیمات کو صرف پڑھنے، سننے تک محدود کر دیا ہے۔ دستورِ مقدّس کے دینی نظریات، اسلامی نظامِ حیات، اسلامی تعلیمات، اسلامی ادارے جن سے اسلامی سماج اور ملّی تشخص تیار ہوتا ہے۔ اس کے آئین اور تعلیمات اور تعلیمی اداروں کو سرکاری طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔

اس کی جگہ اس کے برعکس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سرکاری تعلیمی نصاب، اس کے سرکاری مخلوط طبقاتی تعلیمی ادارے سکولز کالجز اکیڈمیوں اور یونیورسٹیوں نے لے لی ہے۔ قرآنِ حکیم کا نظام تعلیم اور اس کا تعلیمی ادارہ مسجد شریف جس کو بطور تعلیمی درسگاہ، اخلاقی تربیت گاہ، تبلیغی مرکز، تحقیقی مرکز، جائے عدل اور عبادت گاہ کو سرکاری طور پر سماج سے الگ کر کے صرف قرآنِ حکیم کو دینی درسگاہوں کی الماریوں تک محدود و مسدود کر دیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمی عظمت کو بروئے کار لانے کی بجائے اس کو ایک کتابی نسخہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم کے الفاظ کے حسن کو مخلوقِ خدا سے چھپا دیا گیا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظریات، تعلیمات، اس کے تعلیمی اداروں، تعلیم و تربیت کی سرکاری بالادستی نے پاکستانی عوام کا قرآنی تعلیمات کا راستہ روک رکھا ہے۔ پیغمبرِ خدا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی اُمت کا نظریاتی ارتقا اور بقائے حیات قرآنِ حکیم کے الہامی نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیم و ر تربیت اور طرزِ حیات اور مسجد شریف کی سرکاری بالادستی اور حرمت میں مضمر ہے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر میں نہیں! ہر گز نہیں! عوامی عدلیہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین نافذ العمل کر کے قرآنِ حکیم کے مطابق اسلامی نظریات، تعلیمات، مسجد شریف جیسے تعلیمی ادارے بحال کرے تا کہ اسلامی کردار و سماج اور ملی تشخص تیار ہو سکے۔ تمام پیغمبران کی اُمتیں اور تمام انسانیت اس سے استفادہ کر سکیں۔

نمبر ۱۵۔ جن دو قومی نظریات کی بنا پر پاکستان حاصل کیا گیا۔ اسکے مطابق پاکستان میں قرآنِ حکیم اس کا اسلامی آئین، اس کا دستورِ حیات ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیم و تربیت اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنا تھا۔ لیکن پاکستان کے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ نے اسلام کے منافی، متضاد انگریز کا مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیم و تربیت، مخلوط تعلیمی ادارے اور اس کے اسمبلی ممبران کا تیار کیا ہوا نظام و سسٹم جاری کر رکھا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے تحت ہی حکومتیں قائم اور ختم ہوتی چلی آ رہی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

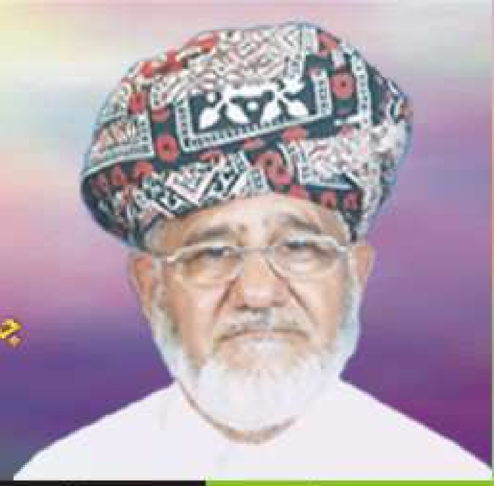
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ اسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی نظریات، طبقاتی تعلیمی نصاب اور طبقاتی مخلوط نظامِ حیات، طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں کے ذریعے استحصالی ضابطۂ حیات کا باطل مخلوط کلچر تیار کرتا جا رہا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ نے مسلم اُمہ کی دینی ریاست کو ایک کفر نگری میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کے کردار و تشخص کو مسخ کر دیا ہے۔ ملّت نظریاتی تضاد کے المیہ سے دوچار ہو چکی ہے۔ عوامی عدالت مغربی جمہوریت کے باطل ہندو ازم کے طبقاتی اور مغرب کے مخلوط غیر اسلامی نظام اور کلچر کو ختم کرے۔ ملک کو ریڈ لائٹ ایریا بنانے والے مخلوط نظامِ حیات کے قانون کو ختم کرے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے مطابق غیر طبقاتی، غیر مخلوطی نظامِ تعلیم نظامِ حکومت کو بحال کرے تا کہ ملّت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ کے معاشی معاشرتی، دینی قتال سے نجات حاصل کر سکے۔

نمبر ۱۶۔ سیاسی اور فوجی حکومتی مجرم ٹولہ اقتدار کی نوک پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے طبقاتی نظام اور مخلوط نظامِ حکومت کی آڑ میں ملکی خزانے اور وسائل پر شب خون مارتا اور قرآنِ حکیم کے نظامِ حکومت اور نظامِ حیات کو کچلتا چلا آ رہا ہے۔ حکمران ٹولہ اپنا اقتدار اور حکومتی افراد کی تعداد کو بڑھاتا، شاہی اخراجات، شاہی تصرفانہ زندگی سے ملّی خزانہ بڑی بیدردی سے ہڑپ کرتا جا رہا ہے۔ انتظامیہ اور عدلیہ کو عوامی حقوق غصب کرنے، ذاتی اقتدار اور وسائل پر قبضہ قائم رکھنے، سیاسی سطح پر عوام الناس کو کرش کرنے کے لیے استعمال کرتا، انکی تعداد کو پھیلاتا چلا آ رہا ہے۔ اس طرح عدل و انصاف کی تینوں ایجنسیوں، طبقاتی مخلوط افواج پاکستان، طبقاتی مخلوط انتظامیہ اور طبقاتی مخلوط عدلیہ کو قرآنِ حکیم کے نظامِ حیات، شرم و حیا، چادر اور چار دیواری، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کا فریضہ ادا کرنے سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔ مارشل لا کے چند جرنیلوں اور مذہب کش جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی ٹولہ کے رہنماؤں نے 1958ء کے مارشل لا سے لے کر آج تک مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ فرزندان پر مغربی جمہوریت کے کفر کی ملکی سرپرستی اور بالا دستی کی آڑ میں ان کی دنیا بھی لوٹ لی اور دین بھی۔





مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاست اور اقتدار چھ سات ہزار جاگیر دار سرمایہ دار ٹولہ اور فوجی ڈکٹیٹروں کا نصیب بن چکا ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے وقت مغربی پاکستان کے ایم این اے کی تعداد صرف ۱۳۹ کے قریب تھی۔ سات وزیر، دو مشیر، ایک گورنر، آدھا وزیر اعظم، آدھا صدر پاکستان مغربی پاکستان کے نظامِ حکومت کو چلاتا تھا۔ اس وقت ملّت پر ان کے اخراجات کا بجٹ بھی سخت ناگوار تھا۔ عوامی عدلیہ قرآن حکیم کی روشنی میں نظام عدل قائم کرے، مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی تعداد، طبقاتی، تفاوتی شاہی اخراجات اور مخلوط مغربی کلچر کے استحصالی قوانین اور انکی حاکمیت کو ختم کرے۔ ملک میں انارکی، غدار حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اضافہ کو روکے اور خانہ جنگی کا تدارک کرے۔ ورنہ حکومتی ٹولہ، اسکا مراعات یافتہ دہشت گرد شاہی طبقہ اور دوسری طرف سولہ کروڑ غربت، تنگدست، بیروزگار، بیمار اور زہر کھا کر خودکشیاں کرنے والے، خودکش حملہ آوروں کی لا متناہی افواج حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا قتال جاری کر دیں گے۔ پھر ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہوگا۔

نمبر ۱۷۔ مشرقی پاکستان کو الگ کرنے کے المیہ کے مجرموں کو سزا دینے کی بجائے ان مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات کی ملی بھگت سے مغربی پاکستان کے ون یونٹ کو توڑ کر ملک کے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو پھیلا کر اہل وطن عوام پر اپنی گرفت مزید مضبوط کرنے کیلئے اس کے پانچ پاکستان بنا دیے گئے۔ چار صوبائی حکومتیں، ایک مرکزی حکومتی ادارہ کے علاوہ ایک سینٹ کا ادارہ بھی خوب پھلتا پھولتا آ رہا ہے۔ ان صوبوں میں بے شمار ایم پی اے، چار گورنرز، چار وزرائے اعلیٰ، چار اسمبلیاں اور ان کے لا تعداد ممبران موجود ہیں۔ بے شمار وزیر و مشیر، بے شمار ان کے نظامِ حکومت کو چلانے والا مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ اور ان کا اَن گنت سرکاری عملہ بھی موجود ہے۔ وفاقی حکومت کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ۔ سینٹ کے شہنشاہوں کا بادشاہ گر ٹولہ، بے شمار وزیر و مشیر، اَن گنت سفیر، وزیر اعظم، صدرِ پاکستان۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ان کا شاہی مراعات یافتہ سرکاری عہدیداروں کا عملہ۔ ان کا اقتدار پر غاصبانہ قبضہ ان کی ذاتی عیاشی، معاشی اور معاشرتی ترقی کے اسباب بنتے آ رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو راس آ گئی ہے۔ بے شمار محکمہ جات کی مشاورتیں، وزارتیں، بے شمار اعلیٰ سرکاری عہدوں کی آسامیاں اور بے شمار سرکاری ملازمتیں، ان کی اعلیٰ شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری رہائشیں، شاہی سرکاری سہولتیں، شاہی سرکاری گاڑیاں اور پٹرول کے بے شمار اخراجات، تصرفانہ زندگی کا نظامِ حکومت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس شاہی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی میراث بن چکا ہے۔

نمبر ۱۸۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر عوام الناس خون کے نہ ختم ہونے والے آنسو روتے جا رہے ہیں اور ان مجرموں کے گھروں میں شہنائیاں بجتی جا رہی ہیں۔ جتنے حکمران ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ممبران بڑھتے گئے اتنے ہی ملکی اخراجات اور اتنی ہی کرپشن، سفارش، رشوت بھی بڑھتی گئی۔ بدقسمتی سے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے لیے پاکستان وقف ہو چکا ہے اور انکی ملکیت بن چکا ہے۔ عوام کا مال و متاع اقتدار کی گن پوائنٹ پر لوٹا جا رہا ہے۔ عوام کو ضروریاتِ حیات سے محروم اور ان کی خون پسینے کی کمائی کو حکومت اور حکومتی اداروں کے ذریعے رہزن کی طرح بالجبر چھینا جا رہا ہے۔ ملک کے وارث، خزانہ کے مالکوں کی حالت زار اور ان کے نظامِ مملکت چلانے والے نوکروں، غلاموں اور خادموں کی حالت شراب و کباب کا عیاشانہ زندگی کا نظام ایک ڈراؤنے المیے کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ اگر یہ باز نہ آئے تو سولہ کروڑ عوام ان گنتی کے چند حکومتی دہشت گردوں کی ملکیتوں کو چھین کر ان کا قتال کر دیں گے۔ سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں اسکا ثواب فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو اور اسکے جاگیردار سرمایادار ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو بھیجے جا رہی ہیں۔ مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ حکمران ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۱۹۔ پاکستان کے تمام شاہی صدارتی، عدالتی، انتظامی ایوان، شاہی سرکاری محل پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سولہ لاکھ سرکاری شاہی محل، شاہی طبقاتی تنخواہیں، شاہی سرکاری سہولتیں، شاہی سرکاری بلٹ پروف گاڑیاں، شاہی پٹرول کے اخراجات، کرپشن، کمیشن، رشوت، غبن، لوٹ ماران کی روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ سولہ کروڑ اہلِ وطن کی محنت و مشقت سے حاصل کی ہوئی پیداوار، مصنوعات شاہی سرکاری تنخواہوں کے اضافوں اور شاہی سرکاری مراعات کے اضافوں کے ذریعے ہضم کیے جارہے ہیں، اَن گنت ٹیکسوں، بے شمار بجلی، پانی، گیس کے اضافوں، مہنگائی کی اذیتوں سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ اپنے شاہی تصرف میں لاتے اور لوٹے جارہے ہیں۔ تمام ملکی، غیر ملکی وسائل تجارتی ادارے، کارخانے، فیکٹریاں، ملیں، جاگیریں، رائے ونڈ ہاؤسز، شاہی محل، سرّے محل ان کی ملکیت بن چکے ہیں۔ ۴۰ ارب ڈالر آئی ایم ایف کے حاصل کیے ہوئے قرضہ جات ان کے بیرون ممالک اور خفیہ سوئس بنکوں میں موجود ہیں۔ سولہ کروڑ عوام ۹ ارب ڈالر اس کا سود ادا کر چکے ہیں جب کہ اصل رقم ابھی ادا کرنی ہے۔ عوامی عدلیہ ملک کے حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ اور انکے اخراجات کو ختم کرے۔ مغربی پاکستان والے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد کو بحال کرے۔ ان کے اخراجات کو عام کسان، محنت کش، ہنرمند افراد کے مطابق ۱۹۷۳ کے آئین اور قرآنِ حکیم کے نظامِ حیات کی روشنی میں مہیا کرے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے تمام مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا عوامی عدلیہ کا مقدس فریضہ ہے۔ یہ تمام مجرم حکومتی ایوانوں میں انتظامیہ عدلیہ کی ملی بھگت کی وجہ سے دندناتے جارہے ہیں۔ یہ سب نوشتۂ وقت پڑھ لیں۔

نمبر ۲۰۔ میڈیا کے عظیم سپوتوں نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے تمام حکومتی ٹولہ کا ایک ایک جرم کھول کر رکھ دیا ہے۔ اہلِ وطن کو بیدار کر دیا ہے۔ اگر عوامی عدلیہ ان کے کیسوں کی فوری سماعت نہیں کرتی۔ مجرموں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچاتی۔ حکومتی ٹولہ کی حکومتی دہشت گردی کو نہیں روکتی۔ موجودہ حکومتی مجرم ٹولہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی خفیہ ڈیل کی پیروی بند نہیں کرتی ۔افغانستان کی جنگ کو اپنی جنگ بنانے سے باز نہیں آتی۔ ملکی عوام کو طالبان، دہشت گرد، رجعت پسند اور افغانستان کے دہشت گردوں کا نام دے کر ان کا قتال بند نہیں کرتی۔ ذرائع ابلاغ کو جھوٹ پر مبنی واقعات کو یک طرفہ بیان کرنے سے باز نہیں رکھتی۔ تو واقعات کس طرف رُخ موڑ لیتے ہیں، اس کا انھیں معلوم نہیں۔ جانے نہ جانے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے قرآنِ حکیم کے باغی اور مجرم رہنما اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ہی نہ جانے دنیا تو ساری جانے ہے۔ اب عوامی عدالت حقائق کی روشنی میں کاروائی عمل میں لا کر ملک کو بچا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو توفیق فرماویں۔

نمبر ۲۱۔ سیاستدانوں یاد رکھو! ۔فوجی ڈکٹیٹروں کو برا نہ کہو وہ تمھارے محسن عظیم ہیں!

الف۔ بھٹو نے فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب اور یحیٰی خان کی گود میں پرورش پائی۔

ب۔ نواز شریف، شیخ رشید اور الطاف حسین نے فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق کے بطن سے جنم لیا

پ۔ چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی، شیخ رشید، ایم کیو ایم کے الطاف حسین فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی مجرم اولادیں، اسکے مارشل لا کی پیداوار ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

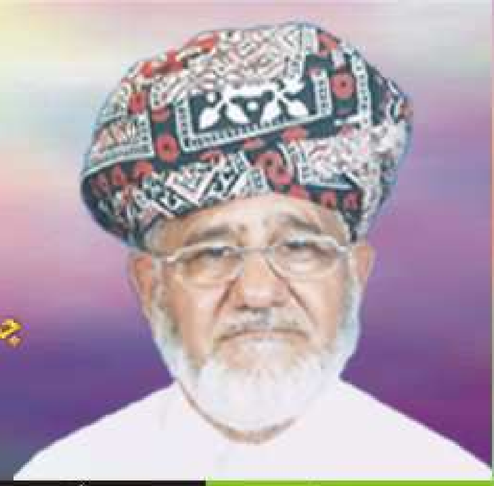


تمام جماعتوں کے رہنما اور ممبران جو فوجی ڈکٹیٹروں کے ساتھ حکومتوں میں شامل رہے۔ وہ تمام ملکی وملی مجرم ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹران کی شازشوں سے حکومتی ایوانوں میں آئے۔ انھوں نے مل کر عوام الناس کا معاشی اور معاشرتی قتال کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر، سیاسی رہنما، تمام سیاسی جماعتیں دو جسم اور ایک جان ہیں۔ ان مجرموں کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔ تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے اپنے اقتدار کی خاطر اپنے اپنے دور میں فوجی ڈکٹیٹروں کا ساتھ دیا۔ ملک اور ملکی عوام کو یرغمال بنایا۔ اپنے اقتدار کی خاطر ملک کو بیرونی طاقتوں کا مسکن بنا کر رکھ دیا۔ عالمی دہشت گردان کے ذریعے ملکی میں داخل ہوئے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ نے افغانستان کے خلاف امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں کو پاکستان کی سرزمین مہیا کی۔ انہوں نے جدید اسلحہ یہاں اکٹھا کیا۔ افغانستان کے عوام کا قتال جاری کر دیا۔ اب یہ جنگ پاکستان کی جنگ میں بدل دی گئی ہے۔ حکومتی ٹولہ کیا کر رہا ہے۔ عوام کو جاگنا ہوگا۔ امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر اسرائیل کی مساد، ہندوستان کی را ملکر افواج پاکستان کی سپاہ اور ملکی عوام کا قتال جدید اسلحہ سے جاری کئے ہوئے ہیں۔ عوام اور افواج پاکستان کی سپاہ کو آپس میں لڑانے کی سازش جاری ہے۔ سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اس جنگ کا ذمہ دار ہے۔ پولیس، رینجر، فوج کی سپاہ اور سولہ کروڑ عوام کا قتال انہوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے بیرونی طاقتوں سے مل کر جاری کر رکھا ہے۔ عوامی عدالت اور میڈیا سے منسلک ملک کے عظیم دانشوروں اور قلم کے تقدس کے وارثوں سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ مل کر حقائق کی روشنی میں اس بلائے ناگہانی کو ختم کرنے کے لئے اپنا رول ادا کریں مخلوط حکومت سے دین بچاؤ، ملک بچاؤ، عوام بچاؤ اور مجرم حکومتی ٹولہ کو مقام عبرت تک پہنچاؤ! خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ امین



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



مدعی: باباجی عنایت اللہ

کیس بنام: ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے خلاف

عنوان: مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی رہنماؤں، فوجی ڈکٹیٹروں نے ہوسِ اقتدار کی خاطر مسلمانوں کی مذہبی ثقافت اور عسکری تاریخ کو مسخ کر رکھ دیا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے مخلوط، طبقاتی، سودی نظام مملکت نے اسلام کے مردمومن نایاب بنا دیے ہیں۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ قائم کرنا لازمی ہے تاکہ اسلامی ثقافت بحال ہو سکے۔ کیس برائے سماعت پیش ہے۔

نمبر۱۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی آمروں اور فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان اور یحییٰ خان کے حکومتی ٹولہ نے ہوسِ اقتدار کی خاطر عدل کشیوں، خود غرضیوں، سینہ زوریوں کی جابرانہ ظالمانہ استحصالی غاصبانہ طبقاتی معاشی، معاشرتی اور غاصب صوبائی پالیسیاں ملک پر مسلط رکھیں۔ جس کی بنا پر مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا دیا۔ عوام نے غاصب حکومتی ٹولہ کے ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھائی۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے آمروں نے مشرقی پاکستان کے عوام کے خلاف پہلے پولیس اور پھر رینجرز استعمال کی۔ مشرقی پاکستان میں خانہ جنگی جاری ہوئی۔ انارکی کی آگ پھیل گئی۔ حالات کو قابو میں لانے کے لیے فوج کو استعمال کیا گیا۔ عوام خلاف ہوں تو فوج کو شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عوام اور مکتی باہنی کی عوامی تنظیم نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے فوج کا مقابلہ کیا۔ انسانی قتال جاری ہوا۔ سیاسی اور فوجی مجرموں نے مشرقی پاکستان کو نگل لیا۔ ان بدنصیب نااہل، خود غرض بدکردار اس دور کے سیاسی رہنماؤں اور نااہل ملک دشمن جرنیلوں نے اپنے ہوسِ اقتدار کی خاطر ۹۴ ہزار سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنا دیا۔ مسلمانوں کی عسکری تاریخ کو مسخ کر رکھ دیا۔ ان بدبخت اور مجرم سیاستدانوں اور جرنیلوں کے خلاف نہ کوئی کیس درج ہوا اور نہ ان کو کسی قسم کی سزا دی گئی۔ ان کے حوصلے بڑھتے گئے کیونکہ کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں تھا۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



آج تک مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ملکی سیاسی غدّار اور فوجی ملّی مجرم ٹولہ انکی باقیات آج بھی پاکستان میں اسی طرح دندناتا پھر رہا ہے۔فوجی سیاسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے جرم جرائم کی شکل میں پھیلا دیے اور عدل عدالتوں سے نایاب بنا دیا۔فوجی، سیاسی، ملک دشمن مجرم حکومتی ٹولہ کی داستان جرائم جاری تھی۔عدلیہ کو اپنی لونڈی بنائے رکھا۔اب عوام اور آزاد عدلیہ ان ملّی مجرموں کو آئین اور قوانین کی زد میں لا چکی ہے جو ان کے لیے سخت ناگوار ہے۔ان کے کڑے احتساب کا وقت آن پہنچا ہے۔آزاد عدلیہ اور آزاد عوام حکومتی ٹولہ کے لیے ناقابل قبول اور ناقابل برداشت بن چکے ہے۔

نمبر۲۔آج کے دور میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے آمروں کا دہشت گرد سیاسی ٹولہ اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سولہ کروڑ عوام کو طالبان، القاعدہ اور دہشت گردوں کا نام دے کر عوام النّاس کا قتال کرتا آرہا ہے۔بے شمار لوگوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔بے شمار لوگوں کو اغوا کیا گیا جن کے لواحقین آج تک عدالتوں کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں، لیکن ان کا کوئی اتا پتا معلوم نہیں ہو رہا۔بے شمار اہلِ وطن کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا گیا۔قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو ملک کا باغی، دہشت گرد، القاعدہ اور طالبان کا نام دیکر مذہب کش مغربی جمہوریت آمریت بادشاہت کا دہشت گرد حکومتی غاصب ٹولہ عوام النّاس کا قتال کرتا رہا۔

لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کے طلبا، طالبات اور ان کے اساتذہ نے حقوق نسواں کے نام پر روشن خیال حکومتی ٹولہ اور ان کے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ۵۱ فیصد مستورات کے نام پر ملکی وسائل، خزانہ اور حکومتی ایوانوں پر قبضہ، قرآن حکیم کے نظریات کو مسخ کرنے کے آرڈیننس اور قانون کے خلاف آواز اٹھائی۔ان طلبا اور طالبات نے عوام کو بتانے کی کوشش کی کہ حکومتی ٹولہ نے بڑے مجرمانہ طریقہ کار سے سولہ کروڑ عوام کو دھوکہ دے کر ۵۱ فیصد اپنے ٹولہ کی مستورات کو وفاقی، صوبائی اسمبلیوں، سینٹ کے ایوان کے ممبران کے عہدے وقف کر لیے۔اسی طرح ۵۱ فیصد مستورات کو تمام ملک کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انتظامیہ، عدلیہ، افواجِ پاکستان کے تمام حکومتی عہدے اپنے ہی ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کیلئے مختص کر لیے ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اس طرح انھوں نے ۵۱ فیصد عوام النّاس کی مستورات، انکے ۴۹ فیصد مردوں کو حقوق نسواں کے نام پر حکومتی فیصلہ سے ایک بہت بڑا دھوکہ دے کر سولہ کروڑ عوام کو بے بس قیدی، غلام محکوم بنا کر انکے وسائل، ذرائع آمدن پر حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن نے اپنی حکومتی اجارہ داری مسلط کر لی ہے۔ ۵۱ فیصد مستورات پر انکے شاہی اخراجات کے بجٹ کا مزید بوجھ ان کے کندھوں پر ڈال دیا ہے۔ ان کے بنیادی حقوق اور ان کی شب و روز کی محنت اور خون پسینے کی کمائی لوٹ لی اور غصّب کر لی ہے۔ رشوت، کمیشن کرپشن اور ہر قسم کے جرائم کے دروازے کھول لئے ہیں۔ تمام سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ اس مذہب کش غاصب عوام دشمن پالیسی میں برابر کے شریک ہیں۔ ان مجرمانہ احکام کے تحت سولہ کروڑ عوام کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ۴۹ اور ۵۱ فیصد مرد و زن کے شاہی حکومتی اخراجات کے حکومتی بجٹ نے عوام النّاس کو خودکشیوں، خودسوزیوں اور بیوی بچوں کو زہر دینے کے بدترین حالات سے دوچار کر دیا ہے۔ عوام النّاس کو ایک محکوم، باغی، قیدی اور غلام کی طرح ان کے شب و روز کی کمائی ہوئی دولت اور ذرائع آمدن مہنگائی، بجلی گیس پانی کے اضافی بلوں اور ٹیکس کلچر سے چھین کر بھوک، ننگ، غربت، بیروزگاری کی چتا میں جھونک دیا گیا ہے۔ انکی شاہی تنخواہوں، شاہی ایوانوں شاہی رہائشوں، انکے لئے مزید انمول گاڑیوں کی خریداری، ہر روز اربوں ڈالر کو دھواں میں بدلنے، شاہی اخراجات برداشت کرنے کا پابند بنالیا ہے۔ اسی طرح مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے مجرم حکومتی اور اپوزیشن ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے شاہی طبقہ نے مجرمانہ مخلوط نظامِ حکومت اور استحصالی قوانین کے ذریعے پاکستان کی سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کو ایک اذیّت ناک فاقہ کشی کی جیل میں بند اور سسک سسک کر مرنے کا تاحیات بالجبر قیدی بنالیا ہے۔ مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا کر لئے ہیں۔ اسکے خلاف احتجاج کرنے والے عوام الناس کا کردار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے حقائق کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر عوام النّاس کا قتال جاری کیے ہوئے ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



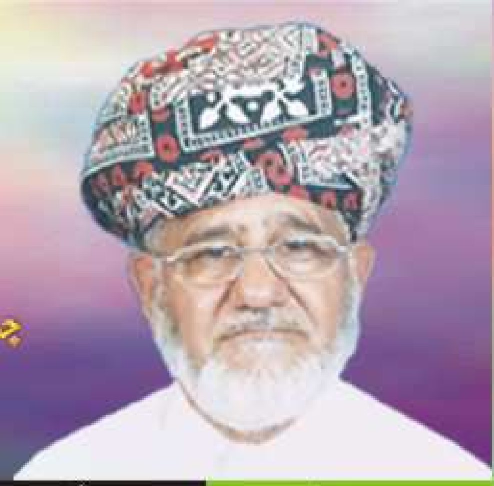
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اہل وطن مسلم امہ کے پاس یک طرفہ جھوٹے پراپیگنڈہ کا کوئی تدارک نہیں۔ لیکن محکوم عدلیہ کی آزادی ان کے راستے میں ایک محدود حد تک حائل ہے۔ جس کو حکومتی اور اپوزیشن مجرم ٹولہ برداشت نہیں کر رہا۔ لال مسجد و مدرسہ حفصہ کے طلبا و طالبات کو اسی ذرائع ابلاغ کے دانشوروں نے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے جھوٹے پراپیگنڈہ کے ذریعے ان کو دہشت گرد قرار دیا۔ دینی ادارے کو خود کش حملہ آوروں کا ہیڈ کوارٹر بنا دیا۔ دنیا بھر میں ان طلبا، طالبات اور اسلامی نظریات کی ذرائع ابلاغ کے ذریعے خوب کردار کشی کی اور اسلام اور اسکے پیروکاروں کو رسوائے زمانہ کیا مغربی نظریات کے کلچر کی آبیاری کی قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں، چادر چاردیواری کے نظام، ماں، بہن، بیٹی کی عصمت و عفت اور حرمت کو ختم کرنے کا عمل مخلوط نظام حکومت کے ذریعے جاری کیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی رٹ قائم کرنے، مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت ۴۹ اور ۵۱ فیصد مرد و زن کو مخلوط حکومت کے ذریعے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کلچر کو فروغ دینے اور ملک کا تمام مال و متاع اور خزانہ لوٹنے کے جرم میں کامیاب ہوئے۔ ملک کے تمام دینی اداروں کو دہشت گرد بنا دیا گیا۔ حکومتی ٹولہ نے مغرب کے ساتھ مل کر پاکستان میں قرآنِ حکیم کے نظریات، دستور حیات، ضابطہ حیات، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کو ختم کرنے کی جنگ جاری کر رکھی ہے۔ جسکی پشت پناہی امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک انڈیا اور اسرائیل کر رہے ہیں۔ اہل وطن سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو دہشت گرد بنا کر ان کا قتال فوج اور امریکی ڈرون حملوں کے ذریعے جاری کر رکھا ہے۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر کے ٹرینڈ دہشت گرد، ان کے خرید کیے ہوئے مادہ پرست ملک دشمن ایجنٹ ملک میں ان کے جدید اسلحہ سے عوام الناس کا قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان میں کوئی دہشت گرد نہیں سوائے امریکہ اور امریکی ایجنٹوں کے۔ اس ظلم و جبر اور انسانی قتال کو جاری رکھنے کے لیے حکومتی ٹولہ قیمتی گاڑیاں اور ہیلی کاپٹر اپنے تحفظ اور عیاشانہ زندگی کے لیے خریدے جا رہا ہے۔

ایک طرف عوام اور فوجی سپاہ کا قتال جاری کروا رکھا ہے، دوسری طرف عوام الناس کو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ۴۹ اور ۵۱ فیصد مرد و زن کے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے عوام الناس سے بنیادی ضروریات حیات چھین لی ہیں۔ انکو موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ عوام الناس اور انکی آواز کو کچلتے جا رہا ہے۔ یاد رکھو! امریکہ اور امریکہ نواز حکومتی ٹولہ پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین، تعلیمات اور تہذیب کو ختم کیئے جا رہا ہے۔ بلکہ ملک میں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم مخلوط، معاشرہ اور مخلوط حکومت کے ذریعے فحاشی، بے حیائی بدکاری، زناکاری کے مغربی کلچر کو فروغ دینے اور ملک کے وسائل، خزانہ اور حکومتی ایوانوں پر قبضہ کرنے کا عمل جاری کر چکا ہے۔ فوجی سیاسی ملک دشمن، ملکی آئین توڑنے، ملک دولخت کرنے، مغربی پاکستان کا پاکستان نام رکھنے، وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتیں بنانے ایک سینٹ کا سپریم شاہی ایوان بنانے، حکومتی ایوانوں پر قبضہ کرنے کا عمل جاری کر چکا ہے۔ اب دوسرا فوجی سیاسی ملک دشمن، ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے مسلم امہ اور انکی نسلوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ذریعے ایک رہزن کی طرح ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ایک غیر اسلامی نظریات کے تحت، ملکی وسائل، خزانہ پر ڈاکہ ڈال کر اور مذہبی نظریات کو ختم کر کے حکومتی ایوانوں پر قبضہ کر لیا ہے بلکہ قرآن حکیم کے اور ۱۹۷۳ کے آئین کو بھی مسخ کر دیا ہے۔ او۔۔۔! فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈر و، اسکی تخلیق کردہ سیاسی جماعت مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید اور اسکے اتحادی جماعتوں کے حکومتی دہشت گردو! نہ یہ نظریاتی جنگ تم، تمہارا ناخدا امریکہ، اسکے اتحادی ممالک مل کر پاکستان کے ۱۶ کروڑ عوام اور نہ افغانستان سے یہ جنگ جیت سکتے ہو۔ نہ ہی فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے این آر او کے دہشت گرد، ملکی ملی مجرم پاکستان کی مسلم امہ، انکی نسلوں سے یہ جنگ جیت سکتے ہیں۔ انکے ہی دن گنے جا چکے ہیں۔ ٹی وی اینکر، انکے حکومتی ٹولہ کے اخبار نویس اور ذرائع ابلاغ کے مبلغ انکے جرائم کی پردہ پوشی کرنے کے قابل نہیں رہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے جرائم کے دہشت گردوں کی آذانیں پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں سنی جا رہی ہیں۔ انکے دن گنے جا چکے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

نمبر ۳۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ نے جہاں حقوقِ نسواں کے نام پر قرآنِ حکیم کے نظامِ حیات کی چادر و چاردیواری کو ختم کر کے مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے فحاشی، بدکاری بے حیائی، عریانی کے مغربی کلچر کے زنا کاری کے دروازے کھولے ہیں۔ شہروں میں جگہ جگہ مساج سنٹر بنا لیے ہیں۔ جہاں ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی عصمت و عفت کو تار تار کرنے کا قرآنِ حکیم کے خلاف مخلوط حکومت کا کالا قانون مسلط کیا ہے۔ جہاں انھوں نے قرآنِ حکیم کی حرمت و توقیر کو پامال کیا ہے وہاں انھوں نے ملکی خزانہ سے ان بدبختوں کی تمام شاہی تنخواہیں، شاہی رہائشیں، شاہی گاڑیاں اور شاہی کلبوں کے شاہی اخراجات کا بجٹ مہیا کرنے کا پابند بنا لیا ہے سولہ کروڑ معاشی مقتولہ عوام کو ان کے تمام شاہی اخراجات کا اضافی بجٹ مہیا کرنے کے لیے بے شمار نئے ٹیکسوں، اضافی ٹیکسوں، بجلی، گیس، پانی، پٹرول اور تمام اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں بے پناہ اضافوں نے عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ ملکی وسائل، مال و دولت اور خزانہ ہضم کرنے کے بعد ۳۸ ارب ڈالر ان کے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے آئی ایم ایف سے قرض لے کر ملک کو دیوالیہ کر دیا ہے ۵۱ فیصد ان کی مستورات کو عیش و عشرت کے لوازمات مہیا کرنے کا استحصالی قانون سولہ کروڑ مرد و زن پر فوج اور سیاسی مجرم حکومتی اور اپوزیشن ٹولہ کی گن پوائنٹ پر مسلط کر دیا ہے۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا قانون نافذ کر کے ملک کو ریڈ لائٹ ایریا میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس مجرمانہ حکومتی قانون کی افادیت ملک کے سیاسی، فوجی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی اور اپوزیشن ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ہے، شاہی اخراجات کا بجٹ بڑھانے اور ملک لوٹنے کا ان سب کا اجتماعی افادیت کا مسئلہ ہے۔ اس لیے ملک کا حکومتی اور اپوزیشن کا ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ اس معاشی معاشرتی ڈاکہ پر یک جان ہیں۔ عوام کو انھوں نے اس طرح مجبور و بے بس بنا دیا ہے کہ ان کے خلاف آواز اٹھانے والے سولہ کروڑ عوام کو طالبان، دہشت گرد بنا دیا جاتا ہے سولہ کروڑ عوام کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے یا تو وہ خودکشیاں کرتے جائیں یا بجلی، گیس، پانی کے اضافی بل اور اضافی ٹیکس ادا کریں اور خود بھوک سے سسک سسک کر مر جائیں یا پھر ان غاصبوں، معاشی اور معاشرتی قاتلوں کے گریبان پکڑیں۔

ان کی جاگیروں، شاہی محلوں، شاہی ایوانوں، ان کے بنکوں اور ان کی ملکیتوں پر قبضہ کرلیں۔ بیرونی ممالک کے بنکوں، سوئس بنکوں، سٹی بنکوں سے لوٹا ہوا خزانہ اور آئی ایم ایف کی تمام رقم اکٹھی کر کے اس قرض کو اتاریں۔ جو مجرم ان کے راستہ میں حائل ہو ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ سول نافرمانی کی تحریک کے سامنے یہ ایک دن بھی نکال نہیں سکتے۔ ان کا کیا حشر ہونے والا ہے ان کو معلوم نہیں۔ اب عوامی عدلیہ سے درخواست ہے کہ وہ ان سے لوٹا ہوا خزانہ واپس لے اور عوام سے انکی اور اپنی جان بچائے۔ حکومتی ٹولہ، اپوزیشن یا فوجی ڈکٹیٹروں پر مشتمل شاہی ٹولہ ایک ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرم کنبہ کے افراد ہیں۔ سول نافرمانی کی تحریک چل پڑی تو نہ ملک کے لیے بہتر ہوگی اور نہ ان کیلیے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جدید اسلحہ کا استعمال اور مغربی طاقتوں کے ایجنٹوں سے مل کر اہل وطن مرد و زن اور معصوم بچوں کا قتال کروانا بند کردیں۔ اسلامی تحریک چلانے والے اس قسم کا معاشی معاشرتی قتال اور انسانی قتال نہیں کیا کرتے۔

نمبر ۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ نے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ ہمسائے ملک پر فوج کشی کے لیے پاکستان کی سرزمین امریکہ اور اس کے اتحادی افواج کو افغانستان پر حملہ کرنے کے لیے ایک خفیہ ڈیل کے تحت مہیا کردی۔ اس سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ نے اتنا بڑا ملک دشمن پالیسی کا فیصلہ نہ اپنی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اسمبلی ممبران سے پاس کروایا، نہ ہی عوام الناس سے بذریعہ ریفرنڈم کوئی منظوری حاصل کی گئی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ پاکستان کا حکومتی ٹولہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کا ظلم والا ہاتھ احسن طریقہ سے روکتا۔ اگر ایسا نہیں کرسکتا تھا اور اتنا شعور نہیں تھا تو کم از کم ان کا ساتھ نہ دیتا اور اپنی سرزمین امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو جنگی مقاصد کے لیے مہیا نہ کرتا۔ پاکستان کی سرزمین سے امریکہ کے جدید جنگی تیارے جدید ڈیزی کٹر بموں میزائلوں جدید اسلحہ سے لیس ہو کر ۳۶ ہزار فٹ کی بلندی سے افغانستان کے پہاڑوں، میدانوں بستیوں وادیوں شہروں، سڑکوں، ہسپتالوں، مسجدوں، قریہ قریہ بستی بستی کو تباہ کرتے رہے۔

لاکھوں معصوم، بچے، بچیوں اور بے گناہ مستورات اور مرد و زن کا بے پناہ قتال وحشیوں، درندوں کی طرح کرتے رہے۔ انکے خوراک، پانی، پٹرول کے ذخائر تباہ کر دیے۔ ان کے ذرائع آمد و رفت ختم کر دیے، انسانی اعضا فضا میں بکھرتے رہے، زخمی معصوم بچے بچیاں، مرد و زن اپاہج اور بے بس بناتے رہے۔ زخمی گھناؤنے زخموں سے سسکتے، بلکتے رہے بھوک ننگ سے تڑپتے اور دم توڑتے رہے۔ انسانی لاشیں بے گور و کفن گلتی سڑتی رہیں۔ کئی مہینوں تک یہ خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی۔ فوجی ڈکٹیٹر، اس کے کور کمانڈر، سیاسی حکومتی ٹولہ اس قتال کے مجرم ہیں۔ جنھوں نے انسانی، دینی اقدار کا قتال کیا۔ یہ مجرموں کا ٹولہ ہے جو ایک دوسرے کو تحفظ فراہم کرتا آ رہا ہے۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر نے نو لاکھ سپاہ اور سیاسی ٹولہ نے سولہ کروڑ عوام کو قیدی بنا رکھا ہے۔

نمبر ۵۔ فضائی حملوں کے زیر سایہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اپنی فوج افغانستان کی سرزمین پر اتاری اور فتح کے ڈنکے بجانے شروع کر دیے۔ وہاں کے معصوم باشندوں کو پکڑتے، نکیلیں ڈالتے، پنجروں میں بند کرتے اور گوانتاناموبے جیسی جیلوں میں بھیج دیتے۔ اے امریکی حکومتی ٹولہ کے حکمرانوں، اے مغربی اتحادیو! اے انسانیت کے قاتلو!۔ اے پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردو!۔ دنیا کا کوئی مذہب، نظریہ، منشور یا آئین اس قسم کی درندگی، اس قسم کا قتال کرنے کی اجازت تو نہیں دیتا۔ تمھارا مجرم تو اُسامہ بن لادن تھا جو تمھاری سربراہی میں ہی روس کی جنگ لڑنے آیا تھا۔ افغانستان کے عوام کا جرم کیا تھا؟ اے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے ترقی یافتہ حکمرانوں یہ تو بتاؤ! کہ تم نے اس جنگ سے کیا حاصل کیا ہے؟ معاشی جنگ تم ہار چکے ہو۔ مغربی عوام اپنی فوج کا قتال اور دوسرے غیر ترقی یافتہ ممالک کے عوام کا قتال برداشت نہیں کر سکتے۔ حکمران عوام الناس کے انسانی جذبے درندگی اور وحشی پن میں نہیں بدل سکے۔ مغربی عوام اور دنیا بھر کی عوام اور اتحادی ممالک کی عوام کی سپورٹ حاصل کیے بغیر دنیا کے کسی ملک کو تم شکست دے نہیں سکتے۔ عوام اور فوج تمھارے ظلم و قتال میں کیوں شامل ہوں۔ عراق ہو یا افغانستان یا کسی اور ملک میں بھی تم قدم جما نہیں سکے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اے مغربی حکومتی ٹولہ کے دانشورو! اے مغربی حکومتی طبقہ کے ماسٹر مائنڈ سکالرو! مذہب کش جمہوریت کے ظلمت کدہ کے چند آمروں، غاصبوں، استحصالی، نمرودی، فرعونی افراد پر مشتمل حکومتی ٹولہ عوام النّاس کے دلوں پر حکومت کر نہیں سکتا، جسموں پر حکومت کیسے کرے گا۔ دلوں پر حکومت کرنے کا علم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام۔ حضرت اسحاق علیہ السّلام، حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام، حضرت داؤد علیہ السّلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السّلام اور حضرت محمد الرّسول اللہ ﷺ کی الہامی کتابوں کی تعلیمات اور ان کے ماننے والوں کی صحبت سے میسر آتا ہے۔ اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فتنہ اور اسکے حکومتی ٹولہ کو روکنے کیلئے تمام امتوں کے اہل دل دانشوروں کو ایک مرکز پر اکٹھا ہونا ہوگا۔ اے امریکی ٹولہ کے حکمرانو! تمہیں کیا معلوم کہ تمھاری اکٹھی کی ہوئی ایٹمی طاقت تمھاری سب سے بڑی دشمن ہے جو تمھارے گھروں میں پل رہی ہے۔ تمھارے کتنے ایٹمی پلانٹ ہیں، تم بہتر جانتے ہو! اگر ان ایٹمی پلانٹوں میں کوئی جاپانی، جرمنی، عراقی، افغانی دل برداشتہ فرد یا افراد جو تمھارے ظلم وقتال اور عالمی دہشت گردی سے تنگ آ کر ان تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو تم خود یا مخلوقِ خدا کو کیسے بچا سکو گے۔ اے حکمرانو یہ اور بات ہے جو تمھاری سمجھ میں آ نہیں سکتی۔ فطرت کے پاس بہت سے اسباب ہیں۔ کوئی زلزلہ، کوئی کڑکتی بجلی، کوئی طوفان، کوئی فطرت کا عمل تمھارے ایٹمی پلانٹوں میں گھس جائے تو اس جہانِ رنگ و بو کو تباہ ہونے سے کون بچا سکتا ہے۔ وارننگ دے رہا ہوں! اپنے بہت بڑے دشمنوں کو جو تم نے گھر ہی میں پال رکھے ہیں۔ ان سے تمھیں کون تحفظ دے گا۔ مخلوقِ خدا پر رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔ ورنہ فطرت کے عمل اور مکافاتِ عمل کو کوئی روک نہیں سکتا۔

نمبر ۶۔ یاد تو کرو! افغانستان کے عوام کا یہی جرم تھا کہ روس نے گرم پانیوں اور مغربی دنیا کی شہ رگ تک پہنچنے کیلئے افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ ملک کو فتح کرنے کیلئے حملہ کیا تھا۔ افغانستان کی عوام نے دنیا کی سپر پاور روس جیسے طاقت کا راستہ روک دیا۔ اس جنگ میں پاکستان اپنی بقا کے لیے روس کے خلاف جہادی تنظیموں کے ذریعے افغانستان کی مدد کرتا رہا۔

اپنے تحفظات کے لیے امریکہ اور مغربی ممالک کے اتحادیوں نے افغانستان کی مدد کی۔ اسلامی ممالک کے مجاہدین کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اکٹھا کرتا اور ان مجاہدین کو جدید اسلحہ کی خود ٹریننگ دیتا، اسلحہ مہیا کرتا اور افغانستان کی جنگ میں جھونک دیتا۔ ان مجاہدین اور افغانستان کی عوام نے روس جیسی عظیم طاقت کو شکست دی، اس کو پاش پاش کر دیا۔ روس بارہ ریاستوں میں بکھر گیا۔ روس کی شکست کے بعد امریکہ دنیا کی سپر طاقت بن کر ابھرا۔ اس کے ماسٹر مائنڈ سکالروں نے ایک سازش تیار کی اور امریکہ کے چار ٹاوروں کو جنگی جہازوں کے ذریعہ نیست و نابود کر دیا۔ چار پانچ ہزار افراد لقمۂ اجل بنے۔ اس ۱۱/۹ کے دہشت گردی کے واقع کا اُسامہ بن لادن اور اس کی تنظیم القاعدہ کو جو افغانستان میں مقیم تھا مجرم قرار دے دیا۔ امریکہ نے افغانستان کی حکومت سے اُسامہ بن لادن کو طلب کیا۔ افغانستان کے حکمرانوں نے امریکی حکام کو آگاہ کیا کہ وہ اس ۱۱/۹ کے المیہ کا مجرم نہیں ہے۔ اُسامہ بن لادن افغانستان کا ایک ایسا مہمان ہے جس نے برے وقت میں روس کے خلاف جنگ میں افغانستان کی مدد کی تھی۔ اگر کوئی اس کے خلاف ثبوت ہے تو بتائیں تو وہ اُسامہ بن لادن کو ان کے حوالے کر دیں گے۔ امریکہ کے حکمران ٹولہ نے اس جواب اور جواز کو درست تسلیم نہ کیا اور اس واقع کو وجہ بنا کر امریکہ نے اپنے اتحادی ممالک کو ساتھ ملا کر افغانستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستان امریکہ کا اتحادی ملک بن گیا۔ پاکستانی عوام حکومتی ٹولہ کی اس پالیسی کے حق میں نہ تھی۔ عوام جو اس پالیسی کے خلاف بات کرتے ہیں حکمران ان کو امریکہ کے اشارے پر القاعدہ اور طالبان کا نام دے کر عوام الناس کا قتل کرواتے رہتے ہیں۔ یہ عمل حکومتی ٹولہ کی مجرمانہ پالیسی بن چکی ہے۔ حکومتی ٹولہ سے پوچھا جائے کہ تم کونسی جنگ اپنے ہم وطنوں سے لڑ رہے ہو۔ کیوں ان کا بے جا قتال کر رہے ہو۔ کب تک تم حقائق کو چھپاؤ گے۔ اس ملک میں کون دہشت گرد ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا مسلم امہ اور انکی نسلیں۔!

نمبر ۷۔ اسی دوران لال مسجد کے طلبا، طالبات اور ان کے اساتذہ نے حقوق نسواں کے آرڈی نینس کے خلاف آواز اٹھائی۔ حکومتی ٹولہ نے حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا قانون پاس کیا۔ اپنی مستورات کو ۵۱ فیصد حکومتی عہدے اور مراعات یافتہ طبقہ کے تمام انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان کے عہدوں پر اپنے ٹولہ اور شاہی طبقہ کی مستورات کے لیے بھرتی کے دروازے کھول لیے۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات اور نظامِ حیات کی اس مجرمانہ قانونی پالیسی اور احکامات کے خلاف لال مسجد کے طلبا، طالبات نے ایجی ٹیشن شروع کر دی۔ ان کی ایک ہی ڈیمانڈ تھی کہ حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف اس حقوق نسواں کے فحاشی بے حیائی، ، بدکاری، زنا کاری کے آرڈی نینس اور قانون کا خاتمہ کرے۔ مساج سنٹر، فحاشی، زنا کاری کے اڈے اور کلبیں ختم کرے۔ طبقاتی مخلوط تعلیمی ادارے بند کرے۔ مخلوط طبقاتی معاشرہ مخلوط طبقاتی معاشی تقسیم اور مخلوط طبقاتی دین کش حکومتی ٹولہ کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا روشن خیال زنا کاری کا مغربی کلچر پاکستان میں ختم کرے۔ ان کے تمام شاہی اخراجات کے بجٹ کا اضافی بوجھ ملک پر نہ ڈالے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لائے جس کی خاطر یہ ملک پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا۔ لیکن حکومتی ٹولہ کو یہ بات کب راس آتی ہے۔ وہ کیوں اپنے تفاوتی استحصالی نظامِ حکومت اور حکومتی بالا دستی کو ختم کریں؟ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے حقائق بدلنے کیلئے حسب طریقہ ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا۔ ان کی شہرت کو خراب کیا اور ان کا قتال جاری کر دیا۔ کیا پاکستانی عدلیہ اور فوجی کور کمانڈر، بری، ، بحری، ہوائی افواج کے سربراہ ایسے مجرمانہ فحاشی، بدکاری اور طبقاتی نظامِ حکومت کو بدل سکتے ہیں؟ اگر عدلیہ اور فوجی سربراہان ایسا کر جاتے ہیں تو ان کا نام تاریخ اسلام میں روشن ومعتبر اور عوام کا وردِ زبان بن جائے گا۔



باباجی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۸۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی آمروں اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے لال مسجد، اس سے منسلک دینی تعلیمی درسگاہ حفصہ کا چھ ماہ کے طویل عرصہ تک محاصرہ کیے رکھا۔ ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے حکومتی ٹولہ ان کی ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کے لیے مختلف طریقہ کار سے ان کی شہرت کو بری طرح نقصان پہنچاتا رہا۔ ان کو دہشت گرد، طالبان اور ملک کے امن کو تباہ کرنے والے القاعدہ کے خودکش حملہ آور جیسے بدنام زمانہ ناموں سے نوازتا رہا۔ بے بنیاد واقعات، جھوٹے الزامات کو ٹی وی، دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے یک طرفہ ان کی اور اہلِ وطن مسلمانوں کی کردار کشی بین الاقوامی سطح پر کرتا رہا۔ حکومتی تمام مشینری نے لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کے خلاف پراپیگنڈہ کی میڈیا وار جاری کر دی اور دنیا کو خود ثابت کرتے رہے، پاکستان ایک عالمی دہشت گرد ملک ہے۔ ایک طرف حکومتی وزیر و مشیر اور سرکاری اعلیٰ عہدیدار، علماء سے تحریک کو ختم کرنے کے لیے ملاقاتیں کرتے رہے۔ دوسری طرف ان کی شہرت ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنیا بھر میں خراب کرتے رہے۔ عوام کو گمراہ اور اس ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کے لیے ٹی وی اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے لال مسجد اور حفصہ کی درسگاہ کو افغانستان اور تمام دنیا کے طالبان اور القاعدہ کے دہشت گردوں کا ٹریننگ سنٹر بنا کر رکھ دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ نظریاتی طور پر دین دشمن، ملک دشمن اور عوام دشمن سرگرمیوں میں بری طرح ملوث ہوتا آ رہا ہے۔ قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے خلاف مغربی جمہوریت کے کفر کے مغربی کلچر کو پھیلانے کے لیے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا فحاشی، بدکاری کا نظام ملک پر مسلط کر دیا۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات اور ملکی خزانہ لوٹنے میں مذہب کش جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنما، انکے اسمبلی ممبران یعنی حکومتی اور اپوزیشن ٹولہ اور انکا سرکاری مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افراد حکومتی اداروں پر اس قانون کے ذریعے ملکی خزانہ کو ۴۹ اور ۵۱ فیصد مردوزن مل کر لوٹنے لگے۔ ان اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے روزمرہ خوردونوش کی اشیا کی قیمتوں میں، بجلی، گیس، تیل کی قیمتوں میں اضافہ، ٹیکسوں میں اضافہ، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ عوام النّاس کے معاشی قتال کا سبب بن چکے ہیں۔

انھوں نے ملک دیوالیہ بنا کر رکھ دیا ہے سولہ کروڑ عوام ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ سے بری طرح محروم کر دیے گئے ہیں۔ ملک کو بچانا ہے تو ان کی شاہی تنخواہیں سرکاری مراعات، انکے باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کو فوری طور پر ختم کرنا ضروری ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند، ایک سپاہی جیسی اجرت اور سہولتیں دینی شروع کر دو۔ قرضے بھی اُتر جائیں گے۔ مہنگائی اور ٹیکس بھی ختم ہو جائیں گے۔ عوام سکھ کا سانس لیں گے۔ ان بدنصیبوں نے ملک بھی لوٹ لیا اور قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات کی سرکاری بالادستی بھی ختم کر رکھی ہے۔

نمبر ۹۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں حالات کو خراب کرنے کے لیے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے امریکہ، اسرائیل، برطانیہ، ہندوستان جیسی بیرونی طاقتیں بم بلاسٹ کرواتی رہیں اور عوام کا قتال ہوتا رہا۔ یہ تمام جرائم حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کے منشور کو نافذ العمل کرنے والے عوام الناس کے کھاتے ڈالتا رہا۔ ان کو دہشت گرد اور افغانستان کے ایجنٹ ثابت کر کے لال مسجد، مدرسہ حفصہ کے سات ہزار طلبا، طالبات ان کے اساتذہ کا پولیس اور رینجر کے ذریعے گھیراؤ تنگ کرتے رہے۔ فوج کو بلا لیا۔ سات دن تک ان کا پانی بجلی گیس اور ہر قسم کی خورد و نوش کی اشیا کی سپلائی بند رکھی۔ پھر فوج کشی کر دی۔ ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے تحت اکٹھا کیا ہوا سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ اور ملک وملّت کا غدّار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نو دن تک ان معصوم بچے بچیوں کا قتال کرواتا رہا۔ ان کی لاشوں کو نو دن تک فاسفورس سے جلاتا، خاکستر کرتا اور ٹھکانے لگاتا رہا۔ ملک ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے قرآن حکیم کے نظام عدل کے باغی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی مجرموں اور فوجی غدّار ڈکٹیٹروں کے ہاتھ لگ چکا ہے۔ جو سولہ کروڑ مخلوقِ خدا کے بنیادی حقوق مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حکومت سے غصّب کرتے، انسانی قتال کرتے، معاشی طور پر بے بس، اپاہج بناتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک سے صرف انگریز ہی رخصت ہوا۔ اسکے انگلش میڈیم شاہی طبقاتی تعلیمی ادارے اسی طرح مسلط رہے۔ ان تعلیمی اداروں سے افواج پاکستان، ملکی انتظامیہ اور عدلیہ کا سرکاری سکالروں کا طبقہ اسی طرح تیار ہوتا آ رہا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



کیس نمبر ۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے منافی، متضاد مغربی جمہوریت کے کفر کا ایک محکوم ملک پر مسلط کیا ہوا استحصالی نظامِ حکومت اسی طرح جاری رہا۔ جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی غدّار ٹولہ اسی طرح حکومت چلاتا رہا۔ ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک انگریز کا مفتوحہ ملک پر مسلط باطل نظام حکومت آج بھی اسی طرح جاری ہے۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۷۳ء تک حکومتی غدّار ٹولہ ملک کا آئین مرتب نہ کر سکا۔ عوامی احتجاج کی روشنی میں ۱۹۷۳ء کو پاکستان کا آئین مرتب اور اسلام کا دستور حیات، ضابطۂ حیات ملک وملّت پر رائج کرنے کا قانون پاس ہوا۔ جو آج تک سیاسی حکومتی ٹولہ، فوجی ڈکٹیٹروں نے ملک پر رائج ہونے نہیں دیا۔ قرآنِ حکیم کا باغی، مغربی جمہوریت کے کفر کا پجاری سیاسی حکومتی، فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ ملک وملّت کا دینی، معاشی، معاشرتی تباہی کا ذمہ دار اور مجرم ہے۔ عوامی عدلیہ ان مجرموں کو قوانین کے مطابق سزا دے اور قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لائے۔ اب انکی جان بخشی کا کوئی ذریعہ نہیں وقت کی تلوار انکے سر پر کھڑی ہے۔

نمبر۱۰۔ اسی دور میں سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ نے لال مسجد کی دینی درسگاہ کے چار پانچ ہزار طلبا، طالبات اور ان کے اساتذہ جو اسلام کے نفاذ، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کے لیے ایجی ٹیشن کر رہے تھے کا قتال کر کے رکھ دیا۔ انگریز کے جلیاں والے باغ کے آزادی کے شہیدوں کی یاد تازہ کر دی۔ سولہ کروڑ عوام ان ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے سیاسی حکومتی عیاش مجرم ٹولہ اور غدّار کلبوں کے مے خانے کی پیداوار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے ناچ سیکرٹریوں اور سیاسی غدّار ٹولہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس حکومتی ٹولہ کے مجرموں اور فوجی ڈکٹیٹر نے فوج کے انمول ادارے کو اپنے ہم وطنوں کے قتال کے لیے ایک بار پھر جھونک دیا۔ افواجِ پاکستان کی ساخت کو مشرقی پاکستان کی طرح ایک بار پھر بری طرح مجروح کیا۔ عوام النّاس کے دلوں میں فوج کے خلاف نفرت پھیل گئی۔ اس فوجی المیہ کے بعد ان طلبا اور طالبات کے متعلقین اور عوام نے مشرقی پاکستان کی مکتی باہنی کی طرح فوج پر حملے شروع کر دیے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور سیاسی حکومتی ٹولہ نے مشرقی پاکستان والی نفرت ونفاق اور انتشار کی آگ ملک میں پھر پھیلا دی۔



بابا جی عنایت اللہ

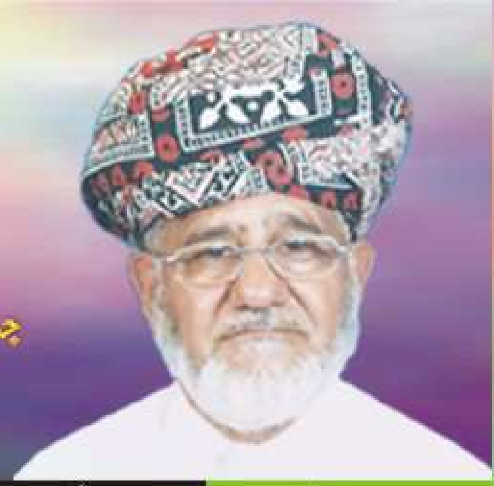
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



فوج اور عوام کو آمنے سامنے کر دیا ہے۔ اسی طرح بیرونی دشمن طاقتیں اس آگ کو بھڑکانے کے لیے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے فوج اور عوام کا قتال جاری کروا چکی ہیں۔ اس امریکی ایجنٹ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے امریکی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے اس فوجی ایکشن کو سوات اور شمالی علاقہ جات تک پھیلا دیا۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے عوام اور علما کو طالبان اور القاعدہ کے نام کا لیبل لگا کر فوج سے عوام الناس کا قتال جاری کروانے کا عمل جاری کرا لیا۔ امریکہ کے ڈرون حملے اسی پرویز مشرف اس کے حکومتی ٹولہ کے اشاروں پر آج تک جاری ہیں۔ افغانستان میں شکست کھانے کے بعد امریکہ کی سی آئی اے، ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد کی خفیہ تنظیموں اور ان کے ایجنٹوں نے سوات، شمالی علاقہ جات اور پاکستان کی طرف رُخ موڑ لیا ہے۔ خفیہ تنظیموں کے ایجنٹوں نے جدید بموں اور ریموٹ کنٹرول کے استعمال سے پورے ملک میں تباہی پھیلا دی۔ حکمران حقائق چھپانے کے لیے ٹی وی اور تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے جھوٹ بولتے عوام کو گمراہ کرتے ہر قسم کے جرائم اور بیشتر ان حملوں کو خودکش حملے قرار دیتے طالبان اور القاعدہ کے کھاتے ڈالے چلے آ رہے ہیں جدید تباہ کن اسلحہ امریکہ، اسرائیل، ہندوستان کا پکڑا جا رہا ہے۔ بیرونی ممالک کی ایجنسیاں، تنظیمیں اور ملک دشمن حکومتی ایجنٹ فوج اور عوام کو آپس میں لڑانے کے لیے اپنے خریدے ہوئے ملک دشمن ایجنٹوں کو مہیا کیے جا رہے ہیں۔ ملک دشمن قوتیں پاکستان کو تباہ کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کر رہی ہیں۔ کیا عدلیہ اور فوجی سربراہ اس المیہ کا کوئی تدارک کر سکتے ہیں؟ کیوں نہیں! فوج کو واپس بلا لو ملک میں کوئی طالبان یا دہشت گرد نہیں۔ یہ نظریاتی جنگ امریکہ اور اس کے حواری نہیں جیت سکتے۔ فوجی ڈکٹیٹر کو عوام نے بھگا دیا ہے۔ اسکی بقایات پر مشتمل فوجی سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ اس سے ساز باز کر کے، خفیہ ڈیل کر کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم سے ملک پر قابض ہو چکا ہے۔ یہ اس کی جان کیسے بچا سکیں گے، اب ان مجرموں کے بھاگنے کی باری ہے۔ اہلِ وطن عدلیہ کا کھل کر ساتھ دیں گے اور ان کو چن چن کر ختم کریں گے۔ یہ واقعات اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ سولہ کروڑ عوام، عدلیہ اور فوج کے پاک دامن نو لاکھ سپاہ اور خوش نصیب کوئی جرنیل مل کر اس منزل کو حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے۔ حکومتی ٹولہ کو بھاگنے کا از خود کوئی مناسب راستہ تلاش کر لینا چاہیے



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر۱۱۔ کیا امریکہ اور اس کے اتحادی اور پاکستانی افواج کی بندوق کی گولی، توپوں اور گنوں کے گولے، ہیلی کاپٹر سے شیلنگ، جنگی جہازوں سے بمبارمنٹ اور ڈرون حملے کر کے طالبان یا القاعدہ یا امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کے ایجنٹوں یا خودکش حملہ آوروں کو تلاش کر کے ان کو ختم کرتے ہیں یا عوام کا اجتماعی قتال کیا جاتا ہے۔ تیس لاکھ بچے بچیاں، مردوزن سوات سے ملحقہ علاقہ کے عوام ہجرت کر کے ملک کے مختلف محفوظ مقامات پر اپنی جان بچانے کے لیے پہنچتے رہے اور ابھی تک یہ عمل جاری ہے۔ عوام الناس اور افواجِ پاکستان کی سپاہ لقمہ اجل بنتے جا رہے ہیں۔ امریکہ نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ سے خفیہ ڈیل کر کے افغانستان کی جنگ کی آگ کو بڑے عیارانہ طریقے سے پاکستان میں پھیلا دیا ہے۔ حکومتی ٹولہ عوام کو حقائق سے دور رکھنے کے لیے حالات کو الجھا اور گھمبیر بنا کر عوام کا قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ کیا ملک کی عدلیہ کا یہ فرض نہیں بنتا کہ وہ سولہ کروڑ عوام کے جذبات کی رہنمائی کرے اور فوجی سیاسی ٹولہ کے مجرموں کا تدارک کرے۔

نمبر۱۲۔ ذرا اِس سیاسی و فوجی مجرم حکومتی ٹولہ سے پوچھ تو لیا جائے کہ اصل ماجرا کیا ہے انھوں نے یہ اغیار کی جنگ ملک پر مسلط کیوں کر رکھی ہے۔ سیاسی اور فوجی حکومتی سربراہو! یہ تو بتاؤ کہ طالبان، القاعدہ، مولوی عمر، صوفی محمد اور مذہبی سیاسی فرقہ پرست سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا اسلام تو حکومتی ٹولہ نہیں مانتا۔ لیکن یاد رکھو! قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ تو پاکستان کی عوام کا بنیادی مسئلہ ہے کیا حکومت کے پاس ملک کی تمام یونیورسٹیوں میں قرآنِ حکیم کو سمجھنے والا کوئی فرد نہیں؟ کیا پاکستان کی عدلیہ میں قرآنِ حکیم کے قوانین و ضوابط کو جاننے والا کوئی نہیں؟ کیا پاکستان کے سولہ کروڑ عوام میں بھی اسلامی منشور کو سمجھنے والا کوئی نہیں؟ خدا کا خوف کرو۔ اگر اسلام کا نفاذ ممکن نہیں تھا تو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ پر پوری قوم متفق کیسے ہوئی تھی۔ پاکستان کا استحصالی سیاسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا حکومتی اور فوجی ڈکٹیٹروں کے غدّار اور غاصب ٹولہ کا یہ کیسا بوداجواز ہے کہ کون سے فرقہ کا اسلام نافذ کیا جائے۔



باباجی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآنِ حکیم کا منشور تو ایک ہی ہے۔ اگر ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے سیاسی اسمبلیوں کے ممبران جن کی ہر جماعت کا منشور اور فرقہ الگ الگ ہے وہ تو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظریات، استحصالی نظام کو ملک پر مسلط کر سکتے ہیں۔ لیکن قرآنِ حکیم کا منشور اور اس کے چار مختلف مذہبی فرقے قرآنِ حکیم کا منشور تو بدل نہیں سکتے۔ اس کو نافذ العمل کرنے میں کون سی قباحت ہے؟ پاکستانی طالبان اور سولہ کروڑ مسلم عوام قرآنِ حکیم کا دستورِ حیات، ضابطۂ حیات کا نفاذ ہی تو چاہتے ہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ نظریہ کی بقا کے لیے ملکی سلامتی ضروری ہے۔ دینی تعلیمات، قومی زبان، ملّی روایات پاکستان کی سلامتی کی علامت ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی انگریزی زبان، طبقاتی تعلیم مخلوط معاشرہ ملّی ثقافت اور ملّی کردار اور تشخص تیار نہیں کر سکتا۔ قرآنِ حکیم کا آئین اور منشور نافذ کر دو۔ پاکستان کے عوام کا بنیادی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں انتشار، لڑائی جھگڑا اور انسانی قتال ختم ہو جائے گا۔ عوامی حکومتِ وقت کی ضرورت ہے۔ کیا عدلیہ اور کوئی قرآن حکیم کے نظریات کا حسینی جرنیل اس بارے سوچ سکتا اور مادہ پرست مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سے سولہ کروڑ عوام کو نجات دلوا سکتا ہے اور اس المیہ کا تدارک کر سکتا ہے؟ یہ کب تک اسلام کا نام لینے والوں کو دہشت گرد کہتے اور ان کا قتال کرواتے رہیں گے۔ یہ دھوکہ بازی بند کریں۔

نمبر ۱۳۔ اسی غدّار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے فوج کے اپنے دوست واحباب اور ملنے والے متعدد ریٹائرڈ افسران کو انتظامیہ وعدلیہ کے اعلیٰ عہدوں پر تعینات کر کے ملک کو فوجی سٹیٹ میں بدل کر رکھ دیا۔ کرپشن، سفارش، رشوت کی وبا، ملک میں پھوٹ پڑی اور لا علاج ہوتی جا رہی ہے۔ پٹرولیم سکینڈل، LPG سکینڈل، گندم کا سکینڈل، سٹیل مل کا سکینڈل، بڑی گاڑیوں کی خریداری کا سکینڈل، ملکی وسائل اونے پونے داموں فروخت کرنے کے سکینڈل، مجرم سیاستدانوں کے معاشی لوٹ مار، خزانہ لوٹنے کے سکینڈل، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو حکومتی مجرم ٹولہ کا تاحیات مسلم لیگ ق کا سربراہ بنانے کا سکینڈل، سولہ کروڑ عوام کے حقوق غصب کرنے کا سکینڈل



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



جسٹس افتخار چوہدری سپریم کورٹ آف پاکستان کا ان جرائم کو روکنے کی وجہ سے نوکری سے برخواست کرنے کا سکینڈل، نئے جج مقرر کر کے اپنے جرائم کو جاری رکھنے کا سکینڈل، عوام کو دہشت گرد بنا کر امریکہ کے سپرد کرنے کا جرم، اس پر اعتراض کرنے والے وکلا اور عوام کا کراچی میں قتال کروانے کا جرم، بے شمار لوگوں کو اغوا کر کے ان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا جرم۔ امریکہ کے کہنے پر ملک کے عظیم سپوت اور نامور سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو رشوت، کرپشن، کمیشن اور ایٹمی آئیڈیالوجی کو فروخت کرنے کے غلط، بے بنیاد الزامات لگا کر ان کی شہرت کو خراب کرنے کا جرم۔ پھر ان کو امریکہ کے کہنے پر بلا جواز قید کرنے کا جرم۔ ایک محسنِ عظیم، قومی ہیرو کو رسوائے زمانہ کرنے کا جرم۔ ان جرائم کے خلاف وکلا نے تحریک چلائی۔ عوام ان کے ساتھ مل گئے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے پاس کوئی راستہ نہ رہا کہ وہ اپنی جان بچا کر ملک سے بھاگ گیا۔ یہ مجرم سیاسی حکومتی ٹولہ کہاں سے ٹپک پڑا۔ پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر نے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے خود ساختہ قانون کے ذریعے تمام ملکی مجرموں کو خفیہ ڈیل سے حکمران بنا دیا اور اپنی جان بچالی۔ عدلیہ کی آزادی ایک جج افتخار چوہدری کی جنگ، وکلا اور عوام کی اس جنگ میں شمولیت کا ثمر ہے کیا عدلیہ عدل کے ثمر کا پھل عوام تک پہنچا سکتی ہے اور مجرم حکومتی ٹولہ کو کیفر کردار تک پہنچا سکتی ہے۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو تمام فوج، پولیس، رینجر کی سپاہ ان مجرموں کو تحفظ فراہم کر سکی۔ کیا تمام وسائل ان مجرموں کو بچا سکے۔ کیا یہ غلط فہمی میں مبتلا نہیں تھے۔

نمبر۱۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ملکی آئین توڑنے والا ملکی غدار، امریکہ سے ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے والا مجرم، ملکی دہشت گرد اور انسانیت کا قاتل، اپنے اتحادی مجرم سیاستدانوں سے مل کر پیپلز پارٹی کی چیئر مین بے نظیر بھٹو کو قتل کیا۔ جائے وقوعہ سے تمام قتل کے نشانات مٹا دیے۔ حکومت چھوڑنے سے قبل پرویز مشرف نے این آر او نظریہ ضرورت کا ایک ایسا کالا قانون بنایا اور ملک پر مسلط کر دیا۔ جس کے ذریعے وہ ملکی فوجی حکومت ایسے سیاسی ٹولہ کے مجرم ہاتھوں میں دے گیا جن کا کردار و تشخص کرپشن و جرائم کی وجہ سے ملک میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں جانا پہچانا جاتا تھا۔ اس نے آصف علی زرداری جو بے نظیر کا خاوند تھا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

جس کو انھوں نے اپنی حیات میں نظامِ مملکت سے الگ کر رکھا تھا۔ جن کے آپس میں خانگی حالات بھی درست نہ تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے دور ہو چکے تھے اس کو حکومت سپرد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے تمام معاشی معاشرتی قتال کے کیس معاف کیے۔ سرّے محل کا کیس معاف کیا۔ غبن کے کئی کیس معاف کیے۔ اس کی لوٹی ہوئی ٦٠ ارب کی کثیر رقم جو سوئس بنکوں میں پڑی تھی۔ جس کا کیس سوئٹزرلینڈ کی عدالت میں چل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے جرائم کے کیس معاف کیے۔ آصف علی زرداری کی بنیادی تعلیم صرف میٹرک تھی وہ کسی سرکاری ادارے میں زیادہ سے زیادہ بیٹ مین، گن مین، اردلی، سپاہی یا ڈرائیور بھرتی ہو سکتا تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے آصف علی زرداری کے لیے ملکی قانون بدل کر رکھ دیا۔ پیپلز پارٹی کے متعلقین اور نامور شخصیات کو پیپلز پارٹی کی قیادت سے فارغ کیا اور ان کو گم نامی کی زندگی میں دھکیل دیا۔ پیپلز پارٹی کا خاتمہ کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے امریکہ کے اشارے پر اپنی جان بچانے کے لیے ایک ڈیل طے کی، این آر او کا قانون بنایا۔ اجتماعی طور پر ملکی سیاستدانوں کے تمام غبن اور قتال کے کیس معاف کئے اور تمام ملک دشمن، ملکی غدّار، اور ملکی مجرم ٹولہ اور اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات کو ملک پر مسلط کر گیا۔ جو اس کو اور امریکہ کی پالیسی کو تحفظ فراہم کرنے اور جاری رکھنے پر رضامند ہوا۔

نمبر ١٥۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ہمنوا کور کمانڈروں نے ملک کے تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرم اکٹھے کئے۔ باہمی مشاورت کی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف جس عوامی مینڈیٹ حاصل کرنے والی حکومت پر شب خون مارا تھا۔ اس کے صدر رفیق تارڑ کو بلاتا اور اس کو حکومت سپرد کر دیتا۔ اس نے بہت بڑی مینڈیٹ والی حکومت کو بحال کرنے کی بجائے نئے الیکشن کروانے کا فیصلہ کیا۔ آصف علی زرداری کو حکومت تک پہنچانے کے لیے ہر قسم کا حربہ استعمال کیا۔ تمام ملکی مجرم، فوجی کور کمانڈر جنھوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے ساتھ مل کر ملکی آئین توڑا اور ملک کے ساتھ غداری کی، ملک کو امریکہ کے ہاتھ فروخت کیا۔

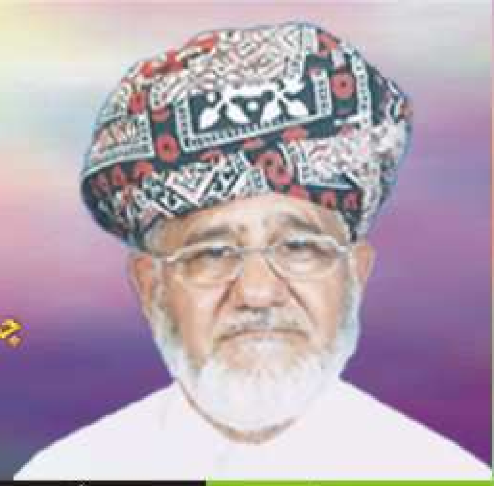
امریکہ کو اپنی سرزمین افغانستان کو جنگی مقاصد کے استعمال کے لیے مہیا کی، اس کے علاوہ تمام حکومتی ٹولہ کے سیاستدانوں کے تمام لوٹ مار، غبن اور قتال کے کیس آصف علی زرداری کو حکومتی سربراہ بنانے کی خاطر معاف کر دیے اور ان کو بولنے کے قابل نہ چھوڑا۔ ہجوم کر گساں جمع کیا۔ گدھے گھوڑے ایک کر دیے گئے۔ ہارس ٹریڈنگ کا دروازہ کھولا، اقتدار میں شمولیت کے لیے مشاورتوں، وزارتوں، سفارتوں، وزرائے اعلیٰ، سپیکروں، گورنروں، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے عہدوں کی بولیاں حسب دستور لگنا شروع ہو گئیں۔ حکومتی سہرا بھی اپنے ہم نوا صدر آصف علی زرداری کے سر پر رکھ دیا۔ آصف علی زرداری کو فوجی ڈکٹیٹر کی تمام پاور دے دی گئیں۔ اس نے پانچ سال حکومت کے دوران بے نظیر کے قتل کا کیس عدلیہ کی فائلوں میں گم کر دیا۔ اس طرح ملک سے صرف پرویز مشرف گیا۔ اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات اور اس کے کسی کور کمانڈر ساتھی کو حکومت سے الگ نہ کیا نہ کسی فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا۔ نہ اس کی حکومتی پارٹی کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں لائی گئی۔ آصف علی زرداری کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر کی تمام پالیسیاں اسی طرح جاری رکھی گئیں۔ ملک فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی مجرموں کی ملکیت بن چکا ہے۔ کیا عدلیہ ان حکومتی مجرموں کو کٹہرے میں کھڑا کر سکتی ہے؟

نمبر ۶۱۔ اے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف تو جہاں بھی ہے میری بات غور سے سن لے۔ کیا امریکہ جیسی بین الاقوامی طاقت، اس کے اتحادی تمہیں یا تمہاری حکومت کو بچا سکے ہیں۔ کیا امریکہ، اسکے اتحادی اور تم افغانستان کو شکست دے سکے ہو۔ نہ کرزئی اور نہ پاکستان کا مغربی جمہوریت پسند حکومتی ٹولہ افغانستان میں قرآنِ حکیم کے جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کی بجائے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا طبقاتی نظام حکومت، طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی معاشرہ، مخلوط حکومت مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کی مجرمانہ مغربی سیاست اور اس کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، طبقاتی معاشی تقسیم اور امریکن لا، برٹش لا، انڈین لا کے عدلیہ، انتظامیہ کے طبقاتی سکالر، چادر و چار دیواری کا خاتمہ، اردو کی بجائے انگریزی زبان کی سرکاری برتری، قرآنِ حکیم کے علاوہ مغربی دانشوروں کا نظام حکومت نافذ العمل کروا سکے ہو۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



یہ نظریاتی جنگ افغانستان اور پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی جنگ ہی نہیں۔ یہ خیر اور شر کی جنگ ہے۔ یہ نمرود اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام، یہ موسیٰ علیہ السّلام اور فرعون، یہ عیسیٰ علیہ السّلام اور ان کی عبادت گاہوں اور ان کی تعلیمات کو ختم کرنے والی باطل قوّتوں اور امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السّلام اور یزید کے نظریات کی جنگ ہے۔ دنیا کے ممالک پر تمام پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات اور تعلیمی نصاب کو ماننے والوں اور ان کو ختم کرنے والی باطل قوّتوں کی جنگ ہے۔ اس جنگ کی شکست کی شرمندگی ان کا نصیب ہے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ جان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔ وہ اس کی بارگاہ اقدس میں پیش کرنا ایک افضل ترین عبادت سمجھتے ہیں۔

نمبر ۷۔ا۔ اس سے قبل مشرقی پاکستان کے المیہ کے بعد ان مجرم سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ کی ملی بھگت سے مغربی پاکستان کے ون یونٹ کو توڑ کر اس کے پانچ پاکستان بنا دیے۔ چار صوبائی حکومتیں، ایک مرکزی حکومتی ادارہ کے علاوہ سینٹ کا ادارہ بھی خوب پھلتا پھولتا رہا۔ ان صوبوں میں بے شمار ایم پی اے، چار گورنرز، چار وزرائے اعلیٰ، چار اسمبلیاں، بے شمار وزیر ومشیر، بے شمار ان کے نظامِ حکومت کو چلانے والا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور ان کا اَن گنت سرکاری عملہ۔ وفاقی حکومت کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ۔ سینٹ کے شہنشاہوں کا بادشاہ گر ٹولہ، بے شمار وزیر ومشیر وزیر اعظم، صدر پاکستان۔ ان کا شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ۔ ان کا اقتدار پر غاصبانہ قبضہ ان کی عیاشی، معاشی اور معاشرتی ترقی کے اسباب کینسر کی طرح پھیلتے چلے آرہے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی ان کو راس آگئی۔ بے شمار محکمہ جات کی مشاورتیں، وزارتیں، بے شمار اعلیٰ سرکاری عہدوں کی آسامیاں، بے شمار سرکاری ملازمتیں، ان کی اعلیٰ شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری رہائشیں، شاہی سرکاری سہولتیں، شاہی سرکاری گاڑیاں اور پٹرول کے بے شمار اخراجات، تصرفانہ زندگی کا نظامِ حکومت، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس شاہی حکومتی ٹولہ اور طبقہ کی میراث بن چکا ہے۔ سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انکی ملکیت سے محروم اور ان کی شب وروز کی کمائی ہوئی دولت، وسائل، ملکی خزانہ پر قابض ہونا، عوام الناس کو بنیادی ضروریات حیات سے محروم کرنا اسی مذہب کش مغربی جمہویت کے کفر کے نظام حکومت کے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا دستور حیات ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بدقسمتی سے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے لیے پاکستان وقف اور ان کی ملکیت بن چکا ہے۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی سینٹ کی حکومت، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں اور انکے فوج شاہی افسر شاہی، منصف شاہی کے حکومتی عہدوں کا پھیلاؤ، انکی حکومتی اجارہ داری یا انکا ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارت، ملکی خزانہ پر یک طرفہ قبضہ، ملک پر انکی اجارہ داری یا ان کی عیاشانہ زندگی کا حکومتی نظام پاکستان کی ترقی کے نشان ہیں یا ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد محنت کشوں اور سولہ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو صوبائی سطح پر قیدی، غلام محکوم بنانا، رشوت کمیشن، کرپشن، پھیلانا، تھانے کچہریوں اور تمام محکمہ جات پر قابو پانا، ملکی وسائل اور خزانہ پر قبضہ کرنا، اعتدال و مساوات کو ختم کرنا، عدل و انصاف کو روندنا، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کو فروغ دینا، قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے متضاد مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی مفتوحہ سولہ کروڑ عوام کو قیدی بنانا، انکے بنیادی حقوق چھیننا مقصود ہے۔

نمبر ۱۸۔ ننانوے فیصد کسان، محنت کش، مزدور، ہنرمند ملک کے وسائل، مال و دولت، تجارت، ملکی ملکیت، ملکی خزانہ اور اجتماعی وراثت سے محروم کیوں ہیں۔ نہ ان کے لیے کوئی سرکاری محل، نہ کوئی رہائش، نہ کوئی کلب، نہ شاہی تنخواہ نہ سرکاری گاڑی نہ ڈرائیور، نہ حفاظت کے لیے گن مین۔ اسکے علاوہ ان کو تو قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے باغی مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ اور فوجی ڈکٹیٹروں نے مل کر اہل وطن سولہ کروڑ عوام کو ملکی وسائل، خزانہ سے محروم، بیماری، تنگدستی، بیروزگاری، ضروریاتِ حیات سے محرومی کی بنا پر خودکشیوں، خودسوزیوں اور اپنی اولادوں کو زہر پلانے پر مجبور کر رکھا ہے۔ آزاد عدلیہ عوام کے تعاون سے ون یونٹ کو فوری طور پر بحال کرے۔ ملکی وسائل اور خزانہ ان دہشت گردوں سے بچائے، نظامِ مملکت چلانے کے لیے عوامی حکومت قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کی روشنی میں یونین کونسل کی سطح پر قائم کرے۔ حسبِ ضرورت چند ارکان نظامِ مملکت کو چلانے کے لیے مہیا کرنا ایک بہتر شگون ہوگا۔

مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم حکومتی ٹولہ کا انسانی قتال اور معاشی قتال کا کڑا احتساب کرنا وقت کی بنیادی ضرورت ہے۔ عوامی حکومت کے ارکان کو ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند کے مطابق ضروریاتِ حیات مہیا کرنا ایک دینی فریضہ ہے۔ کیونکہ کوئی مالک اپنے کسی ملازم کو اپنی حیثیت سے زیادہ تنخواہ نہیں دیا کرتا۔ سولہ کروڑ عوام کے ملازمین کو ان کی حیثیت کے مطابق ضروریاتِ حیات مہیا کردو۔ ورنہ پاکستان کی معیشت کو چمٹا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے کفر کا کینسر ملک وملّت کے جسد کو ختم کرنے کا گھناؤنا عمل جاری رکھے گا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے حکومتی ابلیسی ٹولہ کے سپرد ملک وملّت کو کرنا سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کے بنیادی حقوق کا قتال اور پاکستان کو ختم کرنے کے مترادف ہوگا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے ملّی مجرم، قرآنِ حکیم کے باغی اور دورحاضر کے تمام آمر، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی باری باری حکمرانی کرتے آرہے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت کیا ہے اور کس طرح آمر تیار کرتا ہے ملک کے تمام آمر اسمبلیوں تک کیسے پہنچتے ہیں؟ ذرا ملاحظہ فرمایئے! غور کیجیئے کہ حقائق کو پرکھنے اور بیان کرنے میں کوئی غلطی تو نہیں!

نمبر ۱۹۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے جاگیردار، سرمایہ دار چھ سات ہزار افراد پر مشتمل انگریز کے پروردہ غدّار ٹولہ کا ایک استحصالی نظامِ حکومت ہے جو انھیں ورثہ میں ملا ہے انگریز نے اس مفتوحہ ملک کے عوام کو محکوم بنانے کے لیے نافذ کیا تھا جو آج تک پاکستان کی عوام پر مسلط ہے۔ کسی ایک ایم این اے کے حلقۂ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹ موجود ہیں۔ کم وبیش ۱۸ سیاسی جماعتیں الیکشن میں حصّہ لیتی ہیں۔ ان میں ایک جماعت کا نمائندہ ۲۰ ہزار ووٹ لے کر کامیاب ہوجاتا ہے۔ بقایا ۸۰ ہزار ووٹ دوسری سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کے پاس ہیں۔ تمام جماعتوں کے امیدواروں سے تو اس کے ووٹ زیادہ ہیں۔ لیکن دوسری تمام سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کے پاس تو ۸۰ ہزار ووٹ موجود ہیں۔

وہ ان ۸۰ ہزار ووٹر کا منتخب نمائندہ کیسے کہلا سکتا ہے۔ جبکہ ہر سیاسی جماعت کا منشور الگ، ووٹر الگ اور ان کے پاس ووٹروں کی تعداد بھی کئی گناہ زیادہ ہوتی ہے۔ ساٹھ فیصد عوام ان الیکشنوں کو غیر اسلامی و ران میں حصہ ہی نہیں لیتے اور اس کفر کے نظام حکومت سے نفرت کرتے ہیں۔ اس طرح قرآن حکیم کے نظریات کا باغی، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کا ایک سیاسی آمر تیار ہوتا ہے۔ تمام مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام الیکشن کے ممبران اپنے اپنے علاقہ یا حلقہ کے معاشی دہشت گرد، ملکی غدار، انگریز کے پُروردہ جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے ممبران منتخب ہو کر اسمبلیوں میں پہنچ کر حکومتیں بناتے ہیں۔ اسمبلیوں میں من مرضی کرتے ہیں۔ عوام الناس کو بے بس اور مجبور بنا دیتے ہیں۔ اس لیے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ایک مجرمانہ آمرانہ استحصالی طبقاتی نظامِ حکومت ہے جو ہارس ٹریڈنگ نظریہ ضرورت کے سیاسی مجرمانہ نظام حکومت کے مجرموں کا حکومتی ٹولہ تیار کرتا ہے۔ انگلش زبان کے طبقاتی تعلیمی نصاب کے سکالر، سودی معاشی نظام کے پی ایچ ڈی، برٹش لا امریکن لا انڈین لا کے انتظامیہ عدلیہ اور افواج پاکستان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تھنک ٹینکر تیار کرتا ہے۔ جو ملک کا نظم و نسق چلاتے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی معاشرہ اور طبقاتی حکومتی ٹولہ تیار کرتا ہے۔

نمبر ۲۰۔ پاکستانی سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو قرآن حکیم کے منشور کے خلاف کم و بیش ۱۸ سیاسی جماعتوں کے سیاسی فرقوں، سیاسی منشوروں کی عملی زندگی میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ قرآن حکیم کے نظریات کے متضاد مغربی جمہوریت کے کفر کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ قوانین و ضوابط کے کلچر کی مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں چادر اور چار دیواری کے نظام حیات کو ختم کر کے عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا مغربی کلچر سرکاری طور پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ نے ملت اسلامیہ کی نسلوں کو قرآن حکیم کا باغی، منکر، منافق بنا کر رکھ دیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اقتدار کی نوک پر سولہ کروڑ عوام کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مستورات کا استحصالی مجرم حکومتی ٹولہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اسی پالیسی کے ذریعے انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن تیار ہوتے اور پھیلتے جا رہے ہیں۔ قرآن حکیم کا باغی، منکر، منافق حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک کے اقتدار پر قابض ہو چکا ہے۔ ملک کے تمام وسائل، تجارت اور ملکی ملکیتوں کو اپنی وراثتوں میں بدلتا اور ملکی خزانہ کو پاکٹ منی بناتا چلا آ رہا ہے۔ ملک کے سولہ کروڑ عوام کو انگریز کا پروردہ حکومتی ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے ذریعے اہل وطن نسلوں کو محکوم، غلام، قیدی اور بے بس بنا چکا ہے۔ سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے قرآن حکیم کے باغی اور اس کے نظام حیات کے دشمن مجرموں نے نظریاتی سرحدوں کا نہ تحفظ کیا اور نہ ہی مذہبی اقدار سے اہلِ وطن کو روشناس کرایا ہے۔ یہ حکومتی ٹولہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے کفر کی افادیت اور اس کے ناگزیر ہونے کے گیت ذرائع ابلاغ کے ذریعے گاتا رہتا ہے۔ اس باطل، غاصب کفر کے نظام حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کیا جا رہا ہے۔ اپنی حکومتی برتری اور اجارہ داری کو مسلط کیئے جا رہا ہے۔ کیا عوامی عدلیہ پاکستان میں اسلامی جمہوریت کا نظامِ مملکت فوری طور پر رائج کر سکتی ہے، جس کی خاطر یہ ملک بنایا گیا تھا یا سولہ کروڑ مسلم امہ، حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک کے ذریعے از خود یونین کونسل کی سطح پر اسلامی جمہوریت اور اسلامی نظام مملکت قائم کرنے اور چلانے کا عمل جاری کر لے۔

نمبر ۲۱۔ ستّر فیصد کسان، انتیس فیصد محنت کش، مزدور، ہنر مند اور عوام النّاس ملک کے وسائل، مال و دولت، تجارت، ملکی ملکیت، ملکی خزانہ اور اجتماعی وراثت سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ ان کو غربت، بیماری، تنگدستی، بیروزگاری، ضروریاتِ حیات سے محرومی کی بنا پر خودکشیوں، خودسوزیوں میں مبتلا کیا جاتا اور اپنے بیوی بچوں کو زہر پلانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ عوامی عدلیہ عوام کے تعاون سے ون یونٹ کو فوری طور پر بحال کرے۔ نظام مملکت چلانے کے لیے عوامی حکومت یونین کونسل کی سطح پر قائم کرے۔

حسبِ ضرورت چند ارکان نظامِ مملکت کیلئے مہیا کرنا ایک بہتر شگون ہوگا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے کفر کے ملی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں اور اس کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے مجرم حکومتی ٹولہ کا اہلِ وطن مسلم امہ کے معاشی، معاشرتی قتال کا کڑا احتساب کرنا ملک و ملّت کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسلامی نظامِ مملکت کے ارکان کو ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند کے مطابق ضروریاتِ حیات مہیا کرنا ہوں گی۔ مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنے انجام کو خود بخود پہنچ جائے گا۔ ورنہ پاکستان کی معیشت کا یہ طبقاتی کینسر ملک و ملّت کے جسد کو ختم کر دے گا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے حکومتی ابلیسی ٹولہ کے سپرد ملک و ملّت کو کرنا سولہ کروڑ عوام کا قتال اور ان کے بنیادی حقوق کا قتال اور پاکستان کو ختم کرنے کے مترادف ہوگا۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ ہی صرف ان سے نجات کا راستہ ہے۔ کیا عوامی عدلیہ انکو کیفر کردار تک پہچانے اور اسلامی مملکت میں اسلامی نظامِ مملکت کو بحال کرنے کی ذمہ داری ادا نہیں کر سکتی۔

نمبر۲۲ ۔قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے باغی، منکر، منافق، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے کم و بیش ۲۰۰۰ مرد و زن اسمبلی ممبران اور ان کے ہم نوالہ ہم پیالہ فوجی ڈکٹیٹر، انکے چند کور کمانڈر اور ان کے مشیر و وزیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ سپیکرز، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان سولہ کروڑ اہلِ وطن کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کے معاشی، معاشرتی اور دینی قتال کے مجرم ہیں۔ انھوں نے قرآنِ حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر کے قرآنِ حکیم کے منشور کی وحدت کو ختم کر کے ۱۸ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے منشوروں میں منقسم کر دیا ہے۔ اسی طرح سولہ کروڑ مسلمانوں کی جمعیت کو ۱۸ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے ملّت کی جمعیت کو ۱۸ جماعتوں کے سیاسی فرقوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ کیا عوامی عدلیہ ان مجرموں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لا سکتی ہے۔ کیا عوامی عدلیہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر سکتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۲۳۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے سامنے ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے مجرموں کا سیاسی حکومتی شاہی غدّار ٹولہ اور اس کا مراعات یافتہ ابن الوقت شاہی طبقہ ہاتھ جوڑے کھڑا رہتا۔ اس بدکردار، بے حیا، ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر سولہ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی دینی زندگی کے چادر اور چار دیواری، پردہ اور شرم و حیا کے نظام کو ختم کر دیا۔ ملک دشمن ملکی غدار، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے چند اسمبلیوں کے غدّار سیاسی فوجی مجرم حکومتی ٹولہ کے ممبران کی عددی برتری سے اسلامی تہذیب کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ قرآنِ حکیم کے دستورِ حیات، ضابطۂ حیات نظریات، تعلیمات کے خلاف مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مخلوط، طبقاتی، استحصالی غاصب روشن خیال اسلام دشمن ٹولہ اور اس کا حقوق نسواں کے نام پر مجرمانہ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے ضابطۂ حیات کا نظامِ حکومت سولہ کروڑ اہلِ پاکستان اور ان کی نسلوں پر مسلط کر دیا گیا۔ ستم بالائے ستم حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد اپنے ہی شاہی حکومتی ٹولہ اور شاہی طبقہ کی مراعات یافتہ مستورات کو سرکاری سطح پر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے حکومتی حقوق مہیا کر دیے گئے۔ اس طرح موجودہ اسمبلیوں کی تعداد سے ڈبل سے بھی زیادہ اپنی ہی شاہی ٹولہ کی مستورات کے لیے صوبائی، وفاقی اور سینیٹ کے ممبران کی تعداد بڑھانے کا دروازہ کھول لیا۔ ملک کی معیشت، دین کی شرم و حیا کی مقدس دیوار چادر و چار دیواری کو روند کر رکھ دیا۔ ایک طرف تو مستورات کو عریانی کا لباس دے کر انھیں ننگا اور برہنہ کر دیا۔

نمبر ۲۴۔ دوسری طرف اپنی مستورات کے ذریعے ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ کو لوٹنے کا عمل ملّی مجرم ٹولہ نے جاری کر لیا ہے۔ ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ پر ننگی، جنسی آگ بھڑکانے اور پھیلانے والی اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز مستورات کا نام پاکستان نہیں۔ نہ ہی سولہ کروڑ عوام کا یہ کلچر ہے۔ یہ تو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی چند رہزن اور خزانہ لوٹنے والی حکومتی ٹولہ اور طبقہ کی مستورات ہیں جو اسمبلیوں اور ٹی وی پر چھائی ہوئی بے حیائی پھیلا رہی ہیں۔ جو حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کے حقوق لوٹنے اور ڈاکہ ڈالنے میں مصروفِ عمل ہو چکی ہیں۔

جن کے شاہی اخراجات، شاہی محل، شاہی سرکاری ایوان، انمول قیمتی گاڑیاں ان کی ملکیت بن چکی ہیں۔ حکومتی ٹولہ کے مرد و زن ملک کی معاشی معاشرتی تباہی کا باعث بن چکے ہیں۔ ملکی ملکیتیں ان کی وراثت اور ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی بن چکا ہے۔ یہ واپس گھروں کو لوٹ جائیں، بہتر ہوگا۔ یہ قرآنِ حکیم کی چادر و چاردیواری کی دیوار توڑ کر ملک میں عریانی، فحاشی، بدکاری، زناکاری کے دروازے کھول رہی ہیں ان کا یہ دینی اور دنیاوی جرم اپنی سزا کا منتظر ہے۔ قرآن حکیم کے متضاد مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرموں کے حقوقِ نسواں کے استحصالی احکام نہ قرآنِ حکیم کا نظریہ یا نسخہ ہے اور نہ ہی نبی کریم ﷺ کی سنّت ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرم حکومتی ٹولہ نے پاکستان کی اسلامی ریاست کو مغربی کلچر کے کفر کا ریڈ لائٹ ایریا بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس آرڈیننس اور قانون کو منسوخ اور ختم کر کے دین کی چادر و چاردیواری کے نظام کو بحال کر کے ان مرد و زن درندوں سے ملکی خزانہ بچانا ملک کی بقا سے وابستہ ہے۔

نمبر ۲۵۔ عوام بہتر جانتے ہیں کہ انھوں نے اپنی مستورات کو کون سی تعلیمات اور کن غیر مخلوط تعلیمی اداروں سے دینی ہیں اور ان کے حقوق اور ان کی عصمت و عفت کو کیسے تحفظ دینا ہے۔ حکومتی ٹولہ مذہبی اقدار کی حفاظت کر نہیں سکا۔ حقوقِ نسواں کے حقوق یا بیٹی، ماں، بہن، بیوی کے حقوق قرآنِ حکیم کے علاوہ اور کون بہتر دے سکتا ہے۔ اگر ان قوانین کو ختم نہ کیا گیا تو آئی ایم ایف کے قرضے ان کے ڈبل سے بھی زیادہ اخراجات برداشت کرنے کے لیے مزید لینے ہوں گے۔ بجلی گیس، پانی، کرایوں میں اضافہ، روزمرہ کی ضروریاتِ حیات کے ریٹوں کا بے پناہ اضافہ، ان کی شاہی تنخواہوں اور مراعات کا اضافہ ملک میں غدر کا دروازہ کھولا جا چکا ہے۔ کسی وقت بھی حالات نیا رُخ اختیار کر سکتے ہیں۔ عوام النّاس بھوک اور خودکشیوں سے تنگ آ کر حکمران ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے مرد و زن کا قتال جاری کر سکتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی عیاشانہ زندگی ملک کو دیوالیہ کر چکی ہے۔ عوام النّاس کو مزید تباہی کی چتا میں نہ دھکیلیں۔ اگر عدلیہ انصاف کا دامن پکڑ لے۔ تو ملک بچ سکتا ہے۔ عدلیہ مجرم حکومتی ٹولہ کو کیفرِ کردار تک پہنچا سکتی ہے۔ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے چمن والو! ورنہ عوامی عدلیہ اس گند کو صاف کر دے گی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۲۶۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے آمروں کا کتنا ظالم، غاصب استحصالی چھ سات ہزار ملکی غدّاروں پر مشتمل سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ ہے۔ جس نے سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو باطل، غاصب مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نظام کے پنجرے میں بند کر کے ان کو ایک قیدی کی طرح بے بس بنا دیا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے غاصب ٹولہ کے مسلط کئے ہوئے استحصالی الیکشنوں کے ذریعے، جن پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔ جنکے ذریعے ان کی نمائندگی صوبائی، وفاقی، اور سینٹ کے ممبران کے غاصب آمروں کی ملکیت بن چکی ہے۔ سولہ کروڑ محروم عوام الناس کا کوئی فرد ان آمریت کی استحصالی زنجیروں کو توڑ نہیں سکتا۔ اس سے قبل مارشل لا کے جرنیلوں اور سیاستدانوں نے پاکستان کا ایک حصّہ مشرقی پاکستان اپنے اقتدار کے حصول کی نذر کر دیا۔ قوم اس صدمہ سے دو چار اور خون کے نہ ختم ہونے والے آنسو بہائے جا رہی ہے۔ سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کے اعلی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سرکاری عہدیداروں یونٹ کو توڑ کر مغربی پاکستان کو چار صوبوں میں تقسیم کر کے، چار صوبائی حکومتوں کے ذریعے ملکی معیشت کو حکومتی مجرمانہ نظام حکومت کے تحت لوٹنے، خزانہ پر شب خون مارنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ ان چاروں صوبوں کے مرد و زن ایم پی اے، وزیر و مشیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز اور ان کے ساتھ ان کے سرکاری مراعات یافتہ شاہی اعلیٰ و ادنیٰ استحصالی عہدیداروں کی افواج اور ان کے بے پناہ اخراجات کا بجٹ تیار کرنے اور خوشیاں منانے میں مصروف چلے آ رہے ہیں۔ اپنے اقتدار کو محفوظ بنانے کے لیے پولیس، رینجر فوج اور تمام سرکاری عہدیداروں کی تنخواہیں ہر روز بڑھائی جاتی ہیں۔ جس کا بوجھ ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد محنت کشوں، مزدوروں، ہنرمندوں اور عوام الناس کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

نمبر۲۷۔ پاکستان میں ظالم، غاصب اور استحصالی سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ جو جی چاہے کرتا چلا جائے۔ آزاد عدلیہ کو حقائق کی روشنی میں ملت کی ڈوبتی نیا کو پار لگانے کے لیے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لانا ہوگا۔



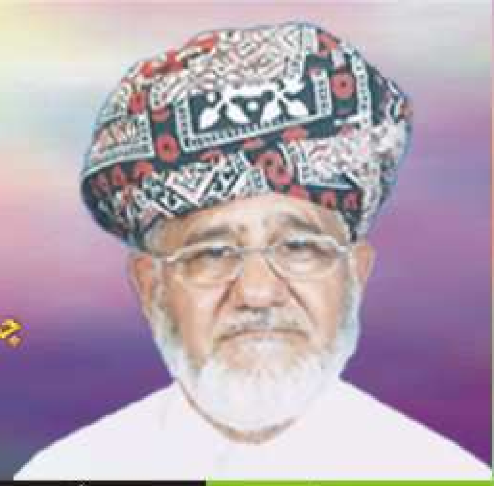
بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اب انھوں نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا آرڈیننس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے سیاسی آسمبلی کے مجرم مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی مسلم لیگ اور انکی اتحادی سیاسی جماعتوں کے آسمبلی ممبران اور انکے حکومتی ٹولہ نے قانون سازی سے ملک کے چاروں صوبوں اور وفاق کی حکومتوں پر نافذ العمل کر کے ملک کی معیشت کو اپنی ۵۱ فیصد مستورات کے ذریعے لوٹنا شروع کر رکھا ہے۔ اس مجرم ٹولہ اور طبقہ اور ان کی اولادیں اس قانون کی روشنی میں ملک کو لوٹتی ہیں اور لوٹتی رہیں گی اور ستر فیصد کسان اور انتیس فیصد مزدور، محنت کش، عوام النّاس اور ان کی اولادیں اسی طرح لٹتی اور ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم ہوتی رہیں گی۔ کسی بھی ملک کا عیاش حکومتی ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ عیاش طبقہ پہلے ملکی وسائل، پھر حکومت، پھر مستورات کی عصمت وعفت پر قابض ہوتا، اپنی اجارہ داری قائم کرتا اور لوٹتا جاتا ہے۔ معاشرہ فحاشی، عریانی، بے حیائی، بدکاری، زنّا کاری اور رشوت، کرپشن، سفارش کا ایندھن بنتا جاتا ہے اور تباہی اسکا مقدر بن جاتا ہے۔ اب پاکستانی ٦١ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں ان حکمرانوں کو اپنی بیٹیاں، بہنیں، بیویاں، مائیں پڑھا لکھا کر بطور داشتہ مہیا کرنے کے قانون کی پابندی کرنے پر مجبور ہوگی۔ انھوں نے ملّت اسلامیہ کے فرزندان، انکی مستورات کی عزّت وناموس اور مال و دولت بھی لوٹ لیا ہے اور قرآنِ حکیم کی حرمت و ناموس بھی۔ کیا اس قانون کو جاری رہنا چاہیے؟ کیا اس قانون کو فوری طور پر منسوخ ہونا چاہیے؟ کیا ان مجرموں کو سزا ملنی چاہیے؟ عدلیہ ان سوالات کا جواب اپنے فیصلہ کی شکل میں سولہ کروڑ مسلم امہ کو مہیا کرنے کی پابند ہے۔ ورنہ سولہ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں یہ بات کہنے کی مستحق ہونگی کہ ملکی عدلیہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ایجنٹ، انکو انکے جرائم کو تحفظ فراہم کرنے کے فرائض ادا کرنے کی پابند ہے۔ عدلیہ کے منصفوں کو قرآنِ حکیم کی سرکاری سرفرازی اور حرمت بحال کرنا ہوگی۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کرنا ہوگا۔ ورنہ فطرت کا نشتر انکے تعاقب میں ہے اور یہ حکومتی محافظ بچ نہیں پائیں گے۔





نمبر ۲۸۔ جہاں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی برائیوں کے خلاف عوام کا اظہار خیال جرم بن جائے۔ جہاں سولہ کروڑ عوام کو بغیر کسی جرم اور بغیر کسی جواز کے دہشت گرد بنا دیا جائے۔ جہاں اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو خفیہ ایجنسیاں اٹھا کر لے جائیں۔ جہاں بے گناہ، معصوم، طلبا طالبات کو پولیس، رینجر اور فوج سے لال مسجد اور سوات، اس کے علاوہ شمالی علاقہ جات کے عوام کا قتل عام جاری کروا دیا جائے۔ جہاں دینِ محمدی ﷺ کے نفاذ کا نام لینے والے ملک بھر کے دینی علما اور ان کی درسگاہوں کے معصوم، بے گناہ، بچے بچیوں، طالبات اور طالب علموں اور ان کے اساتذہ مرد و زن کو دہشت گرد کا نام دے دیا جائے۔ جہاں پانچ لاکھ ماہانہ تنخواہ اور شاہی مراعات حاصل کرنے والا، اٹھارہ لاکھ سے لے کر دو کروڑ کی بلٹ پروف گاڑیوں پر حکومتی ایوان تک آنے جانے والا حکومتی ٹولہ مسلط ہو۔ جہاں غریب، تنگ دست، بیروزگار، اپاہج، معذور، بیمار، علاج سے محروم، بھوکے ننگے معاشی بدحال عوام الناس پر ظالم، غاصب حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج، انتظامیہ، عدلیہ کے اداروں کی افواج معاشی خون چوسنے کے لیے مسلط کر دی جائے۔ جہاں حکومتی ٹولہ اپنے تحفظ کے لیے سولہ کروڑ اہلِ وطن دہشت گردوں سے بچنے کے لیے پولیس رینجر زفوج اور تمام ملکی ذرائع کے استعمال پر ملکی خزانہ سے اربوں کا بجٹ اپنے اقتدار اور تحفظ کی خاطر ضائع کرتا جائے۔ جہاں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ استحصالی اداروں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو ایک عرصہ تک ٹی وی، اخبارات اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے جھوٹے بے بنیاد، بوگس اور غیر مصدقہ الزامات کو مغربی جمہوریت کے روشن خیال سرکاری ادیبوں، علما، مشائخ کرام کے ذریعے اچھالا جائے۔

نمبر ۲۹۔ جہاں معصوم، بے گناہ عوام الناس کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے مجرم بنا کر ان کی زندگی اجیرن بنا دی جائے۔ جہاں پوری دنیا کے سامنے اسلام کے نام لیواؤں اور اسلام کے نفاذ کے لیے سر اٹھانے والوں کو دہشت گرد کا نام دے کر رسوائے زمانہ اور انکا قتال جاری کر دیا جائے۔



باباجی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

جہاں ان کے دینی جذبوں، ان کی دینی شہرت کو مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حکومت کے تحفظ کے لیے طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر ان کی شخصیت کو مسخ اور ملک وملت کو رسوائے زمانہ کر دیا جائے۔ جہاں زانی، شرابی استحصالی مخلوط سیاسی، فوجی حکومتی عیاش ٹولہ اپنے اقتدار کی خاطر دینی مدارس اور مساجد کو امریکہ کے مطلوب دہشت گردوں کا ہیڈ کوارٹر ثابت کرتا جائے۔ جہاں حکومتی مجرم ٹولہ ملک کے تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنیائے عالم کو حقائق کے خلاف اور متضاد جھوٹے واقعات بتاتا جائے۔ جہاں حکومتی ٹولہ امریکہ کی سی آئی اے، اسرائیل کی موساد اور انڈیا کی را اپنے دہشت گردوں کے ذریعے پاکستان میں دہشت گردی کی کاروائیاں کریں اور ان کاروائیوں کو اپنے دینی طلبا اور دینی تعلیمی اداروں اور عوام الناس کے کھاتے میں ڈال کر اپنے ہم وطنوں کا اجتماعی قتال جاری کر دیں۔ امریکی پالیسی کے مطابق جہاں امریکہ، اسرائیل اور انڈیا دہشت گردوں کو اسلحہ مہیا کرے اور وہی اسلحہ ان کے دہشت گردوں سے پکڑا جائے اور یہ تمام جرائم سولہ کروڑ پاکستانی عوام کے کھاتے حکومتی ٹولہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے ڈالتا جائے۔ جہاں حکومت اور اپوزیشن مل کر اسلام دشمنی اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حکومت کو فروغ دینے اور مسلط رکھنے کے لیے سولہ کروڑ عوام اور دنیائے عالم کو دھوکہ دینے کے لیے ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتی جائے۔

نمبر ۳۰۔ جہاں حکومتی ٹولہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے لال مسجد اور اس سے منسلک حفصہ کے دینی ادارہ اسلام آباد کے طلبا، طالبات کو بین الاقوامی دہشت گردوں کا ٹریننگ سنٹر ثابت کرتا رہے۔ جہاں حکومتی ٹولہ کئی ماہ تک ملک کے تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعہ جھوٹے پراپیگنڈہ سے ان کی قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی تحریک کو کچلتا چلا جائے۔ جہاں فوجی مجرم ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا سیاسی اور فوجی کورکمانڈروں کا مجرم حکومتی ٹولہ جھوٹے، بے بنیاد، غلط، لغو الزامات اور مختلف نوعیت کا مہلک پراپیگنڈا کرتا اور ان کو مجرم ثابت کرتا اور پاکستان کو دنیا کا دہشت گرد ملک کا لیبل لگانے اور ملکی ساخت کو بین الاقوامی سطح پر خاکستر کرتا رہے گا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کب تک حکومتی ٹولہ امریکی ایجنٹوں کے ذریعے ملک سے بیرونی ممالک کے سرمایاداروں کو ملک سے بھاگنے پر مجبور کر کے ملکی معیشت کو تباہ کرنے کا عمل جاری کرتا رہے۔ پاکستان میں انکے ہوتے ہوئے کسی دشمن کی ضرورت نہیں۔ کیا یہ سیاسی ،فوجی مجرم حکومتی اوراپوزیشن ٹولہ مسلمان کہلا سکتا ہے؟ کیا حکمران معاشی، معاشرتی اور قرآنِ حکیم کے نظریات اور تعلیمات کا قتال کرنے والے دہشت گرد ہیں یا قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی تحریک چلانے والے مجرم اور دہشت گرد ہیں؟ کیا لال مسجد کے طلبا، طالبات اور سوات کے عوام کے قتال کا مجرم سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ ملک میں اسی طرح دندناتا رہے گا؟ کیا ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کا پہاڑا اور موجودہ مجرم حکومتی ٹولہ اس مجرمانہ جنگ کو عوام الناس پر اسی طرح طول دیتا اور جاری رکھے گا۔ کیا ملک کے تمام مجرم باری باری ملک کی عوام کا معاشی اور معاشرتی قتال اور قرآنِ حکیم کے نظامِ حیات کی بے حرمتی اسی طرح جاری رکھیں گے۔

نمبر ۳۱۔ کیا ان تمام مجرموں کو آزاد عدلیہ کے کٹہرے میں کھڑا کیا نہیں جاسکتا۔ کیا ان معاشی، معاشرتی، دینی قاتلوں کے خلاف کوئی کاروائی کی نہیں جاسکتی۔ ملک کو انھوں نے خانہ جنگی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ عدلیہ کو خود بھی قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ اور عدل کا کڑوا جام پینا ہوگا۔ حکومتی اوراپوزیشن ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو بھی پلانا ہوگا۔ ورنہ سب کو نوشتۂ وقت پڑھنا پڑے گا۔ انسانیت دوست انسان کبھی کسی شخص کے ساتھ زیادتی کا عمل سوچ نہیں سکتا اور نہ ہی کسی ظالم کے ظلم کو برداشت کرسکتا ہے۔ کیا چھ سات ہزار افراد پر مشتمل حکومتی ٹولہ ان کا انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ان کے سرکاری کلاس تھری اور فور کے ملازمین، خادمین ہی پاکستان کے باشندے ہیں۔ سولہ کروڑ افراد سے بجلی، پانی، گیس اور ضروریاتِ حیات کی اشیا کے بے پناہ اضافوں اور اَن گنت ٹیکسوں اور ہر قسم کے جرائم سے اکٹھا کیا ہوا مال و دولت، وسائل، خزانہ مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس نظامِ حکومت اور اس کے حکومتی ٹولہ اور طبقہ کی عیاشیوں کی بھینٹ چڑھتا جائے گا۔

کیا سولہ کروڑ کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس پر مہنگائی اور ٹیکسوں کا بوجھ ڈالتا اور بجٹ کے ذریعے ان بدقماش مرد وزن کی ملکیت اور عیاشوں کا سبب بنتا جائے گا۔ اب ایسا نہیں ہوگا! شاہی محلوں، شاہی ایوانوں، شاہی گاڑیوں اور شاہی اخراجات کا حکومتی اور ذاتی کلچر ختم کرنا پڑے گا۔ اعتدال و مساوات کا کلیہ اور عدل و انصاف کا قانون نافذ اور استعمال کرنا پڑے گا۔ ہر مجرم سے لوٹا ہوا خزانہ، وسائل، مال و دولت، اور تمام ملکیتیں قومی ملکیت بنانی ہوں گی۔ تمام آئی ایم ایف کے قرضے ادا کرنے ہوں گے۔ اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام کے کلچر کا خاتمہ اور قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے اسلامی دستور حیات، طرزِ حیات کا نفاذ کرنا اور اسکی پیروی کرنی پڑے گی۔

نمبر ۳۲۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے وہی حربہ استعمال کیا جو امریکہ نے عراق کو بین الاقوامی سطح پر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ایٹم اور نائٹروجن بموں کو تیار کرنے کا مجرم بنانے کا عمل جاری کیا تھا۔ کتنی بڑے ظلم کی بات ہے کہ دنیا اور امریکہ کی عوام کو حقائق کا علم ہونے کے باوجود بھی انھوں نے عراق میں جنگ جاری کر رکھی ہے۔ یہی عمل افغانستان اور پاکستان میں جاری ہے۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان مسلمانوں کا قتال جاری کیئے ہوئے ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر، اس کے چند فوجی کور کمانڈروں، سیاسی ملکی غدار اقتدار پرست فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے اخبارات، ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ لال مسجد سے منسلک مدرسہ حفصہ کی دینی درسگاہ کو دہشت گردوں کا قلعہ بنا دیا۔ ملک کے اس نام نہاد قلعہ کو فتح کرنے کے لیے پولیس، رینجر اور فوج بالا فوجی اپریشن کے احکام جاری کر دیے۔ فوجی کاروائی نو دن تک جاری رکھی۔ ہزاروں معصوم طالب علموں، طالبات، بچے بچیوں، ان کے اساتذہ کرام کو جدید مہلک اسلحہ سے قتل کرتے، ان کی لاشوں کو فاسفورس سے جلاتے اور مسخ شدہ لاشوں کو ٹھکانے لگاتے رہے۔ تعداد نہ ہونے کے برابر بتاتے رہے۔ دنیا کو یہ ملکی اور عالمی دہشت گرد مل کر باور کرواتے رہے کہ اسلام دہشت گردوں کا دین ہے اور دینی درسگاہیں دینی طلبا کے دہشت گردوں کی پناہ گاہیں ہیں۔ ابھی تک یہ عمل جاری ہے۔ یہ ملک دشمن ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے دہشت گرد، کن کے ایجنٹ ہیں اور کون ہیں۔





الف۔ کیا موجودہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن رہنماؤں یا فوجی سربراہ نے ملکی غدار ملّی مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈروں، ملک دشمن ملکی آئین توڑنے والے مسلم لیگ کے شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید اور دوسرے اتحادی حکومتی ٹولہ کے کسی ایک مجرم کو بلیک لسٹ کیا یا مقدمہ چلایا یا کوئی سزا دی ہے؟

ب۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے ہمنوا ساتھی کور کمانڈروں اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو سرکاری عہدوں سے برخواست کیا گیا ہے ؟ کیا ان کی پنشن ختم کی گئی ہے؟ کیا ان کا کورٹ مارشل کیا گیا ہے؟

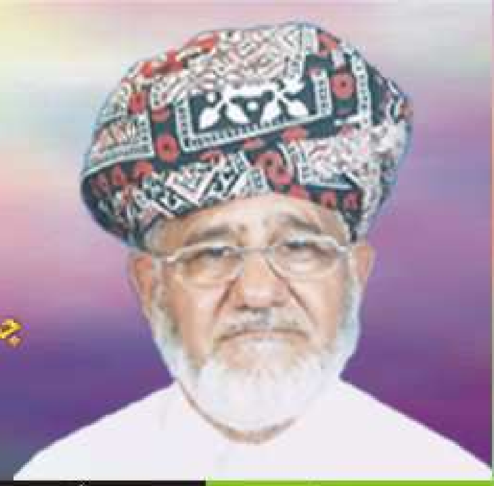
پ۔ کیا جنرل عباسی اور اس کے منسلک ساتھیوں، جنھوں نے اسلام کے نفاذ کے لیے فوج میں ہم خیال فوجیوں کو اکٹھا کیا۔ ان کو بغاوت کے کیس میں ملوث کیا، ان کا کورٹ مارشل کیا، سزا دی، نوکری اور پنشن اور تمام مراعات ختم کر دیں۔ انھوں نے نہ تو ملک پر ان غاصبوں کی طرح نو سال تک مجرمانہ طریقہ کار سے نہ حکومت کی اور نہ ہی کوئی ملک کو نقصان پہنچایا تھا۔ اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈروں اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے تو سولہ کروڑ عوام کو نو سال تک یرغمال بنائے رکھا تھا۔ ملک کو امریکہ کے عالمی دہشت گردوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ بے شمار انسانوں کا قتال کیا۔ ملک لوٹا اور ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کا مجرمانہ نظام رائج کیا۔ انھی جرائم میں ملوث چند رہزنوں، ملکی دہشت گردوں، ملک لوٹنے والے رہزنوں کو ملک کی حکومت سپرد کر گیا۔ عوام مایوسی بددلی کا شکار ہو چکے ہیں۔ اب کوئی نیا طوفان اٹھنے والا ہے۔ مذہب کش جمہوریت کے کفر کے مجرموں کی نام نہاد حکومت اپنی عاقبت کو پہنچنے والی ہے۔

ت۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکومتی فوجی سیاسی ملکی غدار ٹولہ کی سیاسی جماعت مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی مسلم لیگ اور انکی اتحادی سیاسی جماعتوں کو سیاست سے بلیک لسٹ کیا گیا ہے؟



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ٹ۔ قرآنِ حکیم کی بے حرمتی اور ملّت اور اس کی نسلوں کو اس بے حرمتی کے جرم کا پابند بنانے کا دینی گھناؤنا جرم۔ حقوق نسواں کے نام پر ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، خزانہ پر قبضہ کرنے، لوٹ کھسوٹ کرنے کا جرم، اپنی لاتعداد، تنخواہیں اور شاہی سہولتیں بڑھانے اور عوام کو ان کے خزانہ سے محروم کرنے اور غربت، تنگ دستی، خودکشی پر مجبور کرنے کا جرم۔ ان کے علاوہ تمام جرائم جو ان کے دور حکومت میں ہوئے، ان کے قانونی جرائم این آر او جیسوں کو ختم کرنا، ان کا تدارک کرنے کا عمل اب آزاد عدلیہ کا فریضہ ہے۔ ورنہ عوام کا ایکشن بہت غضب ناک ہوگا۔ سولہ کروڑ دہشت گرد ان کو نوچ کھانے پر مجبور ہوں گے۔ سنبھل جاؤ، فقیرِ وقت کی دعا ہے۔ بیدار کر دینے والا خوف، غافل کر دینے والی خوشی سے بدرجہا بہتر ہے۔ فیصلہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے کرنا ہے۔

نمبر ۳۳۔ کتنی حیران کُن بات ہے کہ لال مسجد کے فوجی اپریشن کے بعد ایک دہشت گرد بھی اس ادارے اور مسجد سے حکمران ٹولہ نہ پکڑ سکا۔ ایک طالبعلم کا کٹا ہوا سر حکومت کو ملا جس کو وہ کسی دوسرے ملک کے دہشت گرد کا سر کہتے رہے۔ یہ سر ضلع اٹک کے رہائشی اور راسی درسگاہ کے ایک طالبعلم کا سر نکلا۔ اسکے لواحقین اس کو پہچان کر حکمرانوں کا ماتم کرتے ہوئے اپنے گھر لے گئے۔ کربلا کے بعد یہ ایک بہت بڑا سانحہ تھا جس میں معصوم بچے بچیوں، طالبعلموں طالبات، ان کی اساتذہ پر مشتمل کثیر مستورات کا قتال کیا گیا۔ جس کی مثال کربلا کے بعد اور کہیں نہیں ملتی۔ ان شہیدوں کا معصوم خون اور روحیں دین محمدی ﷺ کے نفاذ کی آبیاری کے لیے ایک نئی کربلا کا منظر پیش کر گئی ہیں۔ حکومتی ٹولہ، خاص کر ایم کیو ایم کے الطاف حسین مغربی ممالک اور فوجی ڈکٹیٹر کی شیر باد کے حصول کیلئے اہل وطن مسلم امہ کی دنیا بھر کی اقوام میں رسوائی کا باعث بنا۔ ان مجرموں کا کڑا احتساب وقت کی ضرورت ہے۔ عدلیہ انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ اگر عدلیہ ایسا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ کی لعنت اسکا نصیب بنے گی۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کے نفاذ میں قرآنی نظریات اور پاکستانی مسلم امہ کی بقا مضمر ہے۔ قرآنِ حکیم کے آئین کی بجائے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے منشوروں پر عمل پیرا ہونے سے ملک وملّت کو قرآنِ حکیم کا فیض مل نہیں سکتا۔ حکومتی ٹولہ اسکے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔




نمبر ۳۴۔ نمرود، فرعون، یزید کے روشن خیال مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات اور ضابطۂ حیات کی رائج الوقت مجرمانہ حکومتی بالا دستی مجرموں کے خلاف ایک سزا کا راستہ کھول چکی ہے۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے چند کور کمانڈروں اور حکومتی سیاسی جماعت مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی لیگ اور ان سے منسلک دوسری سیاسی جماعتوں کے تمام ایم پی اے، ایم این اے، سینٹرز، وزیر، مشیر، وزیر اعلیٰ، سپیکر، گورنروں، وزیر اعظم کے خلاف لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کے معصوم، بے گناہ بچے بچیوں، طلبا طالبات کے قتال کے بعد ان کے والدین اور عوام النّاس ان کو دلی نفرت سے دیکھنا شروع کر چکے ہیں۔فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکومتی ٹولہ کی فوج کشی کے خلاف اس تحریک سے منسلک لوگ افواجِ پاکستان کی سپاہ اور پولیس اہلکاروں پر حملے جاری کر چکے ہیں۔اس حکومتی مجرم ٹولہ نے عوام اور افواجِ پاکستان کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلنے کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔افواجِ پاکستان تمام سیاسی جماعتوں اور عوام النّاس کا اجتماعی قیمتی اور انمول اثاثہ ہیں۔قوم نے تو افواجِ پاکستان کو پاکستان کا جھنڈا ہاتھ میں دیا تھا، لیکن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کور کمانڈروں نے مسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم سے منسلک ہو کر افواجِ پاکستان کو ق لیگ اور ایم کیو ایم کا حصّہ بنا دیا۔فوج کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ انھوں نے افواجِ پاکستان اور قوم کے ساتھ ایک گھناؤنی سازش اور بھیانک ظلم کیا ہے۔فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ افواجِ پاکستان اور اہلِ وطن کا مجرم ہے۔آزاد عدلیہ ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائے۔ان کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ملک میں سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے پُروردہ دشمن اسلام کے خلاف متحد ہیں۔سولہ کروڑ مسلم اُمہ کے فرزندان کو مغربی جمہوریت کے سیاسی رہنما ۱۸ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر کے ملّت کی جمعیت کو ختم کر چکے ہیں۔قرآنِ حکیم کا آئین ہی وحدت ملّت کا دروازہ کھولتا ہے۔جو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کی موت کا سبب ہے

نمبر ٣٥۔ کیا مسلم لیگ ن، پاکستان پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، جمیعت علماء اسلام اور دوسری سیاسی اور مذہبی سیاسی جماعتوں سے منسلک عزیز و اکارب افواجِ پاکستان میں شامل نہیں ہیں۔ اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے افواجِ پاکستان کی جمیعت کو سیاسی جماعتوں میں بکھیر کرر کھ دیا ہے۔ جس کے دُوررس تباہ کن نتائج سامنے آنا شروع ہو چکے ہیں۔ ملک میں سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ نے معاشی، معاشرتی اور دینی دستورِ حیات، ضابطۂ حیات کو لوٹنے اور تباہ کرنے کے لیے ۵۱ فیصد حقوقِ نسواں کے نام پر اپنی بہو بیٹیوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کی اسمبلی ممبران بنا دیا ہے۔ حکومتی ٹولہ نے ان کو ہمیشہ کے لیے وزارتیں، مشاورتیں سیاسی جہیز میں دے دی ہیں۔ عوام النّاس پر ایک نسوانی اسمبلیوں کی ممبران، وزیر و مشیر، ان کی سفارتوں، ان کی وزیر اعلیٰ انکی گورنرشپوں، وزیرِ اعظم اور صدرِ پاکستان کا بوجھ، موجودہ اسمبلیوں کے اخراجات کے بجٹ سے دو فیصد زیادہ ہو چکا ہے۔ جس کو برداشت کرنا اہلِ وطن کیلئے ممکن نہیں۔ عوام معاشی، معاشرتی اور دینی موت مر رہے ہیں۔ اس استحصالی قانون کو ختم کرنا اور مجرموں کے خلاف سخت کاروائی عمل میں لانا، عدلیہ کا فرض اور مسلم امہ اور انکی نسلوں کا نصیب بن چکا ہے

نمبر ٣٦۔ کیا یہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈر، اس کا ملکی غدّار فوجی سیاسی مجرم ٹولہ روشن خیال اسلام اور حقوقِ نسواں کے نام پر ملکی معیشت کا بوجھ ہمیشہ کے لیے سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلوں پر مسلط کر نہیں گیا؟ ۵۱ فیصد مستورات کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے سرکاری طبقہ کے عددی اضافہ سے سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظریات اور قرآن حکیم کے نظریات کو کچلنے اور سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں پر اپنی حکومتی گرفت، ملکی وسائل اور خزانہ پر اپنی اجارہ داری مضبوط کرنے کا ایک گھناؤنا غاصب عمل نہیں۔ کیا یہ فیصلہ ریفرنڈم یا عوام سے پوچھ کر کیا گیا ہے؟۔ کیا یہ ملکی خزانہ جنرل پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈروں یا مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی مسلم لیگ یا دوسرے سیاسی جماعتوں کے ہارس ٹریڈنگ نظریۂ ضرورت سے اکٹھے کیے ہوئے مجرم ممبران کا ہے؟۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام النّاس اس اذیّت ناک استحصالی اضافی دین کش معاشی بوجھ برداشت کرنے کا متحمل ہے؟ کیا یہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین اور دینِ محمدی ﷺ کے خلاف روشن خیال اسلام کا نفاذ اور اسکی اطاعت ملک وملّت پر جائز ہے، کیا انکے کفر کی حکومتی رٹ قائم رہ سکتی ہے یا رہنی چاہیئے؟ ہرگز نہیں! یہ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰ اور سیاسی لیڈر ذوالفقار علی بھٹو کا ملک دولخت کرنے، ملکی جمعیت اور مسلم امہ کی وحدت کو پارا پارا کرنے، ملکی معیشت اور قرآنی حرمت لوٹنے کی وجوہات کی بنا پر ان بدنصیب بے دین بدقماشوں نے مشرقی پاکستان کو الگ کیا۔ مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے اور ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ اور ملکی بجٹ کو پانچ گنا اضافہ کر کے لوٹنے، رشوت کمیشن، کرپشن کے نظام پر مزید اجارہ داری مسلط کرنے، عوام الناس کو تنگدستی، بے روزگاری، غربت، فاقہ کشی میں مبتلا کرنے کے بعد اب یہ ملکی معاشیات پر دوسرا ۵۱ فیصد مستورات کا نسوانی حملہ ہے۔

نمبر ۳۔ اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے وزیر اعظم شوکت عزیز کے ماضی کی معلومات تو حاصل کرلو۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کا دین کون سا تھا؟ یہ کیسے حکومت تک پہنچے؟ یہ کن کے ایجنٹ ہیں؟ ان کا مشن کیا تھا؟ ہارس ٹریڈنگ کا سلسلہ جاری کیسے کیا؟ سیاسی رشوتیں، وزارتیں، مشاورتیں تقسیم کیسے کیں؟ تمام جماعتوں کے مجرموں اور غدّاروں کو حکومت میں شامل کیسے کیا؟ این آر او کے خود ساختہ قانون کے تحت قرضے کیسے اور کیوں معاف کیے گئے؟ کیا یہ ملّی مجرم ملّی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی، ملی خزانہ کی امانتوں کو بار بار لوٹنے والے مجرموں کو معاف کرنے کا مجاز تھا؟ اسمبلیوں کے ممبران کی عددی برتری کیسے قائم کی؟ اس عددی برتری سے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ذریعے قرآنِ حکیم کے دستورِ حیات کو بدل کر کیسے رکھ دیا؟ ملکی معاشیات کو اسمبلی ممبروں ان کی اولادوں میں تقسیم کیسے کرلیا؟ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی، حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے احمق بدبخت دانشوروں کا علاج نہیں کیا یہ بیماری نہیں عذاب ہے۔ عوامی عدلیہ کو ان جرائم کے تمام پہلوؤں پر نظر رکھ کر کاروائی کرنی ہوگی۔ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔

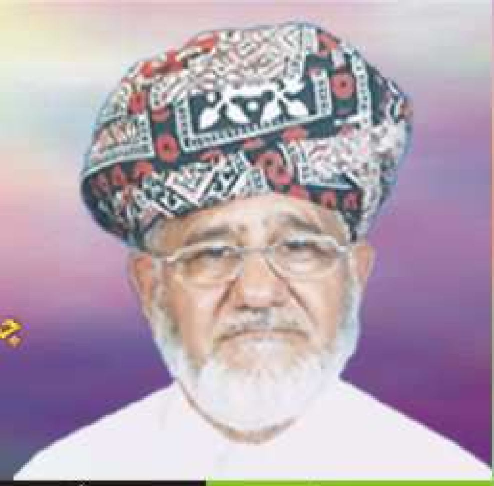
نمبر ۳۸۔ فطرت کا عمل انقلاب وقت کی شکل میں ان کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ وقت آن پہنچا ہے کہ کوئی پولیس مین، کوئی فوجی سپاہی، کوئی رینجر کا اہلکار اب کسی معصوم، بے گناہ، اہل وطن عوام پر گولی نہیں چلائے گا۔ وقت کروٹ لے چکا ہے کہ اب ان کا عبرتناک گھناؤنا احتساب ہوگا۔ عوام کے غیض وغضب سے بچ نکلنے کا ان کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب وہ دن دور نہیں کہ یہ نہ بچیں گے، نہ ان کی اولادیں بچیں گی نہ ان کے محل، نہ ان کے کارخانے نہ ان کی عیش وعشرت کی زندگی کا نام ونشان بچے گا۔ مسلمان کے روپ میں کتنے ظالم، بدکردار مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے غاصب حکمران ہیں کہ 99.9 فیصد کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں اور عوام النّاس کے پاس پورے پاکستان میں یعنی سولہ کروڑ اہلِ پاکستان کی نسلوں کے پاس نہ کوئی انگلش میڈیم سکول، نہ کوئی ایچی سن کالج، نہ کوئی یونیورسٹی اور نہ ہی ان میں سے مذہب کش مغربی جمہوریت کا کوئی ایم پی اے، نہ ہی کوئی ایم این اے، نہ ہی کوئی سینیٹر، نہ ہی کوئی وزیر، نہ ہی کوئی مشیر، نہ ہی کوئی وزیر اعلیٰ، نہ ہی کوئی گورنر، نہ ہی کوئی وزیر اعظم اور نہ ہی کوئی صدر پاکستان کا کوئی عہدہ موجود ہے۔ اے ملک وملّت اور دینِ محمدی ﷺ کے مجرمو! 1947ء سے لے کر آج تک اس ملک میں اہل وطن عوام النّاس میں سے کسی ایک کو بھی کوئی عہدہ دیا ہے یا کوئی پائی خزانہ سے ادا کی ہے تو بتا دو! جو کچھ ان حکومتی مجرموں کے پاس ہے وہ سب کچھ ملک وملت کا ہے جو عوامی ملازمین نے اقتدار کی گن پوائنٹ پر لوٹا ہے۔ عوام ان سے اپنی دولت اور وسائل واپس لینے کے حق دار ہیں۔ عدلیہ ان جرائم کا فوری تدارک کرے اور ان کا تمام مال ومتاع ملکی خزانہ میں جمع کروائے۔ ایک عام کسان مزدور، محنت کش ہنر مند کے مطابق انکو ضرویات حیات اور رہائشی کٹیا مہیا کریں۔ ملازم، نوکر اور خادم کو اسکی حدود میں پابند کریں ورنہ عوام ازخود ان سے پائی پائی کا حساب لے لیں گے۔

نمبر ۳۹۔ آج تک 99.9 فیصد عوام النّاس میں کسی ایک کو بھی پورے ملک میں سے کسی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا کوئی چانس دیا گیا ہے تو ان رہزن سیاستدانوں، بدکردار جرنیلوں، بدقماش مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکمرانوں کو اجازت ہے کہ وہ ملّت کو حقائق سے آگاہ کریں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ستّر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، اور عوام النّاس کے پیدا کردہ وسائل، مال و دولت اور خزانہ کو ان سرکاری عہدوں کے استحصالی نظامِ حکومت کے مجرمانہ قوانین کے ذریعے ملکی بجٹ کی شکل میں لوٹنے والے کون ہیں! سولہ کروڑ مسلمانوں کے دین اوران کی معاشیات کے رہزن کون ہیں! یہی قوم کے مجرم سیاستدان اور فوجی حکمران ٹولہ کے افراد نسل در نسل مسلط ہوتے چلتے آ رہے ہیں۔ جنھوں نے افواجِ پاکستان کی سپاہ کو مشرقی پاکستان میں اپنے اقتدار کے حصول کی خاطر رسوائے زمانہ کیا۔ اب ان پر لازم ہو چکا ہے کہ وہ عوام کے جلسوں اور ٹی وی پر اپنے استحصالی نظامِ حکومت کی سیاہ کاریوں کو پیش کرنے کی مزید کوشش نہ کریں۔ عدلیہ اب آزاد ہے۔ اب حالات ان کے لیے مناسب نہیں ہیں، حکمران ملّت کے افراد کے قتال اور معاشی جسد کے ناحق خون کے قتل کا پہلے جواب دیں! ملّت ایسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت سے بیزار، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ اور اس کے دستورِ حیات، طرزِ حیات نظریات، تعلیمات کے نظام کو نافذ کرنے کے لیے بیتاب اور منتظر کھڑی ہے! عوامی عدلیہ ملک کو خانہ جنگی کی سلگتی آگ کو بجھانے کے لیے ان مجرموں کے خلاف فوری کاروائی عمل میں لائے۔

نمبر ۴۰۔ ملک میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے مجرم اس غاصبانہ نظام کو مزید مضبوط سے مضبوط کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مغربی پاکستان کے ون یونٹ کو توڑا۔ اس کے چار صوبوں کی نئی چار مزید صوبائی حکومتیں بنا دیں۔ چار وزرائے اعلیٰ چار گورنرز، چار سپیکر، چار اسمبلیاں اوران کے سینکڑوں ممبران وزیر و مشیر۔ ان کے علاوہ چار سپریم کورٹس، چار چیف جسٹس ہائی کورٹس، بے شمار ججز، چار چیف سیکریٹری، بے شمار سیکریٹری اور بے شمار مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج، ان کے لیے ہزاروں، لاکھوں شاہی سرکاری محل، شاہی ایوان، قیمتی گاڑیاں، اسی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اضافے کی نسبت سے سفارش، رشوت، کرپشن اور ہر قسم کے معاشی اور معاشرتی جرائم ملک کے جسد کو ایک ناسور کی طرح چمٹتے گئے۔ اسمبلیوں کے ادارے ان کے جرائم کدے بن چکے ہیں۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا ان پانچ حکومتوں اور سینٹ کے شاہی اخراجات اسمبلیوں کے ممبران نے ادا کرنے ہیں یا غریب، مجبور، تنگ دست، بیروزگار سولہ کروڑ عوام النّاس نے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ عوام النّاس کے ساتھ معاشی اور معاشرتی وہ سلوک نہ کرو، اگر وہ سلوک تمھارے ساتھ کیا جائے تو تم اسے ظلم و جبر اور سخت ناگوار محسوس کرو۔ ون یونٹ کو بحال کرو۔ تمام ملک کے عوام کے ساتھ ایک جیسا سلوک روا رکھو۔ اقتدار کے جرائم کو بند کرو۔ اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو بحال کرو، عوام خوشحال ہو جائیں گے۔ اگر یہی حالت تمھاری رہی تو تم تمام شہروں کو صوبے بنا کر رکھ دو گے۔ مسلم اُمہ کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکمرانوں اور عوام النّاس کی زندگی کے معاشی معاشرتی نظام حیات کا تضاد اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کی وجہ سے پروان چڑھتا جا رہا ہے۔ عوام النّاس اخلاقی طور پر اس استحصالی نظامِ حکومت کی وجہ سے نہایت پست اور عملی طور پر بدترین باطل، غاصب کرپٹ نظام اور سسٹم میں پرورش پاتے، پروان چڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ رائج الوقت کرپشن اور دین کش ماحول ملک و ملّت پر نافذ العمل کر دیا گیا ہے۔ جس سے مسلم اُمہ کی نسلیں صداقت کے چراغوں اور عدل و انصاف کے دستورِ حیات، اسکے کردار و تشخص سے محروم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ملک کی عدلیہ اس کا فوری تدارک کرے۔ ملک کو مزید حکومتی ٹولہ کی ملکی وسائل، ملکی خزانہ اور حکومتی ایوانوں پر انکی اجارہ داری ختم کرنے، پاکستان میں یونین کونسل کی سطح پر اسلامی جمہوریت کے نمائندوں کا چناؤ کرنے، یونین کونسل، تحصیل کونسل، ضلع کونسل، صوبائی کونسل، وفاقی کونسل کی سطح پر ایک خلیفہء وقت مقرر کرنے، قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں نظام مملکت چلانے، نظام مملکت چلانے والے ارکان کی تنخواہیں ایک کسان ایک مزدور محنت کش ہنرمند، ایک معلم، ایک سپاہی کے مطابق بیت المال سے ضروریات حیات مہیا کرنے، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو قائم کرنے، مخلوط، طبقاتی، تفاوتی، باطل، غاصب غیر اسلامی استحصالی نظام تعلیم اور نظام حکومت کو ختم کرنے، اور قرآن حکیم کے متضاد فوجی سیاسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت، اسکے حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری اور حکومتی رٹ ختم کر کے پاکستان میں اسلامی نظام مملکت نافذ العمل کرنا اہل وطن مسلم امہ کی ضرورت ہے۔

نمبر ۴۱۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کو چلانے والے ان گنتی کے چند بدقماش مارشل لا کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے چند معاشی رہزنوں، چند عیاش بے حیا، فحاشی، بدکاری کے روشن خیال اسلام دشمن حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت مسلط کرنے والے زانیوں، شرابیوں نے مسلم اُمہ اور انکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس باطل، غاصب، استحصالی نظام اور سسٹم کے شکنجے میں قابو کر رکھا ہے۔ ملک کے سولہ کروڑ انسانوں کا یہ المیہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمی نصاب اور دینِ محمدی ﷺ کی تعلیمات اور اس کی تعلیم و تربیت سے اس کا روشن ضمیر الہامی کردار و تشخص تیار کر نہیں لیا جاتا۔ یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک قرآنِ حکیم کے، انتظامی، عدالتی، معاشی، معاشرتی، دینی نظامِ حیات کا سرکاری طور پر عوام الناس کو پابند بنا نہیں لیا جاتا۔ اہلِ وطن جب تک مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظامِ حیات، استحصالی معاشی، معاشرتی نظام حکومت، روشن خیال حقوق نسواں کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، عریانی، زناکاری کے مغربی کلچر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے پابند رہیں گے۔ یہ مجرمانہ نظامِ حیات جاری رہے گا۔ اس کا فوری تدارک آزاد عدلیہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ دو تین ہزار مرد و زن کو ملی سطح پر ختم کرنا سولہ کروڑ عوام اور عدلیہ کیلئے کوئی مشکل نہیں اللہ تعالیٰ ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔ امین

نمبر ۴۲۔ پاکستان کے تمام سرکاری ادارے ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک اپنی شب و روز کی بھرپور محنت سے، انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک، ملّی کریکٹر کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سانچوں میں ڈھالتے چلے آ رہے ہیں۔ اس طرح حکومتی ٹولہ اسلامی نظریات کو اسمبلیوں کے ذریعہ مغربی جمہوریت کے کلچر کی سرکاری بالادستی سے اسلامی کلچر کو ختم کرتا چلا آ رہا ہے۔ جب تک ملک میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر کو تیار کرنے والا تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت جو اس نظام کے لیے حکومتی ٹولہ اور اس کا مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی دانشور تیار کرتے رہیں گے۔ پاکستان پر انکی حکومتی اجارہ داری مسلط رہے گی۔ یہ کینسر پھیلتا چلا جائیگا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

یاد رکھو! چاہے اس ملک میں فوجی مارشل لا یا سیاسی مارشل لا آ جائے یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سیاسی انقلاب آ جائے حالات دن بدن بگڑیں گے، درست نہیں ہو سکیں گے۔ جب تک مسلم اُمہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی بجائے قرآنِ حکیم کے مطابق دینِ محمدی ﷺ کا دستورِ مقدس کا نفاذ عمل میں نہیں لاتی۔ اس وقت تک روشن ضمیر افراد کا نایاب ہونا لازم و ملزوم ہے۔

نمبر ۴۳۔ کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ اسلامی مملکت پاکستان میں نشر و اشاعت کے تمام ادارے اخبارات، رسائل، ریڈیو، ٹی وی، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی افادیت کے گیت گاتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع ابلاغ کے ادارے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مغربی کلچر فحاشی بے حیائی، عریانی، بدکاری، مادر پدر آزاد زندگی کی تربیت گاہ کے سرکاری مبلغ بن چکے ہیں۔ روشن خیال معاشرہ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ مسلم اُمہ کے نظریات کا قتال کر رہے ہیں۔ یہ کب تک بے سری بانسری بجاتے رہیں گے۔ ان کا دائرہ تنگ ہو چکا ہے۔ اب ان کے بھاگنے کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ ان کا حساب بے باک ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ کیا ریڈیو، ٹی وی پر دو تین ہزار مرد و زن کی فحاشی، بے حیائی، بدکاری، عریانی پھیلانے، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سہانے گیت سنانے والوں کا نام پاکستان ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کی سرکاری سرفرازی ہی اس کا تریاق ہے۔ دینِ محمدی ﷺ کی الہامی تعلیمات کا تیار کیا ہوا روشن ضمیر کردار و شخص ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا تدارک ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو خانہ جنگی نامعلوم کیا رُخ اختیار کرے گی اور کیا رنگ لائے گی۔ بے بس مخلوقِ خدا کی آنکھوں میں ظلم و جبر، ان کے معاشی اور معاشرتی قتال کی اذیتوں کے آنسو استحصالی نظام اور اس کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے طبقہ کی موت کا سندیسہ ہیں۔ عوامی عدلیہ سے التجا ہے کہ وہ مجرموں کا ہاتھ روکے، ان کو اور پاکستان کو عذاب الٰہی سے بچائے۔ آمین۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

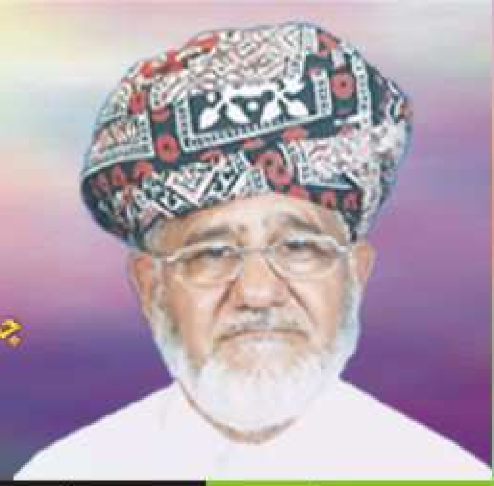
نمبر ۴۴۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف پاکستان میں سودی معاشی نظام مادہ پرست نام نہاد یہودیوں کا اپنالیا گیا ہے۔ چار قومیتی طبقاتی نظام یعنی برہمن، کھشتری، ویش، شودر کا انسانیت سوز نظامِ حیات ہندوازم کو سرکاری سطح پر کلاس ون، ٹو، تھری، فور کی شکل میں مسلط کر دیا ہوا ہے۔ ملک کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا طبقاتی حکومتی نظام، اس کی انتظامیہ اور عدلیہ کا معاشی، معاشرتی طبقاتی نظام کے عملی ورد کا حصہ بن چکا ہے۔ ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کی سیاست کے جرائم کے پی ایچ ڈی مجرمان حکمران بنتے چلے آرہے ہیں۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روح کے برعکس پاکستان کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا فرعون نگر، یہود نگر، ہنود نگر، یزید نگر کے نظریات کا مجموعہ بنا دیا گیا ہے۔

نمبر ۴۵۔ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف مخلوط تعلیم مخلوط حکومت اور مخلوط معاشرہ کے مخلوطی نظامِ حیات سے چادر و چار دیواری کے دینی نظامِ حیات اور اس کی تہذیب اور روح کو مسخ کر دیا ہے۔ پاکستان میں بسنے والی مسلم اُمہ کو مغربی کلچر جیسی مخلوط معاشرے کی فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری اور مادر پدر آزاد ماحول سرکاری طور پر ملک وملّت پر مسلط کر دیا ہے۔ جس سے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے مرد و زن نے جنسی، معاشی، معاشرتی، دین کش جرائم ملک میں پھیلا رکھے ہیں۔ کیا عدلیہ سولہ کروڑ مسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کو قرآنِ حکیم اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریاتی تضاد سے بچانے کا فریضہ ادا کر سکے گی۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس استحصالی ناسور کے کلچر کو اسلامی تہذیب کی بنیادوں سے باہر نکال پھینکنا ضروری ہے۔ تاکہ ملک وملّت اس لاعلاج بیماری سے نجات حاصل کر سکے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے دستور حیات، ضابطۂ حیات کو فوری طور پر نافذ العمل کرنا اشد ضروری ہے



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے عدل کش انتظامیہ، عدلیہ کے استحصالی اداروں کا تدارک قرآن حکیم، ۱۹۷۳ء کے آئین کے نفاذ میں مضمر ہے۔

نمبر ۱۔ حکومتی ٹولہ نے قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظریات کا تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیم مخلوط تعلیم کا سلسلہ ملک میں جاری کر رکھا ہے۔ ستر فیصد کسانوں کے لیے تمام ملک میں ایک انگلش میڈیم سکول، ایک کالج یا کوئی یونیورسٹی آج تک کسی دیہاتی علاقہ میں قائم نہیں کی گئی۔ دوسرا یہ کہ ملک کے اننتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند، ستر فیصد کسانوں اور عوام الناس کی اولادیں ملک کے تعلیمی اداروں کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی رائج الوقت انگلش میڈیم کی اعلیٰ تعلیم، اعلیٰ تعلیمی اداروں پر تعلیمی اجارہ داری مسلط ہے۔ جہاں سے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی سکالر تیار ہوتے ہیں۔ دراصل اسی تعلیمی برتری کی وجہ سے انگریز کا پروردہ جاگیردار، سرمایادار چھ سات ہزار حکومتی ٹولہ کیلئے حکومتی ایوان اور انکی اولادوں پر مشتمل مغربی تعلیم و تربیت سے آراستہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی پر مشتمل مراعات یافتہ سکالروں کا ماسٹر مائینڈ شاہی طبقہ حکومتی ایوانوں کا نظم و نسق چلانے پر مسلط ہوتا آرہا ہے۔ حکومتی ٹولہ پاکستان میں اپنی آفادیت کے قوانین فوجی ڈکٹیٹروں کے آڑ اور اسمبلی ممبران کے ذریعے قانون سازی کر کے پاکستانی عوام پر باطل، غاصب، استحصالی قوانین مسلط کرتا، انتظامیہ کی افسر شاہی، عدلیہ کی منصف شاہی، اور افواج پاکستان کی گن پوائنٹ پر اپنی مذہب کش غیر قرآنی، غیر اسلامی حکومتی رٹ مسلط کرتا آرہا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس طبقاتی نظام تعلیم نے ملّت کو صدرِ مملکت و ڈرائیور، جرنیل و بیٹ مین، وزیر اعظم و گن مین، جج و اردلی، افسر و ماتحت، حاکم و محکوم، کے معاشی معاشرتی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی استحصالی نظامِ حکومت کے جرائم کی اذیتوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔

ان کے استحصالی طبقاتی نظام حکومت کے ذریعے انہوں نے اذیتناک، دلسوز، عبرتناک اجرتوں اور مراعات کا مجرمانہ تضاد پیدا کر رکھا ہے۔ پاکستان کے ملکی وسائل ذرائع آمدن ملکی غیر ملکی تجارت، تجارتی اداروں، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، ملکی خزانہ، ملک کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی انتظامیہ، عدلیہ، افواج پاکستان اور ملک کی حکومت اور حکومتی اداروں پر انکی اجارہ داری مسلط ہے جو ملک کی سلامتی کیلئے بہت براشگون ہے۔ اسی وجہ سے ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند، اور پاکستان کے سولہ کروڑ عوام الناس ملک کے وسائل، ذرائع آمدن، اندرونی بیرونی تجارت، تجارتی اداروں، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، ملکی خزانہ، ملکی ایوانوں، ملکی اداروں سے محروم کر دئے گئے ہیں۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کا حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے شاہی طبقہ کے ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھانے والوں، ملک دولخت کرنے والوں، ۹۴ ہزار مسلم امہ کی بہادر اور جری فوجی سپاہ جیسے عظیم سپوتوں کو ہندوستان کا قیدی بنانے والوں، مشرقی پاکستان کو الگ کر کے بنگلہ دیش بنانے والوں، مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دینے والوں،، پھر نئے پاکستان کی چار نئی صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کا شاہی سپریم حکومتی ایوان مسلط کرنے والوں، پاکستان پر حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو چاروں صوبوں اور سینٹ کے حکومتی ایوانوں تک پھیلانے والوں، چاروں صوبوں پر حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حکومتی اجارہ داری اور رٹ مضبوط اور قائم کرنیوالوں، حکومتی ٹولہ کے ایوانوں، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی محلوں، شاہی اداروں، انمول قیمتی گاڑیوں، اربوں کے پٹرول گیس ڈیزل کے زرمبادلہ کا دھواں بنانے والوں، صوبوں کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، تجارتی اداروں، ملکی خزانہ پر قبضہ کرنے والوں، سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا قیدی، غلام محکوم بنانے والوں، پانی، گیس، بجلی کے ناقابل برداشت اضافی بلوں، مہنگائی کی سرنجوں، ٹیکسوں اور نئے ٹیکسوں کے اجرا کرنے والوں کی حکومتی رٹ کو کون چیلنج کر سکتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

جوملکی آئین توڑنے والےفوجی ڈکٹیٹر اسکے سیاسی حکومتی ٹولہ کوملکی غدار، ملک کے خلاف پالیسیاں، خفیہ معائدے کرنے والوں کو ملک دشمن کہے وہ طالبان اور دہشت گرد بنا کرانکا قتال اوراپنی ظلم وجبر کے ظلم کی حکومتی رٹ مسلط رکھتے جائیں۔ پاکستان کی پولیس، رینجر اور افواج پاکستان کی سپاہ ان قومی، ملی، دینی مجرموں کا کب تک ساتھ دے گی۔ یادرکھو سولہ کروڑ مسلم امہ انکی اولادوں پر مشتمل پولیس، رینجر، اور افواج پاکستان کی سپاہ ایک ہو چکی ہیں۔ اس سوچ کو بیدار کرنے اور مرکزیت عطا کرنے کا سہرہ ٹی وی اینکرز، اخبار نویس، تجزیہ نگار، کالم نویس اور ملکی، ملی مبلغوں کے سر پر ہے۔ علاوہ ازیں مجرم سیاستدانوں کا ایک دوسرے کے خفیہ معاشی جرائم، سوئس بنکوں میں جمع شدہ ایک دوسرے کے ڈالروں اور اندرونی، بیرونی جائیدادوں کے انکشافات کی گھناؤنی داستانیں انکی تباہی کا باعث بن چکی ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا فرسودہ نظام اور جرائم اور اسکا حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرموں کا نظام اور سسٹم اپنی موت آپ ہی مر چکا ہے۔ اب کسی وقت بھی انکا حساب چکایا جا سکتا ہے۔

نمبر۲۔ انگریز کی ورثہ میں ملی ہوئی انتظامیہ کے افسر شاہی کے ماتحت پولیس، رینجر کی لاکھوں پر مشتمل سپاہ، فوج شاہی کے زیر کمانڈ نو لاکھ فوجی سپاہ اور عدلیہ کی عدل کش منصف شاہی، ظالم، غاصب نظام حکومت کی ظالم انتظامیہ کی افسر شاہی کے ماتحت عملہ کی بیشمار سپاہ فوجی ڈکٹیٹر اور سیاسی حکومتی ٹولہ کی غلام، قیدی اور محکوم ہوتی ہے۔ افسر شاہی، فوج شاہی، منصف شاہی چھ، سات ہزار جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے مجرمانہ اقتدار کو تحفظ فراہم کرنے کی اہم کڑی ہے۔ اقتدار پرست مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے انگریز کے فوج، انتظامیہ، عدلیہ کے استحصالی حکومتی ادارے اور انکا استحصالی نظام اور سسٹم اسی طرح ملک وملّت پر مسلط رکھے بیٹھے ہیں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومتی، سرکاری بالادستی کے ذریعہ سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو محکوم، غلام اور قیدی بنانے کے لیے یہ باطل، غاصب، استحصالی انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کے ادارے اپنی حکومتی رٹ اور اپنے باطل، غاصب نظام حکومت کو جاری رکھنے کیلئے مسلط کرر کھے ہیں۔ اس نظام اور سسٹم کا تدارک ضروری ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۳۔ اعلیٰ طبقاتی تعلیمی اداروں کے فارغ البال دانشور حکومتی ٹولہ یا مراعات یافتہ طبقہ کی شاہی اولادیں پیدا ہوتی اور پروان چڑھتی رہتی ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی اکیڈمی کے حکومتی ٹولہ کے سپر نیچرل افراد ملک کی اسمبلیوں کے ایم پی اے۔ ایم این اے۔ سینٹر۔ وزیر، مشیر، سفیر، اپوزیشن لیڈران، سپیکروزیراعلیٰ، گورنر، وزیراعظم صدر پاکستان تیار ہوتے ہیں جو ملک کے عوام کی خدمت کرنے کے روپ میں کی ان کے وسائل، مال و دولت، خزانہ کو لوٹنے اور ملکی املاک کو اپنی ملکیتوں میں بدلنے اور ان پر حکمرانی کرتے آرہے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور اعلیٰ طبقہ کے اعلیٰ طبقاتی تعلیمی اداروں کے فارغ البال سرکاری اعلیٰ عہدیدار سیکرٹری وفاق، چیف سیکرٹری صوبائی، ایڈیشنل سیکرٹری، جائنٹ سیکرٹری ڈپٹی سیکرٹری وفاق وصوبائی حکومتوں کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ حکمرانوں کا حکومتی ہراول دستہ ہوتا ہے۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ اور ان کے جسٹسوں کا عدل وانصاف کا مراعات یافتہ حکومتی طبقہ چیف جسٹس وفاقی، صوبائی سپریم اور ہائی کورٹس اور ان کے جسٹسوں کا مراعات یافتہ طبقہ اور سیشن جج، ایڈیشنل سیشن جج، سینئر سول جج، سول جج کا عدلیہ کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ ان کے اشاروں پر ناچتا چلا آرہا ہے۔ ان کے حکم کے مطابق انتظامیہ، عدلیہ کے ادارے عوام النّاس کو کچلنے کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح افواجِ پاکستان کی بحریہ، فضائیہ اور زمینی افواجِ پاکستان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے کمانڈروں اور کور کمانڈروں کے عہدوں پر فائز ہوتا ہے۔ ملک کے تمام سرکاری، نیم سرکاری اداروں کے سربراہوں کے سرکاری شاہی مراعات یافتہ حکومتی عہدے ان کے لیے وقف ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر دور کے حکمران نظامِ حکومت کو چلانے اور اپنا کنٹرول مسلط رکھنے کیلئے انتظامیہ عدلیہ اور فوج کے اعلیٰ عہدوں پر اعلیٰ حکومتی ٹولہ اور ان کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے اپنی اپنی پسند کے دانشوروں کو فائز کر لیتے ہیں۔ اسی طرح طبقہ وائز کلاس تھری کا کلیریکل سٹاف اور کلاس فور کا اردلی سپاہی گن مین بیٹ مین، کسان، مزدور محنت کش ہنرمند اور عوام النّاس کے افراد ان کے محکوم اور غلام ہوتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



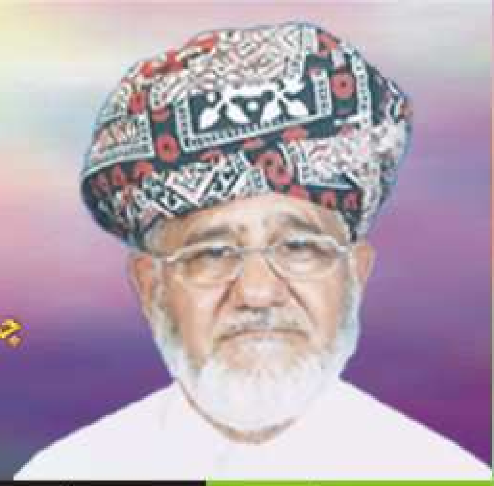
نمبر ۴۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا یہ معاشرتی ڈھانچہ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر کا ہندو ازم کے طبقاتی کلچر کا نظامِ حکومت ملک پر مسلط ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام عدل کی یہ کیسی عدلیہ ہے اور اس کا کیسا انوکھا عدل ہے کہ جج صاحبان کی تنخواہ سات لاکھ اور ان کے اردلی کی تنخواہ سات ہزار۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا عدلیہ کا ادارہ ازخود عدل کا قاتل ہے اور قرآنِ حکیم کا باغی اور اس کی توہین کا مرتکب ہے۔ پاکستان کے عوام عدلیہ اور ملک کے دوسرے سرکاری محکمہ جات کے سرکاری حکومتی طبقاتی معاشی معاشرتی تقسیم کی وجہ سے ملکی عوام قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف طبقات کی اذیتوں میں مبتلا اور قرآنِ حکیم کے باغی بنا دیے گئے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی حکمران اسلام کے چہرے پر ایک بدنما داغ بن چکے ہیں۔ ۶۳ سال کی تاریخ میں ایک چیف جسٹس سپریم کورٹ ایسا آیا ہے جو سولہ کروڑ عوام کی زبان بن کر ابھرا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن کو توفیق دیں کہ اسلام کے نفاذ کے کیس کو جو ایک طویل عرصہ سے عدالت عالیہ میں پڑا ہے۔ اس کا فیصلہ دے کر حکومتی ٹولہ کو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کا پابند بنا دیں۔ عبوری حکومت قائم کریں۔

نمبر ۵۔ اے سیاستدانو! اے حکمرانو! اے جرنیلو! اے منصفو! کتنے ظلم کی بات ہے کہ تم نے ملّت سے اس کا قرآنِ حکیم، اس کا آئین، اس کے نظریات، اس کے دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، اس کی تعلیمات، اس کا ماحول، اس کا ازدواجی کلچر چادر اور چاردیواری، اس کی تہذیب، اس کا مال و متاع، انگریز اور مارشل لا کی تیار کردہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے اقتدار کی تلوار سے چھین لیا ہے۔ کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ سولہ کروڑ عوام سے الفت نبی کریم ﷺ کا تمام عملی دستورِ حیات، نظامِ حیات حسنِ خلق، اسوۂ حسنہ سرکاری طور پر چھین رکھا ہے۔ ملّت کو عبادات کی روایات میں گم اور سرکاری طور پر دینِ محمدی ﷺ سے دوری کی سزا میں مبتلا کر دیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



نمبر ۶۔ اے دینی ، سیاسی ، فوجی رہنماؤ! مسلم اُمہ کو ہمیشہ تم یہ تصور پیش کرتے رہے ہو کہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام اسلام کے شورائی جمہوری یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام کے قریب ترین ہے۔ ملّت کو یہ بھی اب باور کراتے چلے آ رہے ہو کہ روشن خیال اسلام مخلوط طبقاتی تعلیم ، مخلوط طبقاتی حکومت اور مخلوط طبقاتی معاشرہ اسلام کا حصّہ ہے۔ حقوق نسواں کے نام پر ایک بہت بڑے دھوکے اور فراڈ کے ذریعے اپنی مستورات کو حکومت میں شامل کر کے ملکی وسائل ، مال و دولت خزانہ پر شب خون مار چکے ہو۔ دوسری طرف مظلوم و محکوم مسلم معاشرے کی ماں ، بہن ، بیٹی بیوی کے جسمانی تقدّس اور عصمت کی حرمت ، اس کی چادر و چار دیواری کو روند کر امریکی صدر کی پرسنل سیکریٹری کے ساتھ ناجائز جنسی تعلق اور مراسم کی پیروی کرنے کے کلچر کو جاری کر چکے ہو۔ غریبوں کی بیٹیوں کو اچھی تنخواہوں اور شاہی سہولتوں کے عوض اپنی تنہائیوں کی زینت بنانے اور ایک مجبور ، بے بس سرکاری داشتہ بنانے کا عمل جاری کر چکے ہو۔ لیکن یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ تم اور تمھارا ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت سے اکٹھا کیا ہوا سیاسی حکومتی ٹولہ اتنی سی بات کو سمجھ نہیں پایا کہ اسلام اور کفر کی حدیں بھی بالکل قریب ترین ہیں لیکن کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے۔ تم ملّت کی مستورات کی عصمت و عفت حرمت اور تقدّس کو پامال کر چکے ہو ۔ یہ عمل مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت برٹش لا ، امریکن لا ، انڈین لا ، جیوری پروڈینس کی روشنی میں قابل قبول ہے لیکن قرآنِ حکیم کی تعلیمات میں نہیں۔ حکومتی ٹولہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام کی حکومت کرتے جائیں۔ سولہ کروڑ عوام کیوں نہ قرآن حکیم کی حاکمیت قائم کریں۔

نمبر ۷۔ پاکستان کے سیاسی اسلامی جماعتوں کے رہنما اور عدلیہ کے چیف جسٹس اس بات کی وضاحت فرماویں کہ ملک میں تمام دینی مدارس ، مساجد ، اور عوام صرف اور صرف اسلامی تعلیمات پڑھنے اور سننے کی حد تک محدود نہیں ہو چکے۔ دوسری طرف مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کے زیر قیادت غیر اسلامی ، مخلوط طبقاتی انتظامی و عدالتی نظام۔ مخلوط طبقاتی معاشی و معاشرتی نظام۔ مخلوط تعلیمی ، فاجرانہ ، فاسقانہ ، منافقانہ ، دین کش باطل حکومتی نظام۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مردوزن کے بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زنّا کاری کے کلچر پر سرکاری پابندی ختم کردی گئی ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ایسے قوانین وضوابط اور ان کی تعلیمات کو ملکی سطح پر رائج رکھنے، اس کی پیروی کرنے کے بعد مسلمان کہلانا کہاں تک جائز ہے!۔ ملّت کو مطلع فرماویں کہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مخلوطی نظامِ حکومت کی اطاعت کے بعد مسلم اُمہ کو کس نام سے پکارا جاسکتا ہے! کیا حقوق نسواں کے نام پر ان کی ہی مستورات کا معاشی معاشرتی ڈاکہ جاری رکھنا اور فحاشی، عریانی، بے حیائی بدکاری، زنّا کاری کا مخلوط مغربی کلچر مسلم اُمہ کی بیٹیوں پر مسلط رکھنا قرآنِ حکیم کے نظریات کے مطابق جائز ہے۔ اب عدلیہ آزاد ہے اور عوام بیدار ہیں۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لائے۔ اس معاشی معاشرتی کینسر کا علاج از خود ہو جائے گا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے امریکہ اور اس کے اتحادی ٹولہ کو اپنے اقتدار کو طول دینے کی خاطر قرآنِ حکیم کی بے حرمتی اور اس کے دستورِ حیات، ضابطہ حیات کو ملکی سطح پر ختم کر کے خوش کرنا بڑی بدنصیبی کا عمل ہے۔

نمبر ۸۔ کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں درج ہے، کہ کسی بدکردار، رہزن، زانی، شرابی، راشی مرتشی بدبخت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کے کردار کو جو سرکاری سطح پر قانون سازی کے ذریعہ قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات، ضابطۂ حیات کے خلاف قوانین مسلط کرے۔ اس ٹولہ کے ارباب اقتدار یا ایسے سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ کے خلاف قرآنِ حکیم کی حرمت پامال کرنے اور اس کی سرکاری سطح پر بالادستی کو نافذ نہ کرنے کی بات نہیں کی جاسکتی۔ کیا اس ٹولہ کو نیست و نابود کرنا اور ان کی اجارہ داری سے سولہ کروڑ عوام کو نجات دلانا عدلیہ کا فرض نہیں۔ یہ کب تک اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو دہشت گرد بناتے رہیں گے۔ عوام کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے معاشی، معاشرتی اور دینِ محمدی ﷺ کے خلاف استحصالی نظام کو ختم کرنا ہوگا۔





کیا یہ افواجِ پاکستان کی توہین ہے یا افواجِ پاکستان کے انمول ادارے کا تحفظ ہے؟۔ یہ فوجی جوان ملّت کی شان، غازی بھی، مجاہد بھی اور شہادت کی زندگی کے وارث بھی اور پاکستان کی پہچان بھی ہیں۔ چند فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی ٹولہ کے مجرمانہ طرزِ حیات کو افواجِ پاکستان کی سپاہ کی توہین یا بے حرمتی سمجھنا ایک نابلد سوچ ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظامِ حکومت کا استحصالی کلچر افواجِ پاکستان کے بدقماش فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ کا مقدر بنا دیا گیا ہے۔ فوج کی سپاہ اور عوام النّاس اس کا شکار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ انمول فوج اور فوجی جوانوں اور سولہ کروڑ عوام کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

نمبر ۱۰۔ کیا پاکستان کے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین، نظریات، تعلیمات اور اسلام میں افسر شاہی، منصف شاہی، جرنیل شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے وزیروں، مشیروں، سفیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے لیے کلبوں کا اجرا کرنا۔ عیش و عشرت کے ان جیسے مے کدوں کو آباد کرنا، مساج سنٹروں کا اجرا کرنا اور ان کو شاہی غیر دینی لوازمات اور سرکاری تحفظات سے محظوظ ہونے کی اجازت دینا جائز ہے۔ اسی طرح ان کو سرکاری خزانہ کو ان کے تیار کردہ مجرمانہ قوانین کے مطابق لوٹنے کی اجازت دینا جائز ہے۔ کیا اس معاشی، معاشرتی طبقاتی حکومتی نظام کو ختم کر کے ملک کے سولہ کروڑ عوام اور سپاہ، انکے بیوی بچوں اور ماں باپ کے بنیادی حقوق ادا کرنا مناسب ہے یا نہیں! کیا ملک کے سولہ کروڑ عوام کو غربت، مفلسی، تنگ دستی، بیروزگاری سے نجات دلانا اور ان کے بنیادی حقوق کو ادا کرنے کی بات کرنی چاہیے؟ کیا اس شاہی حکومتی ٹولہ اور شاہی حکومتی مراعات یافتہ طبقہ کی تعیش کی زندگی کو ختم کر کے اعتدال و مساوات کا نظام پاکستان میں قائم کرنا چاہیے؟ کیا سولہ کروڑ اہلِ وطن عوام، ملکی سپاہ اور ان کی نسلوں کو بیروزگاری الاؤنس، علاج معالجہ کی سہولت مہیا کرنا ضروری نہیں ہے؟ کیا یہ مجرم حکومتی ٹولہ ایسا کر رہا ہے۔ کیا قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنا، ان مساج سنٹروں کے عیاشی کے اڈوں کی بات کرنے والوں کو دہشت گرد بنا کر ان کا قتال کرنا جائز ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا ان کے خلاف مقدمہ دائر کروانا جرم ہے۔ دیکھیے چیف جسٹس آف پاکستان ان کے خلاف کیا کاروائی عمل میں لاتے اور ان جرائم کا کیا تدارک کرتے ہیں۔ ان کو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ فوری طور پر کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عظیم عطا فرماویں! آمین۔ ملک میں قرآن کے خلاف جنگ کو بند کریں۔

نمبر ۱۱۔ پاکستان کے آئین اور قرآن حکیم کے آئین کے مطابق مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا رائج الوقت ملک میں سودی معاشی نظام جائز ہے! کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ حکومتی نظام کے تحت حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو صرف سود پر قرضوں کی بھاری رقوم کا اجرا کرنا۔ علاوہ ازیں اسی ٹولہ کو کم سے کم سودی ریٹ پر قرضوں کا اجرا کرنا، پھر ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت ان قرضوں کو اس شاہی ٹولہ اور شاہی طبقہ کا ایک دوسرے کو معاف کرنا اس مجرمانہ نظامِ حکومت کا حصّہ ہے۔ اسی سودی معاشی طریقہ کار سے تمام ملک اس استحصالی ٹولہ، شاہی طبقہ کی وراثت بن چکا ہے۔ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف سودی معاشی نظام کو مسلط رکھنا دینِ محمدی ﷺ کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔ کیا اس اجتماعی جرم کو روکا نہیں جا سکتا۔ کیا افواجِ پاکستان اور عدلیہ کے سربراہ مل کر ان جرائم کا تدارک کر نہیں سکتے۔ کیا پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے مجرمانہ طبقاتی نظامِ حکومت کا نظام جو ہندوازم کے طبقاتی نظامِ حیات براہمن و شودر کی بنیاد پر مشتمل ہے۔ یعنی کلاس ون، ٹو، تھری فور کو سرکاری سطح پر مسلط کرنا۔ آئی جی، سپاہی، جج، اردلی، جرنیل، بیٹ مین، وزیراعظم، گن مین، صدرِ مملکت، ڈرائیور مسلم اُمہ کی نسلوں پر سات لاکھ اور سات ہزار کی تفاوتی، طبقاتی، استحصالی تنخواہوں اور شاہانہ مراعات کا معاشی فرق اور ان گنت شاہی سہولتوں کا نظام مسلط رکھنا جائز ہے۔ کیا یہ نظام عدلیہ کے چہرے پر ایک بدنما داغ نہیں؟۔ کیا عدلیہ انصاف کے تقدّس کو بحال کرے گی۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۱۲۔ کیا پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ جرنیل اور بیٹ مین، وزیر اعظم اور گن مین، افسر و ماتحت، منصف و اردلی، آقا و غلام، صدر مملکت و ڈرائیور، جرنیل و بیٹ مین، برہمن و شودر کا ہندو ازم کا طبقاتی معاشی اور معاشرتی رائج الوقت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت مسلط کر کے ملّت کے اجتماعی حقوق کو ایک رہزن کی طرح لوٹنا اور اہلِ وطن کو محکوم بنانا جائز ہے! اس تفاوتی، طبقاتی، استحصالی اذیّتناک غیر دینی نظام کو مسلط رکھنا جائز ہے۔ کیا عدلیہ کا سربراہ اور افواجِ پاکستان کا سربراہ قرآنِ حکیم کے آئین کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

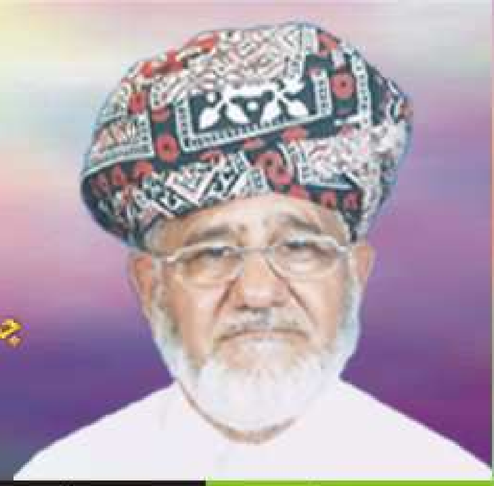
نمبر۱۳۔ کیا پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ انگریز کا مفتوحہ ملک اور محکوم عوام پر مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت، اسکی عدلیہ اور انتظامیہ کا بے دین مجرمانہ اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ استحصالی نظامِ و سسٹم پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئین، دستور حیات، نظامِ حیات کے خلاف جاری رکھنا جائز اور ضروری ہے! سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، سیاسی رہنماؤں اور فوج کے سربراہ سے ۱۹۴۷ کو اسلام اور اسلام کے نفاذ کے نام پر شہادتیں پیش کرنے والی تمام معصوم روحیں ایک سوالیہ نشان بنے کھڑی ہیں۔ کیا پاکستان مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے لیے یا قرآنِ حکیم کی سرفرازی کے لیے بنایا گیا تھا؟ حکومتی سیاسی ٹولہ، چیف جسٹس سپریم کورٹ اور فوجی ڈکٹیٹر اس کا جواب دیں۔ عوام کا حق ہے کہ وہ ان کا گریبان پکڑیں۔

نمبر۱۴۔ کیا پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ انگریز کا محکوم ملک پر مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت قائم رہیگا۔ باطل، غاصب مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مطابق انتظامیہ رشوت، سفارش کے طریقہ کار سے مجرموں کو ایف آئی آر سے نکال کر بے گناہ، معصوم اور بے ضرر انسانوں سے جیلیں بھرتی جائے اور موت کا قانونی پھندہ انکے گلے میں ڈالتی چلی جائے۔ عدلیہ کو ایسے کیسوں کو برائے سماعت بھیجتی جائے۔ عدلیہ ان کے بوگس، بے بنیاد، جھوٹے درج کیے ہوئے پولیس کیسوں کے مطابق کسی قسم کی تفتیش یا انکی حقیقت جانے یا کسی قسم کی انکوائری کے بغیر عدلیہ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ایسے معصوم و بے گناہ افراد کو پھانسی پر لٹکاتی چلی جائے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



جبکہ انتظامیہ، عدلیہ، وکلا اور عوام النّاس ہر چند کہ وہ اصل حقائق سے واقف ہوں۔ یہ کیسا مجرمانہ نظامِ حکومت ہے! یہ کیسا انتظامیہ عدلیہ کا قرآنِ حکیم کے خلاف کفر کا مجرمانہ نظام مسلط ہے۔ جس کا ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک کوئی علاج میسر نہیں آیا۔ ملک میں معصوم، بیگناہ افراد کا قانونی قتال کب بند ہوگا۔ چیف جسٹس کے دفتر میں قرآنِ حکیم کے نفاذ کا کیس برائے سماعت پڑا ہے۔ اس کا کب فیصلہ ہوگا۔ ملک میں معصوم اور بے گناہ افراد کا قانونی قتال کب ختم ہوگا۔ انتظامیہ، عدلیہ کب تک ان جرائم کی داستانوں کی تاریخ مرتب کرتی جائیگی۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے نظام عدل کے عدلیہ کے دانشور طبقہ بوگس، جھوٹے، بے بنیاد، جعلی سول کیسوں کا اندراج کرتا رہیگا۔ سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں، نسل درنسل بے رحم، عدل کش عدلیہ کے دروازے پر انصاف کی بھیک کیلئے ترستی، تڑپتی، مالی بدنی اذیتوں کے دوزخ میں جلتی بھسم ہوتی رہیں گی۔ کب تک سرمائے دار کا لائق وکیل اور غریب، کمزور، مالی طور پر اپاہج عوام الناس کا کمزور وکیل انصاف کی جنگ جیتتے اور ہارتے رہیں گے۔ کب تک ایس ایم ظفر، اعتزاز احسن جیسے وکلا کا معاشی دہشت گرد طبقہ کروڑوں کی فیس لے کر ہر ماہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ کی نئی قانونی کتاب پی ایل ڈی مرتب کرتے جائیں گے۔ ملک کی عدل کش عدلیہ فوجی سیاسی حکومتی جاگیردار سرمایادار ٹولہ اور سرمایادار شاہی طبقہ کی داشتہ بن چکی ہے۔ عظیم وکلا، دانشور وکلا، بدنصیب وکلا اپنی بڑی بڑی فیسوں کے عوض اپنی انمول ضمیر کو فروخت کرتے، معصوم عوام کو مجرم اور مجرموں کو معصوم بناتے، فوجی ڈکیٹٹروں اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جو ملک کا آئین توڑتے، ملک سے غداری کرتے، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرتے، ملک دولخت کرتے، این آر او کے مجرموں کو بار بار ملک کی حکومتیں دیتے آرہے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام الناس جوان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی عدلیہ کے مجرموں کے خلاف آواز اٹھائیں انکو طالبان اور دہشت گرد بناتے، انکو جھوٹے کیسوں اور سچے فیصلوں سے تختہ دار پر لٹکاتے چلے جارہے ہیں۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۱۵۔ کیا پاکستان کے ۱۹۷۳ء اور قرآن حکیم کے آئین میں درج ہے کہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی رائج الوقت سول کورٹ میں درج ہونے والے جھوٹے بے بنیاد اور بوگس اَن گنت کیس دائر ہوتے رہیں۔ ان کے متعلق انتظامیہ، عدلیہ، سیاستدان، حکمران، مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر اور سولہ کروڑ عوام الناس اور ان کی نسلیں اچھی طرح جانتے بھی ہوں کہ بیگناہ اور بے ضرر انسانوں کو ان کیسوں میں ملوث کر کے ان کی زندگی کو اجیرن بنا دیا جاتا ہے۔ صبح سے شام تک یہ معصوم لوگ ایک بدترین مجرم کی طرح مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی ان بے حس اور بد کردار عدالتوں اور ان کے منصفوں کے سامنے کھڑے رہنے کی سزا برداشت کرتے رہیں۔ کیا اس حقیقت کو کوئی جھٹلا سکتا ہے۔ سو، ڈیڑھ سو کیسوں کی لسٹ کے مطابق پہلے عدالت کا اہلمد گیارہ بجے تک حاضری لگاتا رہے۔ اس کے بعد تین چار بجے تک عدالت اور جج کے روبرو حاضر ہونے کے لیے عدالت کے باہر ایک مجرم کی طرح کھڑا رہنا اور عدالت کے ہلکارے کی آواز سننے کا منتظر رہنا لازم ہو۔ ورنہ کیس ایک لمحہ کی غیر حاضری کی بنا پر خارج کر دیا جاتا ہو۔ مختلف امراض میں مبتلا اور خاص کر شوگر کے مریضوں کو پیشاب کی تکالیف کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ستر، اسی سال کے بوڑھے انسان پر اس عدالتی نظام کا کیا اثر پڑتا ہے۔ وہ بے حس انسانیت سوز مجرمانہ عدالتی نظام اور اس کا مراعات یافتہ عدلیہ کا شاہی منصفوں کا بے رحم طبقہ، ان کے سسٹم کو چلانے والے سرکاری اہلکار اور اعلیٰ و ادنیٰ ناگزیر وکلا کا سسٹم انسانیت کو بے پناہ اذیتوں میں گزارنے کا مجرم ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی عدل کش عدلیہ کے منصف، وکلا اور متعلقہ سٹاف پر مشتمل نظام عدل، معاشرے کے چہرے پر بدنما داغ بن چکا ہے۔ دور دراز کے علاقوں سے عدالت تک پہنچنے کے بے پناہ اخراجات۔ وکیلوں کی فیسوں کی سزا۔ منشیوں کے طلبانے اور کیس کی کاپیاں لینے کے اخراجات۔ ریڈروں سے لمبی اور چھوٹے عرصہ کی تاریخیں لینے کی مالی سزا۔ وکلا کا دوسری پارٹی سے مک مکا کر لینے کے المیہ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ غبن کے کیسوں میں کروڑوں میں فیسیں وصول کر کے یہی بے ضمیر مجرم وکلا جرائم کے حصہ دار بن جاتے ہیں۔ دو تین کیسوں کی سماعت، بقایا کو سالہا سال تک عدالتوں کے اس طریقہ کار اور سرکاری سسٹم کا ایندھن بنانے کی گھناؤنی سزا عوام الناس کو جاری رہتی ہے۔ بے رحم اور بے ضمیر چیف جسٹس آف سپریم کورٹ، تمام عدلیہ کے منصف انصاف کے تقاضوں کو پورا کر کے باضمیر انسان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۱۶۔ جھوٹے کیس سفارش، رشوت، کرپشن سے سچے بنانے کی اذیتناک سزا۔ کیس کا فیصلہ ہو جائے تو نئی عدالت میں نئے اپیل کے کیسوں اور اخراجات برداشت کرنے کی سزا۔ اس کے بعد ہائی کورٹس میں اپیلوں اور اعلیٰ وکیلوں کی فیسوں کی سزا۔ عمریں بیت جاتی ہیں۔ کیس دوسری نسلوں کو ٹرانسفر ہو جاتے ہیں۔ یہ عدالتی نظام کا ایک ایسا بیہودہ، اسلامی آئین کے خلاف عبرتناک عدلیہ کا مجرمانہ سسٹم اور طریقہ کار ہے جو سولہ کروڑ مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط ہے۔ یہ ادارہ ملک میں انارکی پیدا کرتا اور اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ جج بھی بڑھتے رہتے ہیں۔ ملک کا خزانہ بھی لٹتا رہتا ہے۔ بوگس کیس ان سے کئی گناہ زیادہ درج ہوتے رہتے ہیں۔ عوام کرپشن، سفارش رشوت اور طوالت کی اذیّتوں سے دوچار ہوتے رہتے ہیں۔ معصوم، بے گناہ عوام النّاس ججوں، اہلمدوں، وکیلوں ان کے عملہ کی اذیّتوں کے کینسر کا شکار ہو کر دم توڑتے جاتے ہیں۔ لائق وکلا، اعلیٰ فیس والے وکلا، ہر روز عدالتوں کے قوانین کا رُخ بدلتے اور نئے قوانین جنم دیتے رہتے ہیں۔ تین کروڑ سے لے کر سات کروڑ تک فیس وصول کرنے والے وکیل ملک میں جرائم کی آبیاری کرتے ہیں۔ کمزور مدعی کب سرمائے دار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ انصاف وکیلوں اور عدالتوں کے ذریعہ بکتا ہے۔ کسی جھوٹے کیس دائر کرنے والے مجرم کو کوئی سزا نہیں دی جاتی۔ عدالتیں کوئی ہرجانہ یا جرمانہ تک کسی جھوٹے کیس دائر کرنے والے مجرم کو نہیں کرتیں۔ اگر کیس دائر ہونے سے قبل عدالت دونوں پارٹیوں کو پابند کر لیتی کہ جھوٹا کیس دائر کرنے والے شخص کو دس سال قید اور دس لاکھ جرمانہ کی سزا قبول کرنی ہوگی۔ تمام اخراجات، ذہنی، بدنی اذیّتوں کا کلیم بھی مستحق پارٹی کو ادا کرنا ہوگا۔ ایسا کیا جاتا تو عدلیہ کے چند جج رہ جاتے۔ ان کی وافر تعداد بھی ختم ہو جاتی۔ ملک سے عدالتی جرائم اور مجرموں کا خاتمہ بھی ہو جاتا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے عدلیہ کا ایسا نظام سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں پر اپنی حکومتی بالادستی قائم کرنے کے لیے مسلط کر رکھا ہے کہ جرائم بھی بڑھتے جائیں اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ طبقہ بھی پھیلتا جائے اور ان کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظامِ حکومت بھی اپنی جڑیں مضبوط کرتا جائے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان کی ترقی ان مجرم اداروں کے طبقہ کے افراد کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی انتظامیہ عدلیہ کے اداروں پر مشتمل مجرمانہ نظامِ حکومت کو ختم کرنا ہوگا۔ اگر مناسب سمجھیں تو چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان ان نکات کی روشنی میں ضروری کاروائی عمل میں لائیں۔ عدلیہ اور انتظامیہ سے منسلک افرادی قوّت، وکلا کو سائنس، انڈسٹری، زراعت، فارن سروس، تعلیم کے شعبوں میں ان کی فطرتی پیدائشی عظمتوں کو بروئے کار لانا ایک عمدہ شگون ہوگا۔ کیا ان اداروں اور ان کے جرائم سے افادیت حاصل کرنے والے مجرم اس کا تدارک کریں گے۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کی عدلیہ قرآنِ حکیم کی بے حرمتی کی مجرم نہیں! افواجِ پاکستان کے سربراہ اور چیف جسٹس سپریم کورٹ کے کندھوں پر اس کی ذمہ داری ہے۔ وہ اپنا فریضہ ادا کریں۔ ورنہ۔۔! جہاں عدل نہ ہو وہاں ملک قائم نہیں رہ سکتے۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کی عدلیہ قرآنِ حکیم کی بےحُرمتی کی مجرم نہیں!

نمبر ۷/۱۔ عدلیہ، انتظامیہ، سیاسی اور مارشل لا کے ڈکٹیٹر حکمران ملک کے سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو ایک کینسر بن کر چمٹ چکے ہیں۔ ہر ماہ نئے قوانین و جرائم کی پی ایل ڈی شائع ہوتی چلی آ رہی ہے۔ انتظامیہ اور عدلیہ کے ادارے ملّی مجرم بن چکے ہیں۔ یہی عدلیہ چار مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹروں کو ملکی عوام کو فتح کرنے، مارشل لا نافذ کرنے اور ان کی غیر آئینی حکومتوں کو جائز قرار دینے اور تحفظ دینے کے مجرم، ایک دہشت گرد کا رول ادا کر چکے ہیں ہیں۔ عدلیہ ایک مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی مجرمانہ نظامِ حکومت کی کڑی ہے جس کو مارشل لا کے غاصب فوجی ڈکٹیٹر، بدکردار سیاستدان اپنے تحفظ اور استحصالی طبقاتی غیر آئینی، غیر اسلامی حکومتی بالادستی مسلط کرنے اور ہر مجرم کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے بروئے کار لاتے چلے آ رہے ہیں۔ انتظامیہ، عدلیہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرموں کے تحفظ اور عوام الناس کے حقوق کو کچلنے کے فرسودہ و انسانیت سوز ادارے ہیں۔ ان کا تدارک قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ میں مضمر ہے۔





نمبر ۱۸۔ ۶۳ سال کے طویل عرصہ کی تاریخ میں عدلیہ کے یہ پہلے سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری آئے ہیں جنھوں نے اس برائی کا تدارک کرنے کی جرات کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔ وکلا اور عوام نے حکومتی جرائم کو ختم کرنے اور عدلیہ کو سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر حکومتی ٹولہ سے آزاد کرانے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ ورنہ یہ ادارہ تو سیاسی فوجی غاصب حکومتی ٹولہ اور ہارس ٹریڈنگ، نظریۂ ضرورت کے مجرم سیاستدانوں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے ٹولہ کا پرسنل سرونٹ بن کر ان کے جرائم کو تحفظ فراہم کرنے اور ملّت کے حقوق کو روندنے کے حکومتی احکام کی بجا آوری کرتا چلا آ رہا تھا۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کا سورج طلوع ہونے والا ہے۔ ملک میں خانہ جنگی سے بچنے کیلئے آزاد عدلیہ فوری طور پر قومی حکومت بنائے، حکومتی ایوانوں کی بجائے انکو سادہ کٹیا ایک عام کسان، محنت کش، ہنرمند ایک معلم، ملکی سپاہ کے مطابق ضروریاتِ حیات مہیا کرے۔ مراعات یافتہ طبقہ از خود اپنی موت آپ مر جائے گا۔ مجلس شوریٰ کے نظام کے تحت اسلامی جمہوریت کا نظامِ مملکت کو رائج کرے۔

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان کے نام

عنوان: سیاسی، فوجی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کا قرآنِ حکیم کے آئین نظریات کے خلاف روشن خیال اسلام کے نام پر مخلوط حکومت، مخلوط افواج ، انتظامیہ، عدلیہ اور مخلوط معاشرہ کا نفاذ۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی قرآنِ حکیم، اسکے آئین نظریات کے خلاف کھلی بغاوت۔ کیس برائے ضروری سماعت پیش ہے۔

نمبرا۔ پاکستان دوقومی نظریات کی روشنی میں معرض وجود میں آیا اور پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے، اس میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ نے مادہ پرست فلاسفرز کے ابلیسی نظریات جو مخلوق کو مانتے ہیں اور خالق کو نہیں مانتے اور مادہ پرستی، مادی وسائل، مادی قوت کی پوجا کرتے ہیں، انکے خود ساختہ قوانین وضوابط، نظام وسسٹم پر مشتمل برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا جیوری پروڈینس کی روشنی میں تیار کردہ استحصالی نظامِ حکومت پاکستانی ۱۶ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں پر قلیل سے فوجی سیاسی پانچ چھ ہزار دہشت گرد حکومتی ٹولہ نے مسلط کر رکھا ہے۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام الیکشن کے ذریعے چنے ہوئے اسمبلی ممبران اور انکا تخلیق کردہ ابلیسی نظامِ حکومت، اسکے قوانین وضوابط، نظام وسسٹم قرآنِ حکیم کے نظریات تعلیمات اور نظام مملکت کو چلانے والے نظام سلیکشن کے چناؤ کے متضاد اور خلاف مسلم امہ اور انکی نسلوں پر مسلط کر رکھا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشنوں پر مادی قوت، افرادی طاقت، اعلیٰ وسائل، بہترن ذرائع آمدن، ملکی دولت، ملکی خزانہ پر قابض ملک کے پانچ چھ ہزار جاگیردار سرمایادار ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔





جسکی وجہ سے حکومتی ٹولہ، انکی نسلوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ سولہ کروڑ مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو صوبائی، وفاقی، سینٹ کی اسمبلیوں کے حکومتی ایوانوں اور فوج شاہی، افسر شاہی منصف شاہی کے شاہی حکومتی اداروں سے محروم کر رکھا ہے۔ حکومتی ایوانوں اور حکومتی فوجی انتظامیہ، عدلیہ کے اداروں پر حکومتی بالا دستی کی وجہ سے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا اپنی من پسند کے باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کے ذریعے انکا معاشی معاشرتی نظریاتی قتال او، استحصالی نظام حکومت جاری کر رکھا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ ایک ایسا باطل غاصب استحصالی نظامِ حکومت ہے۔ جس سے مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات اور تہذیب کے منافی، متضاد طبقاتی نظام حکومت مخلوط نظام حکومت، طبقاتی مخلوط معاشرہ، طبقاتی مخلوط معاشی تقسیم، براہمن وشودر، حاکم ومحکوم کا معاشی، معاشرتی نظام حکومت کے ذریعے اسلامی تہذیب کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی کلچر کا قیدی، غلام اور محکوم بنا رکھا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کی حکومتی بالا دستی قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف جیسے تمام انمول اصولوں کے خاتمہ کی وجہ بن چکی ہے۔ پاکستان پر فوجی ڈکٹیٹروں اور جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی طبقہ کی اجارہ داری رائج ہے۔ جسکی وجہ سے مسلم اُمہ، اس کی نسلوں کا معاشی، معاشرتی، نظریاتی، تعلیمی، استحصال اور فزیکل قتال جاری ہے۔ اس طرح اہلِ پاکستان، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ایک اذیّتناک نظریاتی، اقتصادی، معاشی معاشرتی باطل، غاصب استحصالی المیہ سے دوچار ہے۔ اس وقت پاکستانی عوام کا بنیادی مسئلہ قرآنِ حکیم، اسکے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں، اسکے اسلامی دستورِ حیات، جسکی خاطر پاکستان معرض وجود میں آیا تھا، اسکے کردار وتشخص اور اس کی تہذیب کو بحال کرنا مسلم امہ اور انکی نسلوں کا بنیادی مسئلہ ہے۔

نمبر۲۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ضابطۂ حیات کے سیاسی جماعتوں کے جاگیردار، خان بہادر، وڈیرے، سرمایہ دار، بدقماش، جابرو ظالم غدّار، اقتدار پرست انگریز کے مسلط شدہ شاہی ٹولہ اور ان کی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے لیے وقف ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اقتدار کی جنگ جیتنے کے لیے الیکشنوں کے اصول وضوابط وہی ہیں جو انگریز کے دور سے چل آرہے ہیں۔ جس پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا غاصب انگریز کا پروردہ چھ، سات ہزار معاشی معاشرتی دہشت گردوں کا ٹولہ مسلط ہوتا چلا آرہا ہے۔ ان کا قرآنِ حکیم، اس کے آئین، نظریات اور اس کے مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت اور اس کی تعلیمات اور تہذیب وتمدن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا حکومتی ٹولہ تو قرآنِ حکیم کو چھوڑ کر باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے مغربی ابلیسی اتحادی ٹولہ کے دانشوروں کی بیعت کر چکا ہے۔

نمبر۳۔ قرآنِ حکیم کے دستورِ مقدس اور اس کی تعلیمات اور دستورِ حیات کو ملکی سطح پر رائج کرنا اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے منشوروں اور انکے تخلیق کردہ ضابطۂ حیات، نظامِ حیات کے طریقہ کار کو ختم کرنا از بس ضروری ہے۔ دونوں کے نظریات، دستورِ حیات اور ضابطۂ حیات ایک دوسرے سے بالکل جدا اور متضاد ہیں۔ اقتدار اور حکومتوں کے طالب جاگیردار، سرمایہ دار، بدقماش مادہ پرست مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی نظامِ حکومت کا ایک رہزن سیاسی حکومتی ٹولہ ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا روشن خیال اسلام اور اس کا سیاسی، فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ اور مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاسی جماعتوں کے رہنما قرآنِ حکیم کے آئین، اس کے نظریات، اسکی تعلیمات، اسکے تعلیمی اداروں اس کے دستورِ حیات اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کی منزل کے راہی نہیں ہو سکتے۔ سومنات کی پوجا کرنے والے کلمۂ حق کی ضرب کے وارث نہیں ہوا کرتے۔ دینِ محمدی ﷺ کے نظریات اور تعلیمات سے پروان چڑھا ہوا کردار و تشخص روشن ضمیر ہوتا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ابلیسی حکومتی ٹولہ طبقاتی مخلوط معاشرہ، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے مساج سنٹروں کا روشن خیال غیر اسلامی معاشرہ تیار کرتا ہے۔ روشن ضمیر کردار و تشخص اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں کا مظہر ہوتا ہے۔ روشن خیال اور روشن ضمیر کردار ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔

نمبر۴۔ اصحاب صفہ، ان کا دینی ادارہ جو مذہب کی الہامی تعلیمات اور اس کے کردار کے حصول کا محور ہے۔ دینی اصحاب و کردار، وہ طیّب ہستیاں ہوتی ہیں جو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں، کلبوں یا ان کی اسمبلیوں میں نہیں پلا کرتیں۔ قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات، دستورِ حیات اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا فریضہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے تعلیمی اداروں کی اکیڈمی کے فارغ البال فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے سرکاری سکالروں کا مقدر نہیں ہوتا۔ یہ طیّب فریضہ حق سچ کے عالمِ دین، درویش، فقیر اور بوریا نشین دینی اداروں کے فارغ التحصیل ہی ادا کر سکتے ہیں۔ یہ الہامی علم اور طرزِ حیات مسجد شریف اور اصحابِ صفہ یا ان جیسے دینی اداروں میں پلتا، انکی صحبت سے پروان چڑھتا ہے۔ جو بنی نوع انسان کی خدمت اور حرمت کے طیّب فریضہ کو ادا کرتا ہے۔

نمبر۵۔ ۱۹۴۷ء کی آزادی کے بعد پاکستانی عوام انگریز کے مسلط کیے ہوئے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی فتنہ اور المیہ میں اسی طرح مبتلا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پوری ملّت کو دردناک واقعات اذیّت ناک تکلیف دہ مصائب اور خوفناک حالات میں مبتلا ہونا پڑا۔ پاکستان میں مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کی بد عملی، بدعہدی، اخلاق سوزی ظلم و تشدد، لوٹ کھسوٹ، ناانصافی حق تلفی، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو کچلنے کی تعلیم و تربیت اور مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت اور طبقاتی نظام حکومت کے ذریعے ملکی وسائل، خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے اور مذہبی تہذیب کو کچلنے کا نظام حکومت جاری رہا۔ پاکستان مغربی ابلیسی جمہوریت کے کفر کے کلچر کی درس گاہ بنا دیا گیا ہے۔ مسلم اُمہ نفرت، نفاق اور مغربی دانشوروں کی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات کی سیاست اور جماعتوں میں بکھرتی چلی جا رہی ہے۔ وحدت قرآن کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے سیاسی رہنماؤں کے ۱۸ منشوروں میں بکھیر دیا گیا ہے۔ ملّت کی وحدت کو مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی رہنماؤں کی سیاسی جماعتوں کی سپاہ بنا دیا گیا ہے۔ سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں سیاسی جماعتوں کے منشوروں اور رہنماؤں کی نفرت و نفاق، ان کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کی لوٹ کھسوٹ کا منظر نامہ بن چکا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مسلم امہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ چاہتے اور حکومتی ٹولہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کا اقتدار اور حکومت چاہتے ہیں۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حکومت کی تعیش اور اقتدار کی زندگی کو کسی قیمت پر ترک کرنا نہیں چاہتا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومتی بالادستی کی طاقت سے حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ اہلِ اسلام افراد اور ان کی نسلوں کا معاشی، معاشرتی، دینی اور انسانی قتال اور ہر قسم کا جرم کرنے سے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ تاکہ عوام قرآنِ حکیم، اس کے نظریات، تعلیمات، اسکے ضابطۂ حیات، اس کی تہذیب کی منزل کو پا نہ سکیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی اذانیں مخلوط طبقاتی حکومتی اداروں، مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں، انکے مخلوط طبقاتی ذرائع ابلاغ کے تمام اداروں سے ہمہ وقت جاری ساری ہیں۔

نمبر ۶۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی حکومتی ٹولہ نے ملک کے تمام ذرائع ابلاغ کے اداروں کے ذریعے مغربی اتحادی قوّتوں کی ایما پر سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو رجعت پسند، دہشت گرد، طالبان بنا کر رکھ دیا ہے۔ پاکستان کی سرزمین میں مساجد میں قرآنی تعلیمات حاصل کرنے والوں کو طالبان، دہشت گردوں کا نام دے کر عوام النّاس کا اجتماعی قتال حکومتی ٹولہ نے جاری کر رکھا ہے۔ معصوم و بے گناہ بچے بچیاں، مرد و زن اور بوڑھے مارے جاتے ہیں۔ ان کو عسکری پسند، رجعت پسند، دہشت گرد کا نام دے کر گمراہ کن خبریں نشر کرتے اور پاکستان اس میں بسنے والی مسلم امہ کو رسوائے زمانہ کرتے جا رہے ہیں۔ سوات، شمالی علاقہ جات کے علاقہ سے تیس لاکھ اہلِ وطن کو ان کی توپوں کے گولوں اور امریکہ کے ڈرون حملوں کے اجتماعی قتال کی وجہ سے ہجرت کرنا پڑی۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر کی بین الاقوامی تنظیموں کے عالمی دہشت گردوں نے از خود دہشت گرد تیار کر کے اور جدید اسلحہ مہیا کر کے پورے ملک میں پاکستانی عوام کا قتال اور دہشت گردی کی آگ پھیلا رکھی ہے۔ ان کا ہر قسم کا جرم، ہر قسم کا قتال دینی درسگاہوں کے طلبا اور طالبات کے نام ڈال کر ان کی شہرت کو خراب کرنے، اپنا مذہب کش مغربی جمہوریت کا مجرمانہ ابلیسی نظامِ حکومت قائم رکھنے کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔

فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، اسکا مراعات یافتہ فوج شاہی افسر شاہی منصف شاہی کا شاہی طبقہ امریکہ کے ساتھ مل کر از خود پاکستان میں خانہ جنگی کی آگ بھڑکا رہا ہے۔ اس جنگ کا خالق فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کور کمانڈر اور سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید ہیں۔ لال مسجد کے طلبا، طالبات کا قتال، اس کے بعد سوات، شمالی علاقہ جات کے عوام کا اجتماعی قتال کا مجرم وہی حکومتی ٹولہ ہے۔ یہ جنگ مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی روشن خیال مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے مذہب پرست روشن ضمیر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اہل کتاب پیغمبران کی امتوں پر مسلط کر رکھی ہے۔ جوان مغربی طاغوطی طاقتوں کے خلاف بین الاقوامی سطح پر ہر شعبہ حیات کے محاذ پر لڑی جا رہی ہے۔ یہ جنگ نظریاتی جنگ ہے جو حق اور باطل کے درمیان جاری ہے۔ حکومتی ٹولہ حقائق کے خلاف ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتا جا رہا ہے۔ امریکی، اس کے اتحادی دہشت گرد ممالک اور پاکستان کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اس دہشت گردی کے مجرم بن چکے ہیں

نمبر۷۔ پاکستان کی آزاد عدلیہ، افواج اور اہل وطن مسلم امہ کو مل کر اس عالم گیر فتنہ کو ختم کرنے کے لیے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ کرنا ہوگا۔ اہلِ وطن اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام کسی صوفی محمد، مولوی عمر یا چار مذہبی فرقہ پرست سیاسی مذہبی جماعتوں کے فرقہ پرست سیاسی رہنماؤں کا نام اسلام نہیں۔ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام میں نامور دینی سکالر موجود ہیں یونیورسٹیوں، کالجوں، دینی درسگاہوں اور عدلیہ سے منسلک بیشتر ججز اس طیّب فریضہ کو ادا کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو حکومتی ٹولہ، اس کا مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ، جاگیردار، سرمایہ دار اور بدقماش افراد کا قتال اس ملک پر مسلط شدہ خانہ جنگی کی آخری منزل ہوگا۔ ان مجرموں کو پولیس، رینجر اور فوج اب ہر گز نہیں بچائے گی یہ حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افراد سولہ کروڑ اہلِ وطن دہشت گردوں سے بچ نہیں سکیں گے۔ یہ سب واقعات اپنے منطقی سفر کی منزل کو پہنچنے والے ہیں۔ ان واقعات کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔ آزاد عدلیہ کو قرآن حکیم، اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لانا اور اس عالمگیر فتنہ کو ختم کرنا ہوگا۔ ورنہ عالمگیر قوّتیں، حکومتی ٹولہ کے ذریعے قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات اور مسلم امہ کے ملک کو تباہ کر دیں گی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۸۔فوج، انتظامیہ، عدلیہ کا مخلوط، طبقاتی غیر اسلامی، مغربی جمہوریت کا فرسودہ نظامِ حکومت رشوت۔ قارش کرپشن، کمیشن، دہشت گردی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری، مساج سنٹروں اور انسانی قتال کے طریقہ کار سے منسلک ہے۔عدلیہ اور ملّت کو برسر اقتدار حکومتی ٹولہ کے گھناؤنے جرائم سے واسطہ پڑ چکا ہے۔جس کا پاکستان بناتے وقت اور ہندوستان سے ہجرت کرتے وقت مسلمانوں کے تصور کا حصّہ نہ تھا۔ پاکستان میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم اُمہ، اسکی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کفر کی ایک ناگہانی آفات میں مبتلا اور دین محمدیﷺ کے دستور حیات، تعلیمات اور تہذیب سے دور کیے جا رہا ہے۔امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کا حکومتی ٹولہ یہ نظریاتی جنگ پاکستان کے حکومتی ٹولہ اور انکے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے پاکستان کی عوام پر مسلط کر چکا ہے۔

نمبر ۹۔نوے سال کی غلامی کے بعد مسلمانان ہند کو انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نجات اور آزادی نصیب ہوئی۔لیکن پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت انگریز کے پُروردہ انھی غدّار غاصب جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ہاتھوں میں ہی رہا۔جو اسلامی دستورِ مقدس ملک میں نافذ العمل کرنے کے حق میں نہ تھے۔ان غدّاروں کو تو صرف معاشی وسائل اور اقتدار حاصل کرنا ہی مقصود تھا۔وہ تو پہلے ہی اپنے ہم وطنوں کے ساتھ غدّاری، ظلم، زیادتی اور انگریزوں سے معاونت کر کے جاگیریں، وسائل اور مال و دولت، اقتدار حاصل کرنے جیسے جرائم کے مرتکب ہو چکے تھے۔وہ اقتدار اور حکومت پر قابض رہنے اور عوام النّاس کو کچلنے کے طریقہ کار سے اچھی طرح آشنا تھے۔انھوں نے وہی عمل جاری رکھا۔جس کا حساب اب تک ان کے ذمہ واجب الادا چلا آ رہا ہے۔

نمبر ۱۰۔ انھوں نے انگریزوں کے ساتھ تعاون کیا اور ان کی حکومت قائم کرنے میں پوری پوری معاونت کی۔اس عظیم تعاون کے عوض ان لوگوں کو سر، خان بہادر، نواب، سردار اور دیگر خطابات سے نوازا گیا اور انھی کارناموں کی وجہ سے ان کو جاگیریں، اور وظیفے عطا کیے گئے۔ انگریز کے دور میں بھی اور آج بھی انگریزوں کے ابلیسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی بالادستی سے ان کو اور ان کی اولادوں کو تمام حکومتی سیاسی اور سرکاری عہدے اسی طرح میسر ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اس غدّار ٹولہ کو عیش و عشرت کی بھرپور آسائشیں اور شاہی سہولتیں پہلے سے زیادہ بہتر میسر ہوتی آ رہی ہیں۔ ملّت آج انگریز کے زمانے سے بھی زیادہ بدترین واقعات اور سخت ترین مذہب کش مغربی جمہوریت کے استحصالی شکنجوں میں جکڑی پڑی ہے۔ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اپنے نجات دہندہ اور عادل کی متلاشی اور منتظر کھڑی ہے۔ یا اللہ اہل وطن مسلم امہ، عدلیہ، افواجِ پاکستان کے اہلِ بصیرت افراد کو اس فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

نمبر ۱۱۔ پاکستان سے صرف انگریز رخصت ہوا۔ اس کا جاگیرداری، سرمایہ داری نظام، اس کے دور کے غدّار اور مجرم جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ اسی طرح مسلط ہے۔ ان کا احتساب آج تک ہوا ہی نہیں۔ وہی حاکم و محکوم کا سلسلہ جاری ہے۔ وہی غدّار ملکی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے الیکشن جن پر انکی اجارہ داری مسلط اور سولہ کروڑ عوام کو محروم کیا گیا ہے، انگریز کے دور کی طرح الیکشن پر قابض ہے۔ وہی چند غدّار غاصب سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد مغربی جمہوریت کے الیکشنوں کے شاہی اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ وہی انگریز کا پُروردہ آمر غدّار ٹولہ اپنے اپنے علاقوں سے الیکشن جیت کر صوبائی اور وفاقی اسمبلیوں تک رسائی حاصل کرتا، ملک پر حکومت کرتا چلا آ رہا ہے۔ آج بھی ایچی سن کالج اور اس جیسے شاہی تعلیمی اداروں پر ان کی اجارہ داری مسلط ہے۔ آج بھی انگریز کے پُروردہ غدّاروں کی اولادیں، انتظامیہ، عدلیہ کے شاہی مراعات یافتہ عہدوں پر قابض ہیں۔ آج بھی وہی انگریز کا پُروردہ غدّار طبقاتی نظامِ حکومت پاکستان پر مسلط ہے۔ آج بھی فوج، انتظامیہ اور عدلیہ کا جابرانہ، ظالمانہ استحصالی نظام رائج ہے۔ آج بھی انگریز کا حکومتی ابلیسی ٹولہ اہلِ وطن کو طالبان، رجعت پسند اور دہشت گرد کا نام دے کر انگریز کی طرح محکوم عوام کو سخت اذیّتیں، سزائیں دیتا اور قتال کرتا چلا آ رہا ہے۔ آج بھی ستر فیصد کسان انتیس فیصد مزدور، محنت کش اور عوام الناس انکا نشانہ عبرت بنے ہوئے ہیں وہی جھوٹے کیس عدلیہ کے ذریعے بے گناہ افراد کے خلاف درج ہوتے اور انتظامیہ کے ذریعے معصوم عوام سے جیلیں بھری جاتی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اسی طرح عوام الناس پر پولیس تشدد کرتی، عدلیہ ایف آئی آر کے مطابق بے گناہ عوام کو پھانسی کے پھندے پر لٹکاتی چلی آ رہی ہیں۔ آج بھی پاکستان میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا فوجی سیاسی حکومتی دہشت گرد ٹولہ عوام الناس کا قتال جاری کیئے ہوئے ہے۔ آج بھی پاکستان پر این آر او کے معاشی رہزن، معاشرتی قاتل، ملک دشمن، ملک دولخت کرنے والے ملکی آئین توڑنے والے غدار، تمام ملکی ملی مجرموں کا حکومتی ٹولہ حکومتی ایوانوں کو پھیلاتا اور ان پر قابض ہوتا آ رہا ہے۔ ملک سے صرف انگریز رخصت ہوا ہے۔ آج بھی اس کا جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ انکی اولادیں، انکا مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت رائج ہے۔ آج بھی مغربی قوّتیں ان کو حکومتی ایوانوں تک پہنچاتی، ان کی پشت پناہی کرتی آ رہی ہیں۔

نمبر ۱۲۔ انگریز ہندوستان کو سونے کی چڑیا کہتا اور یہاں سے مال و دولت سمیٹ کر انگلستان لے جاتا۔ لوگ غربت و افلاس، بے بسی و بے کسی کی عبرت ناک زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے، چوں چراں کرنے والوں کیلئے جیلیں اور پھانسی کے پھندے منتظر رہتے۔ انگریز کے وقت میں بھی یہ غدّار مال و دولت اور اقتدار سے کھیلتے تھے۔ آج بھی انھوں نے مفتوحہ عوام کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی نکیل اسی طرح ڈالی ہوئی ہے۔ ملک کا اقتدار اور حکومت انگریز کے پُروردہ غدّار مجرم لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ انگریز کے مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کو چلانے والی فوج، انتظامیہ اور عدلیہ کے دانشور فوج، رینجر، پولیس اور کچہریاں آج بھی اسی طرح اپنے ظالمانہ فرائض ادا کر رہے ہیں۔ مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی استحصالی نظامِ حکومت، اسکے مجرم عیش و عشرت میں گم ملکی وسائل اور خزانہ لوٹے جا رہے ہیں۔ ان حکمرانوں سے نجات وقت کی اہم ضرورت ہے، ورنہ مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ اہل وطن اور انکی نسلیں مغربی جمہوریت کے ابلیسی نظامِ حکومت کے عدل کش ظلمات کے صحرا میں گم ہوتے جائیں گے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۱۳۔ 1947ء میں ہندوستان کو طویل کوششوں اور قربانیوں کے بعد آزادی ملی اور دوقومی نظریات کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا۔ دنیا کی تاریخ میں یہ پہلی نظریاتی ریاست پاکستان کے نام پر قائم ہوئی۔ لیکن بدقسمتی سے ان غدّار اور مجرم حکومتی ٹولہ نے ملک میں اسلامی دستورِ مقدس اسکا آئین اور نظامِ حیات نافذ العمل نہ کیا۔ ملّت مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی ناگہانی آفات میں بری طرح پھنستی اور مختلف اذیّتوں میں مبتلا ہوتی گئی۔ حکومتی ٹولہ دادعیش میں گم رہا۔ پاکستان کے عوام کی فلاح، انکے تحفظ انکی بقا اور ملک کی سلامتی کیلئے ان کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔

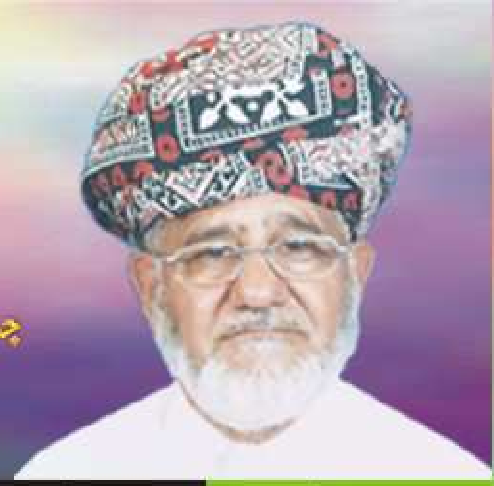
نمبر ۱۴۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی بصیرت اور اعلیٰ صلاحیتوں کی انتھک کاوشوں سے یہ ملک قائم تو ہو گیا لیکن ان کی صحت گرتی گئی۔ آخر ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس سرائے فانی کو الوداع کہہ گئے۔ ان کی وفات کے بعد ملک وملّت یتیم ہو گئے اور لاوارثوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ سلوک اس جاگیردار سرمایہ دار اور دینی سیاسی رہنماؤں نے مل کر اس مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ انسانوں کے ساتھ کیا۔ ملک کی سیاست، وسائل، مال و دولت تعلیم، اقتدار اور حکومت پر قابض ہو گئے۔ آج بھی استحصالی درندوں نے سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو انگریز کی طرح غلامی کی بھاری زنجیریں ڈال کر قیدی اور محکوم بنا رکھا ہے۔ فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ ور انکے تخلیق کردہ باطل، غاصب استحصالی نظام حکومت سے نجات حاصل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ ان کا تمام مال ومتاع عوام کی ملکیت ہے۔ عوام بھوک ننگ سے مجبور ہو کر خودکشیاں کرنے کی بجائے ان کا قتال کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ این آر او کا فوجی سیاسی دہشت گرد حکومتی ٹولہ کب تک عوام الناس کا معاشی معاشرتی قتال کرتا پھرے گا۔ ان کے ظلم وقتال کے دن گنے جا چکے ہیں۔

نمبر ۱۵۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے ابلیسی درندوں کے پاس نہ کوئی بصیرت نام کی چیز تھی اور نہ ہے۔ نہ ہی ملک وملّت کی رہنمائی کے لیے اہلیت۔ انھوں نے ملک پر اپنا قبضہ مستحکم رکھنے کے لیے مذہب کش مغربی جمہوریت کے ابلیسی استحصالی ضابطۂ حیات کو روشن خیال اسلام کا نام دے کر اس کو اپنا منشور بنا لیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



ملک پر قرآنِ حکیم کے دستور کو دیدہ دانستہ نافذ العمل نہ ہونے دیا۔ مسلم اُمہ دینِ ابراہیم علیہ السّلام کے نظریات اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی ضابطہ حیات کے تضاد کا شکار ہوتی گئی۔ مسلم اُمہ کا اجتماعی جسد ظاہری اور باطنی، اخلاقی، روحانی بیماریوں کی زد میں آ گیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی نظامِ حکومت نے ملک میں اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو کچل دیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سرکاری ایوانوں اور ذاتی محلوں کی تعمیرات میں گم، عیش و عشرت اور شاہی تصرفانہ زندگی کے عذاب میں ڈوبتے گئے۔ ملّت تنگدستی، غربت، بیروزگاری کے ہاتھوں تنگ آ کر انکے لئے بددعائیں کرتی، خودسوزیوں، خودکشیوں کی اذیتوں سے گذرتی چلی جارہی ہے

نمبر ۱۶۔ انگریزوں کے مروجہ استحصالی نظامِ حکومت کو جو انھوں نے ایک محکوم قوم کو زیر کرنے اور قیدی بنانے کے لیے مسلط کر رکھا تھا اس کو اپنا نصب العین بنالیا۔ ملک میں انھی کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ابلیسی نظامِ حکومت قائم کیا۔ اس کی ترتیب اور ترکیب کو مزید گھناؤنا اور اذیّت ناک بنایا۔ تاکہ اس استحصالی ٹولہ اور طبقہ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص حکومتی مشینری اور الیکشنوں میں شمولیت کرنے کے قابل ہی نہ رہے۔ وہ اس مشن میں پوری طرح کامیاب رہے، اور 99.9 فیصد مسلم امہ ان کے قیدی، غلام اور ان کے نظامِ حکومت کے پنجرے میں محکوم بن کر رہ گئے۔ کہاں گیا وہ اسلامی نظامِ حکومت اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا شورائی جمہوری یعنی اسلامی جمہوریت کا نظامِ مملکت جس کی خاطر یہ ملک بنایا تھا۔ اب تو اسلام کا نام لینے والے طالبان اور دہشت گرد قرار دیئے جا چکے ہیں۔ قرآن حکیم کی سرکاری سرفرازی کو نافذ العمل کرنے والے عوام الناس کو طالبان اور دہشت گردوں کو ختم کرنے کیلئے بار بار فوجی سپاہ

نمبر ۱۷۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی مجرمانہ نظامِ حکومت کے غدّار مجرم جاگیرداروں اور سرمایہ داروں نے اپنے اپنے علاقوں کی نشاندہی کر رکھی ہے۔ اِسی علاقے میں یہ لوگ الیکشن میں کھڑے ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ایم پی اے اور ایم این اے کا الیکشن لڑتے ہیں اور انھی میں سے کامیاب ہو کر چاروں صوبائی اسمبلیوں اور قومی اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں۔

باقی اسی ٹولہ میں سے ہی سینیٹر چن لیے جاتے ہیں۔ اس طرح حکومتی پنڈال تیار ہو جاتا ہے۔ ان کا تدارک یہ ہے کہ ان کی تمام وراثتیں اور ملکیتیں ملک میں ضبط کر لی جائیں۔ تمام لوٹا ہوا مخفی خزانہ واپس لیا جائے۔ ان کو عام فرد کی طرح زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ پھر شورائی نظامِ مملکت یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے دینی شرفا، اہل افراد کا چناؤ دین کی تعلیمات کی روشنی میں عمل میں لایا جائے۔ ملک کی معیشت اور وسائل پر ہر فرد کا ایک جیسا محنت و مشقت اور کم و بیش ایک جیسی اُجرت کا دروازہ کھولا جائے۔ عدل و انصاف، اعتدال و مساوات کا نظام قائم کر دیا جائے۔ ملکی وسائل اور خزانہ کا تحفظ اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام کا خاتمہ از خود ہو جائے گا۔

نمبر ۱۸۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی الیکشن میں جو افراد ناکام ہو جاتے ہیں ان کو یہی ممبران سینیٹر چن کر اس ایوان اعلیٰ کا رکن منتخب کر لیتے ہیں یا اعلیٰ محکموں کا سربراہ بنا دیا جاتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے کفر کی باطل سیاست میں صرف اور صرف یہی چھ سات ہزار اعلیٰ ٹولہ کے مجرم نفوس پر مشتمل استحصالی ٹولہ ملک کی سیاست کے سیاہ و سفید کا مالک بنا ہوا ہے۔ اپنے اپنے علاقوں میں اس ظالم استحصالی طبقہ کا پورا کنٹرول ہوتا ہے۔ تھانے، کچہریاں ان کے حاکمانہ ظلم کی داستاں رقم کیے جا رہے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظریات کے غدّار حکومتی پالتو غنڈے الیکشنوں میں ہر قسم کا گھناؤنا کردار ادا کرتے ہیں۔ جس کے صلّہ میں تھانوں، عدالتوں اور تمام دوسرے محکموں سے ہر قسم کا جائز و ناجائز کام ان کی وساطت سے لیتے ہیں۔ اشتہاری مجرم ان کے محلوں، ایوانوں میں پلتے، ان کے اشاروں پر گھناؤنے جرائم سرانجام دیتے ہیں۔ زمین مافیہ اور ہر جرم ان کی نگرانی میں پروان چڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ الیکشنوں کے کثیر اخراجات یہی لوگ برداشت کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے معاشی اور معاشرتی وسائل اور اپنے اثر و رسوخ کی بنا پر، اپنے اپنے علاقہ جات سے ایم پی اے، ایم این اے منتخب ہو کر چاروں صوبائی اسمبلیوں، وفاقی اسمبلی، سینٹ تک اپنی اجارہ داری مسلط کر لیتے ہیں۔

نمبر ۱۹۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظامِ حکومت کا سیاسی ،فوجی ڈکٹیٹر ابلیسی حکومتی ٹولہ استحصالی نظامِ حکومت کی وجہ سے ایک سے ایک بڑھ کر قابل مذمت کردار ادا کرتا چلا آ رہا ہے۔حکومتوں کو بدلنا یا حکمرانوں کو بدلنا کوئی عقلمندی نہیں۔آزاد عدلیہ اور سولہ کروڑ مسلم امہ کو اللہ تعالیٰ نے موقع مہیا کیا ہے کہ وہ اَز خود اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے بے دین نظام کو بدل کر قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا دینی نظام نافذ کر کے ملّت کو اس کی کھوئی ہوئی دولت واپس لٹا دیں۔یہ عمل ان کے لیے خسارے کا سبب نہیں ہے۔ بلکہ اس سے ان کی دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔اللہ تعالیٰ عدلیہ، پاک دامن فوجی سربراہوں اور عوام کو اس طیّب فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔

نمبر ۲۰۔ پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی عددی نفری کو ایک معقول حد تک سمیٹنا ،ان کے اخراجات کو لپیٹنا سولہ کروڑ عوام النّاس اور ان کی نسلوں کی بہبود کے لیے ضروری ہے۔اس ابلیسی ٹولہ کا عوام النّاس کو ٹیکسوں کے شکنجوں میں جکڑنا ،مہنگائی کے اژدھا کے منہ میں ڈالنا ، بجلی ،پانی ،گیس کے بلوں میں اضافہ کرنا ان غاصبوں کے عشرت کدوں اور عیش وعشرت کی زندگی کو روکنا ،ان کے معاشی ،معاشرتی جرائم کو پھلنے پھولنے سے روکنا ،عدل قائم کرنا ،عدلیہ اور عوام کا ایک ضروری عمل اور ایک اچھا شگون ہے۔ورنہ اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ یہ ٹولہ استحصالی نظامِ حکومت کا لا متناہی عذاب کا سلسلہ عوام پر جاری رکھے گا۔ملک وملّت اور اس مجرم ٹولہ کی تباہی ایسے اعمال کا منطقی نتیجہ اور فطرتی تقاضا ہے اور اس کے لیے ان کو تیار رہنا ہوگا ،وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔جن اقوام میں عدل ختم ہو جائے۔انصاف دم توڑ جائے ، اعتدال مفقود ہو جائے ،مساوات کا نظام نایاب بنا دیا جائے ،تو ایسی اقوام پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہونا قانون فطرت ہے اور ان کی بقا مخدوش ہو جاتی ہے۔وقت ہے سنبھل جاؤ! عقل کے گھوڑے اور سٹیٹ کے وسائل ،ملک کے خزانے کبھی بھی کسی غاصب کسی آمر کو فطرت کے عذاب اور موت کی تلخی سے بچا نہیں سکتے۔حق و سچ کی غیبی طاقت سچائی کی پیروی میں مضمر ہوتی ہے۔فطرت مکمل قدرت رکھتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

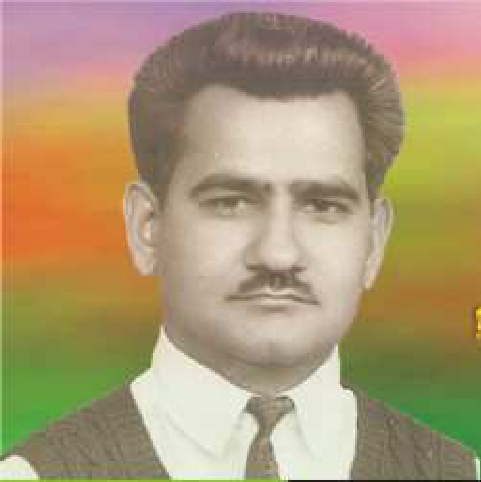
وہ کسی ملک پر یا حکمرانوں پر عذاب نازل کرنے سے پہلے ضروری وارننگ کسی شکل میں بھی دلوانے کا عمل پورا کر لیتی ہے۔ یہ وارننگ، یہ تنبیہ خدا اور رسول ﷺ کے باغیوں کو اب کھلے عام دی جا رہی ہے۔ عدلیہ کو عدل کا ایک سنہری باب لکھنے کا موقع فطرت نے عطا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ عدلیہ کو اس امتحان میں سرخرو ہونے کی توفیق عطا فرماویں آمین۔ یا اللہ پاکستان کو اندرونی، بیرونی باطل قوّتوں سے محفوظ فرما آمین نمبر ۲۱۔ عدلیہ کو قرضے معاف کروانے والوں کے نام اور واجب الادا رقوم کی لسٹ مہیا ہو چکی ہے۔ آزاد عدلیہ کو رشوتوں، کرپشنوں، کمیشنوں سے اکٹھے کیے ہوئے ڈالروں کے مزید اکاؤنٹ اندرون اور بیرون ممالک کے تفصیلی کوائف ان مجرموں کے اکٹھے کرنا اشد ضروری ہیں۔ عدلیہ ان مجرموں کے کارخانوں، جائیدادوں، لوٹے ہوئے خزانہ کو ضبط کر کے ملّت کو تفصیلی طور پر فوری آگاہ کرے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرم، اسکے نظامِ حکومت کے غاصب لٹیرے، رہزن اور تمام حکومتی بدروحیں ملّی مجرم ہیں۔ وہ پہلی فوجی حکومت میں بھی شامل تھے۔ اب بھی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کی حکومت کے مزے اور نشے لوٹ رہے ہیں۔ یاد رکھو! یہ دین کے منافق قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام نافذ نہیں کریں گے بلکہ اپنے جرائم پر پردے ڈالنے کی پالیسی پر یوں ہی گامزن رہیں گے۔ ملک کی عدلیہ اور ذرائع ابلاغ کے مفکروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملّت کو حقائق سے آگاہ رکھیں۔ ان کو یہ واضح کریں کہ ملک ایک گھر کی مانند ہے، یہ گھر سولہ کروڑ عوام کا ساجھا گھر ہے۔ اس میں ہر فرد کی ملکیت ایک جیسی اور ایک حصّہ ہی تو ہے۔ یہ ملک انتیس فیصد مزدوروں محنت کشوں ہنرمندوں اور ستّر فیصد کسانوں اور عوام الناس کا ہے۔ ان چند جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور فوجی سیاسی آمروں کا نہیں۔ یہ ملیں فیکٹریاں کارخانے اور رائیونڈ ہاؤسز یہ سرّے محل یہ شاہی پیلس یہ اندرون ملک اور بیرون ممالک تمام جائدادیں اسی عوام کی ہیں۔ جو انگریز کے ان غدّاروں کو عطا کی ہوئی جاگیروں، وظیفوں کے عطیات اور انگریز کے ہی دیے ہوئے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت کی پیداوار ہیں۔





اس غاصب نظام، اسکے مجرم فوجی سیاسی حکومتی استحصالی ٹولہ کو کیفر کردار تک پہنچانے کا وقت آ گیا ہے۔ بیرونی طاقتوں کے ایجنٹ پاکستان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ نہیں سکتے۔ موساد، را، ایف آئی اے، بلیک واٹر، را جیسی تنظیموں کی جدید اسلحہ سے ملک بھر میں انسانی قتال اور دہشت گردی کو ملک بھر کے طلبا، طالبات اور عوام الناس کے نام منسوب کرنا ایک المیہ ہے۔

نمبر۲۲۔ جو اشخاص ان کے مجرمانہ حقائق کو بیان کریں، جو افراد عوام کے دینی اور دنیاوی استحصالی نظامِ حیات، معاشی اور معاشرتی حق تلفیوں کے لیے آواز اٹھائیں، جو ان کی لوٹ کھسوٹ اور تصرفانہ زندگی کے متعلق بات کریں۔ جو ان کے تفاوتی نظام کا ذکر کریں۔ جو ان کی عدل کش طبقاتی طرزِ حیات کی وضاحت کریں۔ جو ان کی طبقاتی تعلیم طبقاتی تعلیمی اداروں، طبقاتی معاشرہ کی اذیّت ناک داستاں کو ختم کرنے کی بات کریں۔ جو ان کے محلات، ملکیتوں کا انکشاف کریں۔ جو ان کے اقتدار کے خرید وفروخت یعنی ہارس ٹریڈنگ کے نظام کا تذکرہ کریں۔ جو اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت کے فرعونی نظام کی اصلیت اور جرائم کو سمجھائیں۔ انکی وضاحتیں کریں اور عوام النّاس کو آگاہ کریں کہ اگر حلقۂ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں۔ اس حلقہ کے الیکشن میں ۱۸ سیاسی جماعتیں الیکشن لڑ رہی ہیں، ان میں سے ایک جماعت مال وزر اور اپنے وسائل کی طاقت سے عوام کو گمراہ کر کے صرف بیس ہزار ووٹ لے کر جیت جاتی ہے اور بقایا ۸۰ ہزار ووٹ اسی حلقہ میں دوسری سیاسی جماعتوں کے ہیں تو اس حلقہ کا ۸۰ ہزار افراد کا وہ منتخب نمائندہ کیسے بن سکتا ہے؟ اس طرح مذہب کش، باطل، غاصب مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام الیکشن حکومتی آمر اور آمرانہ نظامِ حکومت تیار کرتا ہے جو اسلام کے نظام اور روح کے منافی اور متضاد ہے۔ تمام آمر باطل غاصب مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی جسد کو چمٹ جاتے اور ہر جرم کو قانون بنا لیتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



نمبر۲۳۔ دوسری طرف مجلس شورا یعنی اسلامی جمہوریت کا طریقہ انتخاب دیکھو۔ اگر یونین کونسل کے حلقۂ انتخاب میں پانچ ہزار ووٹر موجود ہیں تو اس میں نہ کوئی سیاسی جماعت ہوتی ہے۔ نہ قرآنِ حکیم کے خلاف کوئی اور منشور ہوتا ہے۔ نہ ہی کوئی الیکشن و سلیکشن کے لیے اپنا نام پیش کرسکتا ہے۔ ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کی ہدایات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کے لیے حلقۂ انتخاب میں اس شخص کا چناؤ کرے جس میں دین کی خوشبو، ادب انسانیت، خدمت انسانیت عمدہ اخلاق، اخوت ومحبت کی صلاحیتیں، امانت و دیانت کی صفات، عدل و انصاف کے اوصاف، اعلیٰ اہلیت اور عمدہ صلاحیت کی خوبیاں، صداقتوں کا نور اور حضور نبی کریم ﷺ کے حسنِ خلق، اسوۂ حسنہ کا وارث ہو۔ اس طرح ملک کا نظامِ حکومت ایسے ہاتھوں میں ہوگا جو انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہوں گے جو دین کے نظریات کا تحفظ اور اسکے ضابطۂ حیات کی خود بھی پیروی کریں گے اور عوام الناس سے بھی اس کی پابندی کروائیں گے اور ایسا حسین وجمیل اسلامی تشخص تیار کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کی اطاعت اور اس کی حاکمیت قائم کرسکیں گے۔

نمبر۲۴۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ ملک میں دینِ محمدی ﷺ کا مجلس شورا کے اسلامی جمہوریت کے نظام کا نفاذ اس ملّت کا حق ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظام حکومت، قرآنِ حکیم کے متضاد کفر کا ایک باطل نظامِ حکومت ہے۔ جس پر صرف سرمایہ داروں، جاگیرداروں، آمروں کے مجرم استحصالی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ یہ مجرم ٹولہ کی آماجگاہ اور عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی حقوق کی مقتل گاہ ہے۔ اہلِ بصیرت دینی رہنماؤں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حیات، اس کے دین کش طرزِ حیات، اس کے استحصالی بے دین سیاستدانوں اور حاکم وقت مجرم ٹولہ کی غیر دینی طبقاتی حکومت، بے دین مخلوط حکومت، اس شاہی مجرم ٹولہ کے مرد و زن کی تصرفانہ زندگی، دین کش اعتدال و مساوات جیسی بداعمالیوں کے بارے میں عدلیہ کو مطلع کریں تاکہ وہ اس کا تدارک اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا سکے۔





نمبر ۲۵۔ سیاسی عالم دین اور مشائخ کرام کو واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ جب قرآنِ حکیم کی حدود و قیود کو حکومتی سطح پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی باطل غاصب اسمبلیاں اور حکمران ٹولہ اور اپوزیشن رہنما مل کر قرآنی آئین اور نظریات کو توڑ کر طبقاتی نظام حکومت نافذ کریں۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومتیں بناتے جائیں۔ چادر اور چاردیواری کے دینی ضابطہ کو ختم کردیں اور معاشرے کو دین کے خلاف فحاشی بے حیائی، بدکاری اور زنا کاری کا ماحول مہیا کردیں۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مرد و زن لوٹنے کا عمل جاری کرلیں۔ جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلم اُمہ اور اسلام کیسا! ان تمام دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے تمام اسمبلی ممبران، دینی سیاسی جماعتوں کے رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر حکمران ہی تو ذمہ دار اور حدود آرڈیننس کے قانون سازی کے مجرم ہیں۔ قرآنِ حکیم کے نظریات کو ختم کرنے، سولہ کروڑ اہلِ اسلام اور ان کی نسلوں کو اس حدود آرڈیننس کے ذریعے اجتماعی گناہ و جرم کا سرکاری سطح پر پابند بنانے کے مجرم ہیں۔ اس گناہ اور جرم کی سزا ابھی انھی دینی غاصبوں کو دی جاسکتی ہے، اہلِ بصیرت افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ عدلیہ کو ان حالات سے پوری طرح آگاہ کریں۔ تاکہ وہ ان کے خلاف ضروری کاروائی کر کے اس مجرمانہ آرڈی نینس کو ختم کرسکیں۔ یہی عوام ان کے کردار کی عظمتوں کو جھک کر سلام کریں گے، یا اللہ عدلیہ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مدعی: باباجی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق ملک وملّت کی قومی زبان اردو ہے۔لیکن آج تک سیاسی،فوجی حکومتی ٹولہ نے ملک میں انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی مسلط کررکھی ہے۔انگریزی زبان کی طبقاتی تعلیم،طبقاتی انتظامیہ،طبقاتی عدلیہ،طبقاتی معاشی تقسیم،طبقاتی استحصالی معاشرہ اورطبقاتی استحصالی نظامِ حکومت رائج ہے۔اردو زبان کا نفاذ اور مغربی جمہوریت کے باطل،غاصب نظامِ حکومت کے آئینی جرائم کا خاتمہ سولہ کروڑعوام اور آزادعدلیہ کا فریضہ ہے۔

نمبر ا۔ پاکستان ۱۹۴۷ءکوآزادہوا۔انگریزہندوستان اور پاکستان کی سرزمین سے رخصت ہوا۔انگریزنے ۱۸۵۷ءسے لےکر۱۹۴۷ء تک یعنی ۹۰ سال تک ہندوستان اور پاکستان کے ملک کے عوام کومحکوم بنائے رکھااوراس ملک پراپنی حکومتی اجارہ داری مسلط رکھی۔ایک فاتح قوم اپنےمفتوحہ ملک اوروہاں کےعوام کوکنٹرول کرنے،اس ملک اوراس کےعوام کوزیرکرنے،اِن کوغلام،قیدی اورمحکوم بنانے کاہرقسم کاعمل اورہرحربہ استعمال کرنا اپناحق سمجھتی ہے۔ دراصل فاتح قوم، محکوم قوم پر مکمل طور پر کنٹرول اور بااختیار ہونا،قیدی،غلام بنانا اپنا حکومتی حق سمجھتی ہے۔

نمبر۲۔ اگرفاتح قوم مفتوحہ ملک کا کنٹرول نہ سنبھال سکے،ملک میں بدامنی کی فضا پھیل جائے ہرکش لوگ سر اٹھانا شروع کردیں،غلام اور محکوم حق مانگنا شروع کردیں اوربغاوت کا خطرہ بڑھ جائے اورملک ہاتھوں سے جاتا نظر آئے یا اپنا اوراپنی افواج کے خوفناک انجام کا منظر آنکھوں سے گزرجائے تو فاتح قوم مفتوحہ ملک کےعوام پر ہرطریقہ، ہرقسم کا داؤپیچ، ہرقسم کی سزا، ہرقسم کی اذیّت، ہرقسم کا بوگس کیس، ہرجرم کو قانون، ہرقسم کا انفرادی اوراجتماعی قتال کرنے کا عمل کرگزرتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ہندوؤں نے انگریزوں کا ساتھ دیا اور کھلے عام مسلمانوں کا قتل کروایا۔ ان کے گھروں کو تباہ کیا۔ ان کی ملکیتیں چھین لیں۔ ان کے روزگار ختم کیے۔ انھیں غربت، تنگ دستی، بیروزگاری، ضروریاتِ حیات سے محروم اور ان کی اولادوں کو بھوک ننگ سے دوچار کر کے موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا کر دیا۔ اسطرح انکو مجبور و عاجز اور بے بس بنا دیا گیا۔ اس استحصالی نظام حکومت چلانے اور عوام الناس پر اپنی گرفت مسلط رکھنے کیلئے فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ترتیب دیا۔ طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی اداروں سے انکی تربیت کی جو اس فریضہ کو ادا کرتا رہا۔ اس شاہی طبقہ کیلئے انگریزی زبان کو سرکاری زبان بنا کر تمام سرکاری فرائض انگریزی زبان میں ادا کرنا شروع کر دیے۔ آج تک وہی فوج شاہی، افسر شاہی منصف شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، استحصالی نظام حکومت کا حکومتی ٹولہ اور انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی رائج ہے۔

نمبر ۳۔ انگریز نے ہندوستان کے وسیع و عریض علاقہ کے حالات و واقعات پر غور کیا۔ اس بہت بڑے مختلف نظریات پر مشتمل سماج اور اتنے بڑے ملک کو قابو کرنے کے لیے جب ان کی سب تدبیریں ناکام ہو گئیں۔ تو انھوں نے یہاں کے لوگوں کو اپنی گرفت اور قابو میں لانے کے لیے نئے طریقے تلاش کیے۔ نئی منصوبہ بندی سے کام لیا۔ انگریز نے ہندوستان سے قابل اعتماد ملک دشمن افراد اور اقتدار پرست ٹولہ کا چناؤ کیا۔ انھیں جاگیریں اور وظائف عطا کیے۔ ان غدّاروں کو حکومت میں شامل کیا۔ ان کی اولادوں کے لیے ایچی سن کالج جیسے اعلیٰ انگریزی تعلیمی ادارے قائم کیے۔ ان کیلئے انتظامیہ عدلیہ کا تعلیمی نصاب کا تعین کیا اور ان تعلیمی اداروں کے فارغ البال سکالروں کا حکومتی ٹولہ تیار کیا۔ انکی اولادوں پر مشتمل سرکاری مراعات یافتہ شاہی طبقہ، یعنی فوج، انتظامیہ اور عدلیہ کے سرکاری عہدوں کی سرفرازی بخشی۔ اسطرح انگریزوں نے جاگیرداروں، سرمایہ داروں کا تعاون خریدا۔ تھانے، کچہریوں کا نظام رائج کیا۔ سرکش لوگوں کی سرکوبی کیلئے جاگیردار اور سرمایہ دار ٹولہ کو استعمال کیا۔ فوج، انتظامیہ اور عدلیہ کا جابرانہ نظام مسلط کیا۔ انگریز حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی خود نگرانی کرتے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ان ظالموں، غاصبوں اور غداروں نے وہ کام جو انگریز خود کرنہ سکا تھا کر دکھایا۔ یہ لوگ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس سے انکا مال و دولت، ملکی پیداوار، ملکی مصنوعات ٹیکس بالجبر مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے اکٹھا کرتے۔ملکی وسائل، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ پر قبضہ کرتے۔اس خزانہ کی چابی انگریز کے پاس ہوتی۔سرکش عوام کے خلاف فوج، انتظامیہ، عدلیہ کو استعمال کرتے۔عوام کے خلاف تھانے میں جھوٹے کیس بناتے۔انکے مطابق عدلیہ سے سخت سزائیں دلواتے۔تھانوں جیلوں میں سخت اذیتیں، عبرتناک سزائیں دیتے۔پولیس مقابلوں میں بے گناہ عوام کا قتال کرتے ملک دشمن غدّار جاگیردار سرمایادار ٹولہ آخری وقت تک انگریزوں کا آلہ کار بنا رہا۔ اب یہ معاشی معاشرتی جرم و ظلم کا عمل اب یہ خود اپنی اجارہ داری قائم کرنے کیلئے کرتے چلے آرہے ہیں۔

نمبر۴۔ حالات نے کروٹ لی۔آزادی کی تحریک چلی۔انگریز کو ہندوستان کی سرزمین چھوڑنا پڑی۔کچھ جاگیردار سرمایہ دار حکومتی ٹولہ انگریز کے ساتھی بنے رہے، کچھ نے ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں شمولیت کر لی۔آزادی کی تحریک میں عوام کا بہت بڑا جانی مالی نقصان ہوا۔تمام ملک کے عوام انگریز اور ان غدّاروں کے ظلم و جبر اور تشدد کا نشانہ بنے۔جلیانوالہ باغ امرتسر کا انسانی قتال کا واقع انھی کی معاونت سے ہوا۔انگریز نے ان کو گولی چلانے کا حکم دیا اور انھوں نے بے شمار عوام کا قتال کر دیا یہ تمام ظلم و قتال ان مجرموں کے ذمہ واجب الادا ہے۔انگریزی زبان کے تعلیمی اداروں کے تیار کیے ہوئے طبقاتی حکومتی دانشور آج بھی مراعات یافتہ انتظامیہ اور عدلیہ اور فوج کا شاہی طبقہ اسی طرح مسلط ہے۔جو ملک پر ہر قسم کا معاشی، معاشرتی ظلم اور جرم کرتا چلا آرہا ہے۔اسی غدّار حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ انتظامیہ عدلیہ اور فوج کے طبقہ کے ذریعے انگریز ۹۰ سال تک ہندوستان پر حکومت کرتا، مال و دولت لوٹتا اور اپنے ملک برطانیہ لے جاتا اور حاکمانہ تعیش کی زندگی گزارتا رہا۔اب یہی جرم انگریز کے پروردہ مجرم کرتے چلے آرہے ہیں۔

نمبر ۵۔ ہندوستان کے عوام کی تحریکِ آزادی کامیاب ہوئی۔ دو قومی نظریات کی بنا پر ہندوستان تقسیم ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک پاکستان کے نام پر وجود میں آیا۔ جس کا مقصد اللہ تعالٰی کی حاکمیت کو قائم کرنا مقصود تھا۔ قائدِ اعظمؒ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ ۱۹۴۸ء میں یہ عظیم رہنما اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ ملک و ملّت یتیم ہو گئے۔ یتیموں کا جو حشر ہوتا ہے وہی حشر ملک و ملّت کے ساتھ اِن جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان کے شاہی طبقہ نے جاری رکھا ہوا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت اور طرز حکومت، اس کا الیکشنوں کا ممبران منتخب کرنے کا طریقہ وہی ہے۔ اس کی اسمبلیوں کا نظام، اس کی وزارتوں، مشاورتوں، وزیرِ اعظم، گورنر اور صدر مملکت کا حکومتی سسٹم اسی طرح جاری و ساری ہے۔ انگریز کا بنایا ہوا جاگیردار اور سرمایہ دار غدار ٹولے کا جال پورے ملک میں اُسی طرح قائم ہے۔ اِن غداروں کے علاقے مختص ہیں۔ وہ انگریز کے دور میں بھی اپنے مختص علاقوں سے الیکشن کے لیے کھڑے ہوتے اور اسمبلیوں تک رسائی حاصل کر لیتے تھے۔ آج بھی ان کے علاقے اسی طرح موجود اور مختص ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک وہی غدار حکومتی ٹولہ اپنے اپنے علاقوں سے الیکشن جیت کر حکومت پر قابض ہوتا جا رہا ہے۔ ان کی اولادیں انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان میں مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی شکل میں آج بھی ملک پر مسلط ہیں۔ آج بھی انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی ادارے اسی طرح قائم ہیں۔ آج بھی انگریزی زبان سرکاری زبان ہے۔ آج بھی انگریزی زبان کی انتظامیہ، عدلیہ اور زندگی کے ہر شعبہ میں سرکاری بالادستی اور سرفرازی مسلط ہے۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک اردو زبان کو سرکاری زبان بننے نہیں دیا گیا۔ کیونکہ حکومتی ٹولہ اور افواج پاکستان کی فوج شاہی، انتظامیہ کی افسر شاہی، اور عدلیہ کی منصف شاہی کا کم و بیش تمام مراعات یافتہ شاہی طبقہ اردو زبان سے نابلد اور انگریزی زبان پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۶۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی انتظامیہ، عدلیہ اور فوجی طبقہ ایچی سن جیسے اعلیٰ شاہی اخراجات والے انگلش میڈیم شاہی اداروں کی پیداوار ہیں جو انگریزی زبان کی بنا پر ملک کے دانشور کہلاتے ہیں ۔ جن سے ستّر فیصد کسان اور انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنر منداور عوام النّاس ان شاہی اداروں کی مخصوص تعلیم اور کلچر سے محروم ہیں۔ اس تعلیمی طبقاتی تفاوتی نظام تعلیم سے سولہ کروڑ عوام النّاس کا معاشی ،معاشرتی استحصالی نظام قتال جاری ہے۔ انگریز کے نظام کفر کی مذہب کش جمہوریت کے کفر کا حکومتی ٹولہ اور انکا تیار کردہ حکومتی شاہی مراعات یافتہ افواج پاکستان کا فوج شاہی ، انتظامیہ کا افسر شاہی ،عدلیہ کا منصف شاہی کا شاہی طبقہ انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی سے سولہ کروڑ عوام اوران کی نسلوں کو آنکھوں سے اندھا، کانوں سے بہرہ ،زبان سے گونگا، دل ودماغ سے محروم، مجبورو بے بس بنا کر ملک پر آج بھی اپنی باطل، غاصب، استحصالی حکومتی اجارہ داری مسلط کیے ہوئے ہے۔ انگلش میڈیم مغربی تعلیمی اداروں سے انگلش زبان کے تیار کردہ حکومتی ٹولہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے عظیم طبقاتی سکالر، دہشت گرد دانشور، قلیل سا فوج شاہی، افسر شاہی ،منصف شاہی کا استحصالی طبقہ ملک کے نظام کفر کا کرتا دھرتا ہے۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ، انکے طبقاتی تعلیمی اداروں، طبقاتی معاشرتی نظام،طبقاتی معاشی نظام،طبقاتی نظام حکومت مخلوط تعلیمی اداروں مخلوط معاشرہ مخلوط نظام حکومت کے ذریعے قرآن حکیم کے آئین ،نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، امانت و دیانت ، اعتدال و مساوات اورعدل و انصاف کے تعلیمی اداروں، تعلیمی نصاب، اسلامی دستور حیات، نظام حیات ، اسلامی تہذیب وتمدن، اسلامی کردار و تشخص کو ختم کرتے، مسخ کرتے ،سولہ کروڑ مسلم امہ اورانکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر میں کنورٹ کرتے چلے آرہے ہیں۔




بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۷۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ملک دشمن ،ملکی غدار ،ملکی آئین توڑنے والوں ،قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کو کچلنے والوں کے خلاف آواز اٹھانے والے دینی درسگاہوں کے طلبا ،طالبات اور سولہ کروڑ مسلم امہ کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر انکا قتال کرنا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی ،منصف شاہی ،افسر شاہی کا وطیرہ بن چکا ہے۔ٹی وی اینکرز ،اخبارات کے لکھاری اور ذرائع ابلاغ کے تمام مبلغ انکے احکام کے پابند ہوتے ہیں۔حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن کے صوبائی ،وفاقی ،سینٹ کے اسمبلیوں کے تمام ممبران ہرقسم کے اختلافات ختم کر کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کو بچانے کیلئے یک زبان ہوکر بانگ دہل کہتے ہیں کہ اگر کوئی طالبان ملک میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کونافذ العمل کرنا چاہتے ہیں تو اسمبلیوں میں آئیں اور اسمبلی ممبران کی کثرت کے ذریعے ملک کے نظام میں تبدیلی لائیں۔کتنے ظالم باطل ،غاصب اور بد کردار ،بدخو ،بدنیت مذہب کش باطل مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے عدل کش دہشت گرد فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ہے کم ازکم سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو آگاہ تو کردیں۔کہ پاکستان کی مسلم امہ ،انکی نسلیں جو مغربی جمہوریت کے باطل ،غاصب کفر کے نظام حکومت کے قیدی ،غلام ،محکوم ،نظام الیکشن کے اخراجات ،ملکی وسائل ،خزانہ سے محروم کردئے گئے ہوں وہ کیسے ان چھ سات ہزار جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ کے معاشی دہشتگردوں کے الیکشنوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔وہ کیسے اسمبلیوں اور حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی۔

نمبر ۸۔ایسے حقائق اور سچائی کے واقعات کو کیسے حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ عوام الناس کو بتانے دیتا ہے۔مسلم امہ ،انکی نسلوں کی آواز کو ختم کرنے اور حکومتی احکامات کی روشنی میں نشر و اشاعت کے ذریعے انکو دہشت گرد قرار دینے ،انکا قتال کرنے ،تھانوں کچہریوں کی اذیتوں کے سپرد کرتے آرہے ہیں۔پاکستان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے معاشی دہشت گردوں ،معاشرتی قاتلوں ،ملک دولخت کرنے والے مجرموں ،این آر او کے مجرموں کی وراثت بن چکا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کب تک نولاکھ سپاہ سے ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈر اہل وطن مسلم امہ انکے عزیز و اکارب کا قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے صدر مملکت، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، گورنرز اور انکا مراعات یافتہ منصف شاہی، افسر شاہی کے شاہی طبقہ کے احکامات کے ذریعے پولیس اور رینجر کی سپاہ سے سولہ کروڑ اہل وطن انکے عزیز و اکارب سے جیلیں بھرتے، بیگناہ انسانوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکاتے، اور عدل کش عدلیہ کے عادلوں کے دروازوں پر ظلم کی داستانیں رقم کرتا رہے گا۔ جب تک بانس یعنی مذہب کش مغربی جمہوریت کا کفر کا نظام حکومت اور بانسری یعنی انکے اسمبلی ممبران اور ان پر مشتمل حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے شاہی طبقہ کا خاتمہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک نہ انکا ظلم، نہ انکے ظلم کی داستانیں، نہ طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ، نہ مخلوط تعلیم، نہ مخلوط معاشرہ، نہ مخلوط نظام حکومت اور نہ ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت، اسکے حکومتی ٹولہ اور نہ ہی انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے ملکی وسائل، ملکی خزانہ پر انکی اجارہ داری کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک کو دولخت کر کے مغربی پاکستان کا نام پاکستان اور اسکی چار صوبائی حکومتیں، ایک سینٹ کا سپریم حکومتی ادارہ اور وفاقی حکومت کے اسمبلی ممبران کا اضافہ کرتے، انکی اولادیں فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے روپ میں ملکی وسائل اور خزانہ پر قابض ہوتے اور عوام الناس کو محروم کرتے رہیں گے۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی بہو، بیٹیوں، ماں بہنوں، بیویوں کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر مسلط کر کے سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قیدی، غلام محکوم بناتا اور ملک لوٹتا رہے گا اور قرآن حکیم کی حرمت کو روندتا اور مسخ کرتا رہے گا۔ عوامی عدالت اپنا فیصلہ سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں اور حکومتی ٹولہ کے ذرائع ابلاغ کے مبلغوں کو مطلع کریں کہ دہشت گرد کون ہیں۔

نمبر ۹۔ آج بھی مسلم امہ اور انکی نسلیں انگریز کے مسلط کیے ہوئے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت اور انگریزی زبان کے ظالمانہ، جابرانہ استحصالی، سیاسی حکومتی ٹولہ کا اسی طرح شکار ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

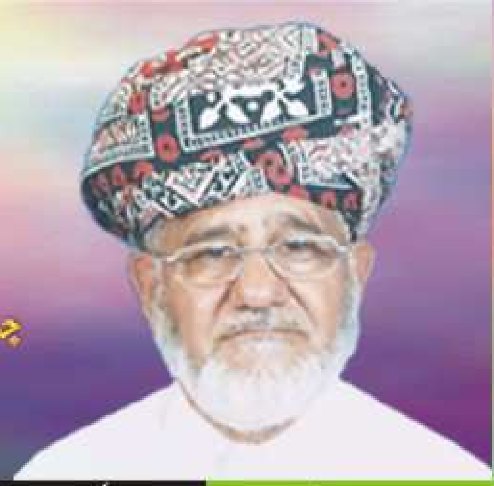


آج بھی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انتظامیہ، عدلیہ، افواجِ پاکستان کے اداروں پر ان کی اولادیں مسلط ہیں۔ آج بھی انگریز کے پُروردہ غدّار، بدقماش جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ کی حکمرانی بالجبر مسلط ہے۔ آج بھی طبقاتی انگلش میڈیم مخلوط تعلیمی ادارے مخلوط طبقاتی معاشرہ مخلوط طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ مخلوط طبقاتی حکومتی ٹولہ اور مخلوط انتظامیہ، عدلیہ کا شاہی مراعات یافتہ طبقاتی طبقہ تیار کرتے جا رہے ہیں۔ انگریزی زبان کی سرکاری بالا دستی آج بھی ملک پر مسلط ہے۔ ملک سے صرف انگریز رخصت ہوا ہے اس کا غدّار، جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ، مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کا نظامِ حکومت اور اِس کی انگریزی زبان کی سرکاری سرفرازی اُسی طرح قائم و دائم رکھے اور اسکی گرفت مضبوط کیے جا رہا ہے۔ آج بھی تھانے اور کچہری پر ان کی اجارہ داری مسلط ہے۔ آج بھی انگریز کی مفتوحہ عوام ان کے زیر اثر مجبور و بے بسی، معاشی اور معاشرتی بدحالی، ظلم و جبر اور بے گناہ افراد کے قتال، تھانے، کچہریوں کی اذیتوں کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ آج بھی کوئی فرد اِن کے خلاف ملک میں سر اُٹھانے کے قابل نہیں۔ آج بھی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا رائج کیا ہوا جابرانہ، غاصبانہ انگریز کا نظامِ حکومت ملک پر مسلط ہے۔ آج بھی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشنوں میں ان کے علاقہ سے کوئی دوسرا فرد الیکشن پر نہ کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ ہی الیکشن جیت کر اسمبلی اور حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ آج بھی ملک و ملّت پر وفاقی، صوبائی اسمبلیوں پر ان کی سرفرازی قائم ہے۔ آج بھی ہر جرم کو قانون بنانے کا اختیار ان کے پاس موجود ہے۔ آج بھی عدلیہ، انتظامیہ اور فوج اُن کے اشاروں پر ناچتی ہے۔ آج بھی مشاورتیں، وزارتیں اُن کا نصیب ہے۔ آج بھی صدر مملکت، وزیر اعظم، گورنر، وزیر اعلیٰ، وزیر و مشیر کے تمام حکومتی عہدے اِن کی اور ان کی نسلوں کی ملکیت ہیں۔ آج بھی انگریزی زبان کو سکھانے والے ایچی سن کالج اور اس جیسے تمام شاہی طبقاتی تعلیمی اداروں پر ان کی اجارہ داری قائم ہے۔ آج بھی عوام کی آواز کو دبانے کے لیے فوجی جرنیلوں سے مل کر ملک میں مارشل لاء لگایا جاتا ہے۔ جب بھی ان کا جی چاہتا ہے انگریز کا کام اپنے فوجی جرنیلوں سے مارشل لاء لگوا کر لے لیتے ہیں



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



نمبر۱۰۔ صدر ایوب کا پہلا مارشل لا لگا تو تمام کالے باغ اور سیاہ باغ کے نواب، جاگیردار، سرمایہ دار اس میں شامل ہو گئے۔ ذوالفقار علی بھٹو بھی اسی حکومتی ٹولہ سے نمودار ہوا۔ دس سال تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ فوج کی گن پوائنٹ پر ملک کا قادر مطلق بنا رہا۔ خوب ڈٹ کر دس سال تک حکمرانی کے مزے لوٹے۔ عوامی حقوق کو روندتے اور حکومت کرتے رہے۔

نمبر۱۱۔ جب عوام صدر ایوب خاں کے مارشل لا کے ظلم و جبر سے تنگ آ کر اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ حکومتی ٹولہ کی آپس میں اقتدار کی چپقلش بڑھی۔ تو ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کو روٹی کپڑے مکان مہیا کرنے کا نعرہ لگایا اور عوام کو اُکسایا۔ عوامی ایجی ٹیشن ابھری اور فوجی ڈکٹیٹر اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ حکومت چھوڑی اور ملک ایک دوسرے فوجی ڈکٹیٹر جنرل یحییٰ خاں کے سپرد کر گیا۔ مشرقی و مغربی پاکستان کا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ مشرقی پاکستان میں ابھرنے والی عوامی ایجی ٹیشن کو کنٹرول نہ کر سکا۔ اس نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی روشنی میں ملک کے سیاسی رہنماؤں کے کہنے پر الیکشن کروائے۔ سیاسی اور فوجی یہ سبھی ایک ہی کنبہ اور ایک ہی ٹولہ کے افراد ہیں۔ ملک کو دولخت کرنے والے، ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے جرائم کی پیداوار ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے محافظ اور محسن ہیں۔ حکومت ان کی انتظامیہ، عدلیہ اور فوج ان کی محکوم اور ان کے احکام کی پابند۔ تمام مجرم باری باری حکومت کرتے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں۔ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان ملک کے دو بازو تھے۔ ان کی اقتدار اور لوٹ مار کی چپقلش نے دونوں بازوؤں کو جدا کر دیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ملک دولخت کرنے والے مجرموں کا تسلسل اور این آر او کے مجرموں کا دہشت گرد، ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے، ملک دولخت کرنے، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط حکومت بنانے، ۴۹ فیصد حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی اخراجات کا ۵۱ فیصد مستورات کے نام پر حکومتی ایوانوں پر قبضہ کرنے، ان کا ڈبل سے بھی زیادہ مزید بجٹ بڑھانے، وسائل اور خزانہ لوٹنے، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کو روندنے، چادر اور چار دیواری کے نظام کو ختم اور پس پشت ڈالنے، سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محکوم، غلام، قیدی بنانے، پاکستان کو جیل اور عوام کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر انسانی خون سے ہولی کھیلنے والے ہی ملکی ملی مجرم ہیں۔

فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا غاصب مجرم مراعات یافتہ شاہی طبقہ سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں پر مسلط ہیں۔ یہی ملک وملت کے طالبان دہشت گرد ہیں جو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ذریعے قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف کو کچلتے، نیست ونابود کرتے، انکا دین ودنیا لوٹے جارہے ہیں۔

نمبر۱۲۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کے مجیب الرحمن عوامی استحصال کو ختم کرنے کی بناپر کامیاب ہوئے اور مغربی پاکستان میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما عوام الناس کو روٹی کپڑا، مکان مہیا کرنے مساوات کو رائج کرنے کے نعرے کی بناپر کامیاب ہوئے۔ عوامی لیگ کو اسمبلی ممبران کی عددی برتری حاصل تھی۔ لیکن جنرل یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کی باہمی مشاورت سے عوامی لیگ کے سربراہ مجیب الرحمن کو اقتدار سپرد نہ کیا۔ ان ناگزیر حالات کی روشنی میں مشرقی پاکستان کے عوام الناس اٹھ کھڑے ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں عوام نے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کردی۔ یحییٰ خان نے مشرقی پاکستان پر فوج کشی کردی۔ مکتی باہنی نے فوج کے ساتھ گوریلا جنگ شروع کردی۔ ہندوستان نے اپنی فوج مشرقی پاکستان کے عوام کی مدد کے لیے داخل کردی، ہندوستان کی فوج کا مشرقی پاکستان کے عوام اور مکتی باہنی کا ساتھ دیا۔ ہزاروں انسانوں کا قتال اس سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ نے کروادیا۔

نمبر۱۳۔ تاشقند میں یواین او کے اجلاس میں ذوالفقار علی بھٹو نے ہندوستان کے خلاف مشرقی پاکستان میں مداخلت بند کرنے کی قرارداد پھاڑ دی۔ ہندوستان کے حملہ کو بند نہ ہونے دیا۔ حکومتی ٹولہ کے حکم پر ۹۴ ہزار پاکستانی فوجی سپاہ کو ہندوستانی افواج کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ یہ پاکستانی افواج کی تاریخی شکست تھی جو ان سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کے اقتدار کی چپقلش کی وجہ سے ہوئی۔ ان کا یہ جرم ناقابل معافی تھا اور ہے۔ کمال یہ ہے کہ ان کے خلاف نہ کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی کوئی اور کاروائی کی گئی۔ اتنے بڑے سانحہ کے ذمہ دار مجرموں سے پوچھا نہ گیا حتیٰ کہ جسٹس حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کو بھی عوام کے سامنے ایک طویل عرصہ تک نہ لایا گیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ملکی غدار، ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پاکستان دولخت کرنے کے بعد مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ کر اسکی مزید چار صوبائی حکومتیں بنا ڈالیں۔ وہی ملکی غدار، ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ حکومتی ایوانوں پر بالجبر مسلط ہے۔ انکی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت، ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی حکومتی اجارہ داری اہل وطن پر قائم رہی

نمبر ۱۴۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے محبِّ وطن عوام کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے درندوں نے ون یونٹ کو ختم کر کے باقی ماندہ ایک پاکستان کے چھ پاکستان بنا ڈالے۔ وفاقی حکومت تو اسی طرح قائم رہی، اس کے اسمبلی ممبران کی تعداد حسب خواہش بڑھالی۔ سینٹ کے ممبران کا اعلیٰ ادارہ بھی سجالیا۔ چار نئی صوبائی حکومتیں معرض وجود میں لے آئے۔ مغربی پاکستان کے حصّہ صرف ۶۸ ایم این اے، سات وزیر دو مشیر، ایک گورنر آدھا وزیر اعظم اور آدھا صدر مملکت آتا تھا۔ انھوں نے اقتدار کی نوک پر چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکرز، چار اپوزیشن لیڈران۔ چاروں اسمبلیوں کے ممبران، بے شمار مشیر، لاتعداد سفیر اور ان گنت وزیروں کی اپنے ٹولہ کی فوج صوبوں پر حکمرانی کے لیے بڑھالی۔ جسکا بوجھ عوام النّاس کو برداشت کرنا پڑا۔ اہل وطن سولہ کروڑ مسلم امہ اور تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنما ذوالفقار علی بھٹو کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ذمہ دار اور مجرم سمجھتے تھے۔ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور عوام نے اس کا جینا مشکل کر دیا۔

نمبر ۱۵۔ پیپلز پارٹی اور اس کے رہنما مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف شدید ایجی ٹیشن کا آغاز ہوا۔ ملکی حالات اس قدر خراب ہوئے کہ ملک خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ گیا۔ اپوزیشن کے رہنماؤں کی مدد سے تیسرا مارشل لا ملک پر نافذ العمل کیا گیا۔ جنرل ضیاالحق ملک کا تیسرا فوجی ڈکٹیٹر بن کر ملک پر قابض ہوا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اپوزیشن لیڈران نے مل کر ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف قصوری کے قتل کا کیس جو پہلے ہی درج تھا اس کی پیروی شروع کر دی۔

فوجی ڈکٹیٹر بھی ہو اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاست کا سربراہ بھی ہو۔ تو ہر قسم کا جرم قانون کیوں نہ بنتا جائے۔ جج اور انتظامیہ کے ذریعے حکومتی دہشتگردوں کا جب جی چاہے، جتنے جی چاہے اپنے مخالفین اور عوام الناس کے خلاف کیس بنالیں۔ جب جی چاہے بھینس چوری کا مقدمہ درج کرا لیں۔ جب چاہیں لیاقت باغ کے میدان میں جلسہ گاہ پر گولی چلوا کر سینکڑوں لاشوں کا ڈھیر لگا دیں اور پھر جائے وقوعہ سے غائب کر دیں۔ جب چاہیں اپنے مخالفین کو جیل بھیج دیں۔ جب جی چاہے اپنے مخالفین کو غائب کروا دیں۔ جب جی چاہیں لال مسجد کے طلبا کو دہشت گرد بنا کر چار پانچ ہزار طلبا طالبات کا قتل کروا دیں اور ان کے اساتذہ کے خلاف بیس پچیس جھوٹے کیس درج کروا دیں۔ اسی طرح فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو سزائے موت دلوا دی۔ اسی طرح جنرل ضیا الحق فوجی ڈکٹیٹر کے جسد کو فضا میں بکھیر دیا۔ پیپلز پارٹی کے ورکروں نے احتجاج کا عمل جاری کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے پیپلز پارٹی کے مطابق ۸۴ ہزار افراد کو کوڑے مروائے اور ورکروں کو سخت سزائیں دیں۔ پیپلز پارٹی کے ورکروں نے کئی بار اس پر قاتلانہ حملے کیے۔ آخر کار فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق کا جہاز فضا میں تباہ ہوا۔ ہر فوجی ڈکٹیٹر کے ساتھ سیاسی حکومتی ٹولہ موجود رہا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت بھی ان کے زیر سایہ چلتا رہا۔ ذوالفقار علی بھٹو صدر ایوب کی گود میں پلتا رہا نواز شریف اور الطاف بھائی کو فوجی ڈکٹیٹر صدر ضیا الحق کی آغوش میسر آئی۔

نمبر ۱۶۔ پیپلز پارٹی کی بے نظیر پاکستان واپس لوٹیں۔ الیکشن ہوئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کی موت کو کیش کروایا گیا۔ پیپلز پارٹی جیتی اور اس نے حکومت بنائی اس غریبوں کی پارٹی میں ملک کے تمام جاگیردار اور سرمایہ دار، تمام اشاری، لغاری، زرداری اس پارٹی میں شامل تھے۔ ملک کو خوب لوٹا۔ اَت مچا دی۔ مسٹر زرداری نے مسٹر ٹن پرسینٹ کے نام کی شہرت پائی۔ سرّے محل خریدا۔ ملکی دولت بیرون ممالک کے سوئس بنکوں میں لے گیا۔





مسٹر لغاری جو پیپلز پارٹی کے اپنی جماعت کے ہی صدر رہتے تھے۔ انھوں نے حکومتی کرپشن، رشوت اور لوٹ مار کی وجہ سے بے نظیر کی حکومت کو ختم کر دیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے نئے الیکشن ہوئے۔ نواز شریف نے عوام کو تین نعرے دیے ایک لوٹ مار مچانے والے مجرموں کا احتساب، دوسرا معاشرے میں عدل و انصاف رائج کرنے کا عمل تیسرا اسلام کے نفاذ کو ملک میں رائج کرنے کا اعلان کیا۔ ان بنیادوں پر نواز شریف بہت بڑا مینڈیٹ لے کر کامیاب ہوا۔

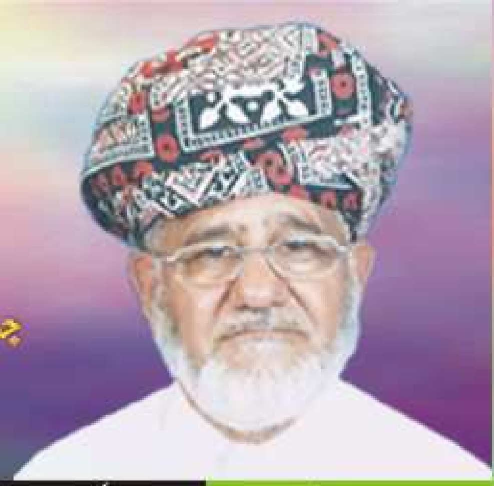
نمبر ۱۷۔ نواز شریف نے حکومت بنائی۔ نہ کسی کا احتساب ہوا، نہ کسی کو ملک میں انصاف ملا اور نہ ہی نواز شریف نے ملک میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور اسلام کے نفاذ کا وعدہ ایفا کیا۔ فطرت کا خاموش عمل جاری رہا، ہندوستان نے ایٹم بم کا دھماکہ کیا۔ ان کے حکمرانوں اور انتہا پسند ہندوؤں نے پاکستان کو نیست و نابود کرنے کی کھلے عام دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ عوام نے نواز شریف کی حکومت کو کارنر کر لیا۔ اس کیلئے لازم ہو گیا تھا۔ نواز شریف یا تو ایٹمی دھماکہ کرے یا حکومت کو چھوڑ دے۔ اس مجبوری کے تحت اس کو ایٹمی دھماکہ کرنا پڑا۔ امریکہ، مغربی دنیا، ہندوستان، اسرائیل کو پاکستان کا یہ عمل پسند نہ آیا۔ بیرونی طاقتوں، ملک دشمن سیاسی ٹولہ اور فوجی جنرل پرویز مشرف، اس سے منسلک مجرم کور کمانڈروں نے ایک سازش کے تحت نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔

نمبر ۱۸۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نواز شریف کی حکومت کو ختم کیا۔ اس کے خلاف غدّاری کا کیس تیار کر کے اِس کو پابند سلاسل کر لیا۔ سعودی عرب کے حکمرانوں نے اس کی جان چھڑائی اور ساتھ لے گئے۔ نو سال تک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ سجائے رکھی۔ سیاسی جماعتوں کے غدّار اپنے معاشی اور معاشرتی جرائم معاف کرواتے اور حکومت میں شامل ہوتے رہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو سیاسی حکومتی ٹولہ نے مسلم لیگ ق کی قیادت عطا کی۔ پرویز مشرف کو تاحیات صدر رہنے کی نوید دیتے رہے۔ کارگل کیس کا مجرم، سزا سے بچنے کے لیے چند کور کمانڈروں کی مدد سے سازش اور بغاوت کر کے بیرونی طاقتوں کے اشارے پر جمہوری حکومت کو ختم کرنے میں کامیاب ہوا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



عوام کی زبان کھینچنے کے لیے تمام فوج کو سول کے سرکاری نیم سرکاری اداروں پر لا بٹھایا۔ سولہ کروڑ عوام کو قیدی، انتظامیہ اور عدلیہ کو اپنی لونڈی اور داشتہ بنالیا۔ ملک کے مجرم سیاستدانوں سے مل کر مارشل لا کی مذہب کش مغربی جمہوریت کی حکومت ہارس ٹریڈنگ کے مجرموں سے مل کر بنائی۔ سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ملک کو نو سال تک خوب لوٹا۔

نمبر ۱۹۔ حقوق نسواں کے نام پر سولہ کروڑ اہلِ وطن اور ان کی نسلوں کے ساتھ ایک گھناؤنا فراڈ اور دھوکہ کیا۔ ۵۱ فیصد حکومتی اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر حکومتی پنڈال میں داخل کرنے کا دروازہ کھول لیا۔ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات کی روشنی میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط انتظامیہ مخلوط عدلیہ مخلوط افواجِ پاکستان اور مخلوط حکومت کا روشن خیال جمہوریت کے کفر کا قانون ملک پر مسلط کر دیا۔ ملک کے ڈبل سے بھی دو فیصد زیادہ بجٹ، حکومتی ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات، کا

اضافی بوجھ سولہ کروڑ غریب عوام پر ڈال دیا۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی گرفت سولہ کروڑ عوام پر مزید مضبوط کر لی۔ ۔مذہب کش مغربی جمہوریت کی پانچ اسمبلیوں اور سینٹ کے 1960 مرد وزن ممبران، وزیر و مشیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر اعظم، صدر مملکت اور ان کے ہم نوا، ہم پیالہ احباب کے اَن گنت شاہی اخراجات بڑھائے۔ ان کی شاہی انمول قیمتی گاڑیوں، شاہی تنخواہوں، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، اندرون، بیرون ممالک ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں اور بنک بیلنسوں میں بے پناہ اضافہ کیا۔ ملک کا خزانہ لوٹنے کا ریکارڈ توڑ کر رکھ دیا۔

نمبر ۲۰۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے قانونی ڈاکہ سے سولہ کروڑ عوام کا معاشی قتال کر کے رکھ دیا۔ ضروریاتِ حیات سے محروم عوام، بیروزگار عوام، مہنگائی اور ٹیکسوں سے نڈھال عوام، بجلی، گیس، پانی سے محروم عوام زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا عوام پر انکے حکومتی شاہی اخراجات کا بوجھ ان مجبور و بے بس، بے زبان عوام پر ڈال دیا گیا۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بھوکی ننگی عوام، تنگدستی سے تنگ آ کر خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی عوام ان کے خلاف سڑکوں پر نکل آئی۔ انتالیس ارب ڈالر حقوق نسواں کے اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے ملک آئی ایم ایف کے پاس گروی رکھ دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر کے روشن خیال اسلام کی عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا مغربی کلچر سولہ کروڑ اہلِ اسلام پر قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف نافذ العمل کر دیا۔ انھوں نے قرآنِ حکیم کی حرمت بھی لوٹ لی اور دنیاوی مال و متاع بھی چھین لیا۔ اس سے قبل ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی ٹولہ نے ملک کو دولخت کیا۔ ایک ملک کے چھ ملک بنا کر حکومتی ٹولہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری ملکی عوام پر مسلط کر دی۔ اس وقت بھی ملکی تاریخ کا سب سے بڑا قرض چالیس ارب ڈالر آئی ایم ایف سے لے کر ملک و ملّت کو ان کے اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے حاصل کیا۔ اس کثیر قرض پر غریب و بے بس سولہ کروڑ عوام نے نو ارب ڈالر اس رقم پر سود بھی ادا کیا۔ ملک گروی رکھ دیا اور اب دیوالیہ ہو چکا ہے۔ آزاد عدلیہ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اخراجات کو ایک عام کسان، محنت کش، ہنرمند اور عوام النّاس کے مطابق سرکاری خزانہ سے مناسب بجٹ مہیا کرے۔ عدلیہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اس باطل، طبقاتی، تفاوتی، استحصالی نظامِ حکومت کے جرائم کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں فوری طور پر ختم کرے۔ ملک و ملّت ان کے مزید حکومتی قانونی جرائم کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں رہا۔

اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو ملک دیوالیہ ہو کر تباہ و برباد اور عوام النّاس ضروریاتِ حیات سے محروم خودسوزیاں اور خودکشیاں اور بھوک سے سسک سسک کر مرتے جائیں گے۔ یا اس عیاش مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی حکومتی سیاسی، فوجی شاہی مجرم ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ شاہی ماسٹر مائینڈ طبقہ کا قتال جاری کر دیں گے۔ عدلیہ اور اہلِ وطن کیلئے لمحہ فکر یہ ہے کہ ملک کو خانہ جنگی سے بچانے اور محفوظ کرنے کے لیے فوری عملی قدم اٹھائے، ورنہ یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کی یہ خانہ جنگی کی آگ پھیلتی جائیگی۔

نمبر ۲۱۔ انگریز ہندوستان کی کسی مقامی زبان سے آشنا نہ تھا۔ انگریز نے کارِ سرکار چلانے کیلئے انگریزی زبان کا نفاذ کیا۔ اس نے نظامِ حکومت چلانے کے لیے ایک محکوم اور غلام قوم پر انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی قائم کی اور اس کی قومی، ملکی زبان عربی، فارسی کو ختم کیا۔ انگریز نے حکومتی ٹولہ کی اولادوں کو انگریزی زبان سکھانے کے لیے ایچی سن کالج جیسے شاہی طبقاتی انگلش تعلیمی ادارے کھول دیے۔ انگریزی زبان کو پڑھنے، لکھنے اور بولنے والوں کو پڑھا لکھا اور دانشور سمجھا جانے لگا۔ انگریزی زبان کو اعلیٰ اہلیت کا معیار بنا دیا گیا۔ انگریزی زبان کے ماہرین کو انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے لیے ملکی عہدے وقف کر دیے۔ جن کے ذریعے انگریز ایک محکوم قوم پر حکومت کرتا رہا۔ وکلا جو انگریزی زبان پر قدرت رکھتے تھے وہ لاکھوں افراد کے کیس انتظامیہ، عدلیہ اور انگریزوں کے درمیان ایک ترجمان کی حیثیت رکھنے لگے۔ پاکستان ۱۹۴۷ء میں آزاد ہوا۔ انگریز ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ ۶۳ سال گزر چکے ہیں۔ عوام آج بھی انگریزی زبان سے نابلد اور ناآشنا ہیں۔ آج بھی اہلِ وطن انگریزی زبان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ انگریزی زبان حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کی میراث بن چکا ہے۔ جن کی وجہ سے اب تک ملک پر قومی زبان اردو کی بجائے انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی مسلط ہے۔ جبکہ اردو زبان کا دامن بہت وسیع اور وہ کارِ سرکار چلانے کی پوری قدرت اور اہلیت رکھتی ہے۔ ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک حکومتی شاہی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ، اور فوج کا استحصالی طبقہ انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی ختم اور اردو زبان رائج کرنا نہیں چاہتا۔ اگر انگریزی کی بجائے اردو قومی زبان کی حکومتی سرفرازی قائم ہو جائے تو ان کی اہلیت اور ان کے استحصالی نظام اور جرائم کا پول کھل جاتا ہے۔ ملک کے سولہ کروڑ عوام ان کی غلط پالیسیوں اور حکومتی جرائم اور ان کی انگریزی زبان کی فوقیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کو انگریزی زبان کی برتری کو ختم کر کے ایک عام انسان بننا پڑتا ہے۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ کوئی قوم بھی قومی زبان کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی۔

عربی، فارسی، انگریزی، چینی روسی زبان اور دوسری اہم زبانوں کو سیکھنا بین الاقوامی تعلقات کی بنیادی ضرورت ہے۔ تمام اہم ممالک کی زبانوں کے دانشور تیار کرنا ایک بہتر شگون ہوگا لیکن قومی زبان اردو کی مزید محرومی ملک وملّت کے لیے ناقابل برداشت نقصان ہوگا۔ عوام کو اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اٹھنا ہوگا۔

نمبر۲۲۔ آج بھی سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان کے شاہی طبقہ نے انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی ملک وملّت پر مسلط کر رکھی ہے۔ تمام سرکاری کام انگریزی زبان میں کیا جاتا ہے اور عوام اسکو سمجھنے سے محروم ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور سرکاری شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی انگریزی زبان اور حکومت پر انکی اِجارہ داری قائم ہے اور سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلیں قومی زبان اردو کی آفادیت سے محروم ہیں۔

نمبر۲۳۔ آج بھی سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کی انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ نے انگریزی زبان کو دفتری زبان کی سرکاری سرفرازی سے نواز رکھا ہے۔ جبکہ ملک وملّت کی قومی زبان اردو ہے۔ سولہ کروڑ عوام انگریزی زبان نہ پڑھ نہ لکھ نہ بول اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ تو انگریزی زبان کی ملک پر حکمرانی کیوں۔

نمبر۲۴۔ آج بھی سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلیں انگریزی زبان کی وجہ سے ملک کے نظم ونسق، قوانین وضوابط اور اندرونی، بیرونی پالیسی کو سمجھنے سے قاصر ہیں کیونکہ وہ انگریزی زبان سے نابلد ہیں۔

نمبر۲۵۔ آج بھی سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں انگلش میڈیم اعلیٰ طبقاتی تعلیمی اداروں جہاں سے انگریزی زبان سیکھی جاسکتی ہے، سے محروم ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۲۶۔ آج بھی سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں طبقاتی تعلیم وتربیت طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی حکومتی شاہی طبقہ ۔طبقاتی حکومتی ٹولہ کی طبقاتی تقسیم کے جرائم کا شکار ہیں۔ وہ نہ تو انگریزی زبان کی تعلیم وتربیت اور نہ ہی ان کے اداروں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، نہ ہی وہ انگریزی تعلیمی نصاب اور نہ ہی طبقاتی حکومتی ٹولہ اور نہ ہی ان کے کارِ سرکار چلانے والے افواج انتظامیہ، عدلیہ کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے مل جل سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سولہ کروڑ عوام شودر کی اذیّت ناک اور حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ طبقہ کے براہمنوں کی شاہی زندگی گزارنے کے پابند بن چکے ہیں۔

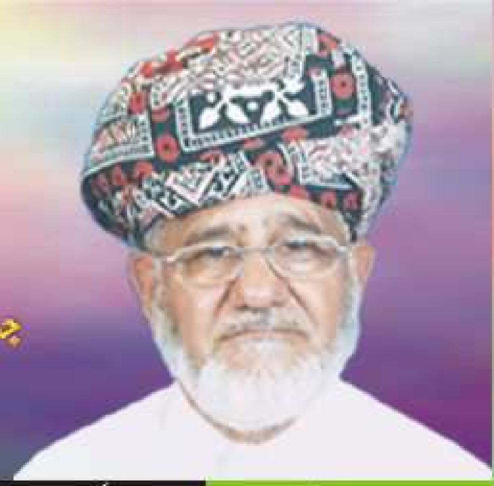
نمبر ۲۷۔ آج بھی سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں انگریزی زبان کے انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی اداروں کے تیار کردہ حکومتی کالے انگریزوں کی زیرِ نگرانی طبقاتی تفاوتی اور استحصالی مجرمانہ نظامِ تعلیم اور حکومت کے جرائم کا شکار ہیں۔

نمبر ۲۸۔ پاکستان میں رائج الوقت انگریز کے مفتوحہ ملک پر مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا آمرانہ نظامِ حکومت ہے جو ملک میں انگریز کے نوازے ہوئے چند غدّار جاگیردار، سرمایہ دار افراد پر مشتمل آمروں کا واحد ٹولہ ہے۔ جن کو انگریز نے ان کے تعاون کی وجہ سے جاگیریں اور وظائف عطا کیے۔ ان کو مخصوص علاقے مختص کیے۔ ملکی غدّار اپنے اپنے علاقے سے ان جاگیروں اور مادی وسائل کی برتری کی وجہ سے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشن جن پر انکی اجارہ داری مسلط ہے، وہی حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد الیکشن لڑتے اور کامیاب ہو کر اسمبلیوں کے پنڈال میں اکٹھے ہو جاتے ہیں فوجی ڈکٹیٹروں کی زیرِ نگرانی مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کی حکومتیں بناتے اور حکمرانی کے مزے لوٹتے۔ عوام النّاس پر معاشی اور معاشرتی انسانیت سوز تشدد کرتے ہیں۔ ان غدّاروں کے علاوہ نہ کسی اور فرد کے پاس نہ کوئی جاگیر ہوتی ہے، نہ مادی وسائل، نہ تھانے کچہریوں کی طاقت اور نہ حکومتی سپورٹ ہوتی ہے۔ وہی چھ سات ہزار پر مشتمل ملکی ملی حکومتی غدّار ٹولہ الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر سکتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



عوام انگریز کے ان پالتو ملکی غدّار ٹولہ کے امیدواروں کو ووٹ ڈالنے کے پابند ہوتے ہیں۔ کامیاب امیدوار الیکشن جیت کر اسمبلیوں کے حکومتی پنڈال میں پہنچ جاتے ہیں۔ تمام غدّار ملکی، ملّی مجرم حکومتی ٹولہ اپنی معاشی، معاشرتی اجارہ داری مضبوط کرنے کیلئے ملک میں اضافی چار صوبائی حکومتیں اور سینٹ کا سپریم ادارہ قائم کر کے اپنی گرفت مضبوط بنا چکا ہے۔ کتنے کاریگر ہیں اب شہروں کو صوبوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ انکو وارننگ دے دو کہ حکومتی ایوانوں کا پھیلانا بند کر دو، ون یونٹ کو بحال کر دو۔ قرآنِ حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر کے اسلام کی وحدت سے فارغ کر کے کفر کی زندگی کا مسافر بنانا بند کر دو۔ ملّت کی جمعیت کو سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر کے خارج اسلام کرنا بند کر دو۔ ملت کی جمعیت کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاسی جماعتوں کے نظام حکومت کے فرقوں کا حصّہ بنانا بند کر دو۔ قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات کی وحدت کو ختم کرنا بند کر دو۔ ملّت کی جمعیت کو ۱۸ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں بکھیرنا بند کر دو۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے دہشت گردوں، قرآن حکیم کے نظریاتی قاتلوں، معاشی معاشرتی رہزنوں، ملکی وسائل اور خزانہ کو حکومتی گن پر اپنے ملکیتوں میں بدلنے والے لٹیروں، ملکی آئین توڑنے والے غداروں، ملک دشمن پالیسیاں مرتب کرنے والے مجرموں، ہارس ٹریڈنگ نظریہ ضرورت کے حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کو ملک وملت پر مسلط کرنا بند کر دو۔ کیا این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا کار سرکار چلانے والا طبقہ دہشت گرد ہے یا سولہ کروڑ اہل وطن دہشت گرد ہیں۔ اس کا فیصلہ عوامی عدالت کرے گی۔

نمبر ۲۹۔ فوجی ڈکٹیٹر ہوں یا جاگیردار ہوں یا سرمایہ دار ہوں، سمگلر ہوں یا ذخیرہ اندوز ہوں وہ ایک ہی قبیلہ اور ایک ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظامِ حکومت اور اس کے غدّار شاہی حکومتی خاندان کے ٹولہ کے افراد ہیں۔ ۹۰ سال تک انگریز کے ذریعے ہندوستان پر حکومت کرتے رہے۔

۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک یعنی ۶۳ سالوں سے انگریز کے مسلط کئے ہوئے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے سولہ کروڑ عوام کا خون چوستے اور ان پر حکومت کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ ہر قیمت پر اقتدار اور حکومت چاہتے ہیں۔ عوام کو کبھی روٹی کپڑے کا نعرہ دے کر بہلاتے ہیں، کبھی اسلام کے منشور کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ کبھی مجرموں کے احتساب کی امید دلاتے ہیں۔ کبھی ملک کے یہی لٹیرے، رہزن اہل وطن مسلم امہ کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے لوٹنے والے قوانین کی مزید سخت زنجیروں میں جکڑ کر ملک سے غربت دور کرنے کی خوشی خبری دیتے ہیں۔ کبھی عدلیہ کو بحال کرنے کی بات کرتے ہیں۔ کبھی پاکستان میں دہشت گردی کو ختم کرنے کے نام پر اہل وطن کا قتال جاری کر دیتے ہیں۔ یہ سب جھوٹ، فریب اور دھوکہ دینے والے دغاباز ملکی ملی مجرم ہیں۔ اہلِ وطن کے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں کو سبز باغ دکھاتے چلے آرہے ہیں۔ پچھلے ۶۳ سالوں سے یہ جھوٹے، ریاکار، رہزن، لٹیرے انگریز کے پالتو سیاسی، فوجی حکمران مجرم ٹولہ اور طبقہ کے دہشت گرد افراد، عوام کا بری طرح استحصال کرتے چلے آرہے ہیں۔

نمبر۳۰۔ جب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے شاطر اور غاصب سیاستدان حکومت اور اقتدار تک رسائی حاصل نہ کرسکیں تو وہ فوجی جرنیلوں سے رابطے بحال کر لیتے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی ایسے فوجی جرنیل کو تلاش کر لیتے ہیں جس کو فوجی ڈکٹیٹر کا لبادہ پہنا کر عوام کو ڈراتے، ملک پر مسلط کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ فوجی ڈکٹیٹر اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کے لیے اپنی پسند کے تمام کالے باغ اور سفید باغ کے نوابوں اور شاہی جاگیردار ٹولہ اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے غدّار مجرموں کو شامل حکومت کر لیتے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی رفقا سابقہ سیاسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے منتخب حکمرانوں پر کیس مرتب کرتے ہیں۔ یہ طبقہ اپنے اقتدار کا راستہ صاف کرنے کے لیے مخالفین کو پھانسی چڑھاتا یا ملک بدر کر دیتا ہے۔ اس طرح یہ خانوادہ حکومتی پنڈال پر قابض اور ملک کی افواج، انتظامیہ، عدلیہ پر مسلط ہو جاتا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر ملک و ملّت پر کالے انگریز بن کر مسلط ہو جاتے ہیں۔





ان کے نزدیک ون یونٹ کو توڑ کر ملک کو دولخت کر دینا کوئی جرم نہیں۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنا دینا کوئی جرم نہیں۔ ملک کی پانچ حکومتیں بنا کر ملک کے مجبور و بے بس عوام پر پانچ گنا حکومتی مجرموں کے شاہی اخراجات کا بوجھ ڈال دینا کوئی جرم نہیں۔ ان جرائم کو ختم کرنے، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کو بحال کرنے کی خاطر کسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی سربراہ کو پھانسی پر لٹکا دینا کوئی جرم نہیں۔ اسی، نوے ہزار افراد کو مارشل لا کے خلاف احتجاج کرنے والوں کو چن چن کر کوڑے مروانا کوئی جرم نہیں۔ اپنے خلاف بات کرنے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا کوئی جرم نہیں۔ اپنے اقتدار کی خاطر سیاسی فوجی گٹھ جوڑ سے ۹۴ ہزار فوج کو ہندوستان کی افواج کے سامنے ہتھیار ڈلوا دینا کوئی جرم نہیں۔ مشرقی پاکستان پر فوج کشی کر کے وہاں کی عوام اور افواج کا قتال کروا دینا کوئی جرم نہیں۔ ملک میں فوجی سیاسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا قائم کر لینا کوئی جرم نہیں۔ مجرموں کے خلاف کوئی کاروائی نہ کرنا کوئی جرم نہیں۔ ملک کے آئین کو توڑنا اور نفاذِ اسلام کو سبوتاژ کرنا کوئی جرم نہیں عدلیہ آزاد ہو چکی ہے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کرنا اس کا طیّب فریضہ ہے، جو وہ ادا نہیں کر رہی۔

نمبر ۳۱۔ چھ، سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ، چند فوجی ڈکٹیٹر ۱۹۴۷ء سے پاکستان کے اقتدار پر قابض ہیں۔ ان سے قبل ۹۰ سال تک ہندوستان کی عوام اور ان کی نسلوں کو انگریز نے ان ملکی مجرموں کی مدد سے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے پنجرے میں بند غلام، محکوم، مجبور و بے بس قیدی بنا رکھا تھا۔ ہندوستانی عوام نے بڑی مشکل سے انگریز اور ملکی غداروں سے چھٹکارا حاصل کیا۔ پاکستان دو قومی نظریات کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔ ہندوستان نے ملکی غدّاروں کو انگریز کی عطا کی ہوئی جاگیریں بحق سرکار ضبط کر لیں اور جاگیرداری نظام کا خاتمہ کر دیا۔ پاکستان میں جاگیرداری نظام اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سیاسی حکومتی نظام انگریز کے دور کی طرح اسی غدّار جاگیردار، سرمایہ دار اور فوجی ٹولہ کے ہاتھ میں چلا آ رہا ہے۔ اس سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ نے عوام کو قابو رکھنے کیلئے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا حکومتی نظام جو انگریز نے ایک مفتوحہ ملک کی عوام کے لیے مسلط کیا تھا اُسی طرح جاری رکھا۔

انگریز کا ظلم و جبر اور معاشی ، معاشرتی قتال کا کام کبھی سیاستدان خود کر لیتے ہیں کبھی فوجی ڈکٹیٹروں کو ساتھ ملا کر ان کے تعاون سے کروا لیتے ہیں ۔ ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو قابو رکھنے والا استحصالی جمہوریت کا طرزِ حکومت انگریز نے ایسا مسلط کیا جو آج پہلے سے کہیں زیادہ اذیّت ناک طریقہ سے جاری ہے ۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کا سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ سولہ کروڑ عوام کی محنت و مشقت سے اکٹھے کیے ہوئے وسائل ، مال و دولت ، تجارت اور خزانہ کو اپنی ملکیتوں میں بدلتے جاتے ہیں ۔ مہنگائی ، بلوں اور ٹیکسوں کے ذریعے ان کی ضروریاتِ حیات چھینتے ، ان کو خودکشیاں ، خودسوزیاں کرنے اور اپنے بیوی بچوں کو زہر پلانے پر مجبور کر دیتے ہیں

نمبر ۳۲ ۔ انگریز کی جگہ سیاسی ، فوجی حکومتی ٹولہ نے لے لی ۔ ملک کو محکوم اور کنٹرول کرنے کے لیے انگریز نے ایک مخصوص قسم کی افواج ، انتظامیہ اور عدلیہ تیار کر رکھی تھی ۔ جس کا فرض تھا کہ وہ ملک میں امن کو قائم کرنے کے نام پر فوج انتظامیہ ، عدلیہ کے ذریعے جس شخص کو جی چاہتا صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے ۔ جس کو جی چاہتا اس کے خلاف جھوٹے کیس انتظامیہ سے درج کرواتے ۔ تھانوں اور جیلوں میں تشدد کرواتے ۔ عدالتوں کے ذریعے سخت سزائیں دلواتے ۔ عدالتوں کے قلم حکمرانوں کے اشاروں کے مطابق فیصلے اور انصاف کرتے ۔ انصاف ان کے تابع فرمان ہوتا ۔ انگریز فوج ، انتظامیہ ، عدلیہ کو اپنے تحفظ کے لیے استعمال کرتے ۔ ہندوستان کی عوام سے اس کی محنت و مشقت ، کسانوں کی پیداوار ، مزدوروں کی شب و روز سے تیار کی ہوئی مصنوعات اور اس سے حاصل کی ہوئی دولت ، وسائل ، ذرائع آمدن ، مال و دولت ، بلوں ، ٹیکسوں ، تجارت کے ذریعے چھینتے اور اکٹھا کیا ہوا خزانہ برطانیہ لے جاتے ۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۳۳۔ ہندوستان کے عوام زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہتے۔ انگریزی زبان سرکاری زبان تھی۔ ایچی سن کالج جیسے طبقاتی تعلیمی ادارے ان جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کی اولادوں کے لیے مختص تھے۔ انگریز ان تعلیمی اداروں سے انتظامیہ، عدلیہ کا حکومتی طبقہ مفتوحہ ملک کی عوام کو قابو رکھنے کے لیے تیار کرتا۔ انگریز اِن اداروں کے فارغ البال روشن خیال سکالر انسانیت کی شکل میں درندہ صفات فوج انتظامیہ، عدلیہ کے ایسے بے ضمیر آفسر کی ترقیاں عمل میں لاتے۔ جو ان کے قوانین اور حکم کے مطابق عوام النّاس کا معاشی اور معاشرتی قتال کرتے۔ انگریز اسی فوج انتظامیہ، عدلیہ کے ذریعے اپنے مخالفین کا قتال کرواتے۔ یہی انگریز انتظامیہ اور عدلیہ سے اپنے اقتدار کی خاطر عدل و انصاف کا قتال کرواتے۔ عدل و انصاف کے ادارے کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتے۔ انگریز لوگ ظلم و جبر، تشدد اور انسانی استحصال کے ذریعے عوام النّاس کو قابو رکھنے کی اہلیت والے روشن خیال، انسانیت کی شکل میں درندہ صفات بے ضمیر افسروں کی ترقیاں عمل میں لاتے۔ اسی اعلیٰ اہلیت کے لحاظ سے شاہی تنخواہیں، شاہی مراعات، شاہی ایوان اور شاہی محل ان کی شاہانہ زندگی کا حصّہ بنتے جاتے۔ نمبر۳۴۔ آج بھی ملک میں سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اسی طرح پاکستان پر مسلط ہے۔ آج بھی حکومتی ٹولہ نے انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی مسلط کررکھی ہے۔ آج بھی ملک میں ایچی سن جیسے انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی اداروں کا پھیلاؤ جاری ہے۔ آج بھی ان فیوڈل لارڈز کی اولادوں کے لیے انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کے ادارے مختص ہیں۔ آج بھی افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی کے حکومتی شاہی مراعات یافتہ ادارے ان کی اولادوں کے لیے وقف ہیں۔ آج بھی ان کے مجرمانہ احکامات کے مطابق افواج، انتظامیہ، عدلیہ کے جلادوں کی اذیّت ناک، دل سوز چھڑی سے سولہ کروڑ عوام کو وحشیوں اور درندوں کی طرح ہانکتے چلے آرہے ہیں۔ عوامی عدلیہ ملک وملت کی منزل کی رہنمائی فرمائے اور مجرموں کو کیفرکردار تک پہنچائے۔



مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے نام

عنوان: پاکستان کو خارجی دشمنوں سے کوئی خطرہ نہیں، پاکستان کے سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ، اسکے معاشی، معاشرتی عدل کش مغربی جمہوریت کے استحصالی دستور حیات سے ہے۔ پاکستان کی بقاو سلامتی قرآنِ حکیم کی روشنی میں مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کی تشکیل اور اسکے نظام مملکت میں مضمر ہے۔ مغربی جمہوریت کے مذہب کش کفر کے نظامِ حکومت اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے پاس نہیں۔

نمبر۱۔ قرآنِ حکیم علم وحکمت کا سرچشمہ ہے۔ اسلام کے معنی سلامتی، امن اور آشتی کے ہیں۔ اعتدال، مساوات، عدل وانصاف، اخوت ومحبت، عفوودرگذر، صبروتحمل، ادبِ انسانیت، خدمتِ انسانیت، امانت ودیانت اور خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کی تعلیمات کا مخزن ہے۔ چار اہلِ کتاب پیغمبران پر یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ نے چار الہامی کتابیں نازل فرمائیں۔ زبور شریف، توریت شریف، انجیلِ مقدس اور قرآنِ حکیم۔ وحی الٰہی کا نزول اہل کتاب پیغمبران پر ہوا۔

نمبر۲۔ کشف یا الہام۔ یہ بھی علم حاصل کرنے کا ایک اہم وسیلہ ہے جو اہل کشف انسانوں پر منکشف ہوتا ہے۔

نمبر۳۔ عقل وخرد کی تگ ودو کو حواس خمسہ سے اشیا کا ادراک ملتا ہے۔ عقل کا علم تمام مشکلات کا حل نہیں۔ الہامی علم کا طالبعلم، نزول وحی کی الہامی کتابوں کی تعلیمی روشنی میں جب عقل کی دنیا کو خیرباد کہتا ہے تو وہ الہام وکشف کی دنیا میں داخل اور گم ہو کر عالم اسرار سے الہامی علم کے موتی چنتا رہتا ہے۔





نمبر ۴۔ اسلامی معاشرے میں مسجد شریف مذہبی معاشرتی ، معاشی ، سیاسی ،نظریاتی ، روایات ، رواجات ، اقدار، الہامی ،قرآنی نظریات ،تعلیمات ، دستورحیات کی آبیاری کا مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔علم وعمل کے فروغ کا ذریعہ ہے۔مسجد کو خدا کے گھر سے منسوب کیا گیا ہے ۔مسجد ایک عبادت گاہ اور تعلیمی مرکز ہے۔اخلاقی ، روحانی تربیت گاہ اور سب سے زیادہ پاکیزہ جگہ بھی ہے۔اس کے تقدّس اور حرمت کو برقرار رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔مسجد اہلِ اسلام کو زندگی کے ہر شعبہ میں دینی ، دنیاوی تعلیمات سے انفرادی اور اجتماعی سطح تک تعلیم و تربیت کرنے کا مرکز ہے۔مسجد مذہبی ،ثقافتی ، معاشرتی ،تہذیبی درس گاہ کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔مسجد ایک تعلیمی ادارہ، اخلاقی تربیت گاہ، تحقیقی مرکز ، معاشرتی مرکز ،ثقافتی مرکز ، عدالتی مرکز اور اہلِ اسلام کی طیّب عبادت گاہ ہے۔صالح اور پاکیزہ معاشرہ کی نشوونما مسجد شریف میں ایک پاکیزہ اور طیّب ماحول میں کی جاتی ہے۔انسانی نسل کی تعلیم وتربیت سادگی وشرافت ، امانت و دیانت ، اعتدال ومساوات ، اخوت ومحبّت ،تقویٰ وتوکل ، اسوۂ حسنہ ،خلق عظیم اور حسن سلوک جیسی الہامی اقدار کو فروغ اور ان کی آبیاری مسجد شریف ہی میں کی جاتی ہے۔نیکی کو پنپنے اور بدی کو ختم کرنے کا فکری شعور مسجد سے ہی عطا ہوتا ہے۔فرد، افراد اور معاشرے کے درمیان حقوق وفرائض کا حسین امتزاج اور خوبصورت توازن کا درس مسجد ہی میں دیا جاتا ہے۔مسجد ہی قرآنِ حکیم کے آئین ،اس کے نظریات ، دستورحیات ،ضابطۂ حیات فلسفہ حیات ،دنیا کی بے ثباتی کی تعلیمات ، دینی نظریات کے معاشی ، معاشرتی ، تہذیبی ،ثقافتی ، سیاسی ورثہ کو اگلی نسلوں تک پہنچاتی اور منتقل کرتی ہے۔ مسجد شریف کی حرمت وعزّت کو قائم رکھنا ،مسلمانوں اور ان کی نسلوں کی تعلیم وتربیت کرنا ، ازدواجی زندگی کی گرہ کھولنا ، ماں باپ کی حرمت ،اولاد کی محبت ، تمام رشتوں کا تقدس ، بنی نوع انسان کی خدمت وادب اور اسلامی سماج کو عروج بخشنے کا بنیادی عنصر ہے۔





نمبر ۵۔ دنیا کے کسی بھی معاشرے کی بقا کا انحصار اس کے قومی نظریات کے مقاصد کے حصول میں مضمر ہوتا ہے۔ اسکی تعلیمات اور تعلیمی ادارے اپنا ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ہر معاشرہ اپنے نظریاتی، ثقافتی، علاقائی اور تاریخی تقاضے کے مطابق اپنی بقا اور استحکام چاہتا ہے ہر ملک اور ہر معاشرہ ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد نظریات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اقوام عالم میں ترقی یافتہ ممالک یا ریاست کو تشکیل دینے کے لیے نظریاتی، ثقافتی معاشی معاشرتی، سیاسی، سائنسی، ٹیکنیکل جدید علوم کو یکساں اہمیت دی جاتی ہے۔ لیکن پاکستان دوقومی نظریات کی بنیاد پر قائم ہوا اور یہ ایک نظریاتی ریاست ہے۔ اس کے لیے مذہبی بنیادیں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ ہر معاشرہ اپنی خاص ثقافتی پہچان رکھتا ہے۔ تعلیم انسان کی فطرتی قوتوں کو فروغ بخشتی ہے جسکے ذریعے کسی بھی قوم کی تہذیب، اخلاقی اقدار، افکار، روایات اور نظریات کے حصول سے معاشرہ پروان چڑھتا ہے، ثقافت اور معاشرہ ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم جزو ہیں۔ آج کے دور میں ثقافتی زندگی کی آبیاری میں ٹی وی، ریڈیو، رسائل وکتب، اخبارات ایک بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں انہی ذرائع ابلاغ کے ذریعے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں کی تعلیم وتربیت، انگریزی زبان اور مغربی کلچر کی حکومتی بالادستی مسلم امہ پر مسلط ہے۔ اسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ذریعے بغیر کسی جنگ اور بغیر کسی قتال کے ۱۶ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور ان سے تیار ہونے والے اسلامی کردار وتشخص اور نہ صرف اسلامی تہذیب سے محروم کر دیا ہے بلکہ اس عظیم ملت اور اسکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، طبقاتی تعلیمات مخلوط تعلیمات، سودی معاشیات، باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کے ذریعے مسلم امہ اور انکی نسلوں کو فحاشی بے حیائی بدکاری زناکاری کے کلچر کا حصہ بنا دیا۔ بلکہ قرآن حکیم کی حکمت بھی چھین لی اور ملکی وسائل اور خزانہ بھی لوٹ لیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر۶۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ اہلِ پاکستان کے مسلمانوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے قرآنِ حکیم جیسی الہامی کتاب، اس کے آئین نظریات، تعلیمات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب، اسلامی تعلیمی اداروں یعنی مسجد شریف، اسلامی تعلیم و تربیت اور ملکی اردو زبان کو سرکاری طور پر ختم کر رکھا ہے۔ اس کے برعکس مغربی جمہوریت کے نظریات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں، سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کو سرکاری طور پر فروغ دیا جا رہا ہے قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف مغربی جمہوریت کے نظامِ حیات کو رائج کرنے کے لیے طبقاتی تعلیم، طبقاتی سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں سے طبقاتی معاشرہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح قرآنِ حکیم کے نظریات چادر اور چار دیواری کے خلاف مخلوط تعلیم، مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت سے فحاشی، بدکاری، زنا کاری، کا مغربی کلچر تیار کیا جا رہا ہے۔ حکومتی ٹولہ نے پاکستان میں قرآنِ حکیم کے خلاف مغربی کلچر پھیلانے کیلئے انتظامیہ، عدلیہ، فوج کا مخلوط حکومتی نظام مسلط کر رکھا ہے۔

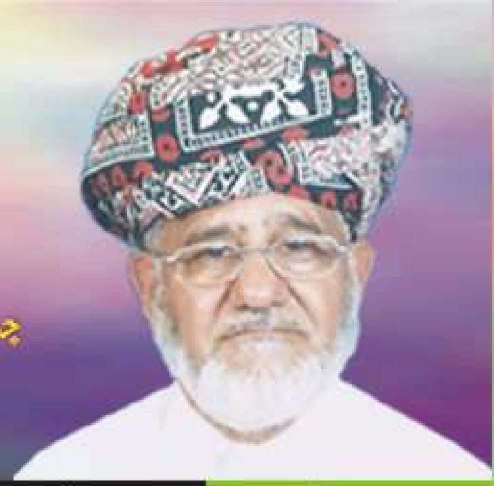
نمبر۷۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن کی تعلیم و تربیت انہی طبقاتی تعلیمی اداروں سے ہوتی ہے، جن پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔ حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار ہوتا ہے۔ جسکی بنا پر حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک کے حکومتی ایوانوں، ملکی وسائل، ملکی غیر ملکی تجارت مال و دولت اور خزانہ پر مکمل کنٹرول قائم کر چکے ہیں۔ طبقاتی معاشی تقسیم کلاس ون ٹو تھری فور اسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کا اعجاز ہے۔ حکومتی ٹولہ ملّت اسلامیہ، ان کی نسلوں کو قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی کے ذریعے روشن ضمیر معاشرہ تیار کرنے کی بجائے مغربی جمہوریت کا روشن خیال مادر پدر آزاد طبقاتی مذہب کش مخلوط معاشرہ تیار کیے جا رہا ہے۔ سیاسی، فوجی ٹولہ سولہ کروڑ فرزندان اسلام انکی نسلوں کو معاشی طور پر مفلوج، معاشرتی طور پر بدکردار فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کفر کے صحرا میں گم کیے جا رہا ہے۔

مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کے آمروں کے الیکشنوں کا طریقہ کار اور قرآنِ حکیم کے آئین اور نظریات کے مطابق اسلامی جمہوریت کا (شورائی جمہوری نظام) کے طریقہ کار کا ایک واضح تضاد موجود ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے چھ، سات ہزار جاگیرداروں، سرمایہ داروں پر مشتمل حکومتی ٹولہ ہی ان الیکشنوں کے شاہی اخراجات برداشت کرسکتا ہے وہی اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ اسکی وجہ سے حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ لیکن قرآنِ حکیم کے شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت میں تمام اہلِ وطن امیدوار کی حیثیت رکھتے ہیں مادی وسائل، مال دولت، افرادی طاقت ذریعہ انتخاب نہیں ہوتا۔ بلکہ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اسوۂ حسنہ، حسنِ خلق اور اعلیٰ صفات و اہلیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جو افراد امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، سادگی و شرافت، عدل و انصاف جیسی اعلیٰ صفات، عمدہ اہلیت کے وارث ہوں ان افراد کا چناؤ کیا جاتا ہے۔ جس چناؤ سے ایک پرکشش کردار کے مالک اعلیٰ خوبیوں، اعلیٰ اہلیت والے افراد چن لیے جاتے ہیں جو نظام مملکت چلاتے ہیں۔ اس طرح ملک و ملّت کا ایک اجتماعی تشخص تیار ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے قرآنی آئین کے مطابق اسکے نظریات، تعلیمات، دستورِ حیات کی اطاعت کرتا اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرتا ہے۔

نمبر ۸۔ دنیا کے تمام ممالک معاشرتی زندگی کو اپنے اپنے نظریات کی روشنی میں صحت مند، خوشحال اور پرامن معاشرہ تیار کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ہر ملک ایک الگ تھلگ پس منظر رکھتا ہے۔ اپنی آزادی کے لیے جدا جدا راستوں سے گزر کر اپنی شناخت کی منزل کو حاصل کرتا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد بھی ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر معاشرہ اپنے تعلیمی نصاب کو اپنے مقاصد اور حالات کے پیشِ نظر ترتیب دیتا ہے۔ پاکستان کا مقصد بھی قرآنِ حکیم کے نظریات کی روشنی میں، مذہبی، ثقافتی، معاشی، معاشرتی تعلیمی نصاب اور تعلیمات کے ذریعے ایک فلاحی ریاست کا قیام وجود میں لانا تھا۔ جس میں فرد، افراد اور معاشرہ میں محنت و اُجرت، امانت و دیانت، حقوق و فرائض، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کا خوبصورت توازن قائم کرنا تھا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ان مقاصد کے حصول کے لیے قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں دینی اقدار کو بنیادی حیثیت مہیا کرنا تھی۔ انگریز کے جانے کے بعد انگریز سے تو آزادی مل گئی لیکن بدقسمتی سے پاکستان اور اسکی عوام پر اسکے پُروردہ ملکی غدّار جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ، اس کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور اس کا باطل، غاصب، استحصالی حکومتی نظام اسی طرح قائم و دائم رہا۔

نمبر ۹۔ پاکستان کا تاریخی پس منظر اور اس کا دوقومی نظریات کی بنیاد پر وجود میں آنا جسکی خاطر لاکھوں معصوم بے گناہ، بے ضرر بچے بچیوں، مستورات، جوانوں، بوڑھوں کی شہادتوں کا خون اس کی بنیادوں میں دفن ہے۔ ہجرت کے دوران سفر کی تھکان، بھوک ننگ، پیاس، بیماریوں اور وباؤں سے سسکتے، بلکتے عوام، معذور و اپاہج انسانوں کی مشکلات، دوران ہجرت ہندوؤں اور سکھوں کی یلغار، لاتعداد اموات، بے سروسامانی کے واقعات، بے گوروکفن لاشوں کے انبار وہ بھی اس ملک کی بنیادوں میں دفن ہیں۔ کم و بیش پانچ چھ لاکھ مستورات کا دوران ہجرت چھن جانے کے زخم، ان کی عصمت و عفت کے لٹنے کے زخم پاکستان کی نسلوں کے دلوں پر مزید گہرے ہوتے اور سسکتے رہتے ہیں۔ تمام روحیں سراپا سوال بنے کھڑی ہیں۔ جواب دو! اے بدکردار مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی ڈکٹیٹرو، ۱۸ سیاسی جماعتوں کے بدبخت عظیم سیاسی رہنماؤ اور حکومتی ٹولہ کے قرآنِ حکیم کے نظریات کے منکرو! دینی منافقو! معاشی معاشرتی قاتلو! کم و بیش 1960 سینٹ، وفاقی، صوبائی اسمبلیوں کے ممبرو۔ چار فوجی ڈکٹیٹرو اور ان کے کور کمانڈرو۔ چاروں صوبوں کے وزیرو مشیرو، وزرائے اعلیٰ، گورنرو، سپیکرو۔ وفاقی حکومت کے وزیرو مشیرو سفیرو وزیراعظم، صدرِ پاکستان کے عہدوں پر مسلط رہنے والے قرآنِ حکیم کی حرمت کو روندنے والے! نبی کریم ﷺ کی شانِ عظیم کو مسخ کرنے والے۔۔۔۔! تم کون ہو؟ خالی جگہ پر اپنا حسب و نسب لکھ دو تاکہ تمہیں اس نام سے پکارا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔! تمھارا عمل تو فرعون اور یزید کے متشابہ ہے۔ ہے کوئی تم میں سے (مردِ حُر) جو قافلۂ حسین علیہ السّلام میں لوٹ آئے؟ خیر اور شر کی پہچان ہو جائے



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۱۰۔ مسلم اُمہ کی سولہ کروڑ پاکستانی عوام میں گھسے ہوئے دُشمنِ دین ایجنٹو! قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین توڑنے والے ملکی، ملی غدارو! ۔تم نے قرآنِ حکیم کے الہامی آئین اور اس کے نظریات کی وحدت کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی ۱۸ سیاسی جماعتوں کے آئین اور ۱۸ منشوروں میں تقسیم کر کے قرآنِ حکیم کی وحدت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اسی طرح ملّت کی جمعیت کو ۱۸ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے ملّت کو ریزہ ریزہ کر رکھا ہے۔ مذہب کش مادہ پرست فلاسفر کے تخلیق کردہ نظریات پر مشتمل مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام الیکشن اور نظام حکومت کے ذریعے پاکستان کے غدّار، جاگیردار، سرمایہ دار افراد پر مشتمل چھ سات ہزار معاشی، معاشرتی دہشت گرد ٹولہ کے دہشت گرد حکومتی الیکشنوں اور حکومت پر اجارہ داری قائم کر چکے ہیں۔ جس کے ذریعے اپنی اپنی مخصوص جاگیروں کے حلقۂ انتخاب میں مال و دولت اور افرادی قوت کی طاقت سے الیکشن جیت کر اسمبلیوں کے شاہی ایوانوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ الیکشن میں صرف وہی افراد حصّہ لے سکتے ہیں۔ جن کے پاس مال و دولت، ذرائع آمدن، وسائل، وافر مقدار میں ہوں۔ مین پاور، تھانے کچہریوں پر مکمل کنٹرول ہو۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشنوں میں حصّہ لینے کی یہ بنیادی کوالیفکیشن ہیں۔ جن کی بنا پر یہی افراد الیکشنوں میں حصّہ لے سکتے ہیں۔ ان میں سے جن کے پاس مادی وسائل، اثر و رسوخ، افرادی قوّت زیادہ ہو گی وہی افراد صوبائی، وفاقی، سینٹ کے ممبران بن کر اسمبلیوں اور سینٹ میں پہنچ جاتے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت چند فوجی ڈکٹیٹروں، چھ سات ہزار معاشی، معاشرتی استحصالی جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے دہشت گردوں کے لیے وقف ہے۔ چھ سات ہزار کے علاوہ بقایا سولہ کروڑ مسلم امہ ان کے ووٹر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس طرح ملک کے تمام آمر اپنے اپنے علاقہ سے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نمائندے بن کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اسلامی ملک میں غیر اسلامی حکومتیں بناتے ،تعیش کی زندگی گذارتے ،ملکی وسائل اور خزانہ لوٹتے ،اپنی ملکیتوں میں بدلتے ،اپنی اجارہ داری مسلط کرتے ،مسلم امہ انکی نسلوں کو ملکی وراثت سے محروم کرتے ،بھوک ننگ اور خودکشیوں پر مجبور کرتے ،ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت جیسے مجرمانہ قوانین اور انکے مجرم مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی گاؤ ماتا کے براہمن زادے جنم لیتے اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں سے انکا دین و دنیا چھینتے ،غلام اور قیدی بناتے ،طالبان اور دہشت گرد کا نام دیتے ،سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا پولیس ،رینجر اور فوج کی سپاہ سے قتال کرواتے ،فوج شاہی ،افسر شاہی منصف شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ایول جینئس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے جاگیر دار ،سرمایا دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے عدل کش عادلوں ،انتظامیہ کے بددیانت افسروں اور افواج پاکستان کے زانی شرابی ملکی آئین توڑنے ،ملک دشمن پالیسیاں مسلط کرنے ،ملک دولخت کرنے ،۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو قیدی بنانے ، مغربی پاکستان کے صوبہ کا پاکستان نام رکھنے ،ایک وفاقی حکومت کی بجائے چار صوبائی حکومتیں ،ایک سینٹ کے ممبران پر مشتمل حکومتی شاہی ایوانوں کا اضافہ کرنے ،پاکستان پر جاگیر دار سرمایا دار فوجی ڈکٹیٹروں یعنی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ،انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی کے شاہی طبقہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل غاصب استحصالی کفر کے نظام حکومت کے آسمبلی ممبران ،انکی اسمبلیوں ،انکے حکومتی ایوانوں ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی ،منصف شاہی ،افسر شاہی کے دہشت گرد سکالروں کو پھیلانا ملکی وسائل اور خزانہ پر حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری قائم کرنا ،نو لاکھ فوجی سپاہ ،رینجر ،پولیس ،انکے بیوی بچوں ،والدین ،ستر فیصد کسانوں ،انتیس فیصد مزدوروں ،محنت کشوں پر مشتمل سولہ کروڑ عوام کو آسمبلی ممبران اور اسمبلیوں کے ایوانوں ،حکومتی ایوانوں ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کرنا ،انکو غلام اور محکوم بنانا ،انکے مذہب کش مغربی حکومت کے کفر کے نظام حکومت کا دستور بن چکا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ان دہشت گرد سکالروں سے بڑی مہارت سے مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مخلوط طبقاتی نظام حیات کے کفر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری کر چکا ہے۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۱۱۔ انگریز نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظامِ حکومت ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو محکوم، غلام و قیدی بنانے کے لیے تیار کیا تھا۔ جس کے ذریعے وہ ایک بہت بڑے وسیع و عریض ملک پر کنٹرول کرنے کے قابل ہوا۔ ملک کے غدّار اقتدار پرست ایجنٹوں کو جاگیریں، وظیفے عطا کیے۔ ایک محدود حد تک اپنے نائب و مصاحب کی حیثیت سے ان کو حکومتی کاروبار میں شمولیت دی۔ انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی مسلط کی۔ انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کے نظام کے اعلیٰ ارکان اور سکالر تیار کرنے کیلئے مخصوص انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی نصاب اور طبقاتی تعلیمی ادارے، سکول، کالج، یونیورسٹیاں ترتیب دیں۔ ان شاہی تعلیمی اداروں کے اخراجات اتنے زیادہ مقرر کیے کہ حکومتی ٹولہ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ان تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کر نہیں سکتا۔ دوسری طرف اردو میڈیم کا تعلیمی نصاب اور تعلیمی ادارے ترتیب دیے جن میں آقا کے لیے غلام، افسر کے لیے کلرک، جرنیل کے لیے بیٹ مین، جج کے لیے اردلی، وزیر کے لیے گن مین، صدر مملکت کے لیے باڈی گارڈ، ڈرائیور و خانساماں اور کلریکل سٹاف تیار کیا جاتا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے اس طبقاتی تعلیمی نصاب اور طبقاتی تعلیمی اداروں کے ذریعے، طبقاتی معاشرے کا غلامانہ حکومتی نظام ملک پر مسلط کر دیا انگریز طبقاتی تعلیمی نصاب کے ذریعے طبقاتی تعلیمی اور حکومتی مقاصد پورے کرتا رہا۔ جس سے طبقاتی معاشرہ پروان چڑھتا رہا۔ اس طرح پورے معاشرے کا طبقاتی، تفاوتی شاہی تنخواہوں، سرکاری، شاہی سہولتوں، رہائشوں، نوکر چاکروں کا نظام مسلط کیا گیا جو آج تک پاکستان میں جاری ہے۔ جسکے ذیعے صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزیر اعلیٰ ہاؤسز، گورنر ہاؤسز، ان کے شاہی ایوانوں اور شاہی محلوں، انمول قیمتی گاڑیوں، شاہی اخراجات اور شاہی سرکاری سہولتوں کا طبقاتی کلچر ترتیب دیا۔ ان کے شاہی اخراجات کا بجٹ ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ، سولہ کروڑ عوام الناس کی دن رات کی محنت و مشقت اور آئی ایم ایف کے قرضے بھی پورا نہ کر سکے۔ سولہ کروڑ عوام النّاس کے کچے گھروندوں اور کھلے آسمان تلے بغیر چھت کے زندگی گزارنے والے بھوکے ننگے، خودکشیاں خودسوزیاں کرنے والے شودر طبقہ کے سولہ کروڑ عوام ان کی نسلوں کا ذرا موازنہ تو کرلو!۔





مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاسی یونیورسٹی سے الیکشنوں کا امتحان پاس کر کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں کا اعلیٰ ٹولہ حکومتی عہدوں پر مسلط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انگلش میڈیم تعلیمی اداروں سے انتظامیہ عدلیہ اور افواجِ پاکستان کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ تیار ہوتا اور مسلط ہو جاتا ہے۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک کے سیاہ سفید کا مالک بنتا چلا آ رہا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی تعلیمی نصاب اور طبقاتی تعلیمی اداروں سے طبقاتی معاشرہ اور طبقاتی نظامِ حکومت کا ہدف پورا کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی غلام، قیدی، محکوم بنتی چلی آ رہی ہیں۔ انسانی احساس جیسے اوصاف کو طبقاتی تعلیمی نصاب اور طبقاتی تعلیمی اداروں کے ذریعے اپنی ضرورت کے مطابق آقا اور غلام، حاکم و محکوم صدر مملکت و ڈرائیور، وزیر اعظم و اردلی، گورنر و گن مین، وزرائے اعلیٰ و سپاہی، جرنیل و بیٹ مین، افسر و ماتحت، براہمن اور شودر کا معاشی معاشرتی طبقاتی غلامانہ نظامِ حکومت مسلط ہے۔ یہی کلچر اگلی نسلوں کو مہیا کیا جا رہا ہے جو ایک بہت بڑا المیہ اور ظلم ہے۔ اس کا تدارک ملک و ملت کی نجات کا سبب ہے۔

نمبر ۱۲۔ آج کے دور ہی میں پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۱۹۷۳ء کے آئین اور قرآنِ حکیم کے نظریات، اس کے تعلیمی نصاب چادر و چاردیواری کے تہذیبی نظامِ حیات کے دینی ورثہ کے خلاف مذہب کش مغربی جمہوریت کے عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے مغربی کلچر کا مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا نظام مسلط کر دیا ہے۔ حقوق نسواں کے نام پر شاہی حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کا مخلوط حکومتی استحصالی قانون نافذ کیا۔ انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان کی تمام مرد و زن کی مراعات یافتہ شاہی پوسٹوں پر ۵۱ فیصد شاہی طبقہ کی مستورات کی اجارہ داری مسلط کر دی۔ حکومتی ٹولہ نے سولہ کروڑ مسلمانوں پر قرآنِ حکیم کے روشن ضمیر نظامِ حیات کی بجائے روشن خیال مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مغربی نظامِ حیات مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مسلط کر دیا۔

کمال یہ ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ نے اپنے ہی حکومتی ٹولہ اور حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کے لیے قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملک کے خزانہ پر ایک رہزن کی طرح ڈاکہ ڈال لیا ہے۔ ان مستورات کے لیے ۵۱ فیصد حکومتی اخراجات کا شاہی بجٹ بغیر عوام کی اجازت کے از خود اضافہ کر لیا ہے۔ اس طرح فوجی، سیاسی حکومتی استحصالی ٹولہ نے قرآنِ حکیم کے نظریات کو مسخ کر دیا اور دین محمدی ﷺ کی بے حرمتی کی پالیسی نافذ العمل کر دی اور ملکی خزانہ حقوق نسواں کی آڑ میں بھی لوٹ لیا۔

نمبر ۱۳۔ ۵۱ فیصد مفلوک الحال عوام الناس کی مستورات کے حقوق چھین کر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے تحت حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اپنی مستورات کے نام تمام حکومتی اور مراعات یافتہ حکومتی شاہی عہدے وقف کر کے پاکستان میں معاشی معاشرتی دہشت گردی کا نظام حکومت مسلط کر دیا۔ حقوق نسواں کے نام پر اپنی مستورات کے لیے اضافی اخراجات کا بجٹ بڑھا کر ملک کے خزانہ پر ایک گھناؤنا ڈاکہ ڈال لیا۔ اب ۷۰ فیصد کسان ۲۹ فیصد مزدور بے بس، بیروزگار، غریب، مجبور، بھوک ننگ سے دوچار، خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے والے مرد و زن کو ان کی ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے مزید بدترین حالات سے دوچار کر دیا۔ ان کے اس ظلم و جبر، لوٹ مار، فحاشی بے حیائی، بدکاری، مساج سنٹروں اور شاہی ایوانوں میں زنا کاری، معاشی معاشرتی اور قرآنِ حکیم کے نظریاتی قتال کے خلاف لال مسجد کے طلبا اور طالبات نے ایجی ٹیشن شروع کر دی۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کے لیے لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کے طلبا، طالبات، معلم، معلمات نے اس ایجی ٹیشن کو پھیلایا اور عوام کی توجہ اپنی طرف مبذول کروالی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا حکومتی ٹولہ ان کی ایجی ٹیشن سے گھبرا کر ان کو کچلنے اور ختم کرنے کے لیے حرکت میں آ گیا۔

چھ سات ماہ تک مسجد حفصہ کی مشہور دینی درس گاہ کے طلبا، طالبات کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے بے بنیاد، غلط، جھوٹے الزامات لگا کر طالبان کے نام سے بدنام اور رسوا کرتا رہا۔ اس کے علاوہ لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کو افغانستان کے طالبان کا عسکری ہیڈ کوارٹر ثابت کرنے کے ٹی وی بلیٹن جاری کرتا رہا۔ ایک طرف حکومتی ٹولہ کے سیاستدانوں کو اس اسلامی ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کے لیے ان کے اساتذہ کرام سے بات چیت کے لیے بھیجتا رہا۔ دوسری طرف ان کے خلاف افغانستان کے دہشت گردوں کی تنظیم کا حصّہ ثابت کرنے کے لیے بری طرح ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتا رہا۔

۱۴۔ اس طرح فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ دنیا بھر میں اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کی کردار کشی کرتا رہا۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان کی نہیں بلکہ اسلام کی روح اور مسلمانوں کے خلاف اسلام اور اہلِ اسلام سے نفرت کے جذبات دنیا بھر میں ابھارتا رہا۔ اس کے سیاسی حکومتی رفقا کے مطابق جب ایجی ٹیشن کے اساتذہ کے ساتھ معاملات طے پا گئے تو اس ظالم، درندہ صفت انسان اور اس کے کور کمانڈروں نے پہلے رینجرز کے ذریعے لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کا محاصرہ کیا۔ ان کی بجلی، گیس، پانی کے کنیکشن کٹوا دیے۔ سات دن تک رینجرز کے ذریعے ان کی خورد و نوش کی اشیا روک دیں اور ان کا محاصرہ سختی سے جاری رکھا۔ پھر ان پر فوج کشی کر دی۔ فوج کے ذریعے کم و بیش چار ہزار معصوم، بے گناہ بچے، بچیوں کا قتال کروا دیا۔ ان کے جسموں کو فاسفورس سے جلاتا اور ان جرائم کے نشانات مٹاتا رہا۔ یہ عمل سات دن تک جاری رہا۔ وہاں سے ان کو ایک بھی دہشت گرد نہ مل سکا۔ تمام سیاسی، فوجی حکمران ٹولہ اس دور کے بدترین ظالم، قاتل، ان معصوم طلبا، طالبات کے اجتماعی قتال، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کو سبوتاژ کرنے، اہل وطن مسلم امہ کو طالبان اور پاکستان کو دہشت گرد ملک بنانے اور رسوائے زمانہ کرنے کا مجرم ہے۔ انھوں نے انگریز کے جلیاں والے باغ کے اجتماعی قتال کی یاد کو پھر زندہ کر دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کا امپورٹیڈ وزیر اعظم اور بیشتر فوجی کور کمانڈر اور قریبی ساتھی وہ مسلمان کے روپ میں اسلام کے منکر، منافق اور ۔۔۔۔ ایجنٹ تھے۔

اب آزاد عدلیہ کا فرض اولین ہے کہ وہ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرے اور انصاف کے تقاضے پورے کرے اور ان کے اصل عقیدہ اور رشتہ داری کے متعلق عوام الناس کو مطلع کرے کہ وہ پاکستان میں ان اعلیٰ سیاسی اور فوجی عہدوں پر کیسے رسائی حاصل کرتے رہے۔ ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔ اس سے قبل ملکی عدلیہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے فوجی ڈکٹیٹروں اور انکے جرائم کی محافظ بنی رہی۔ اب دیکھئے عدلیہ کیا رول ادا کرتی ہے۔ انکو اور انکے معاشی معاشرتی جرائم، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم اور مجرموں کو ختم کرتی ہے یا ان مجرموں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔

نمبر ۱۵۔ ملک سے اب تک صرف انگریز گیا ہے۔ اسکا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا غاصب نظامِ حکومت، اس کا شاہی سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ۔ اس کی انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اسی طرح قائم و دائم ہے۔ اس کا جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ اپنی ریاستیں اسی طرح سنبھالے ہوئے ہے۔ وہی اپنے اپنے علاقہ سے الیکشن جیت کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہی اسمبلی کے ممبران، وہی قانون سازی کے اختیارات کے مالک ہیں۔ وہی ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ کے وارث، وہی نظریہ ضرورت کی مجرمانہ سیاست کے مجرم حکمران ہیں۔ وہی اسمبلی ممبران کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ وہی کمائی والی وزارتوں کی سودابازی۔ وہی انگلش زبان کی حکومتی سرفرازی۔ وہی اچھی سن کالج کے طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی ادارے۔ وہی پولیس وہی تھانے وہی جھوٹے کیسوں کا اندراج، وہی جج وہی وکلا، وہی جھوٹے کیس اور سچے فیصلے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ وہی بے گناہ، معصوم عوام تھانے اور جیلوں میں بند۔ وہی ۱۹۴۷ء سے بے گناہ انسانوں کے گلے میں پھانسی کا پھندہ، وہی قاتل وہی منصف وہی تاجر، وہی رہزن، وہی حکمران۔ وہی مخلوط مغربی تعلیم اور وہی مغربی تعلیمی ادارے، وہی طبقاتی تعلیمی نصاب، وہی طبقاتی معاشی، معاشرتی نظام، وہی جنسی آزادی، وہی امریکی صدر وہی ان کی پرسنل سیکریٹری کا جنسی ڈرامہ وہی مجرمانہ نظام حکومت۔ وہی رشوت، وہی کمیشن، وہی کرپشن کا راج۔ وہی استحصالی حکومتی نظام، وہی معاشی استحصالی نظام، وہی معاشرتی استحصالی نظام۔

کیس نمبر۱۰: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

اس استحصالی نظام میں صدر پاکستان بھی میٹرک پاس اور اردلی، گن مین، بیٹ مین، ڈرائیور اور کلرک بھی میٹرک پاس۔ ایک کی سات لاکھ ماہوار تنخواہ اور دوسرے کی سات ہزار ماہوار تنخواہ۔ وہی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، وہی گورنر، وہی وزیر، سفیر و مشیر کی شاہی تنخواہیں، وہی شاہی ایوان اور شاہی محلوں پر مشتمل شاہی رہائشیں وہی جعلی ڈگریوں والے ایم پی اے، ایم این اے، وہی حکومتی مجرموں کا ٹولہ۔ وہی نیچ ذات کا نیچ طبقہ، دفاتر کی صفائی کرنے والا، صاحب کی گاڑی چلانے والا، صاحب کا اردلی، صاحب کا گن مین، صاحب کا بیٹ مین۔ فوج کا سپاہی ستّر فیصد کسانوں کی بات نہ پوچھو! اُنتیس فیصد، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں اور عوام النّاس کا ذکر نہ کرو۔ ان کا بجلی، گیس، پانی، کرائے اور مہنگائی نے کیا حشر نشر کیا ہوا ہے وہ بھی نہ پوچھو! بوڑھوں محتاجوں، اپاہجوں، بے بسوں، یتیموں، بیواؤں، بیروزگاروں کا تذکرہ بھی نہ کرو، جن کا اربوں، کھربوں کا مال و دولت ان مجرموں کے پاس ہے۔! جو ضروریاتِ حیات سے محروم خود کشیاں، خود سوزیاں کرنے پر مجبور ہو جائیں ان کا بھی تذکرہ حکومتی ٹولہ کے سامنے کرنا جرم ہے۔ جو بیماری سے نڈھال اور علاج سے محروم ہیں ان کا ذکر بھی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرموں کو برا لگتا ہے۔ جن کی شرم و حیا لوٹ لی جائے، ان کی تنہائیوں کی سسکیوں کا ذکر بھی ان کو اچھا نہیں لگتا۔ شرم کرو اٹھارویں ترمیم کے مجرمو! اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں تمھارے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حکومت سے نفرت کرتے ہیں! سولہ کروڑ مسلم اُمہ کے افراد قرآن حکیم ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔ جب تک مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی شر، ساکن نہیں ہو جاتی اور قرآنِ حکیم کی آخری الہامی کتاب کی تعلیمات فعال نہیں ہو جاتی، اس وقت تک یہ جہانِ رنگ و بو، ادب انسانیت، خدمت انسانیت، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے والے اعمال اور اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، اخوت و محبت جیسی الہامی و روحانی خوشبو سے معطر نہیں ہو سکتا۔ دینِ ابراہیمی کے تمام اہل کتاب منکرین کا فرض بھی ہے اور ذمہ داری بھی ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان کی فلاح کو فعال بنائیں۔ ان مجرموں کو عوامی عدالت کے روبرو پیش کرنا ضروری ہے۔! ان کی سزا عوام تجویز کریں گے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۱۶۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے آمر کیسے تیار ہوتے ہیں؟ جمہوریت کے حلقۂ انتخاب میں ۱۸ سیاسی جماعتوں کے چودہ ایم این اے کے امیدوار الیکشن کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ فرض کرو! کسی ایم این اے کے حلقہ میں ایک لاکھ ووٹ موجود ہیں۔ حلقۂ انتخاب کا ایک جاگیردار یا سرمایہ دار، وہاں سب سے زیادہ بیس ہزار ووٹ لے لیتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ باقی ۸۰ ہزار ووٹ بقایا امیدواروں نے حاصل کیے ہیں۔ عددی لحاظ سے تو وہ سب سے زیادہ ووٹ حاصل کر کے الیکشن جیت چکا ہے۔ لیکن ۸۰ ہزار ووٹ جو دوسرے سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کے پاس ہیں وہ ان کا نمائندہ یا ایم این اے کیسے کہلا سکتا ہے۔ اس طرح اقلیت اکثریت پر کیسے فوقیت حاصل کر سکتی ہے۔ وہ دوسری سیاسی جماعتوں اور دوسری سیاسی جماعتوں کے منشوروں کا کیسے نمائندہ کہلا سکتا ہے۔ اس طرح صرف ایک آمر تیار ہوتا ہے جو اس علاقہ کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا! ملک کے تمام آمر جاگیردار، سرمایہ دار اپنے علاقہ کے نمائندے بن کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں

اس لیے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ایک آمرانہ نظامِ حکومت ہے۔ جو قرآنِ حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی جماعتوں یعنی نمبر ۱۔ فوجی ڈکٹیٹر، صدرِ پاکستان، نمبر ۲۔ وزیر اعظم پاکستان، نمبر ۳۔ چئیرمین سینٹ، نمبر ۴۔ سپیکر قومی، صوبائی اسمبلی اور انکے اسمبلی ممبران نمبر ۵، پیپلز پارٹی زرداری گروپ، نمبر ۶۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ، نمبر ۷۔ مسلم لیگ (ق) چوہدری شجاعت حسین، نمبر ۸۔ مسلم لیگ (ن) نواز شریف، نمبر ۹۔ مسلم لیگ پیر پگاڑا نمبر ۱۰۔ عوامی مسلم لیگ شیخ رشید، نمبر ۱۱۔ استقلال پارٹی اصغر خان، نمبر ۱۲۔ انصاف پارٹی عمران خان، نمبر ۱۳۔ نیشنل عوامی پارٹی اسفند یار ولی، نمبر ۱۴۔ ایم کیو ایم الطاف حسین، نمبر ۱۵ جمیعت علما اسلام مولانا فضل الرحمان، نمبر ۱۶۔ جماعتِ اسلامی سیّد منوّر حسن، نمبر ۱۷۔ اہلِ سنّت و الجماعت مولانا انیس نورانی، نمبر ۱۸۔ اہلِ تشیع جماعت ساجد نقوی صاحب اور دوسرے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے رہنماؤں کے نام۔ وہ اہل وطن مسلم امہ کو واضح کریں کہ کیا انکا اسلام سے کوئی تعلق بقایا رہ جاتا ہے۔

نمبر۱۷۔ یہ سب سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر قرآنِ حکیم کے عملی طور پر منکر اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مذہب کے مبلغ بن چکے ہیں۔ انھوں نے قرآنِ حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ قرآنِ حکیم کے آئین کو چھوڑ کر اپنی اپنی جماعت کا الگ آئین پیش کرنے والوں کا قرآنِ حکیم کے آئین سے کیا تعلق رہ جاتا ہے؟ ایک قرآن کے آئین کے ۱۸ آئین تیار کرنے والے کیا مسلمان کہلا سکتے ہیں؟ کیا قرآنِ حکیم کی وحدت کو انھوں نے ۱۸ سیاسی جماعتوں میں بکھیر نہیں رکھا؟ کیا ملّت کی جمعیت کو ان سیاسی رہنماؤں نے ۱۸ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر نہیں رکھا؟ کیا یہی سیاسی جماعتوں کے رہنما ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ بنے کھڑے نہیں ہیں؟

نمبر۱۸۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی فوجی ٹولہ نے اہلِ وطن مسلم اُمہ، انکی نسلوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی مخلوط حکومت، طبقاتی تعلیم، طبقاتی انتظامیہ، طبقاتی عدلیہ، طبقاتی فوج۔ مخلوط تعلیم مخلوط انتظامیہ مخلوط عدلیہ مخلوط فوج کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مغربی کلچر اور غیر اسلامی تعلیمی نصاب ملک وملّت پر مسلط کر نہیں رکھا

۱۹۔ کیا ملک وملّت کے سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مخلوط سیاسی کلچر، ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کا مجرمانہ نظام حکومت، اس کا فوجی سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ اور دہشت گرد مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دانشور حکمرانی کرتے نہیں آرہے۔

۲۰۔ کیا ملک وملّت کے سولہ کروڑ عوام، انکی نسلوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی سکالر، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی حکمران، طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار نہیں ہو رہا۔ کیا ملک کفر نگری بن نہیں چکا۔

نمبر۲۱۔ کیا ملک وملّت کے سولہ کروڑ مسلم امہ اور ان کی نسلوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا طبقاتی معاشی اور طبقاتی معاشرتی نظام مسلط نہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۲۲۔ کیا قرآنِ حکیم کے آئین ،نظریات، دستورحیات اور نظامِ حیات کے خلاف مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کا آئین، نظریات، ضابطۂ حیات اور نظامِ حیات متضاد اور کفر کے مترادف نہیں ہے سولہ کروڑ مسلم امہ، ان کی نسلوں پر غیر اسلامی ایک کفر و منافقت کا دستورحیات کی زندگی مسلط کرنا ایک جرم نہیں۔

نمبر۲۳۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنما قرآنِ حکیم کے منکر، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے جرائم کے مجرم نہیں۔ یہ مسلمان کیسے کہلا سکتے ہیں۔

نمبر۲۴۔ کیامذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کامخلوط نظام تعلیم مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت، مخلوط مراعات یافتہ شاہی طبقہ، قرآنِ حکیم کے چادرو چاردیواری کے تقدّس کے خلاف عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری اور جنسی آزادی کا مجرمانہ نظامِ حکومت مسلط نہیں۔ کیا یہ قرآن حکیم کے آئین ،نظریات، تعلیمات کے منکر، منافق نہیں!

نمبر۲۵۔ کیا قرآنِ حکیم کے مطابق سودی معاشی نظام کفر نہیں! کیا رائج الوقت سودی معاشی نظام کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں جائز قرار دے سکتے ہیں؟

نمبر۲۶۔ کیامذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام عدل، جمہوریت کے برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کے تعلیمی نصاب کے مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں کے تربیت یافتہ منصف شاہی، طبقاتی شاہی تنخواہیں، شاہی مراعات، قیمتی گاڑیاں، انمول سرکاری ایوان اور سرکاری محلوں میں زندگی گزارنے والے اسلام کے نظامِ عدل کے عادل کہلا سکتے ہیں۔ کیا یہ رائج الوقت نظام عدل غیر اسلامی اور مجرمانہ نظام عدل نہیں!

نمبر۲۷۔ کیا یہ ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر قرآنِ حکیم کے باغی، منکر، منافق اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے مغربی کلچر کے مبلغ نہیں ہیں!۔

نمبر ۲۸۔ کیا سیاسی رہنما، فوجی ڈکٹیٹر مسلم اُمہ، ان کی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر میں کنورٹ کرنے کے مجرم نہیں ہیں!۔

نمبر۲۹۔ کیامذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مذہبی سیاسی رہنما، فوجی ڈکٹیٹر اپنے فیصلہ سے سولہ کروڑ عوام کو آگاہ کریں گے کہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سرکاری مذہب اختیار کرنے کے بعد فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلوں کا مذہب کیا ہوگا!۔ اسلام یا مغربی جمہوریت کا کفر!۔ کیا یہ بے دین نظام حیات آنے والی نسلوں کو منتقل ہوتا رہے گا!



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۳۰۔ مجلس شوریٰ کا شورائی نظام اور اس کا شورائی ممبر کیسے تیار ہوتا ہے؟ کیا شورائی نظام جمہوریت کی اصل روح نہیں ہے۔ کیا اسلامی جمہوریت کے نظام کے باغی اسلام کے باغی نہیں! مجلس شوریٰ کا نظام ایک یونین کونسل سے شروع کیا جا سکتا ہے۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں مجلس شوریٰ کے نظام میں کوئی شخص اپنا نام سلیکشن کے لیے پیش نہیں کر سکتا۔ نہ ہی کوئی دوسرا شخص کسی دوسرے شخص کا نام پیش کر سکتا ہے۔ مجلس شوریٰ کے نظام میں مادی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، معاشی، معاشرتی برتری، افرادی یا مادی قوت کی سرفرازی وجۂ کامیابی یا انتخاب بنایا نہیں جاتا۔ مجلس شوریٰ کے ممبران کے چناؤ کے لیے کسی بھی فرد کا دین دار ہونا بنیادی ترجیح ہوتی ہے۔ امانت و دیانت کی خوبی شک و شبہ سے پاک۔ سادگی و شرافت میں عام افراد سے بہتر۔ عبادت و ریاضت کا پابند۔ اخوت و محبت کا پیکر۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا عادی، حسنِ خلق کا پیکر۔ اجتماعی زندگی کی ذمہ داری کو نبھانے کی اہلیت کا مالک۔ یعنی جتنا کوئی فرد حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین عادات و خصلات کا مالک ہوگا اتنا ہی وہ دوسرے انسانوں سے اعلیٰ و افضل ہوگا۔ جب کسی فرد کو مجلس شوریٰ کے ممبر کی حیثیت سے جانچا یا پرکھا جائے گا تو اس کے چناؤ کی بنیاد حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق کے قریب ترین ہوگی۔ اس طرح مجلس شوریٰ کے ممبران کی پہچان اعلیٰ و ارفع کردار و تشخص پر مشتمل ہوگی۔ وہ مخلوقِ خدا کو عدل مہیا کرنے کے پابند اور خود احسان کی زندگی کے واضح پیکر ہوں گے۔ مجلس شوریٰ کا نظامِ مملکت شر کو ختم کرتا ہے اور خیر کو پنپنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ملک کے تمام مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو پہلے ایک معاشی اور معاشرتی سطح پر لانا ہوگا۔ ان کو اور ان کے استحصالی نظامِ حکومت کو کیفرِ کردار تک پہنچانا ہوگا۔ عوامی عدالت سے درخواست ہے کہ پیرا وائز الزامات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تمام جرائم کا خاتمہ بالخیر سے کیا جائے۔ پاکستان کی بقا اور استحکام کا انحصار قرآنِ حکیم کے آئین اور مجلس شوریٰ کے دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی درسگاہوں میں مضمر ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: قرآن حکیم کی روشنی میں تعلیم، تعلیمی ادارے اور تعلیمی نصاب فرد سے لے کر افراد تک دینی نظریات سے آگاہی بخشنے کا ذریعہ ہے۔ ملّی تشخص انھی سے اجاگر ہوتا ہے۔ مختلف ثقافتی، لسانی اور علاقائی گروہ اپنے اپنے مفادات کو فراموش کر کے ملّی وحدت کو فروغ دیتے ہیں اور ملّی نظریاتی شعور پروان چڑھتا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا طبقاتی نظام حکومت اس کے لئے زہر قاتل ہے۔

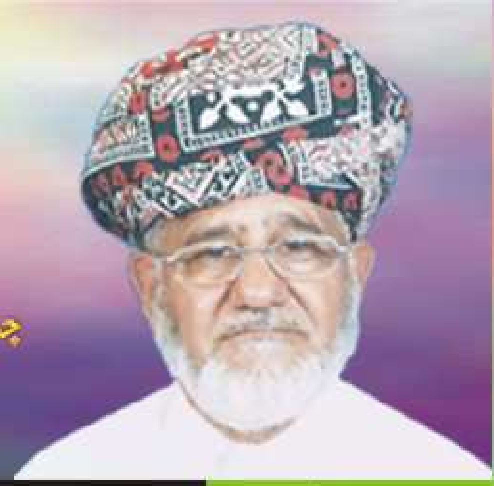
نمبر ۱۔ انگریز نے ۹۰ سال تک ہندوستان کی سرزمین پر حکومت کی۔ انگریز نے ایک محکوم ملک اور اس کی عوام پر حکمرانی قائم رکھنے کے لیے ایک مخصوص ظالمانہ، جابرانہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ایک باطل، غاصب ضابطۂ حیات مسلط کیا جو ایک فاتح قوم ایک مفتوحہ ملک کی عوام پر کرتی ہے۔ انگریزوں نے ہندوستان کی عوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کے لیے ایسا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے اور طبقاتی تعلیم و تربیت کا طبقاتی نظام مسلط کیا، جس سے طبقاتی معاشرہ، طبقاتی معاشی تقسیم کا نظام حیات پروان چڑھنا شروع ہوا۔ جس سے مثالی انسان بنانے کی بجائے مثالی جاگیردار، سرمایہ دار مثالی شاہی مجرموں کا حکومتی ٹولہ تیار کیا گیا۔ اسی طرح ان طبقاتی تعلیمی اداروں سے انتظامیہ، عدلیہ کا نظام چلانے والا فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا مثالی مراعات یافتہ شاہی روشن خیال طبقہ تیار کیا۔ ان کے برعکس عوام الناس کو مثالی غلام بنانے کی طبقاتی تعلیم و تربیت رائج کی۔ انگلش میڈیم اور اردو میڈیم کے طبقاتی تعلیمی اداروں، طبقاتی تعلیمی نصاب اور طبقاتی تعلیم و تربیت کے نظام سے انسانی سوچ اور رویوں کو غلامانہ طرز حیات میں بدل دیا۔ انگریزی زبان کی سرکاری بالا دستی مسلط کی۔ انگریزی زبان کے سرکاری سکالر تیار کیے۔ انفرادی اور اجتماعی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی بجائے عوام کو حکومتی نظام کی پیروی اور قوانین وضوابط اور انگریزی زبان کی اطاعت تک محدود کر دیا گیا۔

حکومتی ظلم وجبر سے ان کی فطرتی قوّتوں کو باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کے انگریزی زبان کے دانشوروں میں بدل دیا گیا۔ عوام النّاس سے تخلیقی علم کا جوہر چھین لیا۔ اس طرح انگریز نے ہندوستان کی اقوام کا جدید علوم کا ارتقائی عمل بند کر کے عوام پر تھانے کچہریوں کے انگریزی زبان کے سکالروں کی برتری کا علمی نظام جاری رکھا۔ انگریز کے جانے کے بعد بھی تعلیمی میدان میں تخلیقی نظام کا دروازہ بند رکھا۔ حکومتی ایوانوں کے حصول کا علم فوج شاہی، منصف شاہی افسر شاہی کا جاری رکھا۔

نمبر۲۔ پاکستان بننے کے بعد قرآنِ حکیم کے آسمانی علم کا دروازہ سرکاری طور پر اسی طرح بند رکھا جس کی بحالی اور افادیت کی خاطر بہت بڑی قربانیاں دی گئی تھیں۔ ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک یعنی ۹۰ سال تک انگریز نے ہندوستان میں مسلم اُمہ اس کی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر میں بدلنے کا علم وعمل جاری رکھا۔ پاکستان کو وجود میں آئے ۶۳ سال بیت گئے۔ انگریز کے پُروردہ جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کے شاہی طبقہ نے انگریز کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت، اس کے آئین ،نظریات، ضابطۂ حیات اور نظامِ حیات کو جوں کا توں جاری رکھا۔ ۱۵۳ سال سے انگریز کے مغربی جمہوریت کے کفر کا تیار کیا ہوا تعلیمی نصاب اور اس کی تعلیم وتربیت اور کلچر وثقافت کو مسلمانوں کی اگلی نسلوں میں منتقل کرنے کا عمل بھی اسی طرح جاری رکھا۔ قرآنِ حکیم کا آئین ،نظریات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات نافذ العمل کر کے مسلمان نسل کو دین کی تعلیمات کی روشنی میں مثالی انسان، مثالی کردار، مثالی معاشرہ اور رملت کا مثالی تشخص تیار کرنا تھا۔ جس کی خاطر پاکستان معرضِ وجود میں لایا گیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ نے اپنے اقتدار اور حکمرانی کی خاطر قرآنِ حکیم کے آئین ،نظریات، تعلیمات اسکے تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں، تعلیم وتربیت اور نظامِ عدل کو حکومتی سطح پر نافذ العمل نہیں ہونے دیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر۳۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کی عملی زندگی قرآنِ حکیم کے تقاضوں کو ختم کرتی جارہی ہے۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طرزِ حیات کے تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور تعلیم وتربیت نے قرآنِ حکیم کے آئین ،نظریات ،تعلیمات، ضابطۂ حیات کی عملی زندگی کی حقیقت کا اِدراک مزید نایاب بنادیا ہے۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے پیدا کردہ معاشرتی، معاشی، ثقافتی، ناانصافی اور عدمِ مساوات کے استحصالی نظام اور حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افرادی قوت کو مزید پھیلا اور مضبوط بنادیا ہے۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے ظلم وستم اور استحصالی نظام نے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں میں رشتۂ اخوت ومحبت کو ختم کردیا ہے۔ان تلخ استحصالی حالات و واقعات نے اہلِ وطن کے دلوں میں زندگی کے رویوں میں تبدیلی لانے کا شعور بیدار کردیا ہے۔قرآنِ حکیم کے آئین ،نظریات ،تعلیمات ،ضابطۂ حیات ، نظامِ حیات کی تعلیمات کے مطابق جسم وروح کو خوبصورت اور دلکش انداز سے سنوارنا ، انسانی جوہر کی تربیت کرنا ، زندگی کے خوشگوار الہامی اصولوں سے اجتماعی صلاحیتوں کی نشوونما کرنا ، حالات وواقعات کی روشنی میں اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق کا ارتقائی عمل جاری رکھنا ، خیر وبھلائی کی اقدار کو جلا بخشنا ، انصاف واعتدال قائم کرنا نہایت ضروری ہے ، دینِ ابراہیمؑ کی تہذیب یعنی خیر اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر یعنی شر کے تضاد کو واضح کرنا بھی بہت ضروری ہے۔اہلِ پاکستان کو علاقائی ،گروہی ،لسانی مفادات کو فراموش کر کے ملّی وحدت کو فروغ دینا ہوگا۔ اس مشن کی تکمیل کے لیے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی ، باطل ، غاصب ، عملی زندگی کو ترک کر کے قرآنِ حکیم کے الہامی اور روحانی نظریات کی زندگی کو جلا بخشنا ہوگی۔قرآنِ حکیم کے دستورِ حیات، ضابطہ حیات، نظامِ حیات کو فروغ دینا وقت کی بنیادی ضرورت ہے۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی پیروی بند اور اسلامی بنیادوں کو بحال کرنا ہوگا۔

نمبر ۴۔ پاکستان کے حصول کے لیے علی گڑھ یونیورسٹی، اسلامیہ کالج لاہور، عثمانیہ یونیورسٹی، اسلامیہ کالج پشاور کے طلبا اور اہلِ ہند کے مسلمانوں نے مل کر قرآنِ حکیم کے آئین اور نظریات کو فروغ دینے کے لیے دو قومی نظریات کی بنا پر ایک زبردست تحریک چلائی اور لاکھوں جانوں کی قربانی دے کر یہ وطنِ عزیز دو قومی بنیاد کی بنا پر حاصل کیا۔ پاکستانی افراد کا قومی ورثہ اور سیاسی نظریہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہونا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے وہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظریاتی کلچر کی عملی بھینٹ چڑھ گیا۔ اب پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئین اور دستورِ حیات، ضابطۂ حیات کی عملی زندگی ختم اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظامِ حیات جاری ہے۔ ہم نے تو قرآنِ حکیم کی روشنی میں طبقاتی، تفاوتی، ناانصافی اور عدمِ مساوات کی دیواروں کو گرانا تھا۔ ہم نے تو ایک جیسے تعلیمی ادارے، ایک جیسا تعلیمی نصاب اور ایک جیسی تعلیم و تربیت کا نظام قرآن حکیم کی روشنی میں قائم کرنا تھا۔ ہم نے تو اہلِ وطن کو محنت اور اُجرت کا ایک جیسا نظام قرآن حکیم کی روشنی میں مہیا کرنا تھا۔ ہم نے تو معاشی اور معاشرتی اونچ نیچ کے بے دین نظام کو ختم کرنا تھا۔ ہم نے تو اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق کے کردار تیار کرنے تھے۔ ہم نے تو بنی نوعِ انسان کو خیر اور بھلائی کے خوشگوار اصولوں کو متعارف کروانا تھا۔ ہم نے تو بنی نوعِ انسان کی مخفی قوّتوں اور پوشیدہ صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا تھا۔ ہم نے تو ماہرِ تعلیم اور تربیت یافتہ افراد تیار کرنے تھے۔ ہم نے تو ایسے ماہرین تیار کرنے تھے جن کے ذریعے زمینیں سونا اگلتیں، کارخانے انمول مصنوعات کے انبار لگاتے، اساتذہ انسانی نسلوں کو تعلیم و تربیت کے ذریعے عمدہ، اعلیٰ زیورِ تعلیم سے آراستہ کرتے۔ سائنس دان، ٹیکنیشن، انجینئر، ہنرمند، ڈاکٹر، ماہرِ تعلیم افراد مہیا کرتے۔ تعمیرِ نو کا عمل جاری رہتا، اعلیٰ ثقافتی اقدار، شرم و حیا، اخوت و محبت اور ہنر کی دولت اگلی نسلوں کو منتقل کی جاتی لیکن بدقسمتی سے یہ نظامِ حکومت اسکے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ قرآنی اور الہامی دستورِ حیات کو نافذ العمل کرنے میں بری طرح حائل ہے۔ جس کا تدارک ازحد ضروری ہے۔ اس ملی المیہ کو ختم کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

نمبر۵۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔قرآنِ حکیم کا آئین، دستور حیات، ضابطۂ حیات ،نظریات مسلم اُمہ، اس کی نسلوں اور بنی نوع انسان کے لیے ایک الہامی ورثہ ہے۔جس سے سیاسی فوجی حکومتی رہزن ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اورفوج شاہی کا عیاش طبقہ قرآنِ حکیم کے آئین اوراس کے دستور حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیم وتربیت کے نفاذ میں بری طرح رکاوٹ بنا کھڑا ہے۔انگریز کا پُروردہ حکومتی ٹولہ اوران کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا غیر اسلامی نظریاتی نظامِ حکومت اسی طرح قائم و دائم ہے۔ملک سے صرف انگریز رخصت ہوا ہے۔اس کا طبقاتی نظامِ حکومت، طبقاتی جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ، طبقاتی انتظامیہ،عدلیہ، اورفوجی شاہی کا مراعات یافتہ طبقہ، اس کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیم وتربیت کا تعلیمی نظام آج بھی انگریز کے دور کی طرح طبقاتی معاشرہ تیار کرتا آرہا ہے۔بدقسمتی سے طبقاتی معاشی تقسیم کا طریقہ کار بھی اس طرح مسلط ہے۔سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ اور سرکاری ملازمین کے لیے پاکستان، اس کے وسائل، مال و دولت، خزانہ وقف ہیں۔سولہ کروڑ عوام سے ان کی محنت انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کی گن پوائنٹ پر چھین لی جاتی ہے۔وہ ملکی وراثت سے محروم کردیئے گئے ہیں۔انگریز کی باقیات یعنی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور استحصالی نظام حکومت اسی طرح مسلط ہیں۔طبقاتی سیاسی نظامِ حکومت جس سے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی اداروں پر رسائی حاصل ہوتی ہے۔وہ بھی اسی طرح جاری و ساری ہے۔ملک کا اقتدار اور حکومت اسی چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار انگریز کے پُروردہ غدار ٹولہ کے لیے وقف ہے۔وہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشن جیت کر اسمبلیوں اور شاہی ایوانوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔یہی مجرم سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو یرغمال بنا چکے ہیں۔یہی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم بار بار ملکِ ملکی وسائل خزانہ پر قابض ہوتے آرہے ہیں۔

نمبر ۶۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سیاسی نصابِ تعلیم ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے جرائم سے تکمیل پاتا ہے۔ تمام سیاسی حکومتی مجرم باری باری صدر مملکت، وزیر اعظم، گورنر، وزرائے اعلیٰ، وزیر و مشیر بنتے چلے آرہے ہیں۔ ہر قسم کے جرائم، معاشی اور معاشرتی قتال ان کے حکومتی ٹولہ کا قانونی حصّہ ہے۔ سولہ کروڑ عوام کے جسد پر یہ گھناؤنا زخم ناسور بن چکا ہے۔ جس کا نام ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت ہے۔ تمام مجرم صوبائی، وفاقی، اسمبلیوں کے ممبران بنتے اور ہر جرم کو قانون بناتے آرہے ہیں۔ جو الیکشن ہار جاتے ہیں ان کو سینٹ کے ممبران یا ملک کے دوسرے اعلیٰ عہدے دے دیے جاتے ہیں۔ یہ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف سودی معاشیات کی اعلیٰ تعلیمات حاصل کرتے ہیں۔ انتظامیہ عدلیہ اور افواجِ پاکستان کا تعلیمی نصاب قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے خلاف انسانوں کا تخلیق کیا ہوا برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا پر مشتمل ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی تعلیم و تربیت کے تیار کردہ سکالروں کے لیے انتظامیہ، عدلیہ، اور فوج کے تمام مراعات یافتہ سرکاری عہدے ان کے لیے وقف ہوتے ہیں۔ یہی مراعات یافتہ شاہی طبقہ حکومتی ٹولہ کی اسمبلیوں کے ممبران کے تخلیق کردہ مجرمانہ قوانین و ضوابط کو عوام پر مسلط کرتا اور انکے احکام بجا لاتا ہے۔ حسب عہدہ شاہی تنخواہیں، شاہی گاڑیاں، شاہی رہائشیں، بے شمار شاہی مراعات، رشوت، کمیشن، کرپشن ان کا نصیب اور حکومتی رٹ مسلط رکھنا انکا فرض بن جاتا ہے۔

مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظریات، استحصالی ضابطۂ حیات، مجرمانہ نظام حیات اسی طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی اداروں اور طبقاتی تعلیم و تربیت سے حکومتی طبقاتی سکالر تیار ہوتے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی اولادیں انھی طبقاتی تعلیمی اداروں میں اردلی، چوکیدار، گن مین، چپڑاسی، ڈرائیور، کلرک، پولیس، رینجر اور فوج کے سپاہی ان کی خدمت اور تحفظ کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ ستّر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، ہنر مند اور عوام الناس تنگ دستی، غربت، بیروزگاری، بھوک اور ننگ کے سبب تعلیمی اخراجات برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے نہ معمولی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی نچلے شعبہ کی کوئی نوکری تک حاصل کر سکتے ہیں۔





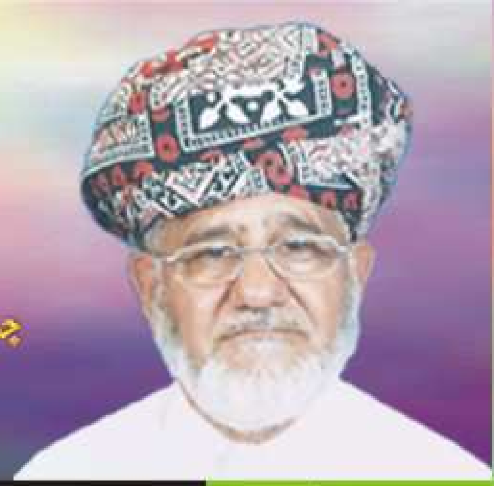
اب عوام الناس تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈکٹیٹروں، انتظامیہ، عدلیہ، فوج کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی سازشوں، چالوں اور انسانی معاشی معاشرتی قتال سے بخوبی آشنا اور دل برداشتہ ہو چکے ہیں، عوام الناس اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ تمام مقتدر اور حزب اختلاف کے سیاسی رہنما آپس میں ایک دوسرے کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہیں۔ وہ سبھی ملک و ملّت کے اقتدار، مادی وسائل پر ایک دوسرے کے تسلط اور جرائم کو تحفظ دیتے ہیں۔ عوام النّاس کی محنت و مشقت پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بناتے، وفاقی حکومت کے حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد کو بڑھاتے آرہے ہیں۔ چار نئی صوبائی حکومتیں، چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکر، چاروں اسمبلیوں کے ممبران کی تعداد بڑھاتے، آپس میں نئے صوبوں کے حکومتی راستے ہموار کرتے اور جس کے بجٹ کا بوجھ غریب، مفلوک الحال خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے عوام الناس پر ڈالتے چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کو جیل اور مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قیدی، غلام، محکوم اور بے بس بنا رکھا ہے۔ عوام انکے عوامی حقوق کو ادا کرنے اور نئے صوبوں کے سیاسی نعروں کے راز کو اب خوب سمجھتے ہیں۔

نمبر۷۔ عوام جان چکے ہیں کہ ان کا ازالہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے طرزِ حکومت میں ناممکن ہے۔ اس کا واحد حل قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ اور شورائی نظام میں مضمر ہے۔ کوئی غاصب اور خائن امور سلطنت میں شامل نہیں ہوسکتا۔ شورائی نظام جمہوریت تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں سے ماورا نظامِ انتخاب ہے۔ اس میں نہ ہی کوئی انگریز کا پُروردہ جاگیردار و سرمایہ دار، رہزن و لٹیرا، غاصب و خائن اور نہ ہی ان کی معاون کوئی سیاسی جماعت یا ان کا کوئی فرد اس کا حصہ بن سکتا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی طرح چھ ہزار شاہی ٹولہ کے افراد کے چناؤ کی پابندی نہیں کرتے، بلکہ سولہ کروڑ افراد میں سے قابلِ تقلید اعلیٰ کردار و تشخص کا چناؤ کیا جاتا ہے۔ ۱۸ سیاسی جماعتوں کے منشوروں کے کفر کا نہیں صرف قرآنِ حکیم کے منشور کی روشنی میں اعلیٰ اوصاف کے افراد کا چناؤ عمل میں لایا جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



اگر کوئی مجلس شوریٰ کا ممبر نظامِ مملکت میں کوئی غیر شرعی فعل سرزد کرے تو حلقۂ انتخاب کے عوام اس کے خلاف کاروائی کے لیے آواز اٹھاتے ہیں۔ اس کے خلاف مناسب کاروائی اسی وقت عمل میں لائی جاتی ہے۔ کسی جرم کی کونپل پھوٹ نہیں سکتی۔ جبکہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت ہارس ٹریڈنگ نظریہ ضرورت جیسے قوانین نافذ کرتا، مجرموں کو تحفظ فراہم کرتا، عوام الناس کے بنیادی حقوق تک سلب کرتا اور انکے خلاف آواز اٹھانے والوں کو کچلتا جاتا ہے۔

نمبر ۸۔ مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ صرف اوصاف حمیدہ، اخلاقِ حسنہ، اسوۂ حسنہ اور نبی کریم ﷺ کی زندگی کے قریب ترین سادگی و شرافت، امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف جیسی افضل و اعلیٰ صلاحیت اور بہترین اہلیت کے وارث چنے جاتے ہیں۔ جنھیں اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں امورِ سلطنت کے نظام مملکت کی نگہبانی پر مجبور کرتے ہیں۔ انکے اخراجات کا بجٹ نہ ہونے کے برابر، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت پر امور سلطنت چلانے والوں کی ذاتی اجارہ داری ختم کر دی جاتی ہے۔ رشوت، کمیشن، کرپشن کا نظام اور نام ونشان ناپید ہو جاتا ہے۔ جدید علوم پر مشتمل سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور تمام مضامین کے اعلیٰ معلم اور معلمات کی عزت وحرمت کی پہچان دی جاتی ہے۔ قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کی روشنی میں مستورات کی اعلیٰ تعلیم و تربیت اور ۵۱ فیصد مستورات کے حقوق کا تحفظ کرنا، چادر اور چار دیواری کے دستور حیات کے تحت مستورات کو ایک خاص عمر تک کے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا، مستورات کے علاج و معالجہ، اور انکے متعلقہ تمام شعبہء حیات کا نظام چادر و چار دیواری کے تحفظ کی روشنی میں مہیا کرنا، مستورات کیلئے پاکیزہ و مطہرہ ماحول مہیا کرنا، بہترین نظام وسسٹم رائج کرنا، مستورات کی عزت وحرمت اور انکے تقدس کی حفاظت کرنا، انکے بنیادی حقوق کو ادا کرنا، انکے ازدواجی زندگی کے نظام، انکا بچے بچیوں کو جنم دینا، انکی پرورش کرنا، انکی ابتدائی تعلیم و تربیت کرنا، انکو رشتوں کی مالا یعنی بہن بھائی، ماں باپ، پھوپھو چچا، دادی دادا، خالہ ماموں، نانا نانی کے ناموں کا ورد اور انکی پہچان سکھانا

نیکی بدی، اچھائی برائی، اعلیٰ اخلاق، عمدہ کردار تیار کرنا، بچوں کی پرورش، انکو زبان سکھانا اور ابتدائی تعلیم و تربیت کرنا، انکے کردار و تشخص کو سنوارنا، ان کے دلوں امیں ادب و محبت کی انمول خوشبو کو اتارنا، بچوں کے لباس و خوراک کا فریضہ ادا کرنا، گھر کی صفائی اور امور خانہ داری کے نظام کو چلانا، گرہستی زندگی کو سنوارنا اور خوشگوار زندگی کے حسن کی نشو و نما کرنا، گھر کو سادگی و شرافت کی آماجگاہ بنانا، دنیا کی بے ثباتی کا سبق سکھانا، عفو و درگذر، اخوت و محبت، ایثار و نثار، امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف جیسی صلاحیتوں سے مالا مال کرنا اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا ہدف ہوتا ہے۔

نمبر ۹۔ جب کہ رائج الوقت غیر اسلامی مغربی جمہوریت میں صرف سرمایہ دار، جاگیردار اور ان کے کرپٹ حواری ہی چنے جاسکتے ہیں۔ جن کی زندگی کا ہر پہلو اور ہر طرزِ عمل صریحاً قرآن حکیم کی تعلیمات اور دینِ فطرت کے خلاف ہوتا ہے۔ یہ کیسا نظامِ حکومت ہے۔ جس کے رائج الوقت استحصالی قوانین عوام النّاس کو زندگی کی ضروریاتِ حیات خوراک، لباس، پانی و بجلی، ایندھن جیسی بنیادی ضروریات سے بھی محروم کردے۔ یہ کیسا مجرمانہ نظام حکومت ہے؟ جس میں حصولِ تعلیم ایک المیہ بن جائے۔ وہ صرف حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی میراث بن جائے۔ طبقاتی تفاوتی نظام تعلیم میں غریب صرف چوکیدار، چپڑاسی یا اس سے بڑھ گیا تو کلرک مگر تمام اعلیٰ سرکاری عہدے صرف سرمایہ دار، جاگیردار ٹولہ، اعلیٰ انتظامیہ عدلیہ اور فوج کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تسلط اور تصرف میں رہتے ہیں۔ یہ کیسا نظامِ حکومت ہے۔ جس میں ستر فیصد کسان رات دن کی محنت و مشقت سے کھیتوں سے وافر مقدار میں فصلیں، پھل، میوہ جات، دودھ، گوشت، دالیں، سبزیاں پیدا کریں۔ انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند ملوں، فیکٹریاں، کارخانوں کو تعمیر کرتے جائیں اور مصنوعات کے انبار لگاتے جائیں۔ بے شمار وسائل پیدا کرتے اور ملکی خزانہ بھرتے جائیں۔ لیکن انکو، ان کے پیدا کردہ وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ سے محروم کردیا جائے مخلوط طبقاتی تعلیم مخلوط طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط طبقاتی معاشرہ، مخلوط طبقاتی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ذریعے پاکستان میں قرآن حکیم کی تعلیمات کے متضاد مخلوط نظام حیات کے ذریعے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام حکومت مسلط کر کے پاکستان کو کفر نگری بنادیا جائے۔

حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے طبقاتی نظام حکومت کے ذریعے ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، عوام الناس کے پیدا کردہ وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ اور ہر قسم کی وراثت وملکیت کو چھین لیا جائے۔ پاکستان کو استحصال نگر بنا دیا جائے۔

نمبر ۱۰۔ ایک طرف انسانی بنیادی حقوق چھین لئے جائیں، دوسری طرف حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی تعیش کی عیاشانہ زندگی میں غرق ہوتے جائیں۔ جدید علوم، اور تعلیمی اداروں کی افادیت سے ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کو محروم کر دیا جائے۔ تو ان ملکی غداروں، ملک دشمن رہزنوں، ملکی دہشت گردوں کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت کی حکومتی رٹ کو ختم کرنا ہوگا۔ عوام کو بیدار کرنا ہوگا۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو بتادو کہ وہ ملک دشمن دہشت گردوں جیسے غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کے مجرموں کو تو وہ ختم کریں۔ لیکن وہ اس آڑ میں اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں اور قرآن حکیم کی سرکاری سرفرازی کو ختم کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کا حق بنتا ہے کہ وہ غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں اور انکے تیار کئے ہوئے ملک دشمن دہشتگردوں اور انکے مہیا کئے ہوئے جدید اسلحہ کو ختم کریں۔ لیکن انکا یہ فرض بھی بنتا ہے کہ وہ اس باطل، غاصب، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت اور اسکے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کی حکومتی رٹ بھی ختم کریں۔ اگر قرآن حکیم کے نظام عدل کو رائج کرنا ہے تو انکے غیر عادلانہ، باطل، غاصب نظام حکومت اور نظام حیات کو ختم کرنا ہوگا۔





نمبر ۱۱۔ ملک کے سولہ کروڑ کسان، و مزدور، محنت کش، ہنرمند اور جفاکش عوام النّاس ملک کے وارث، تمام وسائل کے مالک، ملکی خزانہ کے وارث ہیں۔ جو ملک کا نظم و نسق اور نظامِ مملکت چلانے کے لیے نوکر، ملازم اور خادم الیکشنوں کے ذریعے اسمبلیوں کے ممبران چنتے ہیں۔ یہ کیسے نوکر، ملازم اور خادم ہیں جو اس کے بعد حکمران بن کر ملک پر قابض ہو جاتے ہیں اور سولہ کروڑ عوام کو قیدی اور ملک کو جیل میں بدل دیتے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا کیسا مجرمانہ نظامِ حکومت ہے جو تنخواہ دینے والے مالکان کو محروم و محکوم اور لینے والے نوکروں کو حاکم بنا دیتا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا وہ استحصالی نظامِ حکومت ہے جس نے ظلم و جبر انسانی قتال کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ عوام کا خادم سیاسی ٹولہ ننانوے فی صد عوام النّاس کے حقوق کا استحصال کیے جا رہا ہے۔ ملک کے مجبوروں یتیموں، بیواؤں، محتاجوں، معذوروں، بوڑھوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، کسانوں اور عوام الناس کو ۱۰۶۹ ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کا حکومتی اور اپوزیشن لیڈران کا سیاسی ٹولہ یرغمال بنائے بیٹھا ہے۔ چند فوجی ڈکٹیٹر سات لاکھ افواج پاکستان کی انمول سپاہ کو جو کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں کی بہترین، لاجواب، انمول اولادیں ہیں ان کو اپنے اقتدار کی خاطر قرآن حکیم اور اپنے عوام کے خلاف جنگ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ افواج پاکستان چند زانی شرابی (یحیٰ خان، پرویز مشرف جیسے فوجی ڈکٹیٹروں اور انکے ہمنوا جرنیلوں کا نام نہیں سات لاکھ سپاہ کا نام ہے۔) اس سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ سے نجات حاصل کرنے کیلئے عوام کو جاگنا ہوگا۔ ملک کا کوئی فرد اپنی افواج کے خلاف نہیں۔ یہ تمام حالات اس فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی باہمی مشاورت کے مجرموں نے اپنے اور اپنے جرائم کو تحفظ فراہم کرنے، لوٹ مار جاری رکھنے کے لئے ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام کو گمراہ اور دہشت گرد بنانے کی ایک گہری سازش جاری کر رکھی ہے۔ عوام اور ان کی اولادوں پر مشتمل پولیس، رینجر اور افواج پاکستان کی سپاہ کو ایک دوسرے سے قتل کروایا جا رہا ہے۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



کیس نمبر۱۱: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

سات لاکھ افواج پاکستان کی سپاہ ان ملکی آئین توڑنے والے غداروں، ملک دولخت کرنے اور نئے پانچ حکومتی ایوان مسلط کرنے والے مجرموں، حقوق نسواں کے ذریعے ۵۱ فیصد اپنے ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں یعنی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی پر اپنے مخصوص ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کو مسلط کرنیوالے ملک دشمنوں، افواج پاکستان کے ذریعے اپنی کفر کی حکومتی رٹ مسلط کرنے والے دہشت گردوں انکا اور انکے اس مروجہ نظامِ حکومت کا خاتمہ اور شورائی نظام جمہوریت کا اَحیاناگزیر ہو چکا ہے۔

نمبر۱۲۔ اسلامی نظام ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ جو اخوت ومحبّت، ایثار و نثار، صبر و تحمل، تقویٰ و توکل، اعتدال و مساوات، امانت و دیانت، حقوق و فرائض، حسنِ خلق اور حسنِ ادب جیسی اقدار کا عملی نمونہ تیار کرتا ہے۔ چادر چاردیواری کے تحفظ سے پاکیزہ ماحول اور پاک دامن معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ جبکہ مخلوط معاشرہ فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کی چتا جلاتا ہے۔ مخلوط معاشرہ سے پاکدامن مائیں، بہنیں، بیٹیاں، بیویاں نایاب ہو جاتی ہیں۔ مغربی کلچر کا جنسی تعفن پھیلتا جاتا ہے اور مخلوط معاشرہ تمام رشتوں کا تقدس چھین لیتا ہے۔ رشتوں کی عطا کی ہوئی مالا بکھر جاتی ہے۔ رشتوں کی محبت کا عطا کیا ہوا آسمانی تحفہ حیوانیت کی نظر ہو جاتا ہے۔ انسان حیوان ناطق بن کر رہ جاتا ہے۔ جس سے اخوت و محبت والا تعمیری انسان، تعمیری کردار اور تعمیری تشخص تیار ہونا بند ہو جاتا ہے۔ شورائی نظامِ مملکت وہ زریں نظام ہے جس کی منزل کا رُخ خلافتِ راشدہ کے نظامِ مملکت کے قریب تر ہے۔ یونین کونسل کی سطح پر اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کو چلانے والے ایسے افراد کا چناؤ اہل علاقہ از خود کرتے ہیں۔ جنکی زندگی نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ، حسن خلق کے قریب ہو۔ جو امانت و دیانت، متقی و پرہیزگار، اخوت و محبت کا پیکر ہو۔ اعلیٰ کردار، عمدہ اہلیت کا وارث ہو۔ اگر کوئی فرد، نظام مملکت کے کسی فرد کے خلاف کوئی اعتراض یا لزام لگاتا ہے تو انکو اسکے الزام کا جواب دینا ہوتا ہے۔ عدالتوں میں جھوٹے کیس اور تھانوں کے جھوٹے کیسوں کے اندراج کا نظام و سسٹم ختم ہو جاتا ہے۔ تھانے، کچہری کا مجرمانہ نظام ابدی نیند سو جاتا ہے۔

مدعی: باباجی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ سے پیپلز پارٹی، مسلم لیگ ن، مسلم لیگ ق یا کسی اور سیاسی جماعت نے جان چھڑائی ہے یا عوام اور وکلا صاحبان کی عدلیہ کی آزادی کی تحریک نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ سے نجات دلائی ہے۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو صرف ہٹانا اور اسکے باطل مخلوط نظام حکومت، اسکے شاہی ایوانوں، حکومتی اداروں، اسکے حکومتی ٹولہ اور فوج شاہی افسر شاہی، منصف شاہی مراعات یافتہ شاہی کے طبقہ کو جاری رکھنا مقصود تھا۔

نمبر ا۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاست کا سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کے نظریات اور منشور کے خلاف سولہ کروڑ عوام کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظریات اور منشوروں کی حکومتی جیل میں قید کر رکھا ہے۔ پاکستان میں باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے طبقاتی تعلیمی نصاب اور اس کی مخلوط تعلیم وتربیت سے مخلوط طبقاتی انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کا مراعات یافتہ قرآنِ حکیم کا باغی شاہی طبقہ تیار ہوتا جا رہا ہے۔ جو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نظام کو پاکستان میں چلاتا ہے مغربی جمہوریت کا مخلوط استحصالی نظامِ حکومت اور اس کا مخلوط استحصالی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ مخلوط شاہی استحصالی طبقہ کو قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیم وتربیت، اسلامی تہذیب وتمدن سے متعارف کروانا سولہ کروڑ عوام کا فرض اوّلین ہے۔ ورنہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سیاسی، ثقافتی، عدالتی حکومتی استحصالی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی استحصالی طبقہ کی یلغار مادہ پرستی، نفس پرستی، زن پرستی اور مادر پدر آزاد مخلوط طبقاتی معاشرہ کی تشکیل قرآنِ حکیم کے آئین اور ضابطۂ حیات اور اسلامی کلچر کے خلاف اسی طرح جاری رہے گی۔

طبقاتی استحصالی مخلوط حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواج کا شاہی مخلوط استحصالی طبقہ یونہی مخلوط تعلیمی اداروں سے تیار ہوتا رہا تو پاکستان اور اس کی سولہ کروڑ عوام کے پیدا کردہ وسائل، مال و دولت، تجارت، ملکی خزانہ اور قرآنِ حکیم کی تہذیب کو ختم کیے جائے گا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی استحصالی اسمبلیوں کے ذریعے قانون سازی اسی طرح جاری رہے گی۔ پاکستان کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت، تجارت اور ملکی خزانہ کو اسی طرح شاہی ٹولہ اور طبقہ کے شاہی سکالر قرآنِ حکیم کے عدل و انصاف کے عملی منکر اپنی ملکیت میں بدلتے جائیں گے۔ طبقاتی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواج کا شاہی طبقہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حکومت کو اسی طرح تحفظ اور فروغ دیتا اور سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کے بنیادی حقوق غصب کرتا رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے اور اس استحصالی نظام کو ختم کرنے والے ان کی نظروں میں سولہ کروڑ عوام طالبان، دہشت گرد بن چکے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کا مراعات یافتہ استحصالی طبقہ اور حکومتی ٹولہ کو سولہ کروڑ عوام النّاس کے سامنے برملا فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ وہ قرآنِ حکیم کے دستورِ حیات، ضابطۂ حیات اور نظامِ حیات کو تسلیم کرتے ہیں یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کیا وہ خانہ جنگی کی اصل وجہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں یا مزید جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

نمبر۲۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی نظامِ حکومت پر چھ سات ہزار پر مشتمل انگریز کے پروردہ سرمایہ دار، جاگیردار اور فوجی ڈکٹیٹروں کے ٹولہ کی اجارہ داری اور ملکیت ہے۔ یہ نظامِ حکومت انگریز نے ایک محکوم ملک، اس کی عوام کو محکوم، غلام اور قیدی بنانے کے لیے مسلط کیا تھا۔ ملک کا نظم و نسق چلانے کے لیے باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوج، انتظامیہ، عدلیہ کے قوانین و ضوابط کا تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے، سکول کالجز، یونیورسٹیوں کے ذریعے تعلیم و تربیت کا ایک مخصوص محکومانہ طبقاتی نظام تعلیم اور طبقاتی نظام حکومت اپنے حکومتی مقاصد اور اقتدار کے حصول کیلئے قائم کیا تھا۔

انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا تھا۔فوجی سیاسی جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ کے لیے یہ تمام شاہی تعلیمی اور حکومتی ادارے ان کیلئے مختص اور عوام الناس کیلئے شجرہ ممنوع کر دیے تھے۔ جہاں سے افواج، انتظامیہ، عدلیہ کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ حکومتی نظام کو چلانے والے حکومتی سکالر تیار کرتے تھے۔انگریز اس ملک سے رخصت ہوا۔پاکستان آزاد ہوا صرف انگریز ہی یہاں سے رخصت ہوا اس کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت، اس کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی مخلوط تعلیمی ادارے، طبقاتی مخلوط تعلیم وتربیت، طبقاتی مخلوط حکومتی ٹولہ، طبقاتی مخلوط انتظامیہ، عدلیہ، افواج کا شاہی حکومتی سکالروں کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ اسی طرح تیار ہوتا، حکومت پر مسلط ہوتا چلا آرہا ہے۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مخلوط استحصالی طبقاتی نظامِ حکومت، اس کا سیاسی فوجی طبقاتی مخلوط استحصالی حکومتی شاہی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی مخلوط استحصالی طبقہ اور استحصالی طبقاتی نظامِ حکومت کا حاکم ومحکوم کا خاتمہ اس ملک کے عوام کی بنیادی ضرورت ہے۔تاکہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں عدل وانصاف اور اعتدال ومساوات کا نظامِ مملکت قائم کیا جاسکے۔تمام طبقاتی معاشی معاشرتی، اخلاقی، کرداری، شخصی اور اجتماعی برائیوں کا خاتمہ کیا جا سکے۔ مسلم امہ اور اسکی نسلیں کفر کے المیہ سے نجات پاسکیں۔

نمبر۳۔ اس وقت پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت سے منسلک کم وبیش ۱۸ سیاسی جماعتیں، ان کے ۱۸ سیاسی رہنما اور ۱۸ سیاسی منشور موجود ہیں۔جنھوں نے قرآنِ حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی منشوروں اور ملّت کی جمعیت کو ۱۸ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔قرآنِ حکیم کے باغی، منکر اور گستاخ پاکستان میں کم وبیش چھ ہزار شاہی حکومتی ٹولہ کے جاگیردار، سرمایہ دار افراد ہیں جو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر کے مطابق ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں کے الیکشن اپنے حلقۂ انتخاب سے لڑتے ہیں۔ جن پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔ملک کے سولہ کروڑ عوام ان کے ووٹر کی حیثیت رکھتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی بنیادی کوالیفیکیشن جاگیر دار، سرمایہ دار ہونا لازم ہے کیونکہ الیکشن کے اخراجات، صرف یہی معاشی معاشرتی دہشت گرد ٹولہ برداشت کر سکتا ہے۔ سولہ کروڑ عوام انھی قرآنِ حکیم کے منکروں اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کے پجاریوں کو اپنے حلقۂ انتخاب اور علاقہ میں ان کے معاشرتی اثر و رسوخ، تھانے کچہریوں سے ناجائز کام کروانے کی اہلیت، رشوت، کرپشن، کمیشن کے عمل کے پختہ کار افراد کو ووٹ دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ معاشی اور معاشرتی قتال کرنے والوں کی اعلیٰ شہرت، ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت جیسے جرائم کے بہترین اوصاف کی دستارِ فضیلت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ممبران اور ان کے رہنماؤں کے سر پر سجتی آ رہی ہے۔ جب تک باطل، غاصب مغربی جمہوریت کے کفر کا مخلوط استحصالی نظام حکومت ملک و ملّت پر مسلط رہے گا، اس وقت تک یہی طبقاتی مخلوط استحصالی کلچر قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے متضاد تیار ہوتا اور نئی نسلوں کو منتقل ہوتا رہے گا۔ اسکا تدارک عوامی عدالت کے فرائض کا حصہ ہے۔

نمبر۴۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو بیوقوف بنانے کیلئے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ، انکا انتظامیہ عدلیہ یا افواج کا مراعات یافتہ حکومتی شاہی طبقہ ایک دوسرے کے بظاہر مخالف، دشمن اور حقیقت میں ایک دوسرے کے جسم و جان ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر ہو تو اسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ہی الیکشن ہوتے ہیں۔ وہی جماعتیں الیکشنوں میں حصہ لیتی ہیں۔ وہی جاگیر دار اور سرمایہ دار ٹولہ حکومت میں شامل ہوتا اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ سولہ کروڑ مسلم امہ، ان کی نسلوں کو استحصالی قانونی زنجیریں پہناتا، قیدی، غلام، محکوم بناتا چلا آ رہا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے اتحادی سیاسی جماعتوں کے حکومتی رہنما اپنے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دیتے، ظلم و تشدد کا نشانہ بناتے، عبرتناک سزائیں دیتے اور عوامی قتال کا سلسلہ اسی شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے زیرِ نگرانی جاری رہتا ہے۔ یہ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ سبھی ایک ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے درخت کے کڑوے پھل ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

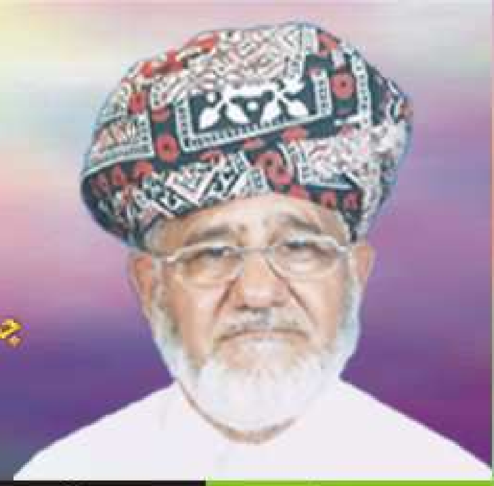
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۵۔ ذوالفقار علی بھٹو، سر شاہنواز کا بیٹا تھا۔ جس کی پرورش ایک حکومتی فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب کی آغوش میں دوسرے جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے دہشت گردوں کے ساتھ ہوئی۔ آپس کی اقتدار کی چپقلش وجہ عناد بنی۔ یاد رکھو! ان مجرموں کو کبھی کسی غریب، مجبور، بے بس، مظلوم، بیوہ، یتیم، خودکشیاں، خودسوزیاں یا ضروریات سے محروم زہر کھا کر مرنے والے خاندانوں کے ساتھ ہمدردیاں نہیں ہوتی۔ وہ تو ان عوامی واقعات کو ذریعہ اقتدار کے حصول کا راستہ بناتے ہیں اور بناتے جائیں گے۔ کسانوں، مزدوروں محنت کشوں اور عوام الناس کے حقوق چھیننے والے جاگیردار اور سولہ کروڑ مظلوم و مجبور قیدی عوام کا مال و متاع لوٹنے والے سرمایا داران کے کیسے ہمدرد ہو سکتے ہیں۔ جب بھی کوئی فوجی ڈکٹیٹر، ملکی غدار ملکی آئین توڑ کر اقتدار میں آتا ہے تمام معاشی اور معاشرتی جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے دہشت گردان کی جماعتوں اور حکومتوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بھٹو ہو یا نواز شریف، ایم کیو ایم ہو یا چوہدری برادرن، انکی حکومتوں میں یہی لوگ شامل ہوتے آرہے ہیں۔ اس حقیقت کی تصدیق کرنے کی مزید ضرورت نہیں۔ جب فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب کے خلاف عوام ہوگئی تو اس نے اپنی فوجی مارشل لا کی حکومت ایک اور جرنیل یحیٰی خان کے سپرد کر دی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے روٹی کپڑا مکان کا نعرہ لگایا اور اپنے محسن فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کے خلاف اقتدار کے حصول کی جنگ شروع کر دی۔ اپنی سیاسی جماعت پیپلز پارٹی بنائی۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے الیکشن ہوئے مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمان کی عوامی لیگ، مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی نے الیکشنوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ فوج ذوالفقار علی بھٹو کے اشاروں پر ناچتی اور اس کا ساتھ دیتی رہی۔ جبکہ عوامی لیگ کو اسمبلی ممبران کی برتری حاصل تھی۔ حکومت مجیب الرحمان نے بنانی تھی جو ذوالفقار علی بھٹو کو منظور نہ تھی۔ مسٹر بھٹو کی باہمی مشاورت اور ایماء پر فوج نے مشرقی پاکستان کی عوام کو کنٹرول کرنے کیلئے مشرقی پاکستان پر فوج کشی کی۔ بات یو این او میں چلی گئی۔ انھوں نے پولینڈ کی قرارداد کو ایک سازش کے تحت بین الاقوامی اسمبلی میں پھاڑ دیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

اسی دوران مکتی باہنی اور ہندوستان کی فوج نے مل کر پاکستان کی ۹۴ ہزار سپاہ کو قیدی بنالیا۔ مجیب الرحمان اور بھٹو صاحب کے درمیان اقتدار کی چپقلش جاری تھی۔ بھٹو صاحب نے تاشقند میں یو این او کے اجلاس میں اقتدار کی خاطر پولینڈ کی قرارداد جس کے تحت ہندوستان کی افواج کو فوری طور پر مشرقی پاکستان خالی کرنا تھا کو پھاڑ کر ۹۴ ہزار فوج کو قیدی، پاکستان کو دو لخت کر کے مشرقی پاکستان کو الگ کروا دیا۔

نمبر ۶۔ عوام الناس اس علیحدگی پر آج تک خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ اس کے بعد مغربی پاکستان کے سیاسی، فوجی اور مراعات یافتہ حکومتی ٹولہ نے مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا ون یونٹ کو توڑا اور مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنا دیے۔ پاکستان کی وفاقی حکومت اسی طرح قائم رہی چار صوبوں کو چار صوبائی حکومتیں بنانے کی منظوری دے دی گئی۔ چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار صوبائی اسمبلیاں اور ان کے ممبران، چار سپیکر، چار وزیروں، مشیروں کی افواج اور چار چیف سیکریٹری اور بے شمار ان کی افسر شاہی کی افواج، چار چیف جسٹس ہائی کورٹس اور بے شمار ہائی کورٹس کے ججوں کی افواج، بے شمار محکمے اور ان گنت ان کے اہلکاروں کی افواج بڑھا دیں۔ اتنے ہی ان کے انمول سرکاری ایوانوں اور شاہی سرکاری رہائشی محلوں کی تعداد بھی بڑھ گئی۔ ملک میں ان تمام سرکاری عہدوں کی شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری مراعات کے اخراجات کا بجٹ بھی بڑھا دیا گیا۔ اس کے علاوہ رشوت، کمیشن، کرپشن کا اندازہ خود لگا لو جوان کی شاہی تنخواہوں اور شاہی مراعات کے علاوہ ان کا قانونی حصہ بن چکا ہے۔ پاکستان کے تمام وسائل و خزانہ، خرچ کرنے کے باوجود حکومت کو ان کے بے پناہ شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے چالیس ارب ڈالر آئی ایم ایف سے قرض لینے پڑے۔ یہ تمام کریڈٹ ذوالفقار علی بھٹو کو جاتا ہے۔ ملک گروی رکھ کر ان کے بجٹ کے اخراجات کو برداشت کرنا پڑا۔ فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب کے بطن سے ذوالفقار علی بھٹو اور پیپلز پارٹی نے جنم لیا۔ اس کے بعد سیاست اس کے خاندان کی وراثت بن گئی۔ سیاسی اور فوجی ٹولہ نے مل کر ون یونٹ کو توڑا۔ غریب عوام کو روٹی کپڑا اور چھت مہیا کرنے کی بجائے تمام جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کو حکومتی پنڈال اور افسر شاہی، منصف شاہی کا مراعات یافتہ طبقہ فوج، انتظامیہ اور عدلیہ کی شکل میں پھیلایا اور عوام پر مسلط کر دیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اس ملک توڑ پالیسی کی بنا پر ان کی سرکاری گاڑیوں، دفاتر، شاہی ایوانوں اور رہائشوں کے لیے شاہی محلوں کو پھیلا دیا۔ جیو بھٹو۔۔۔! تم نے غریب عوام کو روٹی، کپڑا اور چھت مہیا کرنے کی بجائے ایک بہت بڑا دھوکہ دے کر سولہ سترہ کروڑ عوام النّاس اور ان کی نسلوں کو غربت، تنگ دستی، بیروزگاری، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے کا ہمیشہ کے لیے پابند بنا دیا۔

نمبر۷۔ اس استحصالی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اخراجات کا اضافی بوجھ اس مسکین، مجبور، محکوم، قیدی، غلام سادہ لوح عوام پر ایک بہت بڑے دھوکہ کے ذریعے ہمیشہ کے لیے ان کے اور انکی نسلوں کے کندھوں پر ڈال دیا۔ تیرے اس نعرہ نے پیپلز پارٹی کو ملک کے تمام اعلیٰ جاگیردار اور سرمایہ دار ٹولہ کے مجرموں کی میراث بنا دیا۔ ان کے تمام شاہی اخراجات اور لوٹ مار کے تمام جرائم کی سزا مسکین سادہ لوح محکوم بے بس سولہ کروڑ عوام النّاس اور ان کی نسلوں کا نصیب بنا دیا۔ آج بھی ملک کا نامور جاگیردار، سرمایہ دار معاشی، معاشرتی قاتل ٹولہ پیپلز پارٹی کا سربراہ بنا بیٹھا ہے۔ آج بھی ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اسی ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر و مشیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدے عطا کیے جا رہے ہیں۔ آج بھی ۵۱ فیصد مستورات کے تمام انتظامیہ، عدلیہ، اور فوج کے مراعات یافتہ شاہی عہدے اسی ٹولہ اور طبقہ کی میراث بنے جا رہے ہیں۔ ان کے شاہی اخراجات کے ساتھ، رشوت، کمیشن، کرپشن بھی ایک ناسور کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ جیو بھٹو۔۔۔! تم نے ملک کے تمام لٹیرے، رہزن، جاگیردار، سرمایہ دار اپنی جماعت کے وارث اور ملک کے حکمران بنا دیے۔ جو سولہ کروڑ عوام النّاس سے روٹی، کپڑا اور سر چھپانے کے لیے چھت چھینے جا رہے ہیں۔ جیو بھٹو کیا تم نے یا تمھاری پیپلز پارٹی نے سولہ کروڑ عوام النّاس سے روٹی کپڑا، چھت چھینا نہیں ہے۔ بجلی، پانی، گیس مہیا کیا ہے یا مہنگے داموں نایاب بنا دیا ہے۔ تیل گیس اور ملکی سرمایہ تمھارے حکومتی ٹولہ اور تمھارے مراعات یافتہ طبقہ کی ۱۶لاکھ انمول قیمتی گاڑیوں کے ذریعے خاکستر اور دھواں بنانے کا عمل جاری کر رکھا ہے یا عوام کے استعمال میں لایا گیا ہے۔

کیا تم نے عوام کو روزگار مہیا کیا ہے یا ایم پی اے، ایم این اے، سینٹروں، مشیروں، وزیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں کی تعداد اور اپنے شاہی مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کو پھیلایا اور ان کا شاہی بجٹ بڑھا لیا ہے۔ کیا سوئس بنکوں میں ۱۸۰ ارب کی رشوت، کمیشن، کرپشن سے لوٹی ہوئی کثیر رقم سولہ کروڑ غریب عوام میں سے کسی ایک فرد کی ہے یا تمھاری بیٹی بےنظیر، تمھارے داماد آصف علی زرداری اور تمھارے نواسے نواسیوں یا تمہارے حکومتی اور اپوزیشن ٹولہ کے دشت گردوں کی ملکیت ہے۔ کیا تمام ملک کی معیشت، تمام تجارت، تمام وسائل، تمام مال و دولت تمام خزانہ اور تمام ملک کے قرضے تمھارے تمام سیاسی جماعتوں کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیروں، مشیروں اور ان کے رحمان ملک جیسے بے شمار حکومتی بیرونی طاقتوں کے ایجنٹوں کے لیے وقف ہیں یا کسی ایک غریب، مجبور، تنگ دست، بیمار، اپاہج، بوڑھے، بیروزگار سولہ کروڑ عوام النّاس کے کسی ایک فرد کے لیے بھی ہیں۔ مکافاتِ عمل جاری تھا اور ہے۔۔۔! اسی دوران احمد رضا قصوری جو بھٹو کا خاص دوست تھا۔ آپس کی اقتدار کی چپقلش کی وجہ سے اس کے قتل کی بجائے اس کے باپ نواب قصوری کو قتل کروا دیا گیا۔ اس نے اپنے باپ کے قتل کا کیس ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف دائر کروا دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی پسند کے سادہ سے جرنیل ضیا الحق کا چناؤ کیا اور اس کو افواجِ پاکستان کا سربراہ بنا دیا۔ جو اس کی موت کا سبب بنا۔

نمبر ۸۔ سیاسی رہنما اور عوام النّاس بھٹو کو مشرقی پاکستان کو الگ کرنے کا مجرم سمجھتے تھے۔ سیاستدانوں کے اکسانے پر فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو قید کیا اور ملک پر قبضہ کر لیا۔ وہی تو بھٹو کا پسندیدہ جرنیل تھا۔ جس طرح بھٹو صاحب صدر ایوب کو ڈیڈی کہتے تھے اور وہ ان کے مقبول ترین وزیر تھے۔ صدر ایوب کی طرح بھٹو ہی نے اس کو دوسروں جرنیلوں کی حق تلفی کر کے یہ شاہی منصب عطا کیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف پاکستان کو دولخت کرنے کی عوامی ایجی ٹیشن ابھری۔ جس کی وجہ سے ذوالفقار علی بھٹو کو ضیا الحق نے قید کیا۔ اس کے خلاف قصوری کا قتل کا کیس درج تھا جس کی وجہ سے وہ تختۂ دار تک پہنچا۔ بھٹو کی مخالف سیاسی جماعتیں فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق سے مل گئیں۔ میاں نواز شریف کو اسی فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق کے دور میں سیاسی حکومتی ٹولہ میں شامل کیا گیا۔

وہ بھی بھٹو کی طرح فوجی ڈکٹیٹر کی گود میں پلا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے ایم کیو ایم اور الطاف حسین جیسے لسانی جماعت کے رہنما سندھ پر کنٹرول کرنے کے لیے تیار کیا۔ تمام سیاسی رہنما اور ان کے ممبران جو ذوالفقار علی بھٹو کے مخالف تھے۔ وہ دس، گیارہ سال تک فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق سے مل کر مارشل لا اور مارشل لا کی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی استحصالی حکومت کے مزے اور نشے لوٹتے رہے۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق کا جہاز انہی وجوہات کی بنا پر فضا میں تباہ کر دیا گیا۔ بھٹو نے ہی ملک میں انارکی کی آگ کو لگایا اور بھڑکایا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو نے مل کر پاکستان کو دولخت کیا۔ اس دارالفناہ میں وہ بھی اپنا رول ادا کر کے فناہ کے دیس میں چلا گیا۔

نمبر ۹۔ بے نظیر بھٹو واپس ملک لوٹیں۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی موت کو کیش کروایا۔ تمام جاگیر دار، اشاری، لغاری، زرداری اکٹھے ہوئے ۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشن جیت کر حکومتی ایوانوں تک پہنچے۔ بے نظیر بھٹو پاکستان کے اقتدار کی کشتی پر سوار ہوئی ۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاست میں اونچ نیچ کے مقامات سے گزری۔ آصف علی زرداری کی رشوت، کرپشن، کمیشن اور مسٹر ٹن پرسنٹ جیسی شہرت بے نظیر کی حکومت کو نگل گئی۔ اس کے اپنے ہی ایک جاگیردار صدر فاروق لغاری نے آپس کی چپقلش کی وجہ سے اس کی حکومت کو ختم کر دیا۔ سوئس بنکوں میں ساٹھ ارب کی کثیر رقم، سرّے محل جیسے عظیم محل ان کے معاشی جرائم اور معاشرتی قتال رونما ہوئے۔ اس کی حکومت ختم ہوئی۔

نمبر ۱۰۔ اس کے بعد فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق کی آغوش میں پلنے والے نواز شریف نے اسلام اور لوٹ مار کرنے والوں کے احتساب اور ملک میں عدل قائم کرنے کا نعرہ لگایا۔ عوام نے ساتھ دیا اور انھوں نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے الیکشنوں میں ایک بہت بڑا امینڈیٹ حاصل کیا۔ حکومت بنائی۔ ہندوستان نے ایٹمی دھماکہ کیا۔ عوام نے نواز شریف اور اس کی حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ ایٹمی دھماکہ کرے۔ وہ فطرتی طور پر پابند ہو گیا تھا کہ وہ ایٹمی دھماکہ کرے یا حکومت چھوڑ دے۔ بوجۂ مجبوری ایٹمی دھماکہ کیا۔ لیکن نہ تو وہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور نہ ہی اسلام کا نفاذ عمل میں لایا۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

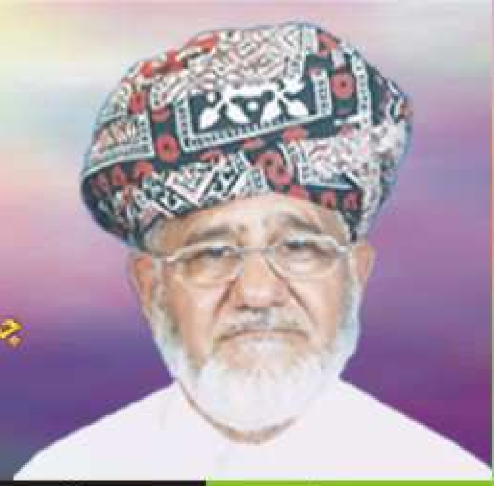
جب وہ نفس پرستی، مادہ پرستی، اقتدار پرستی کے فرعونی، یزیدی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت میں گم ہو گیا اور اسلام کے نفاذ سے منحرف اور باطل، غاصب مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کی پیروی میں غرق ہو گیا۔ تو مکافاتِ عمل جاری رہا۔ قرآنِ حکیم سے بے وفائی اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومتی دانائی ان جہلا کے گھر میں جا گھسی جو اس کی تباہی کا باعث بنی۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر نے اس کو آ دبوچا۔

نمبر ۱۱۔ فطرت کا نشتر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی شکل میں نمودار ہوا۔ نواز شریف کی حکومت ختم ہوئی اور دس سال تک اس کے حریف چوہدری شجاعت مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید کے سربراہ دوسرے سیاستدانوں سے مل کر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے مارشل لا اور اس کی فوجی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کی حکمرانی کرتے رہے۔ ان مجرموں نے فوجی ڈکٹیٹر کو تاحیات صدرِ مملکت بنانے کی نوید دی۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا خوب قتال جاری کروایا۔ مغربی طاقتوں کو خوش کرنے اور اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کے لیے قرآنِ حکیم کی بے حرمتی اور کفر کا تاج سر پر رکھ لیا۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ اور سرکاری مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ، فوج کے شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی پنڈال میں شامل کر کے ملک وملّت کے وسائل، مال و دولت، تجارت سرکاری حکومتی عہدوں، ان کے شاہی حکومتی ایوانوں، رہائشی شاہی سرکاری محلوں، ان کی شاہی تنخواہوں، شاہی حکومتی مراعات، شاہی سرکاری گاڑیوں، رشوت، کرپشن، کمیشن کے حقوق اپنی ہی مستورات کیلئے مختص کر لیے۔ ملک کے سولہ کروڑ عوام کی مستورات کے حقوق چھین کر اپنی مستورات کے لیے وقف کر لیے۔ اس غیر اسلامی قانون کے خلاف ایجی ٹیشن لال مسجد اور اس سے منسلک مدرسہ حفصہ کے سات ہزار طلبا، طالبات نے کی۔ اپنے علاقہ میں تمام مساج سنٹر اور فحاشی کے اڈے بند کروا دیئے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی آواز اٹھائی۔ لال مسجد اور اس سے منسلک مدرسہ حفصہ کے سات ہزار طلبا اور طالبات کے خلاف فوجی ایکشن لیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



ساڑھے چار ہزار معصوم طلبا اور طالبات کا فوجی ایکشن کے ذریعے قتال کروا کر رکھ دیا۔ یہ آگ ان کے خلاف سوات اور تمام شمالی علاقہ جات میں پھیل گئی۔ دینی طلبا اور طالبات کو طالبان، دہشگرد اور خودکش حملہ آوروں کا نام دیا۔ سولہ کروڑ اہلِ وطن اور ان کی نسلوں کو خانہ جنگی میں مبتلا کر دیا۔ فوج ملک وملّت کا قیمتی سرمایہ ہے۔ یہ حکومتی درندے مشرقی پاکستان کی طرح عوام اور فوج کا ایک دوسرے کے ہاتھوں قتال جاری کروا دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر کا چوہدری شجاعت حسین اور پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے اطاف حسین عوامی لیگ کے شیخ رشید اور دوسری سیاسی جماعتوں کے اقتدار پرست سیاسی اور مذہبی سیاسی رہنماؤں نے ساتھ دیا۔ دس سال تک انھوں نے سولہ کروڑ عوام کو یرغمال بنائے رکھا۔ یہ سب مردوزن سیاسی رہنماؤں، فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ انتظامیہ عدلیہ اور فوج شاہی کے حکومتی طبقہ نے تو 1947ء سے لے کر 2010 تک انسانی قتال، معاشی قتال، معاشرتی قتال اور قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات اور حکومتی سرفرازی کا قتال جاری رکھا اور ایک عبرتناک مجرمانہ داستان رقم کی ہے۔ حقائق کی روشنی میں ان مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا اہلِ وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کا حق اور فرض ہے۔

نمبر۱۲۔ پاکستان کی چاروں سیاسی بڑی جماعتیں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) کے نواز شریف، مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید فوجی ڈکٹیٹروں کی گودوں میں پرورش پاتی رہے اور ان کے ہراول دستہ کا کام کرتے رہے۔ پاکستان کی ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنما ان کے 1960 سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے مردوزن ممبران، چاروں فوجی ڈکٹیٹر اور انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ایک طرف ہیں۔ دوسری طرف سولہ کروڑ کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند، طالبان، خودکش حملہ آور اور افواج پاکستان کی سپاہ، پولیس، رینجر کی سپاہ اور عوام النا س ہیں۔ ملک کی چاروں سیاسی جماعتیں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ان کے دوسرے ساتھی ملک کا تمام سیاسی اور فوجی ٹولہ اور حکومتی شاہی مراعات یافتہ طبقہ ملک کے سولہ کروڑ عوام النا س کے طالبان، دہشت گرد اور اصل مجرم ہیں۔ جو اہل وطن کا قتال کرتے اور ملک کا سرمایہ بیرون ممالک لے جا چکے ہیں۔ اس کو واپس لانا ہوگا۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر۱۳۔ عوام ان کا گھیراؤ یا قتال نہ کریں۔ ان کو اجازت دیں کہ یہ از خود عوام کی عدالت میں پیش ہو کر اپنے تمام اندرونی اور بیرونی مما لک کے بنکوں میں لوٹی ہوئی دولت اور اکٹھے کیے ہوئے اثاثے جمع کروانے کا موقع ہاتھوں سے جانے نہ دیں۔ اپنی فیکٹریوں، کارخانوں، ملوں، کاروباروں اور تجارتی اداروں میں ایک انتظامیہ کی حیثیت سے کام کریں اور اچھے ورکر کی طرح وہ بھی اپنی تنخواہ دوسروں کی طرح وصول کریں۔ ان کو سادہ زندگی گزارنے کے عمل سے گزرنا ہوگا۔ ملک میں عوامی ٹرانسپورٹ چلائیں۔ شاہی گاڑیوں، شاہی ایوانوں محلوں اور عیاشانہ زندگی کا کلچر ختم کریں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کا وزیر اعظم شوکت عزیز دوسرے سیاسی اور فوجی لٹیروں کو ملک واپس لانا اور ان کی تمام اندرون بیرون مما لک مخفی دولت اور جائدادیں ضبط کرنا اہلِ وطن کا حق اور فرض بنتا ہے۔ اگر وہ اس خاموش انقلاب کو قبول نہیں کرتے تو پھر خانہ جنگی اور ان کے اور ان کی اولادوں کے قتال اور عوام الناس کے قتال کے عمل کو کوئی روک نہیں سکتا۔ ان میں سے کوئی بچ نہیں سکے گا۔ پولیس، رینجر اور افواج پاکستان کی سپاہ جو سولہ کروڑ مسلم امہ کی اولادوں پر مشتمل ہیں وہ بھی عوام کے ساتھ ہونگی۔

نمبر۱۴۔ پاکستان، مذہب کش مغربی جمہوریت پسند چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کی میراث نہیں۔ پاکستان مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کے 1960 ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ و گورنرز، وزیر داخلہ و خارجہ، وزیر اعظم اور صدرِ پاکستان یا چند فوجی ڈکٹیٹروں کے مرد و زن کا ملک نہیں۔ پاکستان کی تہذیب ٹی وی اسٹیشنوں پر ناچ گانے، گانے والی اور ڈراموں میں غیر مردوں سے فحاشی پھیلانے والے اور ایسی حکومتی ٹولہ کی مشیر و وزیر یا مراعات یافتہ طبقہ کی تقریریں کرنے والی مستورات یا ان سے وابستہ چند مرد و زن کا نام پاکستان نہیں۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت پاکستان کی عوام پر مسلط کرنا کوئی قرآنِ حکیم کا حکم یا اسلامی تہذیب کا حصہ نہیں۔ پاکستان میں ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق دینے والا سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اپنی مستورات کو حکومتی عہدے اور تمام مراعات یافتہ شاہی عہدے بانٹنے والا، ان کی وساطت سے ملکی وسائل اور خزانہ پر شب خون مارنے والا، ملکی آئین توڑنے والا ملکی غدار اور دہشت گرد ٹولہ قرآنِ حکیم کا گستاخ، بے ادب، باغی، منکر اور پاکستان اور پاکستانی عوام کا دشمن ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مخلوط حکومت کے ذریعے پاکستان کا خزانہ لوٹنے کا مجرم ہے۔ پاکستان فوجی سیاسی مخلوط حکومتی ٹولہ، انکے مخلوط مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرموں کا ملک نہیں۔ اس المیہ کو ختم کرنا ہوگا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے !



نمبر ۱۵۔ شورائی جمہوریت یعنی اسلامی جمہوریت کے مطابق سولہ کروڑ عوام الیکشن کے خاموش امیدوار ہوتے ہیں اور تمام اہل وطن اس سلیکشن میں برابر کے امیدوار ہوتے ہیں۔ شورائی جمہوریت میں ہر فرد کو اپنے اپنے حلقۂ انتخاب یعنی یونین کونسل کی سطح پر شورائی جمہوریت کا اپنا امیدوار اُز خود چننا ہوتا ہے۔ اس کے چناؤ کا طریقہ کار سادہ اور سلیس ہوتا ہے۔ نہ کسی عہدہ کے لیے کوئی سیکورٹی کی رقم خزانہ میں جمع کروانی پڑتی ہے۔ نہ ہی اس کی سیکورٹی ضبط ہونے کا کوئی خطرہ ہوتا ہے۔ نہ اس چناؤ کے لیے اپنا نام بطور ممبر سلیکشن کے لیے دینا پڑتا ہے اور نہ ہی دو افراد کے نام کی اس سلیکشن کے لیے سفارش کروانی پڑتی ہے۔ نہ کوئی سرمایہ دار، جاگیردار، وڈیرا، علاقہ کا غنڈہ، تھانے کچہریوں کا ٹاؤٹ، نہ کوئی راشی، کمیشن خور، مرتشی اور نہ ہی کوئی معاشی اور معاشرتی مجرم شورائی جمہوریت یعنی اسلامی جمہوریت کے چناؤ پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور نہ ہی چنا جا سکتا ہے۔ نہ ہی شورائی جمہوریت میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی طرح خاندانی سیاسی وراثت کا کوئی عمل دخل ہوتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے ممبران کی سلیکشن کے لیے ہر فرد کا یہ دینی فرض بنتا ہے۔ کہ وہ شورائی مجلس شوریٰ کے ممبر کی سلیکشن کے لیے ایسے فرد کو چنے جو امانت و دیانت میں اعلیٰ و افضل پہچان رکھتا ہو۔ جو مخلوقِ خدا کی خدمت اور ادب انسانیت کی عظمت کا پیکر ہو۔ جو اعتدال و مساوات کے اعمال کا وارث ہو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعمال جس کے کردار کی پہچان ہو۔ خوفِ خدا اور دنیا کی بے ثباتی کا عارف ہو۔ حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ جیسے بہترین اوصاف کا مالک ہو۔ سادگی اور شرافت اس کی روزمرّہ زندگی سے عیاں ہو۔ سب سے بڑھ کر وہ مجلس شوریٰ کے ممبر کے فرائض ادا کرنے کی اہلیت کا اہل ہو۔ جسکی زندگی سادہ و سلیس اور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین ہو۔

نمبر ۱۶۔ یہاں کسی بے عمل عالمِ دین، بدعمل پیر گدی نشین، بدنصیب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ یا ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا عمل دخل ہوتا ہے جنھوں نے سولہ کروڑ عوام کو ظلم و جبر سے قرآنِ حکیم، اس کے نظریات، اس کی تعلیمات، اس کی تعلیمی درسگاہ مسجد شریف اور سلسلۂ بزرگانِ دین کے دینی اداروں جیسے الہامی روحانی میخانے کے نظام کو ختم کیا اور نقصان پہنچایا ہے۔ ایسے افراد کے چناؤ سے ہر ممکن ہر فرد گریز کرتا ہے۔ مخلوقِ خدا اور مغربی ممالک اور دنیا بھر کے مذہب کش مغربی جمہوریت پسند ممالک کو ایک عمدہ، اعلیٰ اور بہترین اوصاف سے بھرپور شورائی جمہوریت سے تعارف کروانا اہلِ پاکستان، اس کے نظریاتی فرزندان کی ذمہ داری ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیس نمبر۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ انھی سولہ کروڑ عوام سے یونین کونسل کی سطح پر کیا جاتا ہے۔ انشا اللہ ہر حلقۂ انتخاب میں ایسے پانچ ممبران اور امیر کے چناؤ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ ایک سادہ سی مسجد شریف ایک اسلامی مرکز کے طور پر کام دیتی ہے۔ تمام شاہی محل، شاہی ایوان، شاہی حاکم، شاہی عدلیہ، شاہی انتظامیہ کو ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند، گن مین، بیٹ مین، باڈی گارڈ، اردلی، کلرک، سپاہی، ڈرائیور جیسی ضروریاتِ حیات انشا اللہ ہر فرد کو میسر ہوتی ہیں۔ اہلِ وطن کو قرآنِ حکیم کے مطابق اعتدال ومساوات، عدل وانصاف کا جام پینا ہوگا۔

نمبر ۱۷۔ اسلامی تہذیب مسجد شریف اور اسلامی کردار مسجد شریف سے ہی اجاگر ہوتا ہے۔ مسجد شریف کی حرمت بحال کرنی ہوگی۔ اہلِ پاکستان پر قرآنِ حکیم کے نظریات، اس کا تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارہ، اس کی عبادت گاہ، اخلاقی تربیت گاہ، اس کا ثقافتی مرکز مسجد شریف ہی تو ہے۔ مسجد شریف اسلامی تہذیب کا معاشرتی مرکز، اس کا تحقیقی مرکز، تبلیغی مرکز اور اس کا عدالتی مرکز ہے۔ جو اپنے اپنے علاقہ کی طیب وپاکیزہ روحانی تربیت گاہ ہوتی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر اور مسجد شریف کا حرمت والا نام عطا کیا ہے۔ جہاں اسلامی معاشرے کے کردار کو الہامی، روحانی روشنیوں سے منور کیا جاتا ہے۔ جہاں سیاسی، معاشرتی، معاشی اور ثقافتی مقاصد کی قرآنِ حکیم کی روشنی میں تشکیل ہوتی ہے۔ جہاں قرآنی تعلیمی ہدف کی نشوونما اور تکمیل ہوتی ہے، جہاں دنیا کی بے ثباتی کا درس اور زندگی کی ازل اور ابد کی منزل کا اتا پتا سمجھایا جاتا ہے۔ جہاں خوفِ خدا کی دولت سے انسانی نسلوں کو مالا مال کیا جاتا ہے۔ جہاں قرآنِ حکیم کے نظریات کے مطابق انسانی جذبوں کے احترام اور ان کے ادب وآداب کے انمول نسخے عطا کیے جاتے ہیں۔ جہاں پیغمبرانِ خدا اور اہلِ کتاب پیغمبران کی عزت وحرمت کی آشنائی عطا کی جاتی ہے۔ جہاں خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور بیدار کیا جاتا ہے۔ جہاں اخوت ومحبت کے پیاسوں کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ جہاں انسانی رشتہ کا آفاقی تقدس بحال کیا جاتا ہے۔ جہاں مخلوقِ خدا کے لیے بے ضرر رہونے کی تعلیم وتربیت کی جاتی ہے۔ جہاں مخلوقِ خدا کے احترام کی عبادت کا شعور اور انسانیت کے لیے منفعت بخش ہونے کا خزانہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ جہاں بنی نوع انسان کے لیے اخوت ومحبت کی دولت بانٹی جاتی ہے۔ جہاں سجدہ اور سجدہ کی جگہ مسجد شریف کی عظمت وحرمت سے اللہ تعالیٰ کی آشنائی اور قربت خداوندی کے وسیلہ کو فروغ دینے کی تربیت اور قیادت میسر آتی ہے۔ جہاں غور وفکر کے عمل سے گزارا جاتا ہے۔ جہاں محنت وہنر کے تخلیقی پودوں کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ جہاں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے سفر کو جاری رکھا جاتا ہے۔ جہاں حقوق وفرائض کی تربیت، دینی یکجہتی اور بین الاقوامی مفاہمت کا ادراک عطا کیا جاتا ہے۔ جہاں دینی افکار، اعلیٰ روایات اور تہذیبی ورثہ اگلی نسلوں کو منتقل کرنے کا عمل جاری رہتا ہے۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مدعی: باباجی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: وقت ہے سنبھل جاؤ! اے چمن والو! ہم نہ کہتے تھے!

ردگر دعوامل ومحرکات، حالات وواقعات کو دیکھو اور خدارا ذرا سوچو اور غور تو کرو!۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی وجہ سے انسانی سوچ اور رویے کس منزل کی طرف رواں دواں ہیں ۔قرآن حکیم کے نظریات ،تعلیمات کے دستورحیات کے مطابق یا اسکے منافی۔

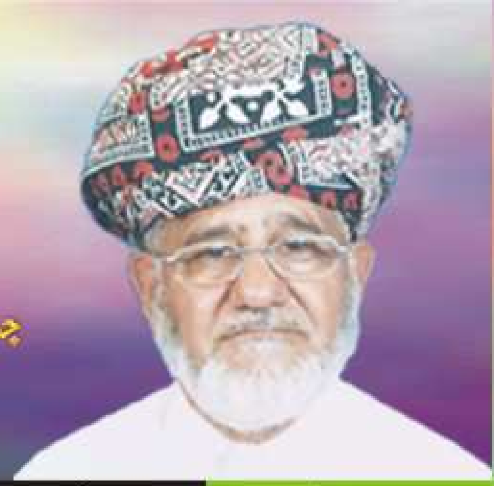
نمبر۲۔ کیا ہمارا رائج الوقت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی نظام حکومت، طبقات ختم کررہے ہیں یا طبقات تیار کررہے ہیں۔

نمبر۳۔ کیا مخلوط تعلیمی نظام مخلوط تعلیمی ادارے مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت ،قرآن حکیم کے نظریات ،تعلیمات چادرو چار دیواری کے دستورحیات، نظام حیات کو ختم کررہے ہیں یا اس نظام کی آبیاری کررہے ہیں۔

نمبر۴۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ کی باطل سیاست قرآن حکیم کے نظریات ،تعلیمات کی کردار سازی کا حصہ ہے یا یہ بطور مسلمان قرآنِ حکیم کے منافی غاصب کردار وتشخص تیار کرنے اور قرآن حکیم کے نظام عدل کو ختم کرنے اور اس کی توہین کے مرتکب ہورہے ہیں۔

نمبر۵۔ کیا سودی معاشی نظام سولہ کروڑ اہلِ وطن افراد اور اس کی نسلوں کو دائرہ اسلام سے خارج کردیتا ہے یا قرآنِ حکیم کی اطاعت کا سبق دیتا ہے۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۶۔ کیا ۱۸۵۷ء کے ایکٹ کی روشنی میں برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈیننس کا حکومتی ٹولہ کا تخلیق کردہ تعلیمی نصاب، قرآن حکیم کے الہامی نظریات، تعلیمات، نظام عدل کے منافی پاکستان میں نافذ العمل نہیں ہے۔ جس کے ذریعے انتظامیہ کی افسر شاہی، عدلیہ کی منصف شاہی اور افواج پاکستان کے اعلیٰ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن اور سولہ کروڑ عوام الناس کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظامِ حیات میں جھونک رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے پاکستان

نمبر ۷۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ضابطۂ حیات کی طبقاتی تعلیم، طبقاتی تعلیمی ادارے اور مخلوط تعلیمی نظام مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت قرآنِ حکیم کی پیروی ہے یا قرآنِ حکیم کے آئین نظریات، دستورِ حیات، ضابطہ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب کے منافی، متضاد، منکر و منافق اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کا کردار و تشخص اور مادر پدر آزاد معاشرہ اور مغربی کلچر کے حکومتی سکالر تیار کر رہے ہیں۔ یاد رکھو! جب قرآنِ حکیم کے نظریات یا دستورِ حیات، ضابطۂ حیات یا تعلیمی نصاب یا حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق کا دامن ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسا اور اسلام کیسا!۔

نمبر ۸۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کے خلاف دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، اخلاقیات، کردار، انسانی رویوں، انسانی سوچ کو اس کے نظریات کی روشنی میں پروان چڑھاتا چلا نہیں آرہا ہے۔

نمبر ۹۔ کیا قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات کے کردار اور تشخص کے خلاف مغربی جمہوریت کے کفر کے اصول و ضوابط کی تعلیمات کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی استحصالی طبقہ کے غیر اسلامی تعمیری کردار قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف تیار کرتا نہیں آرہا ہے۔ جسکے ذریعے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تفاوتی، طبقاتی مخلوط استحصالی نظام حکومت چلاتے آرہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۱۰۔ کیا حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کے آئین، دستور اور حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف، منافی، متضاد مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اصول وضوابط سے انسانی جوہر کی نشو ونما کرتے، انفرادی اور اجتماعی صلاحیتوں کی آبیاری کرتے اور جدید مغربی کلچر پر مشتمل معاشرہ تیار کرتے چلے نہیں آرہے۔ جس سے مذہب کش مغربی جمہوریت کا ارتقائی عمل جاری رہتا ہے۔ اس عمل کو جاری رکھنے کیلئے مخلوط تعلیمی اداروں، طبقاتی تعلیمی اداروں کے تربیت یافتہ مرد وزن کی تعلیمی ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ جنکے ذریعے مغربی مادر پدر آزاد کلچر نئی نسلوں کو منتقل کرنے کا عمل جاری رہتا ہے۔

نمبر ۱۱۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اس مغربی مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت اور اس کے ضابطۂ حکومت کو فروغ دیتا آرہا ہے۔ جس میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، اسکا مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواجِ پاکستان کا شاہی طبقہ اقتدار کی نوک پر ملک کے معاشی، معاشرتی اسباب، تمام حکومتی ایوانوں کو تسخیر کر کے ان پر قابض ہو چکا ہے۔ یہی حکومتی ٹولہ ملک کے سولہ کروڑ افراد کو قیدی اور محکوم بنا کر پاکستان کو ایک جیل کی شکل دے چکا ہے۔ فوج، انتظامیہ، عدلیہ کے کے شاہی طبقہ کے جلادوں کے ذریعے اس فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مذہب کش مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرموں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کئے جا رہا ہے۔ ۱۶ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو مغربی کلچر کے نظام کفر میں کنورٹ کئے جا رہا ہے۔ انگریز نے ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد ہندوستان کی سرزمین کو فتح کیا۔ اس میں بسنے والی اقوام کو باطل، غاصب مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے شکنجے میں جکڑا۔ جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ تیار کیا اور اپنا نائب مقرر کیا۔ انگریزی زبان کو سرکاری زبان مقرر کیا۔ طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی اداروں اور مخصوص طبقاتی تعلیم وتربیت کے نظام کا تعین کیا۔ افسر شاہی، منصف شاہی اور فوج شاہی کے تربیت یافتہ افراد تیار کیے۔ جن کے ذریعے ہندوستان کی عوام کو ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک یعنی ۹۰ سال تک مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی عدلیہ، انتظامیہ اور افواج کے غاصب نظام سے کروڑوں انسانوں کو قیدی، غلام، مجرم اور محکوم کی اذیّت ناک زندگی سے دوچار کر رکھا۔

آزادی کا ادراک چھین لیا اور انفرادی اور اجتماعی زندگی کو محکوم سوچ دے دی گئی۔ انسانی جوہر اور اجتماعی صلاحیتوں کو تسخیر کیا۔ انسانی سوچ کو غلامی کے خیالات کی زنجیریں پہنا دی گئیں۔ یہی ثقافت اور کلچر اگلی نسلوں میں منتقل ہوتا رہا۔ جس کی وجہ سے اہل وطن پاکستانی، ان کی نسلیں قرآنی نظریات تعلیمات اور اسلامی تہذیب سے محروم ہو چکی ہیں۔ پاکستان کفر نگری بن چکا ہے۔

نمبر ۱۲۔ ایک طویل عرصہ کی جدوجہد کے بعد ۱۹۴۷ء میں مسلمانان ہند نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ایک الگ ملک پاکستان حاصل کیا۔ کیونکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے بنیادی نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد ہیں۔ دونوں اقوام کے عوام اور سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنما اس بات پر متفق ہو گئے کہ ہندو اور مسلمان دو بڑی اقوام کو الگ الگ ملک دے دیا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے ممالک میں اپنے نظریات، عقیدہ، ضابطہ حیات، نظام حیات کی روشنی میں اپنی زندگی گزار سکیں۔ اس طرح پاکستان دو قومی نظریات کی روشنی میں معرض وجود میں آیا۔

نمبر ۱۳۔ انگریز اس ملک سے چلا گیا۔ لیکن انگریز کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت، اس کا جاگیردار، سرمایا دار حکمران ٹولہ، اس کا انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ انگریز کے نظام کے طریقہ کار پر اسی طرح گامزن رہا۔ حکومتی ٹولہ اور شاہی حکومتی طبقہ ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بنا چلا آ رہا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے رائج الوقت سکول، کالجز، یونیورسٹیاں، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے اسی طرح انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کے تربیت یافتہ شاہی حکومتی طبقاتی سکالر کار سرکار چلانے کیلئے تیار کرتے آ رہے ہیں۔ ملک کا جاگیردار، سرمایہ دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر یا اسمبلی ممبران کے ذریعے ملکی قوانین وضوابط اپنی من پسند کے تخلیق کرتا اور اس کا تربیت یافتہ مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کا شاہی طبقہ ان کے احکامات کے مطابق ملک کا نظم و نسق چلاتا چلا آ رہا ہے۔ جام اور کلبیں اسی طرح جاری اور فروغ پاتی جا رہی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ اقتدار کی گن پوائنٹ پر مغربی کلچر مسلط کرتا اور ملکی خزانہ، وسائل لوٹنے کا ہدف اور سیاسی، معاشی، معاشرتی مقاصد حاصل کرتا چلا آ رہا ہے۔ معاشی، معاشرتی برتری کی خاطر طبقاتی شاہی تعلیمی اداروں کے ذریعے قرآنِ حکیم کے نظریات اور تعلیمات کے خلاف اپنی مستورات کی برتری اور حکومتی ایوانوں تک رسائی کی خاطر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا نظام قائم کر دیا ہے۔ قرآنِ حکیم کے دستور حیات، ضابطۂ حیات کے خلاف مخلوط حکومت جیسے قوانین مسلط کر کے ملک پر مرد و زن کا شاہی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ قابض ہوتا جا رہا ہے۔ یہی حکومتی ٹولہ اور سرکاری شاہی طبقہ نظامِ حکومت کو چلاتا، حکومت کرتا، ملکی خزانہ اور ذرائع آمدن کو اپنی ملکیت بناتا، چادر و چار دیواری اور حدود آرڈی نینس کا خاتمہ کرتا اور فحاشی بے حیائی بدکاری کا کلچر پھیلاتا چلا آ رہا ہے۔ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف سودی معاشی نظام، ہارس ٹریڈنگ نظریہ ضرورت کے مجرموں کی سیاست ملک پر مسلط کرتا، ۱۸۵۷ء کے ایکٹ کی روشنی میں برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کے تحت انتظامیہ، عدلیہ، افواج کا شاہی مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار کرتا چلا آ رہا ہے۔ اہلِ قرآن کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی طبقاتی سوچ، رویوں اور استحصالی نظامِ حیات کے کلچر میں کنورٹ کیے جا رہا ہے۔

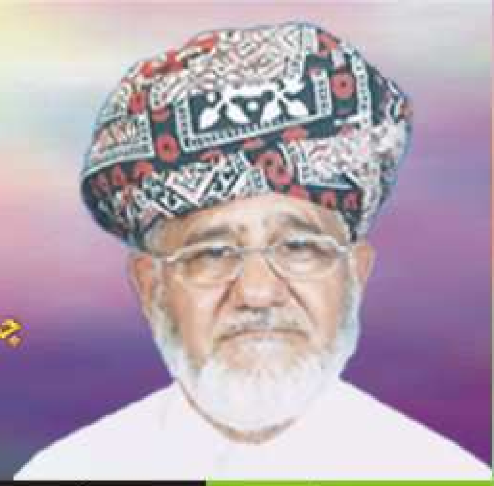
نمبر ۱۴۔ قرآنِ حکیم کا دستور حیات، اسکی اقدار اور تعلیمات کا تعلق احکاماتِ الٰہی سے ہے۔ یہ آئین، یہ دستور، یہ تعلیمی نصاب، یہ اقدار خالقِ کونین نے انسانیت کی انفرادی اور اجتماعی بہبود کیلئے بنائی ہیں، یہ انسانیت کی بہتری و بہبود، اصلاح و فلاح کی ضامن ہیں۔ اس لیے یہ ابدی، ازلی، آفاقی اور مستقل ہیں۔ ان کا کوئی نعم البدل نہیں۔ لیکن حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے پاکستان کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا کافرستان اور کفر نگری بنا کر رکھ دیا ہے۔

نمبر ۱۵۔ پاکستان کے حکومتی ٹولہ کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت، اس کا بے لگام فوجی ڈکٹیٹر اور مارشل لا کی اسمبلیوں کے ممبران قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف من مرضی کے قوانین بناتے، ان کی انتظامیہ عدلیہ اور فوجی شاہی سولہ کروڑ عوام الناس اور ان کی نسلوں سے بالجبر عمل کرواتے آرہے ہیں۔ اسمبلیوں کے ممبران کے قوانین کا تعلق عقل وشعور کے علم اور ذاتی منفعت کی باطل، غاصب قوانین وضوابط اور استحصالی پالیسیوں سے ہوتا ہے۔ انکو ختم کرنا، ان کا قرآنِ حکیم کی الہامی تعلیمات کے تابع فرمان ہونا لازم ہے۔ لیکن وہ تو قرآنِ حکیم کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی تعلیمات اور اپنے تخلیق کردہ قوانین کے تابع فرمان کیے جارہے ہیں۔ لیکن وہ بھول گئے ہیں کہ قرآنِ حکیم ہی علم کا مستند ذریعہ ہے۔

نمبر ۱۶۔ پاکستان اسکے سولہ کروڑ عوام الناس اور ان کی نسلیں قرآنِ حکیم کے آئین، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، تعلیمات کے خلاف مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے ۱۸ منشوروں کی زد میں ہے۔ وہ اپنی ذاتی منفعت اور اقتدار کی خاطر خود تو قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، تعلیمات اور دستورِ حیات کو ختم کرتے اور پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کو اس کا باغی، گستاخ، اور اس کی حرمت وتقدس کو بالجبر پامال کرواتے جارہے ہیں۔

نمبر ۱۷۔ پاکستان کا جاگیردار، سرمایہ دار، فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ، فوج شاہی کا حکومتی طبقہ ملک کے وسائل، مال و دولت، تجارت، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ، غیر ملکی امداد آئی ایم ایف کے تمام قرضے ان کے سرّے محلوں رائے ونڈ ہاؤسوں شاہی پیلسوں سوئس بنکوں میں منتقل ہوتے جارہے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو غریب، بیروزگار محتاج، مقروض اپاہج اور بے بس بنا کر خودکشیاں، خودسوزیاں اور اپنی اولادوں کو زہر پلانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ اس نظام کو روکنا، اس کا تدارک کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اس کا ردِعمل عبرتناک اور فطری ہوگا۔ کوئی سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ اس کو روک نہیں سکے گا۔ اہل وطن انکے حکومتی ایوانوں اور انکا خاتمہ کرنے پر مجبور اور اس عمل پر گامزن ہونے کے مستحق ہونگے۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کیلئے یہ واقعات کھلی وارننگ ہیں





نمبر ۱۸۔ پاکستان میں تو دو قومی نظریات کی روشنی میں قرآنِ حکیم کے نظریات کا تعلیمی نصاب مقرر کرنا تھا۔ مسجد شریف جیسے پاکیزہ وطیّب غیر طبقاتی تعلیمی ادارے قائم کرنے تھے۔ ایک تعمیری انسان اور معاشرہ بنانے کے لیے قرآن کی روشنی میں ایک ایسا تعلیمی لائحہ عمل بنی نوع انسان کو مہیا کرنا تھا جو انسانی نسلوں کو مثالی انسان مہیا کرتا۔ ہمیں تو اہلِ وطن کو اعلیٰ اخلاقیات، عمدہ حسنِ خلق اور بہترین اسوۂ حسنہ، ٹیکنیکل ہنر، سائنسی اور جدید علوم سے آراستہ کرنا تھا۔ غور وفکر اور محنت کا شعور دینا تھا۔ انسانی جوہر کی نشو ونما کرنی تھی۔ جسم اور روح کو خوبصورتی سے آراستہ کرنا تھا۔ انفرادی اور اجتماعی مخفی قوّتوں اور پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا تھا۔ ہمیں تو اساتذہ کو انسانی نسلوں کو تعلیم وتربیت کے لیے عمدہ، اعلیٰ، بہترین زیورِ تعلیم سے آراستہ اور انکی عزت وحرمت کو بحال کرنا تھا۔ ہمیں تو تربیت یافتہ افراد معاشرے کو مہیا کرنے تھے۔ زندگی کا ارتقائی عمل قرآن حکیم کی روشنی میں جاری رکھنا تھا۔ چھوٹے بڑوں کا ادب اور بڑے چھوٹوں پر شفقت جیسے اعمال کو ملّی ورثہ بنانا تھا۔ دنیا کی بے ثباتی کا سبق یاد کروانا تھا۔ ذاتی مفادات کو انسانی مفادات پر فوقیت کی اہمیت بتانی تھی۔ ملّی وحدت کو فروغ دینا تھا۔ معاشرے کو سائنسدان، انجینئر، ٹیکنیشن، ڈاکٹر، ہنرمند، زرعی ماہرین اور ماہرِ تعلیم افراد مہیا کرنے تھے۔ جن کے ذریعے زمین سونا اگلتی، کارخانے قیمتی مصنوعات تیار کرتے۔ ملکی پیداوار میں اضافہ ہوتا۔ پاکستانی افراد کا قومی ورثہ اور سیاسی نظریہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہونا تھا۔ ہم نے تو اس اسلامی مملکت کو استحکام بخشنا تھا۔ ہم نے تو مسجد شریف میں عبادت، تبلیغ اور تعلیم کے اوقات سے فارغ ہو کر عوام کے مقدمات کی سماعت کرنی اور عدل قائم کرنا تھا۔ مسجد تعلیمی ادارہ اور اخلاقی تربیت گاہ بھی ہے۔ مسجد معاشرتی اور ثقافتی مرکز بھی ہے۔ مسجد کتب خانہ اور تحقیقی مرکز بھی ہے۔ اسلامی معاشرہ میں مسجد کا کردار ایک بنیادی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پاک گھر ہے۔ یہ حرمت وعزّت والی جگہ ہے۔ اس کا تقدس قائم کرنا تھا۔ یہاں سے ہی اعلیٰ اہلیت اور بے ضرر انسان تیار کرنے تھے۔

نمبر ۱۹۔ پاکستان میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے جاگیردار، سرمایہ دار، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے حکومتی ٹولہ نے امریکہ جیسی سپر پاور اور مغربی ممالک کی نظریاتی جنگ جو انھوں نے مسلمانوں اور افغانستان پر مسلط کی تھی۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پرویز مشرف اور اس کے ملک دشمن، اسلام دشمن، ملکی غدار رفقا نے پاکستان کی سرزمین امریکہ اور اس کے اتحادی مما لک کے حکومتی ٹولہ کو مہیا کر دی اور پاکستان کو ان کا اتحادی ملک بنا دیا۔لیکن پاکستان کی سولہ کروڑ عوام اس خفیہ ڈیل سے آگاہ نہ تھی۔اس سے قبل بھی عوام ملک دشمن ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ کی پالیسیوں کے خلاف تھی۔جب تمام صورت حال سامنے آئی تو سولہ کروڑ عوام ایک طرف اور مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈر اور اس کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ دوسری طرف آن کھڑا ہوا۔وہ کارگل کی جنگ کا مجرم جس نے اَز خود فوجی کاروائی کر کے بے شمار افواج کا قتال کروا کر رکھ دیا۔جہاز اغوا کا جھوٹا ڈرامہ رچانے کا مجرم۔رائج الوقت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی منتخب حکومت کو سبوتاژ کرنے اور نو سال تک ملک وملّت کو یرغمال بنانے کا مجرم۔عدلیہ کی توہین کا مجرم۔وکلا کے قتال کا مجرم۔کراچی میں ایم کیو ایم سے مل کر پاور شو آف کرنے اور انسانی اجتماعی قتال کروانے کا مجرم۔قرآنِ حکیم کے خلاف چادر اور چار دیواری کے نظام اور حدود آرڈی نینس کو ختم کرنے کا مجرم۔۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت بنانے کا مجرم۔قرآنِ حکیم کے نظریات، دستورِ حیات ضابطۂ حیات تعلیمات کے خلاف حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ۵۱ فی صد مستورات کو حکومتی ٹولہ اور سرکاری مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں شامل کرنے کا مجرم۔ ملک کے بجٹ پر ۵۱ فیصد شاہی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ کا خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے کا مجرم۔لال مسجد کے دینی مدرسہ حفصہ کے چار ہزار طلبا، طالبات کے قتال کا مجرم۔سوات پر فوج کشی کے ذریعے عوام النّاس کے قتال کا مجرم۔توپوں، گولوں، میزائلوں، بمبار طیاروں، ڈرون حملہ کی تباہی سے ۳۴ لاکھ سوات کے علاقہ کے افراد کو ہجرت کی اذیّتوں میں مبتلا کرنے کا مجرم۔امریکی افغانی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنے کا مجرم۔سٹیل مل کو اونے پونے داموں فروخت کرنے کا مجرم۔گندم کے سکینڈل کا مجرم۔مارشل لا لگانے کا مجرم۔ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرم سیاسی رہنماؤں اور ممبران کے معاشی معاشرتی قتال کو معاف کرنے کا مجرم۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بے نظیر کے قتل کا مجرم۔فوج اور عوام کے درمیان نفرت پیدا کرنے اور انسانی قتال کروانے کا مجرم۔ملک کو تباہی کے دھانے پر پہنچانے کا مجرم۔ملک میں فحاشی، بے حیائی، بدکاری زنا کاری پھیلانے کا مجرم۔سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو ملکی وسائل، مال و دولت، تجارت، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ سے محروم کرنے کا مجرم۔

نمبر ۲۰۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ مملکت کے فوجی ڈکیٹیٹروں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں، وڈیروں پر مشتمل سیاسی حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کا طبقہ سولہ کروڑ عوام، انکی نسلوں کو قرآنِ حکیم کے نظامِ مملکت، اس کے نظریات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب اور تعلیم و تربیت سے مستقل طور پر الگ رکھنے کا مجرم ہے۔مسلمانوں کے لیے قرآنِ حکیم، حدیث اور فقہ کے تعلیمی نصاب کو اسلامی کردار تیار کرنے میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اسلام تسخیر کائنات کا درس دیتا تمام شعبہ ہائے زندگی میں تحقیقات، ارتقا کا شعور بخشتا ہے۔سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، فزکس و کیمسٹری، ریاضی و کمپیوٹر، صنعت و حرفت، میڈیکل و میڈیسن، زرعی ماہرین کی تعلیم و تربیت حاصل کرنا مرد و زن پر فرض ہے۔لیکن ان کے لیے ضروری ہے کہ مرد و زن قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے دائرے میں رہ کر اپنے تعلیمی اور منصبی فرائض ادا کریں۔آج بھی سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اور سرکاری مراعات یافتہ طبقہ دو جسم اور ایک جان ہو کر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ مملکت، اسکے نظام کو جاری رکھنے اور قرآنِ حکیم، اس کے نظریات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں، اس کی تعلیم و تربیت، اسلامی نظریات اور اہلِ وطن مسلمانوں، ان کی نسلوں کا قتال، ان کو ختم کرنے کی جنگ جاری کیے ہوئے ہیں۔تمام ذرائع ابلاغ کے ادارے، ملک کی تمام سرکاری مشینری اصل حقائق و واقعات کو مسخ کر کے لال مسجد کے طلبا، طالبات کا قتال، سوات کے عوام کا قتال، شمالی علاقہ جات اور پھر پورے پاکستان میں اسلام کی آواز اٹھانے والی جماعتوں، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو ملک دشمن اور ان کے اداروں کے طلبا کو طالبان، رجعت پسند، دہشت گرد، القاعدہ یا خودکش حملہ آوروں کا نام دے کر ملک کے سولہ کروڑ عوام کا قتال جاری کیے اور انارکی پھیلائے ہوئے ہیں کیا بندوق کی گولی، توپ کے گولے، میزائل جنگی جہاز، ڈرون حملے دہشت گردوں کو تلاش کر کے ختم کرتے ہیں یا عوام کا اجتماعی قتال کرتے ہیں۔

کیا ان بستیوں کی بستیوں میں چند مطلوب دہشت گردوں کا قتال مقصود ہوتا ہے یا پوری بستیاں تباہ اور ان کے وسنیکوں کو ختم کرنا ہوتا ہے۔
شرم کرو، فوجی ڈکٹیٹرو، سیاسی رہنماؤ، کب تک ایسے دھوکہ دے کر نظریاتی جنگ کے ذریعے اسلام پسند معصوم عوام النّاس کا قتال جاری رکھو گے۔

نمبر ۲۱۔ یہ جنگ قرآنِ حکیم کی چادر و چار دیواری کی تہذیب کو تحفظ فراہم کرنے کی جنگ ہے یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مغربی کلچر کی مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت فحاشی بے حیائی بدکاری، زنا کاری کے کلچر کو فروغ دینے کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآنِ حکیم کے اعتدال و مساوات کے اصولوں کو رائج کرنے کی جنگ ہے یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی شاہی ٹولہ، مراعات یافتہ سرکاری شاہی طبقہ کی ملکی وسائل لوٹنے، مال و دولت چھیننے، ملکی املاک کو اپنی ملکیتیں بنانے، ملکی خزانہ کو اپنے شاہی تصرف میں لانے، بیرون ممالک لے جانے۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو روندنے اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو ملکی وسائل خزانہ سے محروم کرنے کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات و منشور، تعلیمات کو ماننے والوں اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، سیاسی جماعتوں کے استحصالی بے دین منشوروں کو سولہ کروڑ عوام پر مسلط کرنے والوں کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآنِ حکیم کے معاشی نظام اور اسکے نظام تعلیم کو ختم کرنے والوں کی جنگ ہے یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے جمہوریت کے سودی معاشی نظام، اسکی تعلیمات کو سولہ کروڑ عوام پر مسلط کرنے والوں کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآنِ حکیم کے تعلیمی نصاب کے مطابق ملک کا نظم و نسق چلانے والوں اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مغربی دانشوروں کا تخلیق کردہ تعلیمی نصاب برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کے غاصب اور باطل قوانین، راشی و مرتشی نظامِ حکومت کو رائج کرنے کی نظریاتی، طبقاتی کفر کی جنگ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

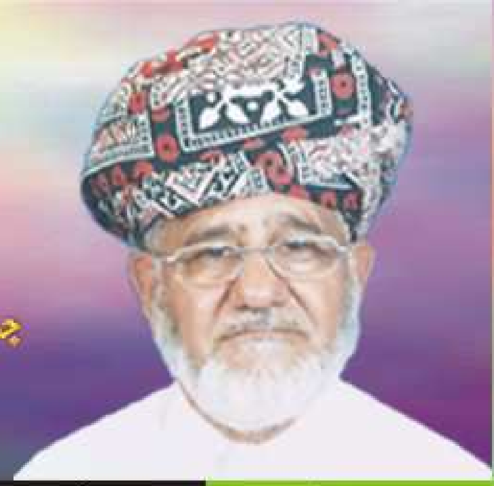


نمبر۲۲۔کیا یہ جنگ قرآنِ حکیم کے آئین اور منشور کو رائج کرنے کی جنگ ہے یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کے ۱۸ فوجی، سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے تیار کردہ قرآنِ حکیم کے منشور کے خلاف باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے باغیوں، منکروں، منافقوں کے حکومتی ٹولہ اور انکے منشوروں کو مسلط کرنے والوں کی جنگ ہے۔کیا یہ جنگ قرآنِ حکیم کے آئین کی وحدت کو توڑنے اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے ۱۸منشوروں کے ذریعے سولہ کروڑ مسلمانوں اوران کی نسلوں کا نظریاتی قتال کرنے اورانکی وحدت کوریزہ ریزہ کرنے والوں کی جنگ ہے۔کیا یہ جنگ قرآنِ حکیم کے مطابق مسلم اُمہ کی جمعیت کو ۱۸ غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ کے منشوروں میں تقسیم کرنے والوں کے خلاف جنگ ہے۔یہ نظریاتی جنگ نہ امریکہ، نہ اسکی سی آئی اے، نہ بلیک واٹر، نہ اسرائیل کی مساد، نہ ہندوستان کی را کی خفیہ فوجی ایجنسیوں کے تیار کردہ طالبان اور دہشت گرد اور انکا جدید اسلحہ اور نہ پاکستان کی فوج شاہی، منصف شاہی افسر شاہی نہ فوجی ڈکٹیٹر یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اس نظریاتی جنگ کو جیت سکتا ہے۔یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کب تک اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا اجتماعی قتال جاری رکھیں گے۔ پاکستان کا سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کب تک ٹی وی، ذرائع ابلاغ اور نشرو اشاعت کے جھوٹے لغو پراپیگنڈہ کے ذریعے اہلِ وطن کے قتال کو دہشت گردوں کا قتال ثابت کرتا رہے گا ۔یہ کب تک ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی بلیک واٹر سی آئی اے جیسی فوجی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے جدید اسلحہ سے اہل وطن کا قتال کرواتے اور طالبان کے کھاتے ڈالتے رہیں گے۔کب تک سولہ کروڑ اہلِ وطن مسلمانوں کو دہشت گرد اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور شرپسند ملک دشمن ملکی غدار اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔رائج الوقت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے آئینہ میں کم از کم اپنی شکل تو دیکھ لو کہ تم کون ہو!۔اتنا مکروفریب اور اتنا بڑا دھوکہ کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کب تک یہ امریکہ کی نظریاتی جنگ اور عوامی قتال جاری رکھے گا۔ یہ کب تک امریکہ کی طرح ۹۔۱۱ والے تاریخی واقعات از خود کر کے افغانستان پر حملہ اور پاکستان کی عوام کا قتال کا نظام جاری رکھیں گے۔ یہ کب تک ہندوستان کی طرح بمبے کے عظیم ہوٹل کو اپنی فوجی خفیہ ایجنسی کے ارکان سے دہشت گردی اور انسانی قتال کروا کر، اسکو راکھ کا ڈھیر بنا کر، پاکستان اور مقبوضہ کشمیر کے ذمہ دہشت گردی کا الزام لگا کر پاکستان کو رسوائے زمانہ اور کشمیر کے حریت پسندوں کو جیل میں پھانسی دے کر انکی آزادی کی تحریک کو کچلنے کا عمل جاری کر دیا۔ کشمیر میں فوج بڑھا کر وہاں کی عوام کا قتال جاری کر دیا۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا یہی حشر نہیں کر رہا۔ یہ کب تک ملکی وسائل اور خزانہ کو لوٹتے اور عوام کو انکی ملکیت سے محروم اور قرآن حکیم کی سرکاری سرفرازی کو پس پشت ڈالتے رہیں گے۔ یہ کب تک یہ ظلم اور جرم جاری رکھیں گے۔

نمبر ۲۳۔ اے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤ! کیا یہ حقیقت نہیں کہ ۱۹۴۷ء سے لے کر باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظامِ حکومت، اس کا ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں اور فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی سرکاری انتظامیہ، عدلیہ، فوجی طبقہ پاکستان کے آئین اور اسلام کے نفاذ میں بری طرح حائل ہوتا آ رہا ہے۔ اس سے قبل بھی اہل وطن مسلم امہ نے حکومتی ٹولہ کو اس قدر مجبور کر دیا۔ انکو قرآن حکیم کی روشنی میں ۱۹۷۳ء میں پاکستان کا اسلام کی روشنی میں آئین بنانا پڑا اور اسلام کے نفاذ کا فیصلہ ہوا۔ لیکن آج تک ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے پاکستان میں اسلام کا نفاذ نہ ہونے دیا۔ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹاتے، ان کا قتال کرواتے، ان کو دہشت گرد، طالبان، خودکش حملہ آور، القاعدہ کا نام دے کر اہل وطن کی بستیوں کو ویران اور نیست نابود کرتے چلے آ رہے ہیں۔ انگریز نے آزادی دینے سے قبل جلیاں والے باغ میں اجتماعی قتال کروا کر آزادی کی تحریک کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آزادی کی آگ پورے ہندوستان میں پھیل گئی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

آج اسی طرح فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ، فوج کے شاہی ٹولہ نے امریکہ اور اس کے اسلام دشمن اتحادیوں کا ساتھ دیا۔ ایک خفیہ ڈیل کے تحت ایک مسلم ملک افغانستان پر حملہ کے لیے اپنی سرزمین مہیا کر دی۔ عوام نے اس کے خلاف سر اُٹھایا۔ اس نے بڑی بے دردی سے انسانی قتال جاری کروا دیا۔ افواج پاکستان کی گن پوائنٹ پر مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا آرڈیننس جاری کیا۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ کی تمام مستورات کو حکومت میں شامل کر لیا۔ ۵۱ فیصد حکومت ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی تمام مستورات کو انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کے اداروں میں تمام مراعات یافتہ عہدے ان کے لیے وقف کر دیے۔ مرد و زن کا کھلا ملاپ، فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا کلچر عام کر دیا۔ سولہ کروڑ عوام پر حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی بجٹ کے تمام شاہی اخراجات غریب عوام پر ڈال دیے۔

نمبر ۲۴۔ اسلام آباد کی لال مسجد کے دینی طلبا اور طالبات نے اس کے خلاف ایجی ٹیشن کی۔ لال مسجد سے منسلک مدرسہ حفصہ کے ساڑھے چار ہزار طلبا اور طالبات کا قتال کروا کر رکھ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو حکومت چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ تمام سیاسی اور فوجی مجرموں کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی گئی۔ مشرقی پاکستان کی طرح فوج اور عوام میں جنگ جاری کروا دی اور جنگ کی آگ سوات، شمالی علاقہ جات اور پورے ملک تک پھیلا دی۔

نمبر ۲۵۔ ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت بیرون ممالک سیاسی مجرموں کے ساتھ ایک خفیہ ڈیل کی۔ تمام معاشی مجرم، قاتل، رہزن ایک بار پھر اکٹھے ہوئے۔ ان سیاسی، فوجی ڈکٹیٹروں نے اپنی جان بچانے کی خاطر بیرونی طاقتوں سے مل کر ایسے مجرموں کو حکومت حوالے کی جو ان کی جان بچا سکیں۔ افغانستان کی جنگی پالیسی کو جاری رکھ سکیں۔ اب یہ دہشت گردی کی آگ پورے ملک میں پھیل چکی ہے۔ نہ فوجی ڈکیٹر اور اس کے حکومتی ٹولہ اور دوسرے تمام مجرموں کے خلاف کوئی کاروائی کی گئی اور نہ ہی موجودہ مجرم حکومتی ٹولہ کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں لائی گئی۔ ے

ہ مجرمانہ عمل جب سے پاکستان بنا ہے جاری ہے۔ عدلیہ اورانتظامیہ ان کی لونڈی اور غلام بنی آرہی ہے۔ آج عدلیہ آزاد ہے۔ لیکن تمام سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنما، ان کے ممبران ایک طرف ہیں۔ عدلیہ اور سولہ کروڑ عوام ایک طرف ہیں۔ جعلی ڈگریوں کے حکومتی مجرم، اربوں کھربوں کے غبن کے مجرم، ملکی خزانہ لوٹنے والے مجرم، انسانی قتال کے مجرم، فوجی ڈکٹیٹر کا ملکی غدار حکومتی ٹولہ اور موجودہ حکومتی ٹولہ ملکی ملّی مجرم ہیں۔ ان مجرموں کے احتساب کا عمل جاری ہو چکا ہے۔

نمبر ۲۶۔ ملک دشمن، ملکی غدار، فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈر اور انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جتنے جی چاہئے فوجی اپریشن کرلیں وہ یہ نظریاتی جنگ جیت نہیں سکتے۔ وقت آچکا ہے کہ فوجی سپاہ اور اسلامی نظریات کے کور کمانڈر مل کر ان چند ملکی ملی فوجی ٹولہ کے غداروں، ملک دشمن مجرموں کا صفایا کردیں۔ یا اللہ اہلِ بصیرت افواج پاکستان کے محبّ وطن جرنیلوں، فوجی سپاہ اور ملک کے دیدہ ور افراد کو مشاورت کا موقع عطا فرما، تاکہ یہ باہمی مشاورت سے ان حالات کا کوئی بہتر حل نکال سکیں۔

نمبر ۲۷۔ کیا افواج پاکستان یحیٰی خان اور پرویز مشرف جیسے شرابی زانی ملک دشمن ملکی غداروں، ملکی رہزنوں کا نام ہے۔ یحیٰی خان نے مسٹر بھٹو سے مل کر ملک دو لخت کیا، ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنایا۔ نئے پاکستان کی چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینیٹرز کا شاہی ایوان بنا ڈالا۔ ملک پر جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کی افواج کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں اور ملکی وسائل اور خزانہ کا وارث بنا ڈالا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان کو اسکے مجرم کور کمانڈروں نے خوب تحفظ دیا اور مسٹر بھٹو بھی اسکے ساتھ بچ نکلا۔ دوسرا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ہم نوا، ہم پیالہ چند کور کمانڈروں نے ۱۹۷۳ کا آئین توڑا، ملک کے ساتھ غداری کی، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید اور دوسری اتحادی سیاسی جماعتوں کے ملک دشمن ملکی غدار سیاسی ٹولہ کے رہزنوں کو ساتھ ملایا۔ اپنی غیر آئینی حکومت کو بچانے کیلئے پاکستان کی سرزمین امریکہ اور اسکے اتحادی مما لک کو ایک مسلم ہمسائے ملک افغانستان کے خلاف حملہ کیلئے مہیا کردی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان کو امریکہ کی فوجی چھاؤنی بنا دیا۔ پاکستان کو چھ سات لاکھ افغانیوں کے قتال اور دو تین لاکھ کو معذور بنانے کا مجرم بنا دیا۔ افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدل ڈالا جو ابھی تک جاری ہے۔

نمبر ۲۸۔ اسکے علاوہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر بٹھا کر قرآنی نظریات، تعلیمات، اور چادر و چار دیواری کی اسلامی تہذیب کو فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے مغربی کلچر میں بدل کر رکھ دیا۔ قرآن حکیم اور مسلم امہ کی مستورات کی حرمت و عزت اور ملکی وسائل خزانہ بھی لوٹ لیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ایک طرف اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں ایک طرف ہیں۔ کب تک یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت کو مسلط رکھ سکے گا۔ کب تک ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈر سات لاکھ فوجی سپاہ اور چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار سیاسی ٹولہ ملک کے ۱۶ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو خانہ جنگی کے ذریعے قتال کرواتا اور کرواتا رہے گا۔ اس حقیقت کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور پرویز مشرف اور انکے چند کور کمانڈر ملک دولخت کرنے، پاکستان کی پانچ اضافی حکومتیں بنانے اور ملک دشمن حکومتی ٹولہ کو ملک پر مسلط کرنے، پاکستان کو امریکہ کی فوجی چھاؤنی بنانے ملک کو خانہ جنگی میں دھکیلنے، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں شامل کر کے ملکی وسائل، خزانہ لوٹنے، فحاشی بےحیائی بدکاری، زنا کاری پھیلانے، ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے، ملک لوٹنے، غیر آئینی، غیر اسلامی حکومتیں مسلط کرنے کے مجرموں کے خلاف کاروائی عمل میں لانا، سات لاکھ افواج پاکستان کی عزت و حرمت بحال کرنا، قرآن حکیم کی حکومتی سرفرازی نافذ کرنا، فوجی کور کمانڈروں کا طیب فریضہ ہے نہ کہ ان ملک دشمن، ملکی غدار مجرموں کو تحفظ دینا انکے فرائض کا حصہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

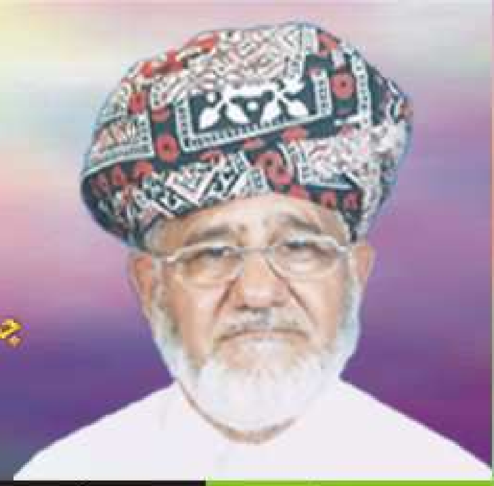


نمبر ۲۹۔ کیا ذوالفقار علی بھٹو صدر ایوب کے مارشل لا کے فوجی بطن کی پیداوار نہیں۔ کیا نواز شریف اور الطاف حسین فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق کے فوجی دور کی سیاسی اولادیں نہیں۔ کیا چوہدری شجاعت اور پرویز الٰہی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو تاحیات مسلم لیگ ق اور حکومت کا صدر بنائے بیٹھے نہیں تھے۔ الطاف بھائی اور شیخ رشید انکے بچہ جمورا کا رول ادا نہیں کرتے تھے۔ اب یہ اس کی گستاخ اور بے ادب اولاد بنی نہیں بیٹھیں۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور سیاسی رہنما مل کر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی گاڑی کھینچتے اور حکومت کے مزے لوٹتے نہیں آ رہے۔ سولہ کروڑ عوام ان سیاسی، فوجی مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومتی استحصالی ٹولہ کی وردی اتارنے پر مجبور ہو چکی ہے۔ اس ملک میں کوئی دہشت گرد نہیں۔ سوائے اس فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے جنھوں نے ملک پر معاشی، معاشرتی، لوٹ کھسوٹ کی دہشت گردی کی جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ زرداری، نواز شریف، الطاف حسین، شجاعت اور پرویز الٰہی کو کھلے عام واضح کہہ رہا ہوں کہ عوام کا فیصلہ ہے کہ تم سب لوگ لوٹا ہوا خزانہ واپس لے آؤ اور سرکاری خزانہ میں جمع کرواد و ورنہ نوشتۂ وقت پڑھ لو۔ تم بہتر جانتے ہو کہ تم اپنے ملازمین کو کتنی تنخواہ دیتے ہو۔ سولہ کروڑ عوام کا تمام خزانہ ان حکومتی ملازموں، نوکروں، خادموں، غلاموں کے شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں، شاہی سرکاری گاڑیوں، شاہی ایوانوں، شاہی سرکاری محلوں اور ان کے سرکاری شاہی اخراجات کی عیاشی کی چتا میں خاکستر ہوتا اور بقایا لوٹ لیا جاتا جا رہا ہے۔ خبردار باز آ جاؤ! اتنی تنخواہ اور ضروریات حیات سرکاری خزانہ سے وصول کرو جتنی تم اپنے عام ملازم کو اپنے تجارتی اداروں میں دیتے ہو۔ تم بھی تو سولہ کروڑ عوام کے ملازم ہو۔ اس عمل سے تمام قرضے از خود اتر جائیں گے اور عوام خوشحال ہو جائیں گے۔ پاکستان کی بقا مخدوش ہے جب تک حکومتی سیاسی، فوجی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ، اور فوج کا شاہی طبقہ اور انکا استحصالی نظام حکومت ملک پر مسلط رہے گا اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا راج قائم رہے گا۔ ملک تباہی کی منازل طے کرتا رہے گا اور ان کو اپنے کیے کی سزا بھگتنا پڑے گی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



نمبر ۳۰۔ سولہ کروڑ عوام پاکستان میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف چاہتے ہیں۔ نہ کسی مولوی عمر یا اُسامہ بن لادن کا اسلام چاہتے ہیں۔ نہ ہی مولوی فضل الرحمان یا سید منور حسن کا اسلام چاہتے ہیں۔ نہ ہی مولوی نورانی یا ساجد نقوی کا فرقہ پرستی کا اسلام چاہتے ہیں۔ یہی تمھاری غنڈہ گردی ہے کہ کون سے فرقہ کا اسلام نافذ کریں۔ قرآنِ حکیم ایک ہے۔ اس کا آئین ایک ہے۔ اس کا دستورِ حیات اور ضابطۂ حیات ایک ہے۔ اس کا تعلیمی نصاب ایک ہے۔ ۱۸ افوجی سیاسی جماعتوں کے منشور الگ الگ ہیں۔ اگر وہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومت بنا سکتے ہیں تو مسلمانوں کا تو ایک ہی قرآن، ایک ہی نبی ﷺ اور ایک ہی آئین ہے۔ وہ اسلام کا نفاذ کیوں نہیں کر سکتے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی قرآنی، نظریاتی، تعلیمی مقتل گاہ اب بند کرنا ہوگی۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ کرنا ہوگا۔ حکومتی ٹولہ کی استحصالی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی رٹ قائم نہیں رہے گی۔ اب پاکستان جیل اور ۱۶ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں انکے قیدی و غلام نہیں رہیں گے۔ اگر یہ ظالمانہ حرکات اور استحصالی نظامِ حکومت سے باز نہیں آتے تو انکی تباہی کے دن قریب ہیں۔ یہ نظریاتی جنگ کبھی جیت نہیں سکتے۔

نمبر ۳۱۔ اسلام میں معلم کی حیثیت ایک روحانی پیشوا کی ہوتی ہے۔ وہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے کا مثالی فرد اور کردار کی انتہائی بلندی کا وارث ہوتا ہے۔ وہ انسانی زندگی میں حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ کی روشنیاں پھیلاتا اور طلبا میں ایک عظیم انسان کی جھلک پیدا کرتا ہے۔ غور و فکر، تجسس اور محنت کی صلاحیتیں بیدار کرتا ہے۔ وہ شرافت و صداقت اور سادگی کی خوشبوئیں پھیلاتا ہے۔ انسانی برادری کی بھلائی کی عبادت سے متعارف کرواتا ہے۔ وہ اخوت و محبت کے درس کو عام کرتا ہے۔ وہ مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور عطا کرتا ہے۔ وہ خودشناسی اور خداشناسی کی منازل طے کرواتا ہے۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی گرہ کھولتا ہے۔ ایک اچھا معلم طالب علموں کو اتنا شعور عطا کر دیتا ہے کہ وہ خیر اور شر کو سمجھ سکیں۔ اسلام روحانی اور مادی دنیا کے درمیان اشتراک پیدا کرتا ہے۔ وہ اخوت و محبت، ایثار و نثار، بھلائی و مروّت، ہمدردی و رحمدلی، امانت و دیانت، سادگی و شرافت، شفقت و احسان، اعتدال و مساوات، عفو و درگذر، محنت و جفاکشی، قلیل ضروریات، تقویٰ و طہارت، شرم و حیا جیسے اوصاف پیدا کرتا ہے۔

دنیا کی بے ثباتی کا سبق بھولنے نہیں دیتا۔ اسلام جدید علوم اور ٹیکنالوجی کے سیکھنے کی راہ دکھاتا ہے۔ تعلیم انسان کو تسخیر کائنات کے گُر سکھاتی ہے۔ اسی تعلیم وتربیت سے فطرت کا شاہکار انسان دھرتی کا سینہ چیر کر مادی وسائل تلاش کر لیتا ہے۔ وہ کسی ایک طبقہ، ٹولہ، گروہ یا ملک کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کی بھلائی، فلاح، خوشحالی کے لیے کام کرتا ہے۔ ساری خدائی ہے کنبہ خدا کا درسِ عام کرتا ہے۔ وہ انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا گیان عطا کرتا ہے۔ وہ دنیا کی بے ثباتی کا سبق اور فنا کے دیس میں زندگی گزارنے کا شعور اور اقتدار کے ایوانوں کے فریفتہ انسانوں کو بیدار اور اصل صورتحال سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ وہ نور کو منور اور ظلمات کو ختم کرتا ہے۔

نمبر ۳۲۔ مسجدوں اور دینی درسگاہوں سے قرآنِ حکیم کی تعلیمات سے جو اصلاح احوال میسر ہو سکتی تھی۔ اس کے دروازے ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک انگریز نے ہندوستان کے مسلمانوں پر بند کر رکھے۔ بڑی جدوجہد اور لاکھوں جانوں کی قربانیوں اور ہندوستان سے ہجرت کی اذیتوں کے بعد پاکستان دوقومی نظریات کی بنیاد پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے نام پر حاصل کیا گیا لیکن ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک قرآنِ حکیم کے باغیوں، منکروں، گستاخوں، بے حرمتی کے مرتکب انگریز کے پُروردہ غدّار جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ نے مسلم اُمہ کے ساتھ ایک بہت بڑا دھوکہ کیا۔ اس ٹولہ نے سولہ کروڑ عوام کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی جیل میں پابند سلاسل کر کے انگریز سے بڑھ کر ایک بدترین قیدی، غلام اور محکوم بنا رکھا ہے۔ باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہورت کے کفر کے نظریات، ضابطۂ حیات، اس کا تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، سکول کالجز، یونیورسٹیاں اسی طرح قرآنِ حکیم کے نظریات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیم وتربیت اور طرزِ فکر کے خلاف جاری رکھے ہوئے ہیں۔ باطل، غاصب جمہوریت کا چھ سات ہزار افراد پر مشتمل استحصالی حکومتی ٹولہ انگریز کے دور کی طرح قرآنِ حکیم کی تہذیب کو ختم کر کے مغربی تعلیم وتربیت اور کلچر کو فروغ دیئے جا رہا ہے۔

نمبر ۳۳۔ حکومتی ٹولہ اور اس کا سرکاری انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کا شاہی طبقہ انگریزی ذریعۂ تعلیم، مغربی تعلیمی نصاب، مغربی طبقاتی تعلیمی ادارے، مغربی مخلوط کلچر کے تیار کیے ہوئے حکومتی سکالر انگریز کے مفتوحہ ملک کے وارث بناتے چلا آ رہا ہے۔ حکومتی ٹولہ اور سرکاری مراعات یافتہ طبقہ رشوت، کرپشن، کمیشن اور ہر قسم کے غیر اخلاقی ہتھکنڈے استعمال کر کے عوام کا معاشی، معاشرتی استحصال و قتال کرتا جا رہا ہے۔ مذہب کش باطل مغربی جمہوریت کے کفر کا غاصب نظامِ حکومت، اس کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ اپنے تحفظ کی خاطر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظامِ حکومت انگریز سے بدتر حالت میں سولہ کروڑ عوام پر بالجبر مسلط کیے بیٹھا ہے۔ مذہب کش باطل مغربی جمہوریت کے کفر کے تدریسی نصاب نے ایک ایسی نسل پیدا کر دی ہے۔ جو جسمانی طور پر پاکستانی ہیں اور ان کی روح مغربی کلچر کی چتا میں جل سڑ رہی ہے۔ یہ ملک و ملّت کا بہت بڑا المیہ ہے کہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو مذہب کش باطل مغربی جمہوریت کے کفر کی مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے ذریعے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، اور زنا کاری کے مغربی کلچر کا حصّہ بنائے جا رہا ہے مسلم امہ کے سولہ کروڑ افراد کو مذہب کش باطل مغربی جمہوریت کے کفر اور منافقت کے صحرا میں گم کیئے جا رہا ہے۔ وقت ہے سنبھل جاؤ۔ وقت سے پہلے طلبا اور طالبات کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ فریضہ انہوں نے ہی ادا کرنا ہے۔ یا اللہ اہل پاکستان کو یہ دن دکھا۔ امین



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت، شورائی جمہوری نظام کا نظامِ مملکت اور مذہب کُش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا تضاد۔

نمبر ۱۔ اسلام امن و آشتی اور سلامتی کا الہامی نظریاتی دین ہے۔ اسلام صرف نظریاتی دین ہی نہیں۔ اس کا اپنا ایک مکمل آئین، دستور حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب اور ایک مکمل تدریسی نظام ہے۔ اسلام معاشی، معاشرتی ناانصافی، عدم مساوات کی دیواریں گراتا، اعتدال و مساوات کو قائم کرتا، عدل و انصاف کو نافذ کرتا اور فلاحی معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے، رشتۂ اخوت و محبت سے منسلک کرتا ہے۔ ملّتِ اسلامیہ قرآنِ حکیم کے آفاقی آئین اور اس کے دستورِ حیات کے اصول وضوابط کی تعلیم و تربیت سے اخلاقی اقدار کو مقام عروج بخشتا اور دنیائے عالم میں اخلاقی، سماجی، معاشی معاشرتی انقلاب برپا کرتا ہے۔ اسوۂ حسنہ کے ہمہ گیر الہامی اصولوں سے ایک آفاقی معاشرہ تیار کرتا ہے۔ جو دنیا میں شر کو ختم کرتا اور بھلائی کو پھیلاتا ہے۔ جس سے معاشرہ امن و آشتی کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

نمبر ۲۔ قرآنِ حکیم مسلمانوں کے لیے ہی نہیں، پوری انسانیت کے لیے فلاح و بہبود اور رشد و ہدایت کا مخزن ہے۔ قرآنِ حکیم انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ خالق کی مخلوق کے لیے باعث رحمت ہے۔ اسلامی نظریہ حیات اور دستورحیات کے تمام خدوخال قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہوتے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں امتیازی سلوک کے عمل سے عدم مساوات کا نظامِ حیات فروغ پاتا ہے۔ خصوصی امتیازی مراعات کا نظامِ حیات انسانی معاشرہ کے لیے عدم استحکام کا سبب بنتا ہے۔ کسی اسلامی ملک میں عوام النّاس کے کسی فرد، ٹولہ یا طبقہ کے لیے طبقاتی، استحصالی اور امتیازی مراعات کا نظام ترتیب دے کر اہلِ وطن پر مسلط کر دیا جائے تو وہ قرآنِ حکیم کے نظامِ حیات کے متضاد ہوگا۔ ایسا معاشرہ اسلامی معاشرہ کہلا نہیں سکتا۔ پاکستانی عوام اس تضاد کا شکار ہیں۔ قرآنِ حکیم اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ منافقت و کفر کی زندگی کے مرتب بنا دیے گئے ہیں



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۳۔ قرآنِ حکیم کے تعلیمی نصاب اور اس کی تعلیم و تربیت سے انفرادی اور اجتماعی زندگی کو سنوارنے کے لیے حضور نبی کریم ﷺ نے پاکیزگی، طہارت، تقویٰ، توکل، صبر، تحمل، بردباری، برداشت، امانت و دیانت، ایثار و نثار، عفو و درگذر، اعتدال و مساوات، سادگی و شرافت، محنت و تجسس، دنیا کی بے ثباتی، عدل و انصاف جیسی اعلیٰ اقدار اور اسوہ حسنہ اور حسن خلق کا الہامی درس دیا ہے۔ قرآنِ حکیم نے ہی بنی نوع انسان کو ایک ایسا پائیدار معاشی اور معاشرتی نظامِ حیات عطا کیا ہے۔ جس کی تعلیمات کی روشنی میں انسانی صلاحیتوں کو فطرت کے اصولوں کے مطابق فروغ حاصل ہوتا ہے اور معاشرے کو امن کا گہوارہ بنایا جاتا ہے۔

نمبر ۴۔ قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، دستورِ حیات اور ضابطۂ حیات کے مطابق سیاسی، معاشی، معاشرتی، ثقافتی ہدف پورا کرنے کی خاطر قرآنِ حکیم کا ایک مخصوص تعلیمی نصاب اور تعلیمی ادارہ مسجد شریف مقرر رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر کہلاتا ہے جو اسلامی تہذیب تیار کرتا ہے۔ اسی طرح مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات کے مطابق معاشی، معاشرتی، سیاسی، ثقافتی ہدف پورا کرنے کی خاطر اسکا اپنا ایک مخصوص طبقاتی تعلیمی نصاب، مخلوط طبقاتی تعلیمی ادارے، سکول کالجز، یونورسٹیاں موجود ہیں۔ جہاں سے باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سکالر تیار ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے آج تک پاکستان کی سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی زد میں ہیں۔ ۱۸۵۷ سے لے کر ۱۹۴۷ تک انگریز نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سرکاری بالادستی کے ذریعے قرآنِ حکیم کے نظریات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب، تدریسی نظام اور اسلامی تہذیب و تمدن کو ختم کرتا رہا۔ اسلامی تعلیم و تہذیب کا ارتقائی عمل ختم ہو جانے کی وجہ سے اسلامی تہذیب و ثقافت دم توڑتی گئی۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات اور تہذیب اگلی نسلوں کو منتقل نہ ہو سکی۔ بدقسمتی سے رائج الوقت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات کا تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط تعلیمی اداروں سے تیار کیا ہوا مغربی کلچر مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں کو منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔

اس کے تدارک کے لیے ہی پاکستان ایک الگ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ تاکہ اس میں قرآنِ حکیم اور حضور نبی کریم ﷺ کے نظریات، ضابطۂ حیات، تعلیمی نصاب اور تدریسی نظام کے ذریعے اہلِ وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو اس کی تعلیمات، دستورحیات، نظامِ حیات اور اسلامی تہذیب وتمدن سے روشناس کرایا جا سکے۔ قرآنی دستور حیات، ضابطہ حیات، تعلیمات اعتدال و مساوات، عدل و انصاف جیسے انمول نظریات کو آنے والی نسلوں کو منتقل کیا جا سکے۔

نمبر ۵۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک انگریز کے پالتو جاگیردار، سرمایہ دار اور فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ، شاہی مراعات یافتہ حکومتی طبقہ نے مذہب کش باطل مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظریاتی ضابطۂ حیات، انسانوں کا تخلیق کردہ سودی معاشی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی معاشی نظام، مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومتی نظام، چادر اور چار دیواری کا خاتمہ، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا مخلوط مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت مسلط کر رکھا ہے۔ اسکے علاوہ رشوت، کمیشن، کرپشن کا سرکاری نظام، چھ سات ہزار استحصالی ٹولہ کے مردوزن کی باطل مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومت پر اجارہ داری اور اسکے شاہی ٹولہ کے الیکشنوں کا غاصب استحصالی دستور اور مجرمانہ نظام حکومت۔ ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت جیسے مجرمانہ قوانین سے پروان چڑھا ہوا فوجی سیاسی حکومتی کلچر۔ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا کے تعلیمی نصاب کے تیار کیے ہوئے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی یعنی افواج، انتظامیہ، عدلیہ کے سرکاری دانشور۔ تھانے کچہریوں کا عدل کش، اذیتناک سرکاری کلچر پاکستان پر مسلط ہے۔

نمبر ۶۔ فوجی ڈکٹیٹروں اور جاگیردار، سرمایادار سیاسی ٹولہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا گٹھ جوڑ۔ مشرقی پاکستان کو الگ کرنے کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظام۔ مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے کا غاصبانہ استحصالی نظام حکومت۔ پاکستان کی ایک اسمبلی کو پانچ اسمبلیوں اور ایک سینٹ کے ایوان میں پھیلانے کا نظام، عوام کو قیدی، محکوم بنانے کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا غاصب نظام حکومت۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

چار صوبائی اسمبلیوں کے ہزار ہا ممبران کے اضافے کے ذریعے ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ پر قبضہ اور اجارہ داری مسلط کرنے اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محروم کرنے کا مجرمانہ نظام۔ چار سپیکروں، چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنروں، بے شمار مشیروں، انگنت وزیروں کے اضافے کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت۔ چار چیف سیکریٹریوں، چار چیف جسٹسوں، چار آئی جی پولیس، چار کمشنروں، بے شمار فوجی شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے اضافے کا استحصالی نظام۔ ان کے علاوہ وفاق میں صدر مملکت، وزیراعظم کے علاوہ، وفاقی اسمبلی، ایم این اے، وزیر و مشیر، کی تعداد کئی گنا بڑھانے کا باطل مجرمانہ مغربی جمہوری نظام۔

نمبر۷۔ جب پاکستان ۱۹۴۷ء میں معرضِ وجود میں آیا تو کسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے پاس کوئی سرکاری گاڑی نہ تھی۔ پاکستان دولخت کرنے کے بعد اس مجرم حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ نے کارِ سرکار چلانے کے لیے ۴۰ ارب ڈالر قرض لے کر نظامِ مملکت چلایا۔ اتنا بڑا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام اور ان کے خزانہ کو چمٹ گیا۔ نو ارب اس قرضے پر سود ادا کیا جا چکا ہے اور اصل رقم ابھی واجب الادا ہے۔ ان دنوں آج کے دور کے مطابق چالیس ارب کتنی رقم تھی یہ کوئی معاشیات کا ماہر ہی بتا سکے گا۔ جو یہ غاصب مجرم حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملکی خزانہ اور چالیس ارب ڈالر بھی چاٹ گئے۔ مجبور، محکوم سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں پر یہ جابرانہ معاشی اور معاشرتی ظلم جاری ہے۔ سولہ کروڑ عوام کو ملکی خزانہ اور بیرونی قرضوں کی افادیت سے مکمل طور پر محروم اور اس قرض کو ادا کرنے کا پابند بنا رکھا ہے۔ ملکی وسائل، تجارت، ذرائع آمدن ملکی خزانہ اور ہر قسم کا مال و متاع، ہر قسم کے قرضے اسی مجرم حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت بن چکا ہے۔ کیا اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انکے مذہب کش جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت اور اس کے استحصالی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سے بچانا ضروری نہیں!

نمبر ۸۔ اس کے بعد ۵۱ فیصد حقوقِ نسواں کے نام پر مذہب کش فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے استحصالی اسمبلیوں کے ممبران نے مستورات کو حقوق نسواں دینے کے لیے قانون سازی کی۔ جسکے ذریعے حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد حکومتی اور سرکاری مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کے سرکاری عہدے مستورات کے لیے حقوق نسواں کے نام پر منظور کیے۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تمام سرکاری عہدے انھوں نے اپنی ہی مستورات میں بانٹ لیے اور آئندہ کے لیے وقف کر لیے ہیں۔ پاکستان کے ۴۹ فیصد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ کے حکومتی سکالر ملکی خزانہ کو پہلے ہی اپنے تصرف میں لاتے آ رہے ہیں۔ اب ان کی ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات حقوق نسواں کے آرڈیننس سے حکومتی خزانہ کو لوٹنے اور حکومت ایوانوں اور سرکاری اداروں پر حکومتی اجارہ داری کی تعیش کی زندگی کے مزے اُڑانے میں ان کے ساتھ شامل ہو چکی ہیں۔ ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات نے مل کر ملک کو لوٹنا اور سولہ کروڑ عوام الناس کے مرد و زن کے حقوق غصب کرنا شروع کر دیے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کے سرکاری شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، قیمتی گاڑیوں، پٹرول، ڈرائیوروں اور ان کی شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری اخراجات کا بوجھ سولہ کروڑ عوام پر خاموشی سے ڈال دیا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کے ساتھ کتنا بڑا دھوکہ کیا ہے کہ حقوق نسواں کے نام پر انکی ۵۱ فیصد مستورات کو انکے حقوق سے محروم بھی کر دیا ہے۔ اپنی مستورات کیلئے صوبائی، وفاقی اور سینٹ کے حکومتی ایوانوں کا دروازہ بھی کھول لیا ہے اور ملکی وسائل اور خزانہ پر بھی قبضہ اور رشوت، کمیشن، کرپشن کی لوٹ مار میں بھی شامل ہو چکی ہیں۔

نمبر ۹۔ قرآنِ حکیم کے نظریات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، چادر و چار دیواری کے نظام کو بھی روند کر رکھ دیا ہے۔ کیا سولہ کروڑ عوام الناس کے مرد و زن میں سے کسی ایک مرد یا عورت کو کوئی حکومتی یا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سرکاری عہدے پر آج تک فائز کیا گیا ہے۔ فوجی سربراہ، سیاسی حکومتی ٹولہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ حقائق کی روشنی میں اصل واقعات سے عوام الناس کو مطلع کریں۔

کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظام حکومت نہیں ۔ یہ کتنے بڑے استحصالی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے رہزن ہیں ۔ جنھوں نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کی پالیسی کے غاصبانہ طریقہ کار سے تمام اخراجات سولہ کروڑ عوام کو ادا کرنے کا پابند بنالیا ہے ۔ رشوت ، کرپشن ، کمیشن کے ۵۱ فیصد دروازے مزید کھول لئے گئے ہیں ۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن نے مل کر ملکی وسائل ، ذرائع آمدن ، خزانہ پر شب خون مار لیا ہے ۔ ٹیکس کلچر ، بجلی ، گیس ، پانی ، ٹیلیفون بلوں میں اضافوں ، خوردونوش اور ضروریات حیات کی بنیادی اشیا کی مہنگائی سے عوام الناس کا جینا محال بنادیا ہے ۔

نمبر۱۰ ۔ ملکی اور آئی ایم ایف کے تمام اضافی قرضے اور اس کے سود کی رقم ادا کرنے پر عوام النّاس کو مجبور ، بے بس اور پابند بنا دیا ہے ۔ اس باطل غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت ، اسکے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری نے سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مفلوج ، بے بس ، ضروریات حیات سے محروم ، مجبور ، خودکشیاں ، خودسوزیاں کرنے ، اپنے بیوی بچوں کو زہر پلا کر اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں ختم کرنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت اور اسکے حکومتی ٹولہ کے خلاف آواز اٹھانے والے اور قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں اسلامی نظام مملکت کو قائم کرنے کی بات کرنے والوں کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر پولیس ، رینجر ، اور افواج پاکستان کے ذریعے عوام الناس کا قتال جاری کر رکھا ہے ۔ ملک خانہ جنگی کی تباہی کی نظر ہوتا جا رہا ہے ۔ سولہ کروڑ مسلم امہ ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں ملتجی کھڑی ہے کہ اے اللہ تعالیٰ اب مخلوط حکومتی ٹولہ ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے معاشی معاشرتی قاتلوں سے نجات کا کوئی سبب بنا ۔

نمبر۱۱ ۔ ون یونٹ کو بحال کرنا ، حقوق نسواں کے معاشی معاشرتی حکومتی جرائم ، انکے تمام طبقاتی ، تفاوتی استحصالی دستور حکومت اور اسکے حکومتی ٹولہ ، انکے شاہی حکومتی اخراجات اور انکی ملک ، ملکی وسائل ، ملکی خزانہ اور ملک پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومتی اجارہ داری کو ختم کرنا ہے ۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

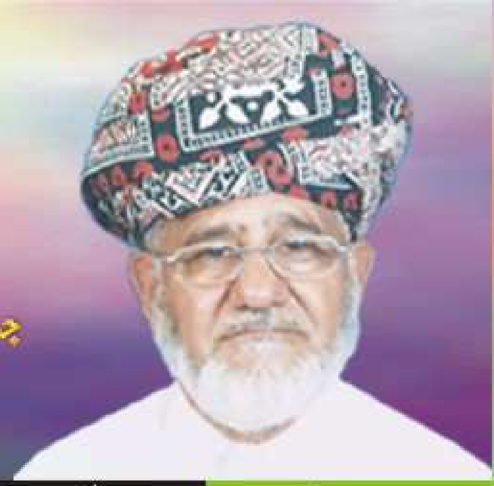
ان سب کو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند کے برابر ایک جیسی ضروریاتِ حیات مہیا کرنی ہوں گی۔ان کے کڑے احتساب کا وقت ہے۔ اب نوشتۂ وقت ان کو پڑھ لینا چاہیے۔ اب کوئی رہزن رہبر نہیں ہو گا۔ ان کا مکمل قلع قمع کرنا مسلم امہ اور انکی نسلوں کا فرض بن چکا ہے۔

نمبر۱۲۔ پاکستان کو اب امانت و دیانت کا مسکن۔ امن وسکون کی وادی۔ راحت و لطائف کا محور۔ اخوت ومحبّت کا چشمہ۔ ہمت ومحنت کا خوگر۔ اعتدال ومساوات کا پیکر۔ غور وفکر اور تجسس کا گہرا سمندر۔ عدل وانصاف کی آماجگاہ، بنی نوع انسان کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش بننے کا شرف حاصل کرنا ہوگا۔ پاکستان کے عوام انسانیت کے دوست، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے محور، اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کے ایک حسین مرقع بن کر ابھرنے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ پاکستان کفرنگری نہیں، اسلام اور سلامتی کا قلع بنے گا۔

نمبر۱۳۔ اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی جنم بھومی فیلڈ مارشل محمد ایوب کے مارشل لا کی گود تھی۔ نواز شریف برادران اور بھائی الطاف حسین بھی فوجی ڈکیٹیٹر ضیاالحق کے مارشل لا کی کوکھ سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوہدری شجاعت، پرویز الٰہی برادران مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید، فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف کے فاجر، فاسق، ملی ملکی غدار اور مجرم کی صالح اولادیں ہیں۔ تمام سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ حکومتی شاہی طبقہ ملک کے وسائل، مال و دولت، تجارت، تمام ملکی ملکیتیں اور سرکاری خزانہ انھوں نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی استحصالی سیاست اور مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مل کر لوٹا اور اپنی ملکیتوں میں بدلا ہے۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ دو جسم اور ایک جان ہیں۔ مارشل لا اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ایک ہی درخت کے کڑوے پھل ہیں۔ اب یہ مجرم قرآنِ حکیم، نبی کریم ﷺ کے نام کی آڑ میں مزید اسلام کی بے حرمتی اور ان کی اُمّت کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ ان کی تعیش کے کفر کی زندگی ختم کرنی ہوگی۔ قرآن حکیم، ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ ان تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ فطرت کی نشتر ان کے علاج کے لئے بیقرار دکھائی دے رہی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

نمبر ۱۴۔ پاکستان چھ، سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ اور چند فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے کور کمانڈروں کا اور ان کے مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے سرکاری طبقہ کا ملک نہیں۔ پاکستان سولہ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں پولیس، رینجر اور نو لاکھ افواج پاکستان کی سپاہ کا ملک ہے۔ وہ حقائق کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ سیاسی حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ عوام اور فوجی ڈکٹیٹر افواج پاکستان کی سپاہ کی شہرت کو مسخ کرنے کے مجرم ہیں۔ سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں اور پاکستان کی نو لاکھ فوجی سپاہ فوجی ڈکٹیٹروں کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ مشرقی پاکستان میں فوج اور عوام کا قتال کروایا اور مشرقی پاکستان الگ کر دیا گیا۔ اس کے بعد کارگل کی پہاڑیوں پر فوج کا بے جا قتال کروایا اور اب سوات اور مشرقی علاقہ جات میں فوج اور عوام کا قتال جاری کروا رکھا ہے۔ ان اقتدار پرست چند فوجی ڈکٹیٹروں نے نو لاکھ فوجی سپاہ اور چند سیاسی رہنماؤں نے سولہ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں اور پولیس، رینجر کی سپاہ کو قیدی بنا رکھا ہے۔ جنہوں نے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ پاکستان میں نہیں ہونے دیا۔ ان مجرموں کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت سے بچنے کا واحد تدارک اسلام کا نفاذ ہے۔ ورنہ سول نافرمانی کی تحریک اور خانہ جنگی ملک میں جاری اور پھیلتی جائے گی۔ پھر ان کا بچ نکلنا ممکن نہیں ہوگا۔

نمبر ۱۵۔ پاکستان اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا ایک حسین مرقع بن کر ابھرنے کے عمل سے گزر رہا ہے۔ دنیائے عالم میں عرضِ پاکستان کو بنی نوعِ انسان کے لیے ایک باعث رحمت آماجگاہ تیار ہونا ہے۔ یا اللہ اس ملّت کو یہ کامیابی عطا فرما۔ یا اللہ اہلِ پاکستان مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے المیہ میں مبتلا ہیں، ان کو اس عذاب سے نجات عطا فرما۔ آمین! یا اللہ ہماری انتظامیہ، عدلیہ، فوج اور عوام کے اعلیٰ اہلیت افراد کو اس بات کو سمجھنے اور اس طیّب فریضہ کو ادا کرنے کی سرفرازی عطا فرما۔ یا اللہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے یزیدی نظامِ حکومت اور اسکے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے انگریزی زبان کے دانشوروں سے محفوظ فرما۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نمبر ۱۶۔ پاکستان میں مغربی جمہوریت کے کفر کے رائج الوقت برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سکالروں، انکے طبقاتی تعلیمی نظام مخلوط طبقاتی تعلیمی نظام مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں، سودی معاشی نظام اور انکے ٹیکس کے نظام وسسٹم کے باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کی حکومتی سرکاری بالا دستی سے آزاد فرما۔ انکے حکومتی ایوانوں، حکومتی اداوں، نظام الیکشن کی حکومتی اجارہ داری سے نجات عطا فرما۔ مسلم امہ کی اسلامی تہذیب کی بجائے مغرب کے کفر کا کلچر تیار کیا جا رہا ہے۔ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو باور کرانا، واضح کرنا اشد ضروری ہے کہ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے قافلہ کو کفر کے لا متناہی صحرا میں گم کرنے کا عمل جاری ہے۔ مسلم امہ انکی نسلوں کی عملی زندگی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ضابطہ حیات، نظام حیات کی اور انکے ہاتھ میں پرچم اسلام کا دے دیا گیا ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کو بحالی کا نام لینے والوں کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر پولیس، رینجر اور افواج پاکستان سے انکا قتال کیا جا رہا ہے۔ یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈر اور چھ سات ہزار افراد پر مشتمل جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد ملک کے سولہ کروڑ عوام کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر اپنی حکومتی رٹ قائم رکھنے کیلئے عوام الناس کا قتال کئے جا رہے ہیں۔ یا اللہ ہم پر رحم فرما، ہم پر کرم فرما، ہم پر فضل فرما اور اس المیہ سے نجات عطا فرما۔ آمین

نمبر ۱۷۔ علاوہ ازیں فوجی ڈکٹیٹر اور اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اپنے غیر آئینی، غیر قانونی اقتدار، اپنی اور آپنی حکومت کے تحفظ کی خاطر امریکہ کے اشاروں پر ناچتا چلا آ رہا ہے۔ اس کے حکم کی اطاعت کرنے میں وہ ملک کی تمام دینی درسگاہوں کے طلبا کو دہشت گردوں کا نام دیتا چلا آ رہا ہے۔ پاکستان میں امریکہ کی سی آئی اے اور بلیک واٹر، اسرائیل کی موساد اور ہندوستان کی را کی خفیہ فوجی ایجنسیوں کے ٹرینڈ دہشت گرد پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں اور امریکہ کے زر خرید یہی ایجنٹ جدید اسلحہ اور جدید ٹیکنالوجی سے پاکستان کے کونے کونے میں بم بلاسٹ کرتے آ رہے ہیں۔ سوات اور شمالی علاقہ جات میں ہندوستان، اسرائیل، امریکہ کا اسلحہ اور ان کے تیار کئے ہوئے دہشت گرد فوج سے لڑتے ہوئے مارے گئے۔

لیکن ہمارے حکمران پاکستانی اور افغانی عوام الناس کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر اپنے ہی ملک کے خلاف پراپیگنڈہ جاری کرتے اور عوامی قتال کرتے چلے آرہے ہیں۔ حکومتی ٹولہ خود بھی سوات، شمالی علاقہ جات پر ہیلی کاپٹروں اور جنگی جہازوں کے ذریعے بمباری کرتا اور جدید اسلحہ سے اجتماعی قتال کرتا چلا آرہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوامی قتال کو دہشت گردوں کے قتال کا نام دے دیا جاتا ہے۔ مرنے والوں کی لسٹ دہشت گردوں کے نام سے سرکاری ذرائع ابلاغ کے ذریعے اناؤنس کرتے آرہے ہیں۔ امریکہ کے ڈرون حملے بھی شمالی علاقہ جات میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے اشاروں پر مسلمانوں انکی مساجد اور ان کی تعلیمی درسگاہوں اور انکی آبادیوں کو خاکستر اور ختم کیے جارہا ہے۔ وہ امریکہ کے اشارے پر اور اپنے اقتدار کو طول دینے کی خاطر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے تعلیمی اداروں کو پھیلاتا، اسلامی تہذیب کو ختم کرتا اور مغربی کلچر کو پھیلاتا اور انکو تحفظ دیتا جارہا ہے۔

نمبر ۱۸۔ سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ دہشت گرد کون ہیں؟ اُسامہ بن لادن کا بہانہ بنا کر تمام اتحادی ممالک کی افواج، انکے بحری بیڑوں نے افغانستان کی ناکہ بندی کرلی، اسکے بعد ان پر فوج کشی کردی۔ انسانیت کا قتال جاری کردیا۔ چھتیس ہزار فٹ کی بلندی سے ڈیزی کٹر بم پھینکنے اور تباہی مچانے والے جنگی جہاز اس جنگ میں جھونک دیے اس جنگ کی بظاہر وجہ اُسامہ بن لادن کے حصول کو بنایا گیا۔ لیکن اسکے اصل محرکات، واقعات کیا تھے اور کیا ہیں؟ افغانستان، پاکستان مسلم ممالک اور دنیا بھر کے ممالک سے چھپے ہوئے نہیں۔ امریکہ اور اسکے حواری ممالک مسلمانوں اور انکی اسلامی ممالک اور انکی اسلامی تہذیب کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ اسلامی اور نظریاتی نہ ختم ہونے والی جنگ ہے۔

نمبر ۱۹۔ امریکہ جو دنیا کی سپر پاور ہے، اس نے اپنے اتحادی ممالک سے مل کر دنیائے عالم پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے ورلڈ آرڈر پروگرام کے تحت اس پر عملی جامہ پہنانا شروع کررکھا ہے۔ افغانستان سے قبل اس ورلڈ آرڈر کی تکمیل کے لیے جدید اسلحہ سے لیس ہو کر مصر، شام، لیبیا، فلسطین کی افواج کو نائٹروجن بموں سے جلا کر راکھ کردیا۔ اسرائیل کے نام پر عربوں کی سرزمین پر یہودیوں کی ایک سٹیٹ بنا ڈالی اور ان کے ملک اور وسائل پر قبضہ کرلیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر۲۰۔ امریکہ نے اسرائیل کی پشت پناہی کی اور ان کی برتری کو قائم رکھنے کے لیے جہاں جدید اسلحہ مہیا کیا، وہاں اسرائیل کو ناقابل تسخیر بنانے کے لیے نائٹروجن اور ایٹم بم بھی بنوا ڈالے۔

نمبر۲۱۔ اس کے برعکس امریکہ کا وطیرہ بن چکا ہے کہ اگر وہ ورلڈ آرڈر کی تکمیل کی خاطر کسی اسلامی ملک کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے خلاف مختلف الزامات لگا کر اس کی شہرت کو خراب کرتا ہے اور پھر انکو وجہ بنا کر اس پر حملہ کر دیتا ہے۔

نمبر۲۲۔ عراق پر اسی پالیسی کے تحت جدید اسلحہ اور نائٹروجن بم اور پھر ایٹم بم بنانے کے سنگین الزامات لگائے۔ یو این او کی بین الاقوامی عدالت کے ذریعے ان جھوٹے الزامات کی بنا پر عراق کا عالمی سطح پر تجارت کا بائیکاٹ کروایا۔ اس کے بعد اسلحہ کی خریداری پر پابندی لگائی۔ پھر ادویات اور روزمرہ کی اشیا خوردنی پر پابندی عائد کروائی۔ اس کاروائی کے بعد یو این او کے عالمی ایٹمی انسپکٹروں کے ذریعے عراق کے چپے چپے کو چھان مارا۔ انھوں نے رپورٹ پیش کر دی کہ نہ عراق سے کوئی جدید اسلحہ دستیاب ہوا ہے اور نہ ہی کوئی ایٹمی مواد مل سکا ہے۔ جب امریکہ کو یقین ہو گیا کہ عراق کے پاس کوئی جدید اسلحہ نہیں ہے تو امریکہ اسکے اتحادیوں نے عراق پر حملہ کر دیا۔ عراق اور عراق کے وسائل پر قبضہ کر لیا۔ عراق پر اپنی پسند کی حکومت بنوائی اور اس کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھ لیا۔ یہ جنگ اب خانہ جنگی کی جنگ میں بدل چکی ہے۔ وہ تیل پر قبضہ کرنے کیلئے آیا تھا لیکن عراقی قوم نے اس کا تیل نکالنا شروع کر دیا ہے۔

نمبر۲۳۔ اسی طرح اُسامہ بن لادن کا بہانہ بنا کر امریکہ اور اس کے اتحادی افغانستان پر حملہ آور ہوئے۔ ڈیزی کٹر بموں، میزائلوں اور جدید اسلحہ سے بستیوں کی بستیاں ویران کر دیں۔ شہروں کے نشان مٹا دیے، سڑکیں، مساجد، عوامی مراکز، خوراک کے ذخائر برباد کر دیے۔ پانچ چھ لاکھ انسانوں کا قتال کر کے رکھ دیا۔ امریکی سپاہ وہاں کی عوام کو پکڑ کر قتل کرتے رہے۔ قیدی بناتے رہے۔ پنجروں میں بند اور نکیلیں ڈالتے رہے۔ گوانتاناموبے کی مشہور جیل تک پہنچاتے اور انسانیت سوز سزائیں دیتے رہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

جس قوم، ریاست یا ملک کی عوام پر ایک عالمی طاقت، ایک عالمی دہشت گرد ٹولہ، حیلے بہانے اور ذرائع ابلاغ کے جھوٹے پراپیگنڈہ کے ذریعے اپنے تمام حواری ممالک کو ساتھ ملا کر ان ممالک کے قدرتی وسائل پر قبضہ کرنے اور وہاں کی عوام کو قیدی، غلام اور محکوم بنانے کیلئے حملہ آور ہو جائیں۔ ان کے معصوم بچے، بچیوں، ماؤں، بہنوں، جوانوں اور بوڑھوں کا قتال جاری کر دے۔ ڈیزی کٹر بموں اور ڈرون حملوں سے انکو خاکستر کر دے تو وہاں کی عوام کی مجبوری بن جاتی ہے کہ وہ اعوام اور اقوام یا تو ہتھیار پھینک دیں یا دشمن کا بے سرو سامانی اور جانوں کی قربانیاں دے کر ان کو مار بھگائیں۔

نمبر۲۴۔ دنیا کے غیر ترقی یافتہ، کمزور ممالک اور خاص کر اسلامی ممالک جو نشانہ عبرت بنے ہوئے ہیں، انکو اپنے تحفظ کیلئے تمام اسلامی ممالک کے مذہبی دانشوروں، ملی سکالروں کے انمول سرمایا بلکہ تمام مذاہب پرست دیدہ وروں کو ایک مرکز پر اکٹھا کر کے دنیا بھر کے کمزور اور غیر ی یافتہ ممالک کی کمزور عوام کو ان واقعات اور انسانی قتال کو روکنے کیلئے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر غور کرنا، انکے بنیادی حقوق کو تحفظ فراہم کرنا، ان حکومتی دہشت گردوں کی ملکی وسائل خزانہ پر اجارہ داری کو ختم کرنا اور اہل وطن کی حکومتی رٹ کو بحال کرنا، اور اس ظلم و قتال کا تدارک کرنا ہوگا۔

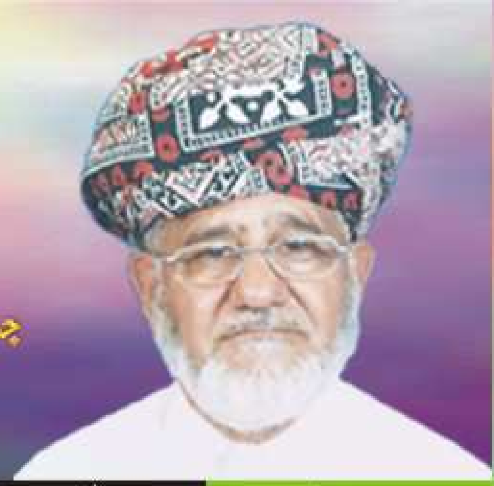
نمبر۲۵۔ افغانی قوم خوددار، جنگجو قوم ہے۔ عزّت نفس اور آزادی کی جنگ خوب لڑی۔ وہ شکست قبول کرنے کی بجائے زندگی اور موت کا کھیل کھیلنے پر ڈٹ گئی۔ امریکہ جیسی بین الاقوامی سپر پاور، اس کے حواریوں کو جہاد کی روح سے آشنا کرا دیا۔ ان کو بتا دیا کہ مسلمان کے لیے شہادت کی موت زندگی سے کہیں زیادہ حسین اور پیاری ہے۔ ان کی معاشی کمر توڑ کر رکھ دی اور شکست سے دوچار کر دیا ہے۔

نمبر۱۸۔ پاکستان کا بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے کور کمانڈر رکلبوں کا عیاش ٹولہ امریکہ کے ساتھ سازباز کر کے نواز شریف کی جمہوری حکومت کو ایک سازش کے تحت ختم کر کے اس کو قید کیا۔ امریکہ کی پشت پناہی، اپنے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کا تعاون حاصل کرنے کی خاطر پاکستان میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت قائم کر دی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے تعلیمی اداروں کے روشن خیال فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ کے سکالروں اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے فحاشی بے حیائی بدکاری، زناکاری کا مغربی کلچر عام کرنے کا قانون بنا دیا۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے اسمبلی کے ذریعے اس قانون کو پاس کر دیا۔

نمبر ۲۶۔ دوسری طرف ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں، محلوں، قیمتی گاڑیوں، شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں، سرکاری املاک کو اپنی وراثتوں میں بدلنے رشوتوں کمیشنوں اور خزانہ کی لوٹ مار میں برابر کا شریک بنا دیا۔امریکی صدر کی طرح اپنی سیکرٹری سے ناجائز تعلق پیدا کرنے کے تمام واقعات اور لوازمات مہیا کر دیے۔ درمیانہ اور غریب طبقہ کے عوام اپنی بیٹیوں، بہنوں کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو سرکاری طور پر بطور داشتہ مہیا کرنے کا پابند بنا دیا۔امریکہ کی دیرینہ خواہش فحاشی، زناکاری کے کلچر کی تکمیل کر دی۔ دوسری طرف سولہ کروڑ عوام کا معاشی خون پینا شروع کر دیا۔ ذرا غور تو کرو!

الف۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے کور کمانڈروں کو ساتھ ملا کر کارگل کے کیس کی سازش کی سزا سے بچنے کیلئے ان مجرموں نے بغاوت کا راستہ اختیار کر لیا۔امریکہ سے خفیہ ڈیل کر کے عوام کو یرغمال بنا کر اقتدار پر قابض ہو گیا

ب۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف مجرم سیاستدانوں کے لیے ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ سجائے اور نظریہ ضرورت کی روشنی میں ان کے تمام معاشی، معاشرتی قتال کے کیس معاف کر دیئے۔اپنی فوجی حکومت کو بین الاقوامی سطح پر جائز قرار دلوانے کے لیے سیاسی ،فوجی مذہب کش مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی حکومت بنائی۔افواج پاکستان کی سات لاکھ سپاہ کی رسوائی، بدنامی اور ملک میں نظام عدل کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔

پ۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اسکا سیاسی حکومتی ٹولہ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر چادر و چار دیواری کا قرآنِ حکیم کا نظامِ حیات ختم کر کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کو رائج کرنے کا مجرم بنا۔سولہ کروڑ مسلم امہ، اسکی نسلوں اور سات لاکھ افواج پاکستان کی سپاہ انکے والدین بیوی بچوں کو قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کو کچلنے کے عمل کا سرکاری طور پر پابند بنا لیا۔ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈروں نے تمام افواج پاکستان کی سپاہ کو بدنام اور رسوائے زمانہ کر کے رکھ دیا۔





ت۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد اپنے ٹولہ اور شاہی طبقہ کی مستورات کو حقائق کو چھپا کر، ایک دھوکہ، ایک فریب کے ذریعے حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، ملکی خزانہ، وسائل پر فوجی گن پوائنٹ کے ذریعے قبضہ کرلیا۔ سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں اور سات لاکھ فوجی سپاہ کو ان حکومتی عہدوں سے محروم کر کے اپنی اجارہ داری مسلط کر لی۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے ہمنوا چند کور کمانڈروں نے سات لاکھ سپاہ کو مجرم بنا کر رکھ دیا۔

ٹ۔ فوجی حکومتی ٹولہ حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد اپنی ہی مستورات کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں شامل کر کے ان کے شاہی اخراجات کا بجٹ سولہ کروڑ عوام اور سات لاکھ سپاہ کے والدین،، بیوی بچوں پر ڈالنے کا مجرم بھی بنا کر رکھ دیا۔ افواج پاکستان کو از خود ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں اور بد کردار حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا اور اس رسوائی اور بدنامی کے داغ کو مٹانا ہوگا۔

ث۔ فوجی حکومتی ٹولہ جنہوں نے فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے کور کمانڈروں سے مل کر مسلم لیگ ق کی سیاسی جماعت میں شامل ہو کر افواج پاکستان کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا۔ کب تک سات لاکھ فوجی سپاہ ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے چند ہمنوا کور کمانڈروں کے جرائم کے داغ اپنے نام کے ساتھ منسوب کراتی رہیگی۔

ج۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر، اسکے چند کور کمانڈر انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پاکستان کی سرزمین بغیر پاکستان کی عوام اور سات لاکھ فوجی سپاہ کی منظوری کے امریکہ کے ساتھ خفیہ ڈیل کے ذریعے اپنی مارشل لا کی باطل، غاصب حکومت بچانے کی خاطر افغانستان کے خلاف جنگی مقاصد کیلئے مہیا کرنے کا مجرم بنا دیا اور اسکا سات لاکھ فوجی سپاہ کا کیا تعلق تھا۔ فوجی سپاہ کا مقدس نام رسوا کیوں کیا گیا۔

چ۔ فوجی حکومتی ٹولہ لال مسجد کے ساڑھے چار ہزار معصوم، طلبا، طالبات اور ان کے اساتذہ کو رینجر اور فوج کے ذریعے قتال کرنے، ان کو دہشت گرد قرار دینے، ان کو افغانی اور عالمی دہشت گردوں کا مرکز بنانے کے جرائم کا مجرم بنا دیا۔ افواج پاکستان کی سپاہ کا کیا قصور تھا کہ عوام فوج پر ٹوٹ پڑے، پاکستان خانہ جنگی کی آگ میں سلگنے لگا۔۔ فوجی سپاہ کو سوچنا، اسکا تدارک کرنا ہوگا۔

ح۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جنہوں نے لال مسجد کے طلبا، طالبات کا قتال کروانے کے بعد اسلام سے منسلک سوات، شمالی علاقہ جات کی عوام کو دہشت گرد بنانے، فوج کی توپوں گنوں، سے اجتماعی قتال جاری کرنے پاکستان کی سرزمین کو افغانستان کے دہشت گردوں کا مرکز بنانے کے مجرم بن چکے ہیں۔فوجی ڈکٹیٹر کا یہ جرم بھی افواج پاکستان کی سیاہ کے کھاتے میں درج ہو چکا ہے

خ۔ فوجی حکومتی ٹولہ کی خفیہ ڈیل کے مطابق پاکستان کی پولیس، رینجرز، اور فوج کے سوات اور شمالی علاقہ جات پر حملہ کرنے اور وہاں کی عوام کے قتال کے ساتھ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر جیسی فوجی خفیہ ایجنسیاں شمالی علاقہ جات اور سوات کے علاقہ میں جدید اسلحہ کے ساتھ داخل کرنے کے جرائم جاری کر دیئے۔

د۔ فوجی حکومتی ٹولہ کی خفیہ ڈیل کے تحت امریکہ کے ڈرون حملوں کے ذریعے سوات، شمالی علاقہ جات کے عوام کا اجتماعی قتال کروانے کے جرائم۔

ڈ۔ سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کی خفیہ ڈیل کے مطابق افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنے کے جرائم۔

ذ۔ فوجی حکومتی ٹولہ کا امریکہ سے خفیہ ڈیل کی وجہ سے سوات کے علاقہ جات میں پاکستان کی فوج اور امریکہ کی سازش کے تحت را، موساد، سی آئی اے کی خفیہ ایجنسیوں نے سوات اور شمالی علاقہ جات میں کتنے افراد کا قتال کیا۔ کتنے لوگوں نے ہجرت کی، ملک کی معاشیات پر اس کا کیا اثر پڑا۔ اب پتہ کرنا نہایت ضروری ہے کہ دہشت گرد کون ہیں اور کہاں ہیں۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا کور کمانڈروں کا قلیل سا فوج شاہی کا طبقہ اور سیاسی ٹولہ ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنے والے دہشت گرد اور اہل وطن افراد کا قتال کرنے والے ملکی مجرم دندناتے پھر رہے ہیں۔

ر۔ ذوالفقار علی بھٹو کو تو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے پھانسی پر لٹکایا۔ اس کا مجرم تو فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق، اسکے کور کمانڈروں کا حکومتی ٹولہ ہے۔ ضیا الحق کو پیپلز پارٹی نے قتل کیا یا امریکہ نے مروایا۔ اس کا جواب جنرل اسلم بیگ صاحب اور پیپلز پارٹی والے دیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ذوالفقار علی بھٹو کا ایک بیٹا افغانستان میں قتل کروایا گیا۔ اس کے دوست بتائیں کہ اس کو کس نے قتل کیا۔ دوسرا بیٹا مرتضیٰ بھٹو پیپلز پارٹی کے حکومتی دور میں قتل ہوا۔ اس کا انکشاف زرداری صاحب کریں۔ آخر میں یہ بتائیں کہ بے نظیر بھٹو کو کس نے قتل کروایا۔ پیپلز پارٹی کا کلیم ہے کہ وہ جانتے ہیں یہ انکشاف رحمان ملک جو زرداری صاحب کے کرتا دھرتا ہیں یا چوہدری اسلم اور ناہید صاحبہ جو بے نظیر کے کرتا دھرتا تھے وہ کریں۔ ان کو کس دہشت گرد یا خودکش حملہ آور نے قتل کیا۔ کون اس سازش میں شامل تھا۔

ز۔ کیا حکومتی ٹولہ بتا سکتا ہے کہ ملک میں فرقہ پرستی کو ہوا کون دیتا ہے۔ کون ہیں جو شیعہ سنی مسجدوں اور امام بارگاہوں پر حملے کرتے ہیں۔ کون ہیں جو انسانوں کو قتل کرتے اور کرواتے ہیں۔ آج کھل کر عوام کے سامنے جواب دو۔ کیا اس قتال کا ہر دور کا حکومتی ٹولہ ہی تو مجرم نہیں رہا۔ اپنی کمیشن، کرپشن، رشوت اور جرائم سے، عوام کی توجہ ہٹانے اور اقتدار پر قابض رہنے اور لوٹ مار پر پردہ ڈالنے کا مدعا تو اس قتال کے پیچھے کارفرما نہیں رہا۔

ڑ۔ پاکستان میں کون سے دہشت گرد ہیں جو ہر شہر، ہر مسجد، ہر امام گاہ، جی ایچ کیو، پولیس اسٹیشنوں، بازاروں، ہوٹلوں، سرکاری دفتروں، مختلف فرقوں کے رہنماؤں، فوجی ڈاکٹروں، فوجی میسوں اور پرسنل کلنگ اور خودکش حملے تو دہشت گرد کامیابی سے کرتے رہیں۔ کمال یہ ہے کہ اس دہشت گردی کے ہولناک دور میں آج تک نہ کسی صوبائی اسمبلی، یا قومی اسمبلی یا سینٹ کی اسمبلی یا کسی وزیر، مشیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیراعظم یا صدرِ پاکستان، یا فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے کور کمانڈروں یا کسی حکومتی ٹولہ یا کسی اپوزیشن لیڈر پر نہ کوئی خودکش حملہ ہوا اور نہ کوئی قتل ہوا ہے۔ کیا یہ تمام جرائم حکومتی سطح پر بدنصیب حکومتی ٹولہ۔۔۔ ہی تو نہیں کرواتا۔ سولہ کروڑ عوام کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

ژ۔ سیاسی فوجی چھ سات ہزار افراد پر مشتمل حکومتی طبقاتی ٹولہ، طبقاتی حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج، اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کے خلاف کھلی بغاوت کا مظہر ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

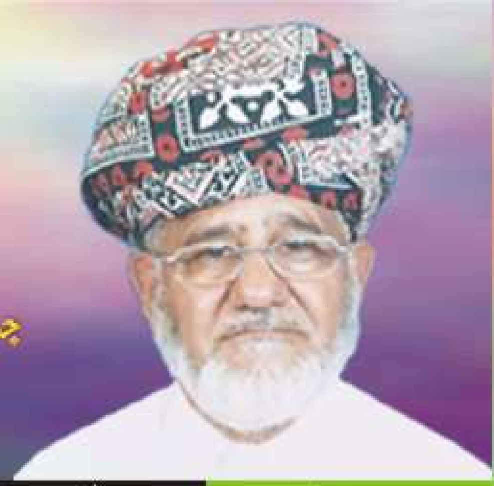
مخلوط تعلیم ،مخلوط معاشرہ ،مخلوط حکومت کے ذریعے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں شامل کر کے بے حیائی ، فحاشی ، بدکاری ، زنا کاری کو رائج کرنے کا مغربی کلچر اور قرآنِ حکیم کے شرم و حیا ،عصمت و عفت چادر اور چاردیواری کے خاتمہ اور بے حرمتی کا نظامِ حیات مسلط کر دیا ہے ۔اقتدار اور ملکی خزانہ پر مردوزن کا قبضہ مسلط ہو چکا ہے ۔حکومتی ٹولہ کی مال اور اقتدار کی ہوس سولہ کروڑ عوام کو حقوق سے محروم کر چکی ہے ۔قرآنِ حکیم کے آئین نظریات ،تعلیمات ، اعتدال و مساوات ،عدل و انصاف اور دستور حیات کو نگل گئی ۔کیا اس کا تدارک ضروری نہیں ۔طلبا اور طالبات غور کریں ۔

س۔ برٹش لا ، امریکن لا ، انڈین لا کے تعلیمی نصاب کی افواج پاکستان ، انتظامیہ اور عدلیہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے روشن خیال سکالر ۔تھانے کچہریوں کے مجرمانہ نظامِ حیات کے کنٹرولر ۔قرآنِ حکیم کے نظام عدل کے باغی ، مجرم ، اسلامی تہذیب کے کینسر ہیں ۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا سیاسی فوجی سٹرکچر ۔چھ سات ہزار جاگیردار ، سرمایا دار معاشی معاشرتی دہشت گرد ٹولہ کے لیے وقف ہے ۔ہارس ٹریڈنگ ،نظریہ ضرورت کا مجرمانہ نظام حکومت ۔قرآنِ حکیم کے نظریات ،تعلیمات کی توہین ، بے حرمتی اور مسلم اُمہ کے زوال کی داستاں رقم کیے جا رہا ہے ۔

ش۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سودی معاشی نظام اور اس کے پرائمری سے لے کر پی ایچ ڈی کی تعلیم و تربیت کے فارغ البال حکومتی دانشوروں کا ملکی نظام چلانے کے بعد اہل وطن کا قرآنِ حکیم کے ساتھ کیا واسطہ رہ جاتا ہے ۔جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسا اور اسلام کیسا ۔

ص۔ کیا ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے قرآنِ حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر نہیں رکھا ۔کیا یہ خدا و رسول ﷺ کے باغی نہیں ؟





ض۔ کیا ان ۱۸ اسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے ملّت کی وحدت اور نظریاتی جمعیت کو ۱۸ جماعتوں میں بکھیر کر رکھ نہیں دیا۔ کیا یہ ملک میں سیاسی فرقہ پرستی کے فساد اور قتال کے موجب اور مجرم نہیں!

ط۔ کیا تین مذہبی فرقوں سے منسلک مسلمان، جن کا ایک قرآن، ایک خدا پر ایمان، ایک نبی، روزہ، زکوٰۃ، حج پر ایمان، ازدواجی زندگی کا نظام ایک ہے ان کی اسلامی حکومت اور قران حکیم کے نظریات، تعلیمات، اسلامی تعلیمی اداروں سے مسلم امہ کا کردار و تشخص اور اسلامی تہذیب کیوں تیار نہیں کی جاسکتی۔ جب کہ ۱۸ اسیاسی جماعتوں جن کے منشور قرآن حکیم کے منشور سے بھی مختلف اور متضاد ہیں، انکے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت، اسکے اسمبلی ممبران کے کفر کے تخلیق کردہ نظریات، تعلیمات، اسکے مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں سکول، کالجز، یونیورسٹیوں سے مخلوط طبقاتی تعلیم، مخلوط طبقاتی معاشرہ مخلوط طبقاتی استحصالی نظام حکومت کیسے تخلیق کیئے جا رہے ہیں۔ کیسے حکومتی ٹولہ اور اسکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ پر انکی اجارہ داری اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محروم کیئے جارہے ہیں۔ اب ملّت کو مزید دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ دینی درس گاہوں کے طلبا اور طالبات دہشت گرد نہیں۔ وہ اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ تو ان کو طالبان دہشت گرد بنا کر انکا قتال کر دیتے ہیں۔ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا نظریاتی اور فزیکل قتال امریکی مذہب کش مغربی ایجنڈہ کے مطابق کیے جارہے ہیں۔

پاکستان کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا فوجی سیاسی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ پاکستان کا دہشت گرد ٹولہ ہے یہ قرآنِ حکیم کی سرکاری بالادستی، اسکے اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، غیر طبقاتی مخلوط نظام تعلیم، نظام حکومت، نظام معاشیات، ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ پر حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کی اجارہ داری کو ختم کرنے اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کی محرومی کو بحال کرنے کیلیئے تیار نہیں۔





مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی دہشت گردی کے دہشت گرد ملک کے سولہ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کا معاشی اور معاشرتی قتال طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر اور قسم کے حیلے بہانوں سے کیے جا رہے ہیں۔ بیرونی دہشت گردوں کے نام پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک بھر کے اسلام پسند طلبا طالبات اور مسلم امہ کا قتال جاری کئے ہوئے ہیں۔ انکے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ قرآن حکیم کی حکومتی سرفرازی کو روکنے کیلئے کتنی بار فوج کو طالبان کو دہشت گردوں کا نام پر دے کر مسلم امہ، انکی نسلوں کا قتال کرتے۔ امریکہ اور انڈیا کی طرح ۹۔۱۱ کا اور بمبے ہوٹل کو از خود جلا کر افغانستان اور مقبوضہ کشمیر کی عوام کی طرح، پاکستان میں اسلامائزیشن کے نظام حکومت کا نام لینے والی مسلم امہ اور انکی نسلوں کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کرتے اور انکو پھانسی کے پھندے پر لٹکاتے رہیں گے۔ اے دہشت گردو، اے مسلم امہ کے قاتلو، یاد رکھو!۔ ڈرون حملے، توپوں کے گولے، ہوائی حملے دہشت گردوں کو تلاش کر کے ان کا قتال نہیں کرتے بلکہ مسلم امہ کا اجتماعی قتال اور انکی بستیاں خاکستر کرتے آ رہے ہیں۔ یہ نظریاتی جنگ تم ختم نہیں کر سکتے۔

نمبر ۱۱۔ عوامی عدالت اگر ملک بچانے کیلئے قومی حکومت کو فوری طور پر تشکیل دے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت کی بجائے قرآنِ حکیم کا اسلامی جمہوریت کا نظامِ مملکت کو رائج کرے۔

نمبر ۱۲۔ حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کی محرومی کو ختم کرنا ایک بہترین عبادت ہے۔

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور تمام فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے نام

عنوان: مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنما، ان کے ہم نوا قرآنِ حکیم کے آئین کو ۱۸ سیاسی منشوروں اور مسلم اُمہ کی جمعیت کو ۱۸ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرنے کے جرم کے مجرم ہیں۔ کیس برائے سماعت پیش ہے

نمبر ا۔ قرآنِ حکیم کا نظریۂ جمہوریت (اسلامی جمہوریت) کا دستورِ حیات، ضابطۂ حیات اور مغربی دانشوروں کا تیار کردہ نظریۂ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ضابطۂ حیات ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں۔ اسلام کی تہذیب اور مغرب کا کلچر ایک دوسرے کے نظریاتی کفر ہیں۔ ہم تو سولہ کروڑ اہلِ وطن مسلمان ہیں لیکن ہمارا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا سرکاری طبقہ مغربی جمہوریت کے کفر کے نظامِ حکومت کے وارث ہیں۔ انگریز جاتے ہوئے یہ ملکیت ان کے سپرد کر گیا۔ کیا یہ کفر کے نظام حکومت کے ملی مجرم نہیں!

نمبر ۲۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (اسلامی جمہوریت) کے مطابق ملک کے سولہ کروڑ مسلم امہ پاکستان کے امیدوار سمجھے جاتے ہیں۔ عوام الناس جس کو چاہیں قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی کے مطابق منتخب کر لیں۔ منتخب نمائندوں کا تعلق کسی اعلیٰ ٹولہ یا امتیازی طبقہ سے نہیں ہوتا ہے۔ ملک کے تمام عوام کو محترم، قابلِ احترام سمجھا جاتا ہے۔ امیر غریب کا سوال نہیں ہوتا۔ عوام نے یونین کونسل کی سطح پر مسلم امہ میں سے اپنا نمائندہ چننا ہوتا ہے۔ لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مغربی نظریۂ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے مطابق ایک وسیع وعریض حلقۂ انتخاب پر صرف چھ سات ہزار ملک کے جاگیردار، سرمایہ دار اعلیٰ، امتیازی اور شاہی حکومتی ٹولہ کے افراد کی اجارہ داری قائم ہے۔

جن کو جاگیردار، سرمایہ دار، بلیکیوں، لٹیروں، وڈیروں کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ جو ملک کے سولہ کروڑ عوام سے بہتر معاشی، معاشرتی استطاعت اور انفرادی قوت رکھتے ہیں۔ وہی اسکے شاہی اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام انھی سرمایہ دار، جاگیردار، شاہی ٹولہ کے افراد جو الیکشنوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ صرف ان میں سے اسمبلیوں کے شاہی ایوانوں کے ممبر چننے کے پابند ہوتے ہیں اس طرح حکومتی ٹولہ حکومتی ایوانوں پر اپنی اجارہ داری مسلط کر لیتا ہے۔ کیونکہ عوام النّاس کے پاس نہ کوئی اسکا تدارک اور نہ ہی انکے پاس کوئی متبادل راستہ ہوتا ہے۔ وہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے قیدی، محکوم اور پاکستان ان کیلئے ایک جیل بن چکا ہے۔

نمبر ۳۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (اسلامی جمہوریت) کے مطابق یونین کونسل کی سطح پر حلقہ انتخاب کا تعین کیا جاتا ہے۔ سولہ کروڑ عوام النّاس میں سے ہر فرد کا بنیادی حق بنتا ہے کہ وہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں اپنے حلقۂ انتخاب میں سے ایسے فرد کو اپنا نمائندہ (مجلس شوریٰ کے ممبر) کا چناؤ کرے جو قرآنِ حکیم کے آئین، دستورِ حیات اور ضابطۂ حیات کو سمجھتا ہو اور اس کا پابند ہو۔ اسلام کی خوبی یہ ہے کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں پاکیزگی، طہارت، تقویٰ، توکل، صبر و تحمل، امانت و دیانت، ایثار و نثار، مہر و محبّت جیسی اعلیٰ تعلیمات اور فطرتی اقدار کو اجاگر کرنے کا درس بلاتفریق دیتا ہے۔ نہ کوئی امتیازی طبقاتی تعلیمی نصاب ہوتا ہے اور نہ ہی امتیازی تعلیمی طبقاتی ادارہ ہوتا ہے۔ نہ کوئی طبقاتی حکومتی ٹولہ ہوتا ہے۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ حیات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات کے تعلیمی نصاب کی روشنی میں پورے معاشرے کی فرد سے لے کر افراد تک مسجد شریف جیسے طیّب اور حرمت والے ادارے سے تعلیم و تربیت کی جاتی ہے۔ نظامِ مملکت چلانے کے لیے قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (مجلس شوریٰ) کے ممبران کا چناؤ اس کی تعلیمات کی روشنی میں ایسے افراد کا کیا جاتا ہے جو سادہ و سلیس زندگی کا وارث ہو۔ قلیل ضروریات کا حامل ہو اور جلیل مقاصد سے آشنا ہو۔ دنیا کی بے ثباتی کے نظام کا عارف ہو۔ سادگی و شرافت کے کردار سے مالا مال ہو۔ امانت و دیانت کے نظام کا پابند ہو۔




خیر اور شر کی پہچان کا وارث ہو۔ حسن خلق اور اسوۂ حسنہ کا مالک ہو۔ اعلیٰ اہلیت اور بہترین اوصاف سے مالا مال ہو۔ قرآن وسنّت کے دستور حیات، ضابطۂ حیات کے اعلیٰ کردار کا مالک ہو۔ ملک کے منتخب نمائندے مل کر قرآنِ حکیم کے نظریات کی روشنی میں نظامِ مملکت قائم کرتے ہیں۔ اللہ کے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور قوانین وضوابط کو نافذ کرتے ہیں۔ خود بھی ان قوانین وضوابط کی اطاعت کرتے ہیں۔ عوام الناس کو بھی ان کا پابند بناتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا نظامِ مملکت نافذ العمل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کیا جاتا ہے۔ قرآنِ حکیم کے آئین کو بدلا جا نہیں سکتا۔

نمبر ۴۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام الیکشن چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار، وڈیرہ حکومتی ٹولہ کے لیے وقف ہوتا ہے۔ ان چھ سات ہزار مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے شاہی ٹولہ کے علاوہ کسی فرد کے پاس الیکشنوں کے اخراجات برداشت کرنے کی نہ تو سکت ہوتی ہے۔ نہ ان کے علاوہ ان الیکشنوں کے وسیع وعریض علاقہ پر کسی اور اہلِ وطن کی دسترس ہوتی ہے۔ نہ ذرائع ابلاغ جیسے ذرائع میسر ہوتے ہیں۔ نہ ووٹرز میں تقسیم کرنے کے لیے دولت ہوتی ہے۔ نہ تھانے کچہریوں کے مجرمانہ نظام تک ان کی رسائی ہوتی ہے۔ نہ سفارش، رشوت سے ان کا کوئی تعلق ہوتا ہے۔ نہ انکے پاس افرادی قوت نہ مادی وسائل ہوتے ہیں۔ ملک کی ۱۸ اسیاسی جماعتیں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشنوں میں حصہ لیتی ہیں۔ جسکی بنا پر ملک، ملکی الیکشنوں، ملکی اسمبلیوں، حکومتی ایوانوں اور ملکی حکومت پر اسی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہوتی ہے۔ ملک کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، کاروبار، ملکی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، انکی ملکیت اور ملکی خزانہ انکی پاکٹ منی بن جاتا ہے۔ اہل وطن مسلم امہ، انکی نسلیں خودکشیوں کی منزل پر گامزن ہو جاتی ہیں۔

نمبر ۵۔ فوجی ڈکٹیٹر، انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک کا وارث، عوام انکے غلام، فوج شاہی، افسر شاہی پر مشتمل انتظامیہ انکے ماتحت، نوا لاکھ فوجی سپاہ، انکے علاوہ پولیس اور رینجر کی سپاہ انہی فوجی، سیاسی ملکی آئین توڑنے والے غدار، دہشت گرد، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنے والے ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے احکامات بجا لانے کی پابند، سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کا استحصال اور قتال کرنے والا باطل، غاصب، قاتل، دہشت گرد فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ پاکستان کو دولخت کر دیں، مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش اور مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیں، ۹۴ ہزار پاکستان کی نامور سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنا دیں، پھر نئے پاکستان کی وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتیں بنا دیں، ایک سینٹ کا سپریم ادارہ قائم کر دیں، سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو چار اسمبلی ہال، چار سپیکر ہاؤس، چار وزیر اعلیٰ ہاؤس، چار گورنر ہاؤس، چار کینونیشن ہال، چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ایم پی اے، ایک سپریم سینٹ کی اسمبلی کے ممبران کے حکومتی ٹولہ کی تعداد بڑھا دیں، اسی طرح انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کی افواج کو ملکی عوام، وسائل اور خزانہ پر مسلط کر دیں۔ اے پاک فوج کے فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور عوامی لیڈر مسٹر بھٹو ان حالات و واقعات کی روشنی میں اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں تمہیں کس نام سے پکاریں! اہل وطن مسلم امہ پر مشتمل عوامی عدالت اسکا فیصلہ کرے۔

نمبر ۶۔ دوسرا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ملکی آئین کو فوجی بوٹوں سے روند اور تہہ و تیغ کر کے ملک پر مسلط کیسے ہو گیا۔ ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید اور دوسرے اتحادی سیاسی جماعتوں کے مادہ پرست، اقتدار پرست مجرموں کو ساتھ ملایا۔ ملکی آئین توڑ کر ملک کے ساتھ غداری کا مرتکب ہوا، ملک دشمن پالیسیاں مسلط کیں۔ پاکستان کو افغانستان کے خلاف امریکہ کی چھاؤنی بنا دیا۔ انکے پانچ چھ لاکھ مرد و زن، بچے بچیوں کا قتال کروا کر رکھ دیا۔ بیشمار انسانی عضا فضا میں بکھرتے اور انسان معذور ہوتے رہے۔





پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر، اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ افغانستان کے مسلمانوں کا قاتل، پاکستانی مسلم امہ کے فرزندان جو اسکے خلاف آواز اٹھاتے انکو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کرنا اور عالمی سطح پر امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک سے مل کر اہل وطن مسلم امہ کو دہشت گرد بنا کر رکھ دینا اسکی حکومت کا اسلوب بنا رہا۔ یہ فوجی سیاسی حکومتی دہشت گرد ٹولہ نو سال تک ظلم و جبر، قتل و غارت کے ڈنکے بجاتا رہا۔ وہ بڑے ناز سے کہتا کہ اسکی والدہ بہترین ڈانسر کا نوبل پرائز ملکہ، برطانیہ سے حاصل یافتہ ہے۔

نمبر ۷۔ اسکا ہونہار بیٹا پرویز مشرف اسی کے نقش قدم پر چلا۔ اس نے اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے پاکستان میں قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے خلاف اور متضاد ملک میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا قانون مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مسلط کر دیا۔ ۵۱ فیصد مستورات کے حقوق نسواں کے قانون کی روشنی میں حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ اور حکومتی ایوانوں پر قابض ہو گئیں۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کے ڈاکہ کے بعد یہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین نظریات، تعلیمات، عدل و انصاف کے خلاف ایک بہت بڑا ظالمانہ معاشی معاشرتی دینی ڈاکہ ہے جسکی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

نمبر ۸۔ نو سال تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملکی وسائل، خزانہ، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، انمول قیمتی گاڑیوں اور حکومتی ایوانوں پر مسلط رہے۔ لال مسجد اسکی تعلیمی درسگاہ مدرسہ حفصہ کی طالبات اور طلبا نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون، جو فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری اور مرد وزن کے مساج سنٹر جیسے فحاشی کے اڈوں کے کلچر کا خالق تھا، اسکے خلاف آواز اٹھائی۔ حکومتی ٹولہ اسکے حکومتی کارندے، انکے اخبار نویس، انکے ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، اور ذرائع ابلاغ کے تمام سرکاری شعبوں اور ہر قسم کے سرکاری مبلغ ان پر ٹوٹ پڑے۔ حقائق کو مسخ کیا، انکو دہشت گرد اور لال مسجد کو افغانی طالبان کا ہیڈ کوارٹر بنا کر رکھ دیا۔

ان کا ۹ دن تک گھیراؤ کیئے رکھا۔ پھر انکا فوج، رینجر کی سپاہ کے ذریعہ قتال جاری کر دیا، فاسفورس سے انکے جسموں کو خاکستر بنا کر رکھ دیا۔ اس حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے فوج اور مسلم امہ اور انکی نسلوں کے درمیان نفرت اور نفاق کی آگ لگا دی۔ جو پورے ملک میں پھیل گئی جو آج تک جاری ہے۔ نا معلوم حکومتی ذرائع ابلاغ کے مبلغ اور انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ ماسٹر مائینڈ شاہی طبقہ ملک کو کس طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ اپنے مقاصد کے حصول کیلیئے کتنا مزید قتال کرنا چاہتے ہیں۔

نمبر ۹۔ اہل وطن مسلم امہ کی ڈیمانڈ کیا ہے۔ صرف فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کیا ہوا باطل، غاصب نظام حکومت کی بجائے قرآن حکیم، اسکے آئین، نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں، چادر چار دیواری کے تحفظات، امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کی سرکاری سرفرازی، اسلامی نظام مملکت اسلامی نظام جمہوریت اور اسلامی تہذیب جسکی خاطر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ اسکی پاکستان میں سرکاری سرفرازی چاہتے ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کسی طور پر بھی پاکستان میں قرآن حکیم کی حکومتی بالا دستی قائم کرنا گوارا نہیں کرتا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ تو ہر قیمت پر قرآن حکیم کی تضحیک اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی عزت و تکریم جاری رکھنا، قرآن حکیم اور ملت اسلامیہ کی وحدت کو ختم کر کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے کم و بیش ۱۸ منشوروں اور ۱۸ سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کر کے قرآن حکیم اور ملت اسلامیہ کے دستور حیات کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہر سیاسی جماعت کا اپنا اپنا منشور ہوتا ہے۔ ملکی سولہ کروڑ مسلم امہ ان ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے منسلک ہونے کے پابند ہوتے ہیں عوام اس مغربی کلچر کی جمہوریت کے کفر سے نفرت کرتے ہیں اور چالیس فیصد عوام اس میں حصہ ہی نہیں لیتے۔ حکومتی ٹولہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے دہشت گرد آمروں کے لیے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظام حکومت ایک الہامی صحیفہ کی حیثیت رکھتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۱۰۔ فرض کرو ایک حلقۂ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں۔ ان میں سے ایک امیدوار سب سے زیادہ بیس ہزار ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہو جاتا ہے۔ باقی اسی ہزار ووٹ دوسری سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے حاصل کیے ہوتے ہیں یا عوام نے ووٹ ڈالے ہی نہیں ہوتے۔۔ یہ ٹھیک ہے کہ کامیاب امیدوار نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے ہوتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اسی ہزار ووٹ دوسری سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کے پاس ہوتے ہیں۔ وہ کامیاب امیدوار اور دوسرے سیاسی نمائندگان کے ووٹرز کا ممبر کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ کتنی بدنصیبی ہے کہ پاکستان کے چند آمروں کی حکومت سازی کے لیے آمریت کے نظام حکومت کا نام مغربی جمہوریت رکھ دیا ہے۔ تمام ملک کے آمر جاگیردار، غاصب سرمایہ دار مغربی جمہوریت کے نام کے ذریعے پورے ملک کی عوام کو یہ استحصالی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے دھوکہ دیتا اور حکومت کرتا چلا آرہا ہے۔ اسلامی جمہوریت، اسکے نظام مملکت اور قرآن حکیم کے نظریات تعلیمات کی سرکاری سرفرازی کو ختم کر کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کو ایک الہامی صحیفہ بنا کر حکومت کرتا آرہا ہے۔ اے ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنماؤ! یہ تو بتاؤ! کہ تم نے قرآنِ حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی منشوروں میں تقسیم کر کے قرآنِ حکیم کی وحدت کو ریزہ ریزہ نہیں کر رکھا۔ کیا تم نے خداوند قدوس کے ساتھ جنگ جاری کر نہیں رکھی؟ کیا تم نے سولہ کروڑ مسلمانوں کو ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کر کے ان کی جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر نہیں رکھا۔ کیا تم ملّت کی وحدت کو پارا پارا کرنے کے مجرم نہیں۔ کیا تم قرآنِ حکیم کے منکر و منافق نہیں ہو۔ کیا تم نے سولہ کروڑ عوام کو قرآنِ حکیم کا منکر اور منافق بنا نہیں رکھا۔ کیا تم زندگی یزیدی اور عاقبت عالی مقام سردار الشہدا حضرت امام حسین علیہ السّلام کے وارث بنے نہیں بیٹھے۔ کیا تم قرآنِ حکیم کے اسلامی جمہوریت کے انتخاب کے طریقہ کار سے واقف نہیں ہو! کیا تم ذرائع ابلاغ کے ذریعے دینی حقائق چھپا نہیں رہے۔ تم کون ہو۔ روشن خیال یا روشن ضمیر!

نمبر۱۱۔ کیا قرآنِ حکیم کے نظریہ شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کے لیے خیر وشر، نیک وبد، امین وبد دیانت، صالح وبدکار، امیر وغریب، حاکم ومحکوم کی تفریق کے نظام کا تضاد موجود نہیں ہے۔ کیا سادہ زندگی اور تعیش کی زندگی، عاجز ومسکین اور فرعون کی زندگی،، آقا وغلام کی زندگی کا تضاد بھی کھل کر سامنے آ نہیں چکا۔ انسانی حقوق ادا کرنے اور انسانی حقوق غصب کرنے والے نظامِ حیات کا تضاد بھی واضح نہیں ہو چکا ہے۔ مخلوقِ خدا کی خدمت کے جذبے سے سرشار اور مخلوقِ خدا پر استحصالی نظام حکومت مسلط کرنے کا تضاد بھی کسی پردہ ءراز میں نہیں۔ ادب انسانیت کو بحال کرنے، ادب انسانیت کو روندنے کا تضاد انسانی زخموں پر مرہم پٹی کرنے انسانی جسموں کو زخم لگانے والی زندگی کا تضاد بھی کھل کر سامنے نہیں آ چکا۔ بنی نوع انسان کو سکون وراحت دینے والے نظام کا تضاد۔ اہلِ وفا انسانوں اور بے وفا جھوٹے انسانوں کے کردار کا تضاد۔ معصوم، بے گناہ مخلوقِ خدا پر ظلم کو روکنے، توپوں، گولوں، میزائلوں اور ۳۶ ہزار فٹ کی بلندی سے جنگی جہازوں کے ذریعے ڈیزی کٹر بموں سے نگرنگر، بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر، عبادت گاہوں، درسگاہوں، ہسپتالوں، خورد ونوش کے ذخائر اور انسانی زندگیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے ظلم وجبر کا تضاد واضح ہو نہیں چکا۔ اپنے ملک اور اپنی آزادی کی بقا کی خاطر جنگ لڑنے، کمزور ممالک اور ان کے عوام کی آزادی چھیننے، ان کو نکیلیں ڈالنے، پنجروں، میں بند کرنے، گوانتاناموبے کی جیل میں اذیتیں دینے والوں کے کردار کا تضاد کھل کر سامنے آ نہیں چکا۔۔ خدا کی مخلوق کو تحفظ دینے، اس کا قتال کرنے والوں کی زندگی کا تضاد۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے منشور، نظریات کے مطابق غیر قانونی غیر انسانی، غیر اخلاقی طریقہ کار کو اختیار کرنے کا عمل، اپنا اپنے حکومتی سیاسی، فوجی ٹولہ اور اپنی حکومت کو بچانے کی خاطر اہلِ وطن کی مرضی، خواہش کے خلاف، عوام کی اجازت کے بغیر بڑے دھوکہ کے ساتھ وطن کی سرزمین مغربی اتحادیوں کے عالمی دہشت گردوں کو جنگی مقاصد کے لیے مہیا کرنے، افغانستان جیسے معصوم، بیگناہ، غیر ترقی یافتہ ملک کے عوام کے قتال کے جرائم مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ کلچر کا حصہ ہے۔ قرآنِ حکیم کے نظریات کے پیروکاروں کا ان کے خلاف آواز اٹھانے کا عمل، قرآنِ حکیم اور مغربی جمہوریت کے نظریات کے تضاد کا کھلا ثبوت ہے۔ حکمران ٹولہ اہلِ وطن عوام کے اس عمل کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی حکومت کے خلاف ایک بغاوت تصور کرتا ہے۔

نمبر۱۲۔ سولہ کروڑ عوام اور مذہبی تنظیمیں انکے خلاف جنگ کرنا ایک ظالم، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے حکومتی ٹولہ کے خلاف جہاد کا نام دیتے ہیں۔ اس پالیسی اور جنگ کو طول دینے، افغانستان کی امریکی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنے، پاکستان کو تباہ کرنے کی خاطر امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے مل کر سازش کر رکھی ہے، ہمارا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اس میں شامل ہے۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد امریکہ کی سی آئی اے اور بلیک واٹر جیسی تربیت یافتہ دہشت گرد فورسز پاکستان میں انسانی قتال کرنے کے لیے داخل کر دی گئی ہیں۔ حکومتی ٹولہ دیدہ دانستہ اقتدار کی خاطر اندھا، بہرہ اور عالمی دہشت گردوں سے مل کر عوام الناس کا قتال جاری کر چکا ہے۔

نمبر۱۳۔ بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ ہمارے حکمران امریکی دہشت گرد مجرموں کی بجائے اپنی ہی مسلمان عوام کو اور دینی درسگاہوں کے طلبا کو دہشت گرد، خودکش حملہ آور اور ملکی تباہی کا ذمہ دار ٹھہرائے جا رہے ہیں۔ اے پاکستانی حکمرانوں یہ تو بتاؤ! کیا پاکستانی افواج کے توپوں کے گولے، گن شپ جہازوں سے اپنی عوام کا قتال، امریکہ کے ڈرون حملوں سے پاکستان کے عوام کا قتال جاری نہیں ہے۔ کیا یہ دہشت گردوں کا قتال ہے یا عوام الناس کا! کیا عوام الناس کے قتال کو دہشت گردوں کا نام دینا جائز ہے۔ عوام کے سامنے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اتنا بڑا جھوٹ نہ بولتے جاؤ۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی اس بدترین جارحیت کو کون سا نام دیں گے اور اپنی افواج سے اپنی عوام کے قتال کے لیے کون سا قانونی جواز پیش کریں گے۔

نمبر۱۴۔ کیا ڈرون حملے ان کے ذرائع ابلاغ کے مطابق دہشت گردوں کو تلاش کر کے ان کا قتال کرتے ہیں یا مسلمانوں اور ان کے نظریات کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آج پاکستانی حکمران آج اس گھناؤنی جنگ کو ختم کر دیں۔ ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر دیں۔ عوام ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اور بلیک واٹر کے دہشت گردوں کو از خود ختم کر دیں گے۔ پاکستان اور اس کی عوام کو مزید تباہ نہ کرو۔ ورنہ سولہ کروڑ عوام کے خلاف اس دہشت گردی کا انجام اچھا نہیں! سولہ کروڑ عوام اور قرآنِ حکیم کے نظریات کو چند مذہب کش مغربی جمہوریت پسند کفر کا حکومتی ٹولہ، امریکہ کے دہشت گرد ذرائع ابلاغ کے جھوٹے پراپیگنڈہ اور قتال کے ذریعے ختم کر نہیں سکتے۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۱۵۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت اور مغربی جمہوریت کے بنیادی نظریات، چادر اور چاردیواری کی حفاظت اور مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ضابطۂ حیات کا متضاد کفر کا نظام جاری ہے۔ اسکو روکنا اہل وطن مسلم امہ کا فرض ہے۔

نمبر ۱۶۔ قرآنِ حکیم کے نظریہ کے مطابق مستورات کی عفت وعصمت، پاکیزگی وطہارت، عزت وعظمت، تقدس وحرمت کا قرآنی، الہامی نظامِ حیات ہے۔ اس کے برعکس اور متضاد مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا مادر پدر آزاد مردوزن کے ملاپ کا مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد ملّت کی تباہی کا باعث ہے۔ اس کا مجرم کون ہے۔

نمبر ۱۷۔ قرآنِ حکیم کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کو روکنے اور مذہب کش مغربی جمہوریت کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کو پھیلانے کا نظریاتی تضاد حکومتی سطح پر مسلط ہے۔ اس کا مجرم کون ہے؟

نمبر ۱۸۔ قرآنِ حکیم کا ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات، آسمانی رشتے، میاں بیوی، ماں باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی، دادی دادا، نانی نانا اور تمام آسمانی رشتوں کی محبتوں کی مالا اور عزت واحترام کے آسمانی جذبوں کا تقدس مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مردوزن کے آزاد ملاپ کی بھینٹ چڑھ چکا ہے یا چڑھتا جا رہا ہے۔ اس کا مجرم کون ہے؟

نمبر ۱۹۔ مغربی ممالک میں ازدواجی زندگی کے بغیر مردوزن کا جنسی تعلق کا نظام، ناجائز بچے پیدا کرنا، بیوی، بیٹی، ماں بہن کے جسمانی تقدس، عصمت وعفت جیسے پاکیزہ نظریات کو فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے مغربی کلچر نے نگل لیا ہے۔ حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی عیاش طبقہ تو پہلے ہی کلبوں، ہوٹلوں، ریسٹ ہاؤسوں میں شراب نوشی، زنا کاری کا مرتکب ہوتا تھا۔ اب انھوں نے اقتدار کی نوک پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے ذریعے، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کو اور مساج سنٹروں کو قانونی حیثیت دے چکا ہے۔ قانون سازی کے مجرم کون ہیں؟ اہل وطن مسلم امہ یا فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن حکومتی ٹولہ!۔

نمبر ۲۰۔ تمام الہامی کتابوں اور قرآنِ حکیم، نبی کریم ﷺ کے اسلامی نظام شرم و حیا، چادر و چار دیواری کے نظریات کو ملک کے مخلوط تعلیمی اداروں کے ذریعے پاکستان کو ریڈ لائٹ ایریا میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس کے مجرم کون ہیں؟

نمبر ۲۱۔ قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں اور چادر چار دیواری کی تہذیب کو ختم کرنے کے لیے مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں، سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کے ذریعے مخلوط نظام تعلیم ملکی سطح پر مسلط کر دیا ہے۔ جس سے مغرب کی طرح مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت اور مخلوط کلچر کا عمل جاری ہو چکا ہے۔ اس نظام کو مسلط کرنے کے مجرم کون ہیں؟

نمبر ۲۲۔۔ مغربی جمہوریت کے اعلیٰ حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی عیاش طبقہ نے سولہ کروڑ معاشی بدحال عوام کو اپنی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں، مستورات کو ان کو بطور داشتہ سرکاری ملازمت کے روپ میں پیش کرنے کا عمل جاری کر لیا ہے

نمبر ۲۳۔۔ مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے ایسا طبقاتی تعلیمی نصاب، مخلوط تعلیمی ادارے مخلوط نظریۂ حیات کے حصول اور مسلمانوں، ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نظریات میں کنورٹ اور مغربی کلچر کو فروغ دینے کے لیے متعین اور مسلط کر لیا ہے۔ اس طرح تعلیمی ادارے، نبی کریم ﷺ کی اُمت اور ان کی نسلوں کو مذہب کش مغربی نظریہ جمہوریت کے کفر کے تباہ کن کلچر میں بدلنے کا عمل جاری کرتے آ رہے ہیں۔

نمبر ۲۴۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ اسلامی جمہوریت اور مغربی نظریۂ جمہوریت کا فرق اہلِ اسلام کو بتانا ضروری ہے۔ اہل دین علما کرام، مشائخ کرام اور اہلِ بصیرت درویشوں، فقیروں، قلندروں کا فریضہ اولین ہے کہ اس باطل، غاصب، ظالم، جابر مغربی جمہوریت کے معاشی معاشرتی استحصالی نظام کو پاش پاش کر دیں اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ فوری طور پر کر دیں۔ ورنہ مغربی کلچر کا روشن خیال حکومتی ٹولہ اس کفر کو اسلام کا نام دے کر مسلمانوں کو اسلام سے محروم کر دیں گے۔ اسلامی مبلغ اپنا نظریاتی جہاد بالزبان اور بالقلم جاری کر دیں۔ ملک و ملت بچ جائیگی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۲۵۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا باطل حکومتی ٹولہ اور ان کا غاصب مراعات یافتہ شاہی عیاش طبقہ کی غیر فطرتی، غیر عادلانہ شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری محل، شاہی سرکاری گاڑیاں، عیاشانہ طرزِ حیات، امتیازی زندگی کا عیاشانہ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا مخلوط کلچر اور ان کی حاکمیت کو ختم کر کے فوری طور پر عوامی حکومت بنائی جائے۔ قرآنِ حکیم کی حرمت بھی بحال ہو جائے گی اور امتیازی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ کے اخراجات کا بجٹ بھی ختم ہو جائے گا۔ ملک، ملکی عوام خوشحال ہو جائینگے۔

نمبر ۲۶۔ ملک میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے امتیازی دہشت گردوں کا معاشی، معاشرتی امتیازی نظامِ حیات اور ملکی امتیازی اخراجات کا سرکاری بجٹ ختم کر دینے سے پاکستان اور اس کی سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں محفوظ ہو جائیں گی۔ ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ ہی اس کا تدارک ہے

نمبر ۲۷۔ قرآنِ حکیم بہترین الہامی کلام اور سیرت نبی ﷺ اسوہ حسنہ اور حسن خلق پر مشتمل انمول سیرت ہے۔ قرآن حکیم ایک ایسی الہامی، روحانی اور آئینی کتاب ہے۔ جو ازل سے لے کر ابد تک بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ مخلوقِ خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور بخشتی ہے۔ عدم مساوات کو ختم کرتی ہے۔ عدل قائم کرتی ہے۔ خدمتِ خلق کا درس دیتی اور اخوت ومحبت کو فروغ دیتی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کا عرفان عطا کرتی ہے۔ چار اہلِ کتاب پیغمبران حضرت داوٗد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ اس جہانِ رنگ وبو کو سنوارنے کے لیے یکے بعد دیگرے اس فناہ کے دیس میں تشریف لائے۔ دین ابراہیم علیہ السلام کی بتدریج آبیاری کرتے رہے۔ انکی الہامی کتب زبور شریف، توریت شریف، انجیل شریف اور قرآن حکیم کے ذریعے درس توحید دیتے اور فلاحی معاشرہ کو فروغ دیتے رہے۔

نمبر ۲۸۔ ان کے برعکس نمرود، فرعون، شداد و یزید کا باطل استحصالی ٹولہ بادشاہت، آمریت، مغربی جمہوریت کا نظریاتی استحصالی، طبقاتی نظام حکومت دنیائے عالم پر حکومتی بالادستی حاصل کرنے کے لیے ہر دور میں کوشاں رہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

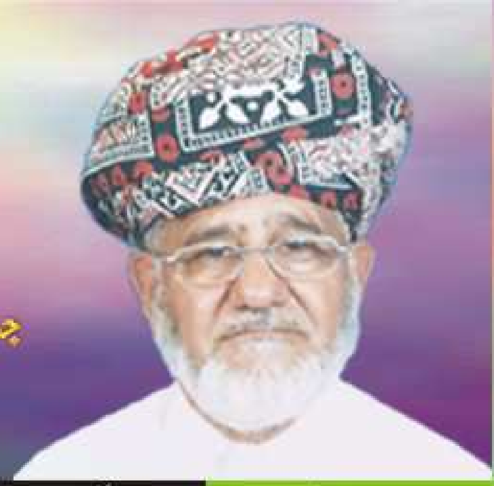
نمبر ۲۹۔ ادیان عالم اور پیغمبران کے آئین نظریات اور تعلیمات کے خلاف نمرود، فرعون، شداد، یزید اپنے باطل، غاصب منشور، نظریات، تعلیمات کا استحصالی نظام حکومت مسلط کر کے ادیان عالم کی تہذیبی عمارت کو ریزہ ریزہ اور تباہ کرنے کا عمل جاری کرتے آرہے ہیں۔ آج پاکستانی مسلم امہ اور انکی نسلیں قرآن حکیم کے متضاد مغربی جمہوریت، آمریت اور بادشاہت کے قائدین کے تیار کردہ نظام حکومت کی قید میں ہیں

نمبر ۳۰۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) یعنی اسلامی جمہوریت کے غیر طبقاتی نظامِ حیات کی بجائے رائج الوقت مغربی جمہوریت کے طبقاتی نظامِ حیات کے تضاد کا شکار ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے پاکستانی سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں پر طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی معاشی تقسیم کا استحصالی نظام حکومت کلاس ون، ٹو، تھری، فور کا کفر کا اطلاق کر رکھا ہے۔

نمبر ۳۱۔ سولہ کروڑ اہلِ وطن مسلمانوں اور ان کی نسلوں کو عملی طور پر قرآنِ حکیم کے نظریات اور اسکے اسلامی جمہوریت کے غیر طبقاتی نظریۂ حیات (شورائی جمہوری نظام) یعنی اسلامی جمہوریت کے خلاف مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی نظامِ حیات کے نظام اور سسٹم کا بالجبر قیدی بنا رکھا ہے۔

نمبر ۳۲۔ پاکستان میں اردو اور انگریزی میڈیم کا طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی نظام حکومت کا کردار و تشخص اور سرکاری حکومتی سکالر تیار کرنے کا عمل مسلسل جاری ہے۔ جس سے سولہ کروڑ اہلِ اسلام فرزندان، ان کی نسلوں کی عادات و اطوار، خیالات و رجحانات، نظام اور سسٹم میں مستقل تبدیلی پیدا کر کے مغربی جمہوریت کے کفر میں کنورٹ کیے جا رہا ہے۔ جاگیردار، سرمایہ دار، حکومتی ٹولہ جعلی تعلیمی ڈگریوں اور بغیر تعلیمی ڈگریوں سے حکومتی ایوانوں پر غاصب، باطل این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ، فوج اور فوجی ڈکٹیٹروں کی گن پوائنٹ پر بار بار حکومت پر مسلط ہوتا آ رہا ہے۔ پاکستان کفر نگری اور اسکے کفر کا حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستانی سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں پر فوج کی گن پوائنٹ پر مسلط ہوتا اور حکمرانی کے مزے لوٹتا آ رہا ہے۔





نمبر ۳۳۔ قرآنِ حکیم کے اسلامی جمہوریت کے نظریات (شورائی جمہوری نظام) کے خلاف اور متضاد مغربی جمہوریت کی اسمبلیوں کے چھ سات ہزار امیدواروں کے ٹولہ میں سے ۱۹۶۰ افراد بطور ایم پی اے ایم این اے سینیٹرز وزیروں، مشیروں، سفیروں، گورنروں، وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم اور صدر مملکت کے حکومتی عہدوں پر قابض ہیں۔

نمبر ۳۴۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو چلانے والا کلاس ون اور ٹو کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کے روپ میں ملک وملّت پر مسلط ہے۔ مغربی جمہوریت کا کلاس تھری اور فور کا نان گزٹیڈ سرکاری عملہ سرکاری اداروں کے حکومتی نظام کو چلانے اور انکی اطاعت کرنے اور انکے احکام بجالانے اور انکی حفاظت کرنے کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

نمبر ۳۵۔ مغربی جمہوریت کے طبقاتی نظام حکومت کے ذریعے تمام ملکی وسائل، مال و دولت، تجارتی ادارے، ملکی ملکیتیں اور سولہ کروڑ عوام کی محنت ومشقت سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ ان غاصبوں کی ملکیتوں میں بدلتا جاتا ہے۔

نمبر ۳۶۔ حکومتی ٹولہ کے سیاسی، فوجی مجرموں نے مشرقی پاکستان کو اقتدار کی چپقلش کی نظر کیا۔ آپس میں مل کر مغربی پاکستان کے چھ پاکستان بنالیے ایک وفاقی، چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کا شاہی ایوان بنالیا۔ چھ حکومتی ایوانوں انکے حکومتی عہدوں، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے بے پناہ حکومتی شاہی اخراجات بڑھا کر ملک لوٹنا شروع کردیا اور دیوالیہ بنا کر رکھ دیا۔

نمبر ۳۷۔ ملک چلانے کے لیے تمام غیر ملکی قرضے، تمام غیر ملکی امداد، آئی ایم ایف کے چالیس ارب کے قرضے اس حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ حکومتی طبقہ اور سرکاری ملازمین کی شاہی تنخواہوں، شاہی اخراجات کی بھینٹ چڑھا دیا۔

نمبر ۳۸۔ حکومتی ٹولہ نے حکومتی ایوانوں کے اخراجات کا یہ شاہی بجٹ ہمیشہ کے لیے جاری کرلیا۔ آئی ایم ایف کے قرضوں پر نو ارب کے سود کی ادائیگی سولہ کروڑ مسلم امہ اور ان کی نسلوں نے ادا کی۔





نمبر ۳۹۔ اسکے بعد دوسرا ڈاکہ مغربی جمہوریت کے مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈروں اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دور حکومت میں مارا گیا۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی عہدے اور تمام مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سرکاری عہدے اپنی مستورات کے لیے وقف کر لیے۔ ان کے سرکاری اخراجات ڈبل سے بھی دو فیصد بڑھ گئے۔ ان مجرموں کے شاہی بجٹ کے اخراجات برداشت کرنے کے لیے مزید ۳۹ ارب ڈالر کی کثیر رقم آئی ایم ایف کے پاس ملک گروی رکھ کر حاصل کرنا پڑی۔

نمبر ۴۰۔ اس کے علاوہ ان شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے حکومتی ٹولہ کے عیاشوں نے کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، بے روزگاروں، اپاہجوں محتاجوں، بیماروں اور بے بس سولہ کروڑ عوام الناس اور ان کی نسلوں پر پٹرول، ڈیزل، گیس، تیل، بجلی اور ضروریاتِ حیات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافے کیے۔ انکا جینا محال اور انکو اجتماعی خودکشیوں کرنے پر مجبور کر دیا۔

نمبر ۴۱۔ ملکی خزانہ ان کے اس اضافی اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے عوام الناس سے ہر ناجائز طریقہ سے اکٹھا کیا۔ جس سے غربت تنگ دستی، بیروزگاری، مہنگائی نے اہلِ وطن کا جینا محال کر دیا۔ ستم بالائے ستم دوسری طرف امریکہ کی افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدل دیا، ملک کو میدان جنگ بنا دیا۔ ان کی حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے معاشی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

نمبر ۴۲۔ ایک طرف ملکی عوام کا معاشی قتال اور دوسری طرف معصوم، بیگناہ، بچے بچیوں، مرد و زن کا بے پناہ قتال ملکی پولیس، رینجرز، افواج پاکستان اور امریکہ کے ڈرون حملوں سے جاری ہے۔ ملک حکومتی دہشت گردی کے المیہ کی زد میں ہے۔

نمبر ۴۳۔ اس کے علاوہ امریکہ کی سی آئی اے، اسرائیل کی موساد اور ہندوستان کی را اور بلیک واٹر کے ٹرینڈ اور ماہر دہشت گرد پاکستان میں دولت خرچ کرتے، اپنی مرضی کے طالبان اور دہشت گرد تیار کرتے، جدید اسلحہ مہیا کرتے۔ ان سے بم بلاسٹ کرواتے، خودکش حملے کرواتے اور ملک میں تباہی مچاتے چلے آ رہے ہیں۔ امریکہ، اسرائیل۔ انڈیا کا اسلحہ ان دہشت گردوں سے پکڑا جا رہا ہے۔ یہ قتال فوجی ڈکٹیٹر کی زیرنگرانی بیرونی طاقتیں کروا رہی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

دراصل پاکستان میں اسلام اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر ہر قسم کا قتال انکے ذمہ ڈال کر اسلام اور اسلام پرست عوام کو رسوائے زمانہ کر کے اسلامائزیشن کی تحریک کو ختم کرنا حکومتی ٹولہ کی منزل مقصود ہے۔ اس خانہ جنگی کی آڑ میں حکمران ٹولہ حکومتی خزانہ اپنے تحفظ اور تعیش کی زندگی گذارنے کے لیے خرچ کیے جارہا ہے۔

۴۴۔ حکومتی ٹولہ پاکستان میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے دینی درسگاہوں کے طلبا اور راہلِ وطن مسلمانوں کو اس دہشت گردی کا ذمہ دار ٹھہراتا اور اس جھوٹے، بے بنیاد الزامات کی بنا پر عوام الناس کا قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ یہ راز اب منکشف ہو چکا ہے کہ حکومتی اور بیرونی ایجنسیوں کے دہشت گردوں سے ملک کا کوئی حصہ یا فرد محفوظ نہیں سوائے حکومتی عہدیداروں اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے۔ پاکستانی طالبان یا دہشت گرد عوام الناس کا قتال یا ملک کی طاقت کو تباہ کیوں کریں۔ وہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا قتال کیوں نہ کریں۔ ملکی اور غیر ملکی کی تمام فوجی خفیہ ایجنسیاں اور بیرونی دہشت گرد تنظیمیں حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ کا تحفظ کرتی ہیں۔ صدارتی ہاؤس ہو یا وزیر اعظم ہاؤس ہو۔ وزیر اعلیٰ ہاؤسز ہوں یا گورنر ہاؤسز۔ اسمبلی ہالز ہوں یا سینٹ کا ادارہ ہو، حکومتی ٹولہ ہو یا اپوزیشن لیڈران وہ سب محفوظ ہیں۔ کیونکہ وہ بیرونی طاقتوں کے مغربی جمہوریت کے نظام و سسٹم اور ان کے مشن کی تکمیل کر رہے ہیں۔ دینی طلبا اور اسلامی نظریاتی دینی مدارس اور علما کو جو ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں ان کو دہشت گرد یا القاعدہ یا خودکش حملہ آور کا نام دے کر انکو جیلوں میں بند اور ربقیا کا قتال کر دیا جاتا ہے۔ یہ نظریاتی جنگ ہے۔ جس کو جیتنے کے لیے بیرونی طاقتوں نے پہلے پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر، اس کے سیاسی رفقا کو پشت پناہی حاصل تھی۔ پرویز مشرف نے افغانستان کی جنگ کے لیے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو سولہ کروڑ عوام کی مرضی کے خلاف پاکستان کی سرزمین مہیا کی۔ اب موجودہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن لیڈران انکے مشن کو بڑے اچھے طریقہ سے آگے بڑھائے جارہے ہیں۔ ان حقائق کو جاننے کے لیے میڈیا کے دانشوروں کو آنکھ کھولنی ہوگی۔ عوام کو حقائق سے آگاہ کرنا ہوگا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۴۵۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی اخراجات اور بے پناہ شاہی مراعات کا عیاشانہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت جاری رکھنے کیلیۓ اس نظریاتی جنگ کو اہل وطن پر مسلط اور جاری کر رکھی ہے ملک اسی طرح لوٹا جا رہا ہے۔ ان کے تحفظ کے لیے ملک کی تمام پولیس رینجرز افواجِ پاکستان کی فورسز، جدید اسلحہ سے لیس ان کی حفاظت کے فرائض ادا کیے جا رہی ہیں۔ کفر کی حکومت قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی نہیں۔ یہ فوجی قتال کا طلسم ٹوٹنے والا ہے۔

نمبر ۴۶۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حفاظت کے لیے بلٹ پروف قیمتی گاڑیوں کا انبار اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ جس کا بوجھ عوام الناس برداشت کرتے ہیں پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کو بدترین قیدی، بے بس غلام، محکوم بنا کر بھوک ننگ سے دوچار کر رکھا ہے۔ ان کی زندگی بے چارگی، بے بسی مجبوری کی اذیّتوں میں مبتلا کر کے سسک سسک، تڑپ تڑپ کر گذارنے پر مجبور کر دیا ہے۔ وہ غربت سے تنگ آ کر خودکشیاں اور اپنے بیوی بچوں کو زہر پلانے پر مجبور ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن لیڈر عوام کو خانہ جنگی پر مجبور کر رہے ہیں۔ ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے چند کور کمانڈرز اور اسکے فوجی سیاسی ملک دشمن حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو تحفظ اور بار بار حکومتیں مہیا کی جا رہی ہیں اور اسلام کے نفاذ کا نام لینے والوں کو پھانسی کے پھندوں پر لٹکایا جا رہا ہے۔

نمبر ۴۷۔ پاکستان کو ایک جیل اور مغربی جمہوریت کے نظریات کا کفرستان بنا دیا ہے۔ وقت کی مخفی کتاب کو غور سے پڑھ لو۔ تمہیں اپنی عاقبت کا منظر نظر آ جائے گا۔ امریکہ کے کہنے پر بار بار اسلامی نظریات کے مسلم امہ کے فرزندان پر فوج کشی، انکی بستیوں کو نیست و نابود، انکے بچے، بوڑھوں، جوانوں کا قتال کب تک جاری رکھیں گے۔ کب تک اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کو روکتے رہیں گے۔ کب تک مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی سرکاری بالا دستی مسلط رکھ سکیں گے۔ کب تک اسلام پرستوں کو جیلوں میں بند اور تختہء دار تک پہنچاتے رہیں گے۔ عوامی عدالت حقائق کی روشنی میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۴۸۔ ذرا اس طرف بھی توجہ دو! قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) کی تعلیم مسلم معاشرے اور اس کی نسلوں کو قرآنِ حکیم کے الہامی نظریات، دستورِ حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارں کے ذریعے دین کے مثبت اور فطرتی رویوں سے روشناس کرواتی اور پروان چڑھاتی ہے۔ کیا حکومتی ٹولہ نے اسے سرکاری سطح پر بحال کیا ہے۔ عوامی عدالت اس فریضہ کو فوری طور پر بروئے کار لائے۔

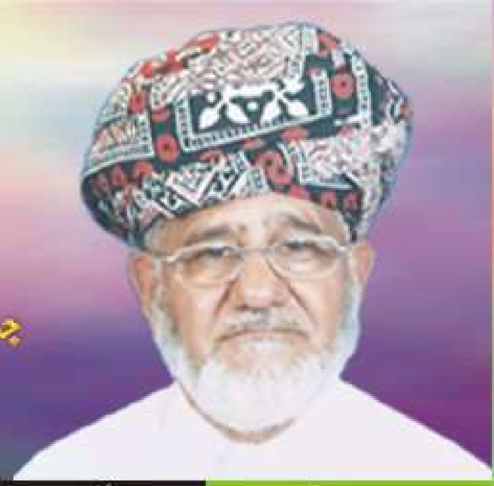
نمبر ۴۹۔ مسلم معاشرے کے نظریاتی مقاصد کے حصول کے لیے قرآنِ حکیم کی تعلیمات معاشرتی، معاشی، ثقافتی اور سیاسی مقاصد پورے کرتی ہے۔ ذاتی مفادات کو فراموش اور ملی مفادات کو فروغ دیتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ۹۰ سال تک انگریز اور ۶۳ سالوں سے انگریز کا پُر وردہ شاہی ٹولہ کے جاگیردار، سردار، خان بہادر، نواب، وڈیرے، سرمایہ دار پاکستان پر مسلط ہیں۔ اب انگریز کا مسلط کیا ہوا مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت ان کے زیرِ نگرانی چلایا جا رہا ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیمات اور تہذیب کو ناپید بنا دیا گیا ہے۔

نمبر ۵۰۔ جمہوریت کے عدلیہ، انتظامیہ، افواجِ پاکستان کے سکالر یعنی افسر شاہی، منصف شاہی اور فوج شاہی کا حکومتی طبقہ انگریز کے دورِ حکومت کی طرح کارِ سرکار چلاتا چلا آ رہا ہے۔ تعلیمی ادارے اسی طرح طبقاتی سرکاری سکالر اور طبقاتی معاشرہ تیار کیے جا رہے ہیں۔ ملک کی دولت، وسائل، مال و دولت، تجارت، ذرائع آمدن پر پہلے انگریز قابض تھا اب اس کے پُروردہ حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کے قبضہ میں ہے۔ انگریز سب کچھ چھین اور سمیٹ کر اپنے ملک برطانیہ لے جاتا تھا۔ اب یہ حکومتی ٹولہ اسی طرح لوٹ مار مچاتا، مال و دولت اور خزانہ سمیٹتا، ملکی ملکیتوں کو اپنی ملکیتوں میں بدلتا، پٹرول گیس، پانی کے بلوں اور ضروریاتِ حیات کی قیمتوں میں اضافہ کرتا، ٹیکس کلچر کے ذریعے ذرائع آمدن اور وسائل چھینتا، درندوں کی طرح عوام کا خون چوستا اور لوٹا ہوا ملکی خزانہ مغربی ممالک کے سوئس بنکوں میں جمع کرواتا، تجارتی ادارے اور سرّے محل خریدتا آ رہا ہے۔ عوام الناس غربت، تنگ دستی، ضروریاتِ حیات سے محرومی، بیروزگاری، مہنگائی اور ٹیکسوں کی ادائیگی سے تنگ آ کر خودکشیاں اور خودسوزیاں کرتے اور اپنے بیوی بچوں کو زہر پلاتے آ رہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



یہ ملکی مجرم ٹولہ ایک پاکستان کے مزید پانچ پاکستان بنا کر اپنی تعداد بڑھاتے، حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو حکومتی ایوانوں، سرکاری اداروں میں پہنچاتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک کے شاہی ٹولہ کے مردوزن اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد بڑھاتے اور ان کے شاہی اخراجات کا بجٹ برداشت کرنے کے لیے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، سولہ کروڑ کسانوں مزدوروں محنت کشوں، ہنرمندوں کی محنت و مشقت سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ ختم کرنے کے بعد ۷۹ ارب ڈالر کا قرض بھی نگل چکے ہیں۔ شاہی ایوانوں اور حکومتی اداروں میں بیٹھ کر اقتدار کی نوک پر ہر جرم کو قانون بناتے چلے آ رہے ہیں۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ان کے نزدیک، حکومتی استحصالی اور عیاش ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ، ان کے سرکاری ملازمین کا نام ہی پاکستان ہے۔ ان کے علاوہ ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند، طلبا، طالبات اور عوام الناس کا پاکستان کی دولت وسائل تجارت ملکی خزانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے نہ تھا۔ انکی اجارہ داری پہلے بھی قائم تھی، اب بھی ہے۔ اہل وطن عوام الناس پہلے بھی پاکستان کی ملکیت سے محروم تھے آج بھی ہیں۔ یہ ظلم و جبر کب تک جاری رہے گا۔ اس سکوت اور استحصالی نظام حکومت کو توڑنا ہوگا۔

نمبر ۵۱۔ کیا پاکستان واقعی حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور سرکاری ملازمین کا ہی ملک ہے۔ کیا مذہب مغربی جمہوریت کے کفر کا روشن خیال ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ہی ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بنا رہے گا۔

نمبر ۵۲۔ کیا ملک کے تمام وسائل مال و دولت تجارتی ادارے سرکاری ادارے، تمام ملکیتیں، خزانہ صرف حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور ان کے سرکاری ملازمین کے لیے ہی وقف ہوتا چلا جائے گا۔

نمبر ۵۳۔ کیا بجلی گیس پٹرول اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافہ ٹیکسوں میں اضافہ، مہنگائی کی اذیتوں کا اضافہ صرف حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور سرکاری ملازمین پر اثر انداز ہوا ہے۔ کیا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے اپنے تحفظ کے لیے قیمتی گاڑیاں اور سرکاری شاہی مراعات خریدنا ختم کر دی ہیں۔ کیا سولہ کروڑ عوام کو بھی کوئی ریلیف دیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



کیا ان کا بھی کوئی تحفظ کیا ہے۔ کیا حکومتی ٹولہ اپنی، اپنے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سرکاری ملازمین کی ۵۰ فیصد تنخواہیں، ۲۰ فیصد مہنگائی الاؤنس کو بڑھا کر خزانہ پر ڈاکہ ڈال چکا ہے۔ کیا عوام ان مجرموں کے ان اضافی اخراجات کا لامتناہی بوجھ مزید برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ کیا عوام مذہب کش مغربی جمہوریت کے طبقاتی نظام کو قبول کرتے اور کرتے جائیں گے۔

نمبر ۵۴۔ کیا سولہ کروڑ عوام النّاس، کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند اس معاشی بدحالی کی زد میں نہیں آتے۔ کیا حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور سرکاری ملازمین کا اضافی معاشی بوجھ اقتدار کی نوک پر اہل وطن عوام الناس پر ڈالے نہیں جا رہے۔ ان بدحال، خودکشیاں، خودسوزیاں اور اپنے بیوی بچوں کو زہر پلا کر زندگی کے چراغ کو گل کرنے والوں پر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرموں کا مزید معاشی بوجھ ڈالنا کہاں تک جائز ہے۔ کیا عوام النّاس کے دلوں میں اس استحصالی ظلم و جبر کے خلاف انتقام کی آگ سلگ نہیں رہی۔ کیا عوام کی قوّت برداشت جواب دے نہیں چکی۔ کیا حکومتی ٹولہ و طبقہ ان کے انتقام سے بچ سکے گا؟

نمبر ۵۵۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ اہلِ وطن کا معاشی قاتل نہیں۔ یہ کب تک عوام النّاس کے غیض و غضب سے بچ سکیں گے۔ کیا سولہ کروڑ مسلم امہ نے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ملک کا نظام مملکت چلانے کیلئے بطور خادم، ملازم یا نوکر رکھا تھا یا انکو ملک لوٹنے کیلئے بذریعہ الیکشن چنا تھا۔ کیا کوئی ملازم اپنے آقا کے مال و دولت، وسائل، خزانہ کی امانتوں پر قابض ہو کر ایسا مجرمانہ سلوک کرتا ہے۔ حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ہی ملکی دہشت گرد ہے۔

نمبر ۵۶۔ کیا مغربی مما لک کی طرح حکومتی ٹولہ نے کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، بے روزگاروں، غریبوں، مسکینوں، مجبوروں، اپاہجوں، بیماروں کو کوئی گزارہ الاؤنس جاری کیا ہے۔ کیا ملک کے خادمین، ملک کے مالکین کے ساتھ ایسا سلوک کیا کرتے ہیں۔ کیا جمہوریت اس کا نام ہے۔

نمبر ۵۷۔ کیا تمام ملکی پیداوار ملکی مصنوعات ملکی وسائل، ملکی تجارت، ملکی خزانہ انھی کی ملکیت نہیں یہ کوئی مخفی بات نہیں۔ حالات وواقعات نے سول نافرمانی عوام کی مجبوری بنادی ہے۔ حکومتی ٹولہ اوران کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظام حکومت دراصل اپنا دورختم کرچکا ہے۔ ان کی لوٹی ہوئی ملکیتیں عوامی عدلیہ واپس لے کران کوسزائیں دے یا عوام خودان سے اپنی ملکیتیں چھین لیں اوران کو ناقابل برداشت سزائیں دیں۔ وقت نے کروٹ لے لی ہے۔

نمبر ۵۸۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) کا صدر مملکت ہو، گورنر ہو، وزیر اعظم ہو، وزیر اعلیٰ ہو یا کوئی کسان مزدور محنت کش یا ہنرمند ہو۔ ان کا معیار حیات سلیس سادہ، مختصر اور ایک غیر امتیازی نظام کا مظہر ہوتا ہے۔ چیک اینڈ بیلنس کا نظام سخت اور موثر ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت سے ہر فرد

پوچھ سکتا ہے کہ مال غنیمت سے ہر فرد کو ایک چادر ملی ہے جس سے قمیض یا کُرتا بن نہیں سکتا۔ آپ نے کیسے بنایا ہے۔ خلیفہ کو اس اعتراض کا جواب دینا پڑتا ہے۔ کیا پاکستان کو لوٹنے والے رہزنوں کے خلاف کوئی بات کرسکتا ہے۔

نمبر ۵۹۔ قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت کی انتظامیہ (شورائی جمہوری نظام) اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی انتظامیہ کا تعلیمی نصاب تعلیم وتربیت اور نظم ونسق ایک دوسرے کے منافی اور متضاد ہے۔ انگریز نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا انتظامیہ کا تھانہ کلچر ایک محکوم ملک کی عوام کو قابو اور کنٹرول کرنے کے لیے نافذ کیا تھا۔ وہ انگریز کے خلاف یا آزادی کی بات کرنے والوں کو مختلف کیسوں میں ملوث کرکے ان کو پولیس مقابلوں میں قتل کرواتا، جھوٹے کیس درج کرواتا اور سخت سزائیں دیتا اور پھانسی کا پھندہ گلے میں ڈالتا، انکوختم کرواتا رہا۔ آج ہمارا حکومتی ٹولہ اسی پالیسی پر گامزن ہے۔ لیکن قرآنِ حکیم کی جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) کی تعلیمات اور نظام عدل کے مطابق کسی شخص کے خلاف جھوٹا کیس دائر کیا نہیں جاتا۔ رشوت، سفارش یا اثر ورسوخ کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ اسلامی معاشرے میں طبقاتی تفاوتی، استحصالی نظام نہیں ہوتا اور نہ ہی رشوت، سفارش یا اثر ورسوخ کا کوئی عمل دخل ہوتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

انتظامیہ اصل مجرموں کے خلاف کاروائی کرتی اور ان کو کیفر کردار تک پہنچاتی ہے۔لیکن مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام وسسٹم کے مطابق حکومتی ٹولہ طبقاتی انتظامیہ، تفاوتی نظام حکومت اور استحصالی کلچر تیار کرتا ہے۔انگریز کے دور کی حکومتی پالیسی کے مطابق حکومتی ٹولہ بے گناہ عوام پر پولیس کا تشدد، انسانی قتال، جعلی پولیس مقابلے جاری رکھتا ہے۔تھانوں میں رشوت سفارش اور اثر ورسوخ کی بنا پر جھوٹے کیس دائر ہوتے ہیں۔ بیگناہ، غریب، مجبور عوام جیل میں بند اور مجرم جیل سے باہر دندناتے پھرتے ہیں۔مظلوم اور معصوم افراد کی فریاد سننے والا کوئی نہیں ہوتا۔کیس عدلیہ کو برائے ضروری سماعت بھیج دیے جاتے ہیں۔بدنصیب عدلیہ جھوٹے کیس، سچے فیصلے کرتی رہتی ہے

نمبر ۶۰۔قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) کے مطابق سولہ کروڑ عوام الناس میں سے ہر فرد کا بنیادی حق بنتا ہے کہ وہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں اپنے حلقۂ انتخاب میں سے ایسے فرد کو اپنا نمائندہ (مجلس شوریٰ کے ممبر) چنتا ہے جو قرآنِ حکیم کے آئین اور ضابطۂ حیات کو سمجھتا اور اس کا پابند ہوتا ہے۔اسلام کی خوبی یہ ہے کہ انفرادی، اجتماعی زندگی میں پاکیزگی، طہارت، تقویٰ، توکل، صبر وتحمل، امین، ایثار ونثار، مہر ومحبت، دنیا کی بے ثباتی جیسی اعلیٰ تعلیمات اور فطرتی اقدار کو اجاگر کرنے کا درس بلاتفریق دیتا ہے۔نہ کوئی امتیازی طبقاتی تعلیمی نصاب ہوتا ہے اور نہ ہی امتیازی تعلیمی طبقاتی ادارہ ہوتا ہے۔نہ طبقاتی معاشرہ تیار ہوتا ہے۔قرآنِ حکیم کے نظریہ حیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات کے تعلیمی نصاب کی روشنی میں پورے معاشرے کی فرد سے لے کر افراد تک مسجد شریف جیسے طیّب اور حرمت والے دینی ادارے سے تعلیم وتربیت کی جاتی ہے۔نظامِ مملکت چلانے کے لیے قرآنِ حکیم کے نظریۂ جمہوریت (مجلس شوریٰ) کے ممبران کا چناؤ اس کی تعلیمات کی روشنی میں ایسے افراد کا کیا جاتا ہے جو سادہ وسلیس زندگی کا وارث ہو۔قلیل ضروریات کا حامل ہو اور جلیل مقاصد سے آشنا ہو۔دنیا کی بے ثباتی کے نظام کا عارف ہو۔سادگی وشرافت کے کردار سے مالا مال ہو۔امانت و دیانت کے نظام کا پابند ہو۔خیر اور شر کی پہچان کا وارث ہو۔حسن خلق اور اسوۂ حسنہ کا مالک ہو۔

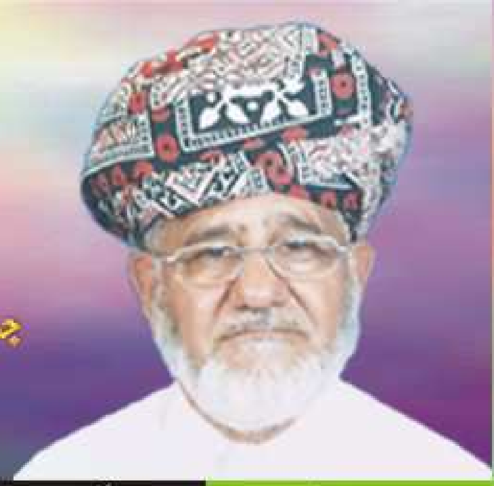
اعلیٰ اہلیت اور بہترین اوصاف سے مالا مال ہو۔ قرآن وسنّت کے ضابطۂ حیات کے اعلیٰ کردار کا مالک ہو۔ ملک کے منتخب نمائندے مل کر قرآنِ حکیم کے نظریات کی روشنی میں نظامِ مملکت قائم کرتے ہیں۔ اللہ کے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور قوانین وضوابط کو نافذ کرتے ہیں۔ خود بھی ان قوانین وضوابط کی اطاعت کرتے ہیں اور عوام النّاس کا بھی ان کا پابند بناتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ کا نظامِ مملکت نافذ العمل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کیا جاتا ہے۔ مخلوق خدا کا یہ اہل اسلام پر قرض ہے جو ادا کرنا اور راستگی کا راہ دکھانا ہے۔

نمبر ۶۱۔ پاکستان میں ہر جرم قانون بنتا رہا۔ ہر مجرم حکمران بنتا رہا۔ مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ کا طبقہ مسلط کیا جاتا رہا۔ محکوم اور غلامانہ نظامِ حیات اور آئیڈیالوجی کو فروغ دیا جاتا رہا۔ فلاحی معاشرہ تیار کرنے کی بجائے استحصالی نظام حکومت قائم کیا جاتا رہا اور کیا جارہا ہے۔ اس کو طلبا اور طالبات اور عوام الناس نے سختی سے روکنا ہے۔

نمبر ۶۲۔ کیا مغربی جمہوریت کا عدلیہ انتظامیہ کا بے دین مجرمانہ استحصالی نظام حکومت پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئین اور نظامِ حیات کے خلاف جاری رکھنا جائز اور ضروری ہے! کیا ۱۹۴۷ کو شہادتیں پیش کرنے والی تمام معصوم روحیں ان کے خلاف ایک سوالیہ نشان بنے کھڑی نہیں ہیں! کیا پاکستان مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے لیے یا قرآنِ حکیم کی سرفرازی کے لیے بنایا تھا! کیا قرآنِ حکیم کے آئین میں درج ہے کہ انتظامیہ رشوت، سفارش کے طریقہ کار سے مجرموں کو ایف آئی آر سے نکال کر بے گناہ، معصوم اور بے ضرر انسانوں کو موت کا قانونی پھندہ گلے میں ڈالتی رہے گی اور عدلیہ کو ایسے کیسوں کو برائے سماعت بھیجتی جائے گی۔ کیا قرآنِ حکیم کے آئین میں درج ہے کہ عدلیہ انتظامیہ کے بوگس، بے بنیاد، جھوٹے درج کیے ہوئے کیسوں کے مطابق ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک معصوم و بے گناہ اور مظلوم افراد کو پھانسی پر لٹکاتی چلی جائے گی۔ جبکہ انتظامیہ، عدلیہ، وکلا اور عوام النّاس ہر چند کہ وہ اصل حقائق سے واقف ہوں۔ یہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا کیسا سیاہ نظامِ حکومت ہے!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

نمبر ۶۳۔ یہ کیسا انتظامیہ، عدلیہ کا قرآنِ حکیم کے خلاف مجرمانہ نظام حکومت مسلط ہے۔ جس کا ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک کوئی علاج میسر نہیں آیا۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ کے دفتر میں قرآنِ حکیم کے نفاذ کا کیس ایک طویل عرصہ سے برائے سماعت پڑا ہے۔ اس کا کب فیصلہ ہوگا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ان جرائم سے کب نجات ملے گی۔ کیا ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ ممکن ہے

نمبر ۶۴۔ کیا پاکستان کے ۱۹۷۳ کے آئین میں درج ہے کہ مغربی جمہوریت کی رائج الوقت سول کورٹ میں درج ہونے والے جھوٹے بے بنیاد اور بوگس اَن گنت کیس دائر ہوتے رہیں گے۔ جب کہ ان کے متعلق انتظامیہ، عدلیہ، سیاستدان، حکمران، مارشل لا کے جرنیل اور سولہ کروڑ عوام النّاس اور ان کی نسلیں اچھی طرح جانتے بھی ہوں کہ بے گناہ اور بے ضرر انسانوں کو ان کیسوں میں ملوث کر کے ان کی زندگی کو عدالتوں کے ذریعے اجیرن بنا دیا جاتا ہے۔ صبح سے شام تک یہ معصوم لوگ ایک بدترین مجرم کی طرح مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت اور اس کی بے حس اور بدکردار عدالتوں اور ان کے منصفوں کے سامنے کھڑے رہنے کی سزا

برداشت کرتے ہیں۔ کیا اس حقیقت کو کوئی جھٹلا سکتا ہے۔ سو، ڈیڑھ سو کیسوں کی لسٹ کے مطابق پہلے عدالت کا اہلمد گیارہ بجے تک حاضری لگاتا رہتا ہے۔ اس کے بعد تین چار بجے تک عدالت اور جج کے روبرو حاضر ہونے کے لیے

عدالت کے باہر ایک مجرم کی طرح کھڑا رہنا اور عدالت کے ہلکارے کی آواز سننے کا منتظر رہنا لازم ہوتا ہے۔ ورنہ کیس ایک لمحہ کی غیر حاضری کی بنا پر خارج کر دیا جاتا ہے۔ مختلف امراض میں مبتلا اور خاص کر شوگر کے مریضوں کی پیشاب کی تکلیف کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ وکیل صاحب کو دوسری عدالتوں میں تلاش کرنے کی اذیتوں کو کون جان سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ستر، اسی سال کے بوڑھے انسان پر اس عدالتی نظام کا کیا اثر پڑتا ہے۔ وہ بے حس انسانیت سوز مجرمانہ عدالتی نظام اور اس کا مراعات یافتہ عدلیہ کا شاہی منصفوں کا طبقہ، ان کے سسٹم کو چلانے والے سرکاری اہلکار اور اعلیٰ و ادنیٰ ناگزیر وکلا کا سسٹم انسانیت کو بے پناہ اذیتوں میں گزارنے کے جرائم ہیں۔ عدلیہ کے نظام و سسٹم کے خلاف ملک گیر احتجاج اور اس نظام کو ختم کرنا ہوگا۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۶۵۔ جمہوریت کے عدل کش عدلیہ کے منصف، وکلا اور متعلقہ سٹاف پر مشتمل نظام عدل، معاشرے کے چہرے پر بدنما داغ بن چکا ہے۔ دور دراز کے علاقوں سے عدالت تک پہنچنے کے بے پناہ اخراجات۔ وکیلوں کی فیسوں کی سزا۔ منشیوں کے طلبانے اور کیس کی کاپیاں لینے کے اخراجات۔ ریڈروں سے لمبی اور چھوٹے عرصہ کی تاریخیں لینے کی مالی سزا۔ وکلا کا دوسری پارٹی سے مک مکا کر لینے کے المیہ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بڑے بڑے غبن کے کیسوں میں کروڑوں میں فیسیں وصول کر کے یہی وکلا جرائم کے حصہ دار بن جاتے ہیں۔ دو تین کیسوں کی سماعت، بقایا کو سالہا سال تک عدالتوں کا اس طریقہ کار اور سرکاری سسٹم کا ایندھن بنانے کی گھناؤنی سزا عوام الناس کو جاری ساری رہتی ہے۔ چیف جسٹس انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں۔ ورنہ عوام انہیں نوچ کھائیگی۔ اس کا فوری تدارک کریں۔ جبتک چیف جسٹس پاکستان میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ نہیں کر پاتے، اس وقت تک اتنا فیصلہ کر دیں کہ جھوٹا کیس دائر کرنے والے افراد کو دس سال قید اور دس لاکھ روپے جرمانہ ہوگا۔ بے بنیاد اور جھوٹا کیس دائر کرنے والے وکیل کو بھی اسی جرم کے مطابق سزا دی جائے گی۔ کوئی وجہ نہیں کہ عدالتوں میں صرف چند فیصلہ طلب کیس رہ جائیں گے۔ ملک کی عدلیہ بڑی حد تک اہلِ وطن کے دکھوں کا مداوا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

ت۔ کتنا بڑا المیہ ہے کہ معصوم، بے گناہ غریب سائل سے اب ججوں نے پانچ سے دس ہزار روپے بطور فیس وکلا کو بیان قلمبند کروانے کے دلوانے شروع کر دیے ہیں۔ عدلیہ اب بے بس، مسکین، غریب، بیروزگار عوام کا معاشی خون چوسنے کا بدترین طریقہ کار جاری کر چکی ہے۔ غریب عوام مالی کمزوری کی وجہ سے انصاف سے محروم ہو چکے ہیں۔ جھوٹے کیس اعلیٰ وکلا، سفارش، رشوت، کرپشن سے سچے بنانے کا اذیّت ناک طریقہ کار ملک پر مسلط ہے۔ کیس کا فیصلہ ہو جائے تو نئی عدالت میں نئے اپیل کے کیسوں اور اخراجات برداشت کرنے کی سزا جاری ہو جاتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اس کے بعد ہائی کورٹس میں اپیلوں اور اعلیٰ وکیلوں کی فیسوں کی سزا۔ عمریں بیت جاتی ہیں۔ کیس دوسری نسلوں کو ٹرانسفر ہو جاتے ہیں۔ یہ عدالتی نظام کا ایک ایسا بیہودہ، قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف عبرتناک عدلیہ کا سسٹم اور طریقہ کار ہے جو سولہ کروڑ مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط ہے۔ پاکستان کی بدنصیب عدلیہ اور بدترین عادل انصاف کے چہرے پر بدنما داغ ہیں۔

نمبر ۶۶۔ عدلیہ کا ادارہ ملک میں انارکی پیدا کرتا اور اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ جج بھی بڑھتے رہتے ہیں۔ ملک کا خزانہ بھی اسی لحاظ سے لُٹتا رہتا ہے۔ جھوٹے، بے بنیاد، بوگس کیس ان سے کئی گناہ زیادہ درج ہوتے رہتے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے تعلیمی ادارے وکلا اور ججوں کے کرپٹ شعبہ کے سکالر تیار کرتے جاتے ہیں۔ ہے کوئی اس ملّت کا غمگسار جو عدلیہ کے اس طوفان کو روکے۔ عوام کرپشن، سفارش رشوت اور کیسوں کی طوالت کی اذیّتوں سے دوچار ہوتے رہتے ہیں۔ معصوم بے گناہ عوام الناس

ججوں اہلمدوں، وکیلوں ان کے عملہ کی اذیّتوں کے کینسر کا شکار ہو کر دم توڑتے جاتے ہیں۔ لائق وکلا، اعلیٰ فیس والے وکلا، ہر روز عدالتوں کے قوانین کا رُخ بدلتے، نئے قوانین جنم دیتے رہتے ہیں۔ ہر ماہ نئی پی ایل ڈی شائع ہوتی رہتی ہے۔ تین کروڑ سے لے کر سات کروڑ تک فیس وصول کرنے والے وکیل، مجرموں کے ہم نوا اور ساتھی بن کر ملک میں جرائم کی آبیاری کرتے ہیں۔ کمزور مدعی کب سرمایہ دار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ انصاف وکیلوں اور عدالتوں کے ذریعہ بکتا ہے۔ کسی جھوٹے کیس دائر کرنے والے مجرم کو کوئی سزا نہیں دی جاتی۔ عدالتیں کوئی ہرجانہ یا جرمانہ تک کسی جھوٹے کیس دائر کرنے والے مجرم کو نہیں کرتیں۔ اگر کیس دائر ہونے سے قبل عدالت دونوں پارٹیوں کو پابند کر لیتی کہ جھوٹا کیس دائر کرنے والے شخص کو دس سال قید، دس لاکھ جرمانہ کی سزا قبول کرنی ہو گی۔ تمام اخراجات، ذہنی، بدنی اذیّتوں کا کلیم بھی مستحق پارٹی کو ادا کرنا ہو گا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۶۷۔ اگر ایسا کیا جاتا تو عدلیہ کے چند جج رہ جاتے۔ ان کی وافر تعداد بھی ختم ہو جاتی۔ ملک سے عدالتی جرائم اور مجرموں کا خاتمہ بھی ہو جاتا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ٹولہ نے عدلیہ کا ایسا نظام اور سسٹم سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں پر اپنی حکومتی بالا دستی قائم کرنے کے لیے مسلط کر رکھا ہے کہ جرائم بھی بڑھتے جائیں اور مراعات یافتہ ججوں کا طبقہ بھی پھیلتا جائے اور ان کا مغربی جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت بھی اپنی جڑیں مضبوط کرتا جائے۔ پاکستان کی ترقی ان مجرم اداروں کے طبقہ کے افراد کی بہتات کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر اور اس کے استحصالی انتظامیہ عدلیہ کا مجرمانہ نظامِ حکومت کو ختم کرنا ہوگا۔ ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لانا ہوگا۔

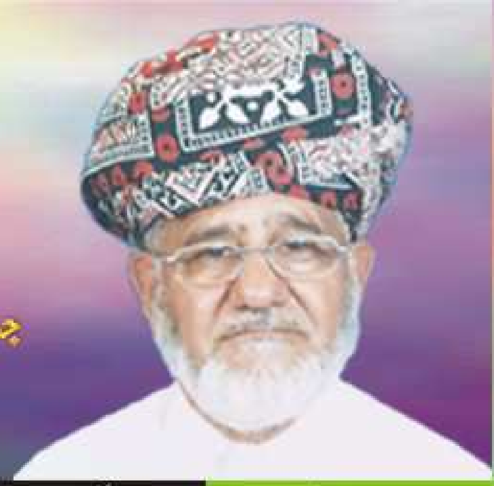
نمبر ۶۸۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ ملک کے سولہ کروڑ عوام، انکی نسلوں کو ایک کینسر بن کر چمٹ چکا ہے۔ انتظامیہ، عدلیہ پہلے انگریز کے اشاروں پر ناچتی تھی اب اس حکومتی ٹولہ کے اشاروں پر ناچتی ہے۔ ہر ماہ نئے قوانین و جرائم کی پی ایل ڈی شائع ہوتی چلی آ رہی ہے۔ انتظامیہ اور عدلیہ کے ادارے حکومتی ٹولہ نے ملّی مجرم بنا کر رکھ دیے۔ یہی عدلیہ چار فوجی ڈکٹیٹروں کو ملکی عوام کو فتح کرنے، مارشل لا نافذ کرنے اور ان کی غیر آئینی حکومتوں کو جائز قرار دینے اور تحفظ دینے کی مجرم بنی رہی۔ عدلیہ ایک مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی کڑی ہے جس کو مارشل لا کے غاصب فوجی ڈکٹیٹر، بدکردار سیاستدان مل کر اپنے تحفظ، استحصالی، طبقاتی غیر آئینی، غیر اسلامی حکومتی بالا دستی مسلط کرنے، ہر جرم اور مجرم کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے بروئے کار لاتے آ رہے ہیں۔ انتظامیہ، عدلیہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرموں کے تحفظ اور عوام النّاس کے حقوق کو کچلنے کے فرسودہ اور انسانیت سوز ادارہ بن چکا ہے۔ جسکا تدارک ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نفاذ میں مضمر ہے

نمبر ۶۹۔ ۶۳ سال کے طویل عرصہ کی تاریخ میں عدلیہ کے یہ پہلے سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری آئے ہیں جنھوں نے اس برائی کا تدارک کرنے کی جرات کے ساتھ مقابلہ کیا۔ وکلا اور عوام نے حکومتی جرائم کو ختم کرنے، عدلیہ کو فوجی ڈکیٹٹروں کے حکومتی ٹولہ سے آزاد کرانے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ لیکن حکومتی ٹولہ کا تیار کیا ہوا انتظامیہ، عدلیہ کا نظام اسی طرح مسلط ہے جس کی انتظامیہ اور عدلیہ اب بھی پابند ہے۔ یہ ادارہ تو سیاسی فوجی غاصب حکومتی ٹولہ اور اس کے ہارس ٹریڈنگ، نظریۂ ضرورت کے مجرم سیاستدانوں اور فوجی ڈکیٹٹروں کا پرسنل سرونٹ کا فریضہ ادا کرتا چلا آ رہا تھا۔ ان کے جرائم کو تحفظ فراہم کرنا اور ملّت کے حقوق کو روندنا اور ان کے مجرمانہ احکام کی بجا آوری اور پابندی کرنا ان کا فرض بن چکا ہے۔ لگتا ہے کہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظام عدل اور حکمران اپنا غاصبانہ دور ختم کر چکے ہیں۔ عدلیہ کے ادارے کو زیر کرنے کے لیے تمام حکومتی ٹولہ، اپوزیشن کے رہنما ایک مرکز پر اکٹھے ہو چکے ہیں۔ عدلیہ کی تضحیک و توہین جاری کر چکے ہیں۔ جو سولہ کروڑ عوام کو نا قابل قبول اور نا قابل برداشت ہے۔

نمبر ۷۰۔ ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ عوام اور عدلیہ کو مل کر اس نظام کو نافذ العمل کرنا ہوگا۔ قرآنِ حکیم کی اسلامی جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) کے نظام عدل اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام عدل کا تضاد بالکل واضح ہے۔ قرآنِ حکیم کی جمہوریت (شورائی جمہوری نظام) کے مطابق منصف موقع پر پہنچ کر کیس کے حقائق کو جانچتا، پرکھتا اور حقائق تک رسائی حاصل کر کے کیس کا فیصلہ کرتا ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے مطابق پولیس رشوت، کرپشن، سفارش اور ذاتی اثر و رسوخ کی پالیسی کے مطابق بیگناہ اور معصوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرتی ہے۔ کیس عدلیہ کو سماعت کے لیے بھیج دیا جاتا ہے۔ عدلیہ اس ایف آئی آر کے تحت فیصلہ کرنے کی پابند ہوتی ہے۔ پولیس اصل مجرموں کو کیس سے فارغ کر دیتی ہے اور معصوم افراد کو تختۂ دار تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ حکومتی ٹولہ کے ناپسندیدہ افراد کو پولیس کے ذریعے اٹھا لیا جاتا ہے یا طالبان اور دہشت گرد کا لیبل لگا کر قتل کر دیا جاتا ہے۔ ۶۳ سال انتظامیہ اور عدلیہ مل کر معصوم بے گناہ افراد کی وجہ قتل بنتی چلی آ رہی ہے۔ جیلیں بے گناہ افراد سے بھری پڑی ہیں۔ عدلیہ، انتظامیہ کے جرائم سے عوام الناس کو بچانا ہوگا۔ اس کیلیے اسلامی نظام ضروری ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبرا ۔ مغربی جمہوریت کی آزاد عدلیہ فوری طور پر قومی حکومت بنائے ، ان کو عام کسان ، محنت کش ، ہنر مند کے مطابق ضروریاتِ حیات مہیا کرے۔ مراعات یافتہ طبقہ از خود اپنی موت آپ مر جائے گا۔مجلس شوریٰ کے نظام کے تحت شورائی جمہوری نظامِ مملکت کو رائج کر کے انتظامیہ، عدلیہ کو مسجد شریف کے صحن تک پہنچا دو۔کسی بے گناہ افراد کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈالا نہیں جائے گا۔کسی معصوم کو جیل بھیجا نہیں جا سکے گا۔ کسی جھوٹے وکیل کو کروڑوں میں فیس ادا کرنی نہیں پڑے گی۔ کسی کی جائداد پر کوئی غیر قابض نہیں ہوگا۔ تمام ملکی املاک حکومتی ٹولہ سے واپس لی جائیں گی

نمبر۲ ۔ ملک وملّت کے خادم ، خدمت کی زندگی گزاریں گے، حکومتی دہشت گردوں کی طبقاتی ، استحصالی عیاشانہ نظام کی نہیں ۔کیسوں کے فیصلے بغیر اخراجات کے مہینوں میں نہیں دنوں میں ہوں گے ۔ اسلامی جمہوریت کے تعلیمی اداروں سے وکلا اور جج تیار کرنے کی بجائے قرآن حکیم کی روشنی میں منصف مسجد شریف کے دینی ادارے سے تیار ہوں گے ملک بچ جائے گا۔ججوں وکیلوں کی خدمات سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ، انجینئرنگ ، زراعت کے میدان میں بروئے کار لانا، ان کی محنت سے ترقی کی منازل طے کرنا ، ملک وملّت کی خوش نصیبی ہوگی ۔ بیرون ممالک انگریزی زبان پر قدرت رکھنے کی بنا پر پاکستان کے سفیر کا کام سرانجام دیں گے۔ ملک کی تجارت کو فروغ دیں گے ۔وہ پاکیزہ زندگی کے وارث اور ملت کے ترجماں ہوں گے۔ پاکستان سادگی ، شرافت ، اعلیٰ اخلاق ، عمدہ کردار ، اخوت ومحبّت ، محنت وہمت ، اعتدال ومساوات ترقی ، خوشحالی اور مخلوقِ خدا کی خدمت میں دنیا کے صفِ اوّل کے ممالک میں شامل ہوگا۔ یا اللہ ہمیں یہ دن دکھا۔ آمین

نمبر۳ ۔ پاکستان جمہوریت پسند نظریاتی ملک ہے اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کی اصل روح کو الہامی روشنی سے منوّر کر کے بنی نوع انسان کو پیش کرنا اہلِ پاکستان کا طیّب فریضہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ معلم ومعلمات ، طلبا وطالبات ، کسانوں ، مزدوروں ، محنت کشوں ، ہنرمندوں اور صاحبِ بصیرت ، اہلِ قلم ، اہلِ وطن ، اہلِ دل ، اہل درد صحافیوں ، ٹی وی اینکروں اور تنقید نگاروں کو اس عظیم فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرماویں ۔ امین



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور تمام مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی جماعتوں کے فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی آمر رہنماؤں کے نام

عنوان: مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام الیکشن، اسلامی جمہوریت کا نظام سلیکشن ایک دوسرے کی ضد ہیں، ایک دوسرے کا تضاد اور ایک دوسرے کا کفر ہیں۔

نمبر ا۔ مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام الیکشن مغربی جمہوریت کے مادہ پرست فلاسفروں نقطہ دانوں منطقیوں سیاسی دانشوروں کا تخلیق کردہ نظام حکومت ہے۔ جس پر چار فوجی ڈکٹیٹروں جاگیر دار سرمایادار ٹولہ کی اجارہ داری ہے۔

نمبر ۲۔ جاگیر دار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اپنی سیاسی جماعتوں، سیاسی منشوروں اور مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات پر مشتمل نظام الیکشن ہے۔ اسکے اصول وضوابط، نظام وسسٹم کو اپنی مرضی سے ترتیب دیتے، وقت کی ضرورت کے مطابق ردوبدل کرتے، اپنی من پسند کے وسیع وعریض علاقہ پر مشتمل حلقہ انتخاب کا تعین کر لیتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر۳۔ پاکستان میں چار فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان، یحییٰ خان، ضیا الحق، پرویز مشرف فوج کی گن پوائنٹ پر صدرِ پاکستان مسلط ہوئے۔ انکے مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل، غاصب نظریات پر مشتمل نظام الیکشن کے ذریعے حکومتیں مسلط ہوتی آ رہی ہیں۔ انہی کے دور حکومت میں پاکستان دولخت ہوا۔ مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش، مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھا گیا۔ ان چار فوجی ڈکٹیٹروں کے زیر سایہ سیاسی جماعتیں جنم لیتی رہیں۔ نمبر ۵ پیپلز پارٹی ذوالفقار علی بھٹو زرداری گروپ، نمبر ۶ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ، نمبر۷۔ مسلم لیگ (ن) نواز شریف، نمبر ۸۔ مسلم لیگ ق شجاعت حسین، پرویز الٰہی نمبر ۹۔ مسلم لیگ پیر پگاڑا نمبر ۱۰۔ عوامی مسلم لیگ شیخ رشید، نمبر ۱۱۔ استقلال پارٹی اصغر خان، نمبر ۱۲۔ انصاف پارٹی عمران خان، نمبر ۱۳۔ نیشنل عوامی پارٹی اسفندیار ولی، نمبر ۱۴۔ ایم کیو ایم الطاف حسین، نمبر ۱۵ جمیعت علما اسلام مولانا فضل الرحمان، نمبر ۱۶۔ جماعتِ اسلامی سیّد منوّر حسن، نمبر ۱۷۔ اہلِ سنّت والجماعت مولانا انیس نورانی، نمبر ۱۸۔ اہلِ تشیع جماعت ساجد نقوی صاحب اور دوسرے سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کے نامور سیاسی رہنما اور انکی سیاسی جماعتیں، انکے نظریاتی سیاسی فرقے پاکستان میں موجود ہیں۔

نمبر۴۔ ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کا اپنا اپنا منشور ہے۔ جسکے ذریعے ہر سیاسی جماعت اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کی جمیعت کو ۱۸ سیاسی فرقوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ ملت کی وحدت مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے صحرا میں بکھرتی جاتی ہے یہ نظام اہل وطن مسلم امہ کیلئے ایک عظیم سانحہ بن چکا ہے۔

نمبر۵۔ چار فوجی ڈکٹیٹر انکا جاگیردار، سرمایا دار انگریز کا پروردہ ٹولہ ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت پر قابض ہوتا ہے۔ وہ اسی مادی قوت، افرادی طاقت کے وسائل کے ذریعے الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے حلقہ انتخاب میں اہل حلقہ کے عوام کو اپنی اعلیٰ اہلیت، امانت و دیانت، خدمت و ادب اور اپنی انمول شخصیت کی تشہیر کرتے، اپنے سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے عظیم کردار اور اعلیٰ اہلیت کے گیت گاتے اور ملک پر حکومت کرتے اور اپنی اجارہ داری مسلط کرتے آ رہے ہیں۔

نمبر ۶۔ اہل وطن ۲۲ کروڑ مسلم امہ اس مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام الیکشن اور اسکے حلقہ ء انتخاب تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ نہ انکے پاس گاڑیاں، نہ الیکشن میں شامل ہونے کیلیئے شاہی اخراجات، نہ افرادی قوت، نہ ذرائع ابلاغ کے اخراجات برداشت کرنے کی سکت، نہ اپنے اعلیٰ کردارو اوصاف اور تشخص کے تشہیر کے اخراجات، نہ مادی وسائل، نہ مادی قوت اور نہ ہی افرادی قوت ہوتی ہے۔ وہ ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ سے محروم ۷۰ فیصد کسان، ۲۹ فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند افراد اور عوام الناس کیلیئے مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے الیکشن شجر ممنوعہ بنا دیئے گئے ہیں۔ اس استحصالی نظام الیکشن پر چار فوجی ڈکٹیٹروں اور پانچ چھ ہزار جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ ملک انکی ملکیت اور مسلم امہ انکی غلام، قیدی، محکوم بن چکی ہے۔

نمبر ۷۔ انگریز کا پروردہ یہ جاگیردار، سرمایا دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کم وبیش پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ جو ان الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر سکتا ہے اور حلقہ ء انتخاب پر قابو پا سکتا ہے۔ تمام الیکشن پولوں پر اپنی ذاتی افرادی نفری کو بطور ایجنٹ متعین کرتے، جو اپنے اپنے ووٹروں سے ووٹ ڈلواتے اور ہر قسم کی دھاندلی کرتے ہیں۔ لاکھوں کے نہیں بلکہ کروڑوں کے اخراجات ہر ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر کو الیکشن جیتنے کیلیئے کرنے پڑتے ہیں۔ جو مفلوک الحال ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس کبھی ان اخراجات کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے۔ وہ الیکشنوں کے انتخابات، صوبائی اسمبلیوں کے ایم پی اے، وفاقی اسمبلی کے ایم این اے، اور سینٹ کے اسمبلی ممبران کے حکومتی ایوانوں اس استحصالی نظام الیکشن سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

نمبر ۸۔ چار صوبائی حکومتوں کے ایم پی اے، انکے مشیروں، وزیروں، سپیکروں، گورنروں، وزرائے اعلیٰ، وفاقی حکومت کے ایم این اے، مشیروں، وزیروں، سفیروں، سپیکر، وزیر اعظم اور صدر مملکت کے حکومتی عہدوں، سینٹ کے سپریم ادارے کے سینٹ ممبران پر انکی حکومتی اجارہ داری مسلط ہو جاتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

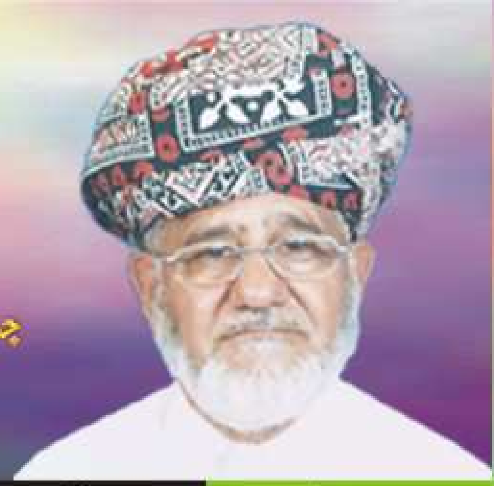
اسلامی جمہوریہ ء پاکستان کے قرآن حکیم کے آئین ،نظریات، منشور، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں، مساجد شریف کی بجائے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے آئین ،نظریات، منشوروں کی روشنی میں برٹش لا ،انڈین لا ، امریکن لا ، جیوری پروڈینس کا طبقاتی تعلیمی نظام ،طبقاتی تعلیمی نصاب ،طبقاتی ،مخلوط تعلیمی ادارے ،سکول کالجز ، یونیورسٹیوں سے مسلم امہ اور انکی نسلوں کو ان طبقاتی تعلیمی اداروں سے انگریزی زبان اور انکے کلچر کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ ملک کا نظام مملکت چلانے کیلئے انکی اولادوں پر مشتمل انگلش میڈیم کے شاہی اخراجات والے تعلیمی اداروں سے فوج شاہی ، افسر شاہی ، منصف شاہی کے حکومتی سکالر تیار کیئے جاتے ہیں ، جن کے ذریعے انکی ، انکی نسلوں کی حکومتی اجارہ داری مسلط ہوتی جاتی ہے۔ اس طرح ملک کے ستر فیصد کسان انتیس فیصد مزدور ، محنت کش ، ہنر مند اور عوام الناس کو حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں ، ملکی وسائل ، ملکی ذرائع آمدن ، تجارت اور ملکی خزانہ سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

نمبر ۹۔ پاکستان دو قومی نظریات کی روشنی میں معرض وجود میں آیا۔ آج تک قرآن حکیم کے آئین ،منشور ،نظریات ،تعلیمات ،تعلیمی اداروں ، دستور حیات اور اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم ہونے نہیں دیا۔ جب اہل وطن مسلم امہ اس مذہب کش ، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت ، اسکے نظام الیکشن کے خلاف آواز اٹھاتے ، اس طبقاتی ، تفاوتی مخلوط غیر اسلامی ابلیسی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت ، اسکے نظام الیکشن کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ جب مسلم امہ اور اسکی نسلیں ملک دولخت کرنے والے زانی شرابی فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی لیڈر مسٹر بھٹو کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں ، جب ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنانے ، پھر مغربی پاکستان کے صوبے کو پاکستان کا نام دینے ، پھر پاکستان کے چار صوبوں پنجاب ، سرحد ، بلوچستان ، سندھ کی مزید چار صوبائی حکومتیں معرض وجود میں لانے ، وفاقی حکومتی ٹولہ کے ایم این اے کی تعداد بڑھانے ، سینٹ کے شاہی حکومتی ٹولہ کے شاہی سینٹ کے ایوان کے حکومتی ممبران کی مزید تعداد مسلط کرنے ، چار صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کا اضافہ کرنے چار وزیر اعلیٰ ہاؤس ، چار گورنر ہاؤس ، چار سپیکر ہاؤس چار اسمبلی ہال چار کنونشن ہال پر مشتمل حکومتی شاہی ایوانوں کو پاکستان میں پھیلانے ،



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۴۰ ارب ڈالر آئی ایم ایف سے ان شاہی حکومتی ایوانوں کی تعمیرات کے اخراجات کو برداشت کرنے کیلئے سود پر قرض حاصل کرنے، ملک و ملت کو مقروض بنانے، سولہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں پر مذہب کش عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام کی حکومتی بالا دستی مسلط کرنے، اس حکومتی بالا دستی کے ظلم و جبر کے غاصب استحصالی نظام حکومت اور اسکے نظام الیکشن کو جاری کرنے کا طریقہ کار مسلط کرنے۔ حکومتی ٹولہ کی اولادوں پر مشتمل شاہی انگلش میڈیم مخلوط تعلیمی اداروں کے ذریعے مغربی زبان و کلچر کے تیار کئے ہوئے حکومتی طالبان جو سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا معاشی معاشرتی قتال کرنے والے دہشت گردوں کو فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے حکومتی ایوانوں پر پھیلانے، پولیس، رینجر اور فوج کی سپاہ کو ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملوں، فیکٹریوں کارخانوں تجارتی اداروں پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے، اپنی حکومتی گرفت کو مضبوط بنانے کا نظام مسلط کئے ہوئے ہیں۔ پاکستان انکی ملکیت اور ملکی خزانہ انکی وراثت بن چکا ہے

نمبر ۱۰۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا پاکستان کے حکومتی ایوانوں، انکی اولادوں پر مشتمل حکومتی اداروں پر ۱۹۴۷ سے انکی حکومتی اجارہ داری جاری ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، دستور حیات، اس سے تیار ہونے والی تہذیب کے خلاف فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ہی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں میں شامل کر لیا۔ ملکی آئین توڑنے والے، ملک دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں، اسکی تیار کی ہوئی حکومتی سیاسی جماعت مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید اور دوسری اتحادی سیاسی جماعتوں نے باہمی مشاورت سے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون، قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے خلاف مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مسلم امہ اور انکی نسلوں پر مسلط کر دیا۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے پاکستان میں فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا نظام حکومت قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف ملک و ملت پر مسلط کر دیا۔

ایک طرف مسلم امہ، انکی نسلوں سے ازدواجی زندگی، خانگی زندگی، خاندان کی اسلامی تہذیب، چادر و چار دیواری کے نظام کو کچل کر رکھ دیا اور پاکستان میں مسلم امہ اور انکی نسلوں کو بتدریج مادر پدر آزاد مغربی کلچر میں کنورٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف ملک کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ملکی، غیر ملکی تجارت ،ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، ملکی، غیر ملکی، آئی ایم ایف کے قرضوں کے حصول اور ملکی خزانہ کی لوٹ مار میں اپنی ہی مستورات کو شامل حکومت کر لیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، تمام اپوزیشن سیاسی جماعتوں کے اسمبلیوں کے ممبران، اسمبلیوں کے ایوانوں میں اکٹھے اور یک زبان ہو کر عوام میں اٹھنے والی اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کی عوامی ہر آواز کو ملک کا باغی، ملک دشمن، غیر ملکی ایجنٹ، طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر عوام الناس کا قتال کروانا، گن پوائنٹ پر انکی آواز کو خاموش کروانا، دہشت گردوں کا نام دے کر جیلوں میں بند کرنا، پھانسی کے پھندے پر لٹکانا، انکا معمول بن چکا ہے۔

نمبر ۱۱۔ کون نہیں جانتا! ۔ کہ پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی مسلم لیگ اور تمام اپوزیشن پارٹیاں ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنے والے ملک دشمن، امریکہ کے ساتھ ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے والے انسانیت کے قاتل، افغانستان کی جنگ میں امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی افواج کو پاکستان کی سرزمین مہیا کرنے، پاکستان کو امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کی بین الاقوامی فوجی چھاؤنی بنانے، ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی بلیک واٹر، سی آئی اے اور تمام اتحادی ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کو پاکستان میں داخل کرنے، پاکستان کے اسلامی ملک کو عالمی دہشت گردوں کا مرکز بنانے، دہشت گردی کو فروغ دینے، پاکستان کی عوام کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر انکا ڈرون حملوں اور مہلک اسلحہ سے قتال کروانے، جدید بم بلاسٹوں کے ذریعے پاکستان کو خانہ جنگی کا نشانہ بنانے، افغانستان کی اسلامی مملکت اور اسکی عوام کو ڈیزی کٹر بموں سے نیست و نابود کرنے، پانچ چھ لاکھ انسانی جانوں کا قتال کروانے، تین چار لاکھ افغانیوں کے اعضا فضا میں بکھیرنے، انکی آبادیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے، امریکہ کے خلاف جنگ لڑنے والوں،





اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان اور، دہشت گرد کا نام دینے، انکا قتال کرنے، انکو امریکہ کے حوالے کرنے، انکو پنجروں میں بند کرنے، معاشی اور معاشرتی قتال کرنیوالے مجرموں نے پاکستان کا امن تباہ کر کے رکھ دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈر اور اسکے فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ، امریکہ، اسرائیل، ہندوستان اور دوسرے اتحادی ممالک نے مل کر جدید اسلحہ سے افغانستان کو خاکستر اور پاکستان کو خانہ جنگی کی چتا میں جھونک دیا۔ امریکی ورلڈ آرڈر کی روشنی میں پاکستان میں اسلام کا نام لینے اور اسلامی جمہوریت کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان دہشت گرد کا نام دیکر انکا قتال جاری کر دیا۔

نمبر۱۲۔ نو سال تک ملک دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، مسلم لیگ ق کے چوہدری برادران، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید، اسکا امپورٹیڈ وزیر اعظم شوکت عزیز مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ملک وملت پر قابض رہا۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے خلاف مارشل لا کی گن پوائنٹ پر فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے کفر کا دستور حیات پاکستان کی مسلم امہ پر مسلط کر دیا۔ اس کے تحت اپنے ہی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو چاروں صوبائی، وفاقی اسمبلیوں اور سینٹ کے حکومتی ایوانوں پر بطور ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر، سپیکر، سفیر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدوں، اور اپنی ہی اولادوں پر مشتمل ۵۱ فیصد مستورات بہو، بیٹیوں، بہنوں، ماؤں، بیویوں کو فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے حکومتی اداروں پر لا بٹھایا۔ پہلے ہی ۴۹ فیصد جاگیردار، سرمایادار ٹولہ ملک کے حکومتی ایوانوں، انکی اولادوں پر مشتمل حکومتی اداروں پر مسلط تھا۔ اب ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر انہوں نے اپنی ہی مستورات کو حکومتی ٹولہ میں شامل کر کے حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر قبضہ کر لیا۔ ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی اخراجات کا بجٹ نصف سے بھی دو فیصد زیادہ بتدریج بڑھانا شروع کر دیا۔ ایک طرف تو ۵۱ فیصد کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں انکی حکومتی آفادیت سے محروم کر دیا، دوسری طرف انکے شاہی اضافی اخراجات برداشت کرنے کا پابند بنا دیا گیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اہل وطن مسلم امہ انکے غیر اسلامی مغربی کلچر، انکا ملکی وسائل ذرائع آمدن تجارت، ملکی خزانہ پر یک طرفہ قبضہ اور اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے ذریعے اسلامی تہذیب کے تقدس، ماں بہن بیٹی، بیوی کی عزت وحرمت، عصمت وتقدس کو فحاشی بے حیائی، بدکاری زنا کاری کی چتا میں جھونک دیا۔

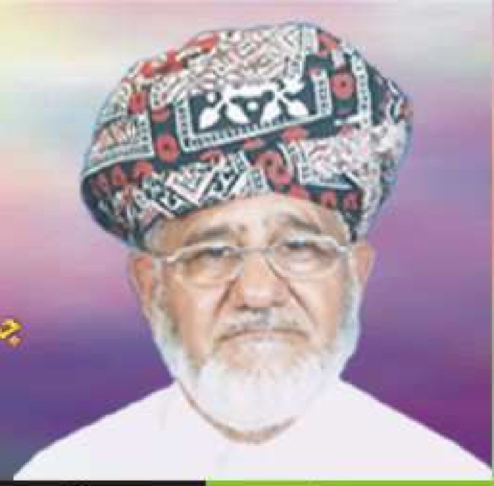
نمبر۱۳۔پاکستان کے ۲۲ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔فوجی ڈکٹیٹر کو ملک چھوڑنا پڑا۔اب بھی ملک میں اسکے خلاف مختلف بغاوت غداری کے کیس چل رہے ہیں۔کمال یہ ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ملکی آئین توڑنے والے ہم نوالہ ہم پیالہ، امریکہ نواز ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے والے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز اسکی باقیات، اسکا فوجی سیاسی مجرم اور رہزن حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی مسلم لیگ اور اپوزیشن سیاسی پارٹیاں اسی طرح ملکی ایوانوں اور اداروں پر دندنا رہی ہیں۔جنہوں نے اپنی حکومتی اجارہ داری مسلط رکھنے کیلئے ملک کے تمام قوانین مفلوج بنا رکھے ہیں۔پاکستان میں ملکی آئین توڑنے والا ملکی غدار اور امریکہ کے ساتھ خفیہ معاہدے کرنے والا ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے جاری کردہ آرڈیننس ۵۱ فیصد حقوق نسواں اور این آر او جیسے باطل، غاصب، عدل کش، اسلام دشمن کالے نافذ کردہ استحصالی قوانین جنکے تحت فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوان اور انکی اولادوں کو فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی ادارے سپرد کردیئے گئے۔قرآن حکیم اسکے آئین، نظریات، تعلیمات اور دستور حیات، چادر اور چاردیواری کے نظام حیات جس سے مسلم امہ اور انکی نسلوں کی مستورات کی شرم وحیا، عزت وحرمت، انکے پاکیزہ ماحول کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اسکے دستور حیات کو نعوذ باللہ ناقص، کم تر، ناقابل استعمال قرار دے کر مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تخلیق کردہ نظریات، تعلیمات، دستور حیات کی روشنی میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت جیسا باطل قانون نافذ کر کے پاکستان میں بسنے والی مسلم امہ، انکی نسلوں کے اسلامی معاشرہ کو مغربی کلچر کا ایندھن اور پاکستان کو کفر نگر یعنی ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر رکھ دیا ہے۔

مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کا دوسرا باطل، غاصب، قانون جسکو قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات، دستور حیات اور عدل و انصاف کے نظام عدل کو نا عوذ باللہ ناقص، کم تر، نا قابل استعمال قرار دے کر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں، انکے سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید اور انکے دوسرے اتحادی سیاسی جماعتوں نے مل کر این آر او کا کالا قانون نافذ کر دیا۔ جسکے تحت تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے رہزنوں، لٹیروں، ملکی آئین توڑنے والوں، ملکی دشمن، ملکی غداروں، مارشل لا کی گن پوائنٹ پر پاکستان پر قبضہ کرنے والے دہشت گردوں، ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ اور طبقاتی نظام حکومت کے ذریعے پاکستان اور اس میں بسنے والی سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قیدی، غلام۔ محکوم بنانے والے دہشت گردوں کے تمام سرے محلوں، تمام ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں اور تمام قتال کے کیس ملکی معاشی معاشرتی قاتلوں کو از خود معاف کر دیئے۔ انکی تمام ملکیتوں کو جائز قرار دے دیا گیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، عدل کش، طبقاتی، استحصالی مخلوط نظام حکومت، نظام الیکشن پر انکا قبضہ جائز اور بحال رکھا۔ سولہ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو قیدی غلام محکوم اور ملکی وراثتوں ملکیتوں، ملکی ایوانوں ملکی اداروں اور نظام حکومت سے محروم کر دیا گیا۔ پاکستان کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ فوجی شاہی افسر شاہی منصف شاہی کے طالبان، دہشت گردوں، غاصبوں، قاتلوں، مجرموں کو ایک بار پھر پاکستان اور اسکی ۲۲ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انکے حوالے کر دیا گیا۔

نمبر ۱۴۔ پاکستان کی ۲۲ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کی اسلامائیزیشن کی تحریک کو ختم کرنے انکی آواز دبانے کیلئے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرمانہ احکام کے مطابق فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا شاہی طبقہ اپنے ماتحت پولیس، رینجر، فوجی کی سپاہ کے ذریعے دہشت گردی کے نام پر ملکی سطح پر معصوم بیگناہ افراد کا قتال کرتے آ رہے ہیں۔ عدلیہ کا مجرم ادارہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تمام مجرمانہ قوانین، انکے ہر قسم کے جرائم کو جائز قرار دیتا اور تحفظ فراہم کرتا آ رہا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

انکے خلاف آواز اٹھانے اور احتجاج کرنیوالوں کا قتال جاری ہے۔ پاکستان میں عوامی استحصال اور عدل کشی کا طوفان پروان چڑھتا جا رہا ہے۔ اسلامی جذبہ سے سرشار مسلم امہ، انکی نسلوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ این آر او کے مجرموں کی حکومتی رٹ قبول کرلیں۔ اسکے علاوہ پاکستان میں مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قرآن حکیم کے آئین ،نظریات ،تعلیمات ،دستور حیات کے خلاف مذہب کش ،عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا پاس کردہ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے نظام حکومت انکے مجرم مخلوط فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ،انکے طبقاتی مراعات یافتہ فوج شاہی ،افسر شاہی ،منصف شاہی کے جلادوں اور حکومتی ٹولہ کے اجارہ داروں کے مجرموں کی حکومت رٹ کو نافذ کرنے کیلئے اہل وطن عوام پر ہر قسم کا ظلم ،ہر قسم کا قتال جاری کیئے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستانی مسلم امہ کے فرزندان ،امریکہ اسکے اتحادیوں کا افغانستان کے غیر ترقی یافتہ ملک کی مسلم عوام پر بغیر کسی جواز کے جدید اسلحہ سے حملے کرنے ،انکے معصوم عوام کے قتال کے خلاف تھے۔ جبکہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے امریکہ اسکے اتحادی ممالک کی افواج کو پاکستان کی سرزمین مہیا کر رکھی تھی۔ پاکستان کو امریکہ کی چھاؤنی بنا دیا ،اسرائیل کی مساد ،انڈیا کی را ،امریکہ کی سی آئی اے ، بلیک واٹر جیسی خفیہ فوجی ایجنسیوں نے پاکستان میں خیمے گاڑ لئے۔ انہوں نے پاکستان میں اسلامی تنظیموں یعنی طالبان کے خلاف ایسی تنظیمیں تیار کیں ،مال و دولت اور جدید اسلحہ مہیا کیا ،اسکی ٹریننگ دی۔ جنہوں نے ملک میں جدید اسلحہ سے خانہ جنگی کی چتا جلا کر رکھ دی۔ پاکستان کی عوام کا قتال جاری کر دیا۔ اس دہشت گردی کی آڑ میں اسلامائزیشن کی تحریک کے طالبان کو رسوائے زمانہ کیا۔ مجرم حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنی حکومتی رٹ نافذ کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ پاکستان میں خانہ جنگی کی وجوہات جاننے کیلئے اہل وطن کو کوئی ابہام نہیں ہے!۔ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے ورکروں کو اکٹھے بیٹھ کر سوچنا ہوگا ،تمام کسانوں ،مزدوروں ،محنت کشوں اور عوام الناس پر مشتمل افواج پاکستان ،رینجر ،پولیس کی سپاہ کو بھی غور کرنا ہوگا۔ تمام ذرائع ابلاغ کے ورکروں ،دانشوروں ،تجزیہ نگاروں کا طیب فریضہ ہے کہ وہ بھی حقائق کو پرکھیں ،اسکا حل حقائق کی روشنی میں تلاش کریں۔

ملک کے چار فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں، انکی باقیات اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے کم و بیش ۲۵ سو سینٹروں، ایم این اے، ایم پی اے، مشیروں، وزیروں سپیکروں گورنروں وزرائے اعلیٰ، سفیروں، وزیراعظم، صدر پاکستان۔ فوجی سیاسی حکومتی باطل ٹولہ پاکستان کی کیسی ناپاک روحیں ہیں جو پاکستان میں قرآن حکیم کا آئین منشور نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، اسوہ حسنہ، حسن خلق، امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے کفر کے مختلف سیاسی رہنماؤں کے تیار کیئے ہوئے آئینوں منشوروں نظریات، ان پر مشتمل طبقاتی مخلوط تعلیمات، تعلیمی نصابوں، برٹش لا امریکن لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کے باطل غاصب استحصالی مذہب کش قوانین وضوابط کے کفر کی روشنی میں اعتدال و مساوات کو کچلنا، طبقاتی نظام حکومت مسلط کرنا عدل و انصاف کو عدل کشی کی چتا میں خاکستر کرنا ملک کو دولخت کرنا، ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو انڈیا کا قیدی بنانا، اسلامی افواج کی تاریخی حرمت کو شرمندگی اور ندامت کی چتا میں جھونکنا انہی بد بخت، بدنصیب فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈرز اور انکے سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کی سیاہ کاریوں کی داستاں ہے۔

نمبر ۱۳۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر اور اسکا امپورٹیڈ وزیراعظم شوکت عزیز مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ہر قسم کا معاشی معاشرتی قتال اور ہر قسم کے معاشی معاشرتی جرائم کو قانون بناتا، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ہر استحصالی قانون کو آرڈیننس کے ذریعے نافذ کرتا، اسمبلی ممبران سے پاس کراتا اور ملکی سطح پر نافذ العمل کرتا رہا۔ ستر فیصد کسانوں کی ہر قسم کی پیداوار گندم چینی، چاول ہر قسم کے پھل، ہر قسم کے میوہ جات، اعلیٰ قسم کی کپاس، ہر قسم کا گوشت ہر قسم کے جانور، ہر قسم کی کھالیں، ہر قسم کا خام مال کسانوں سے اونے پونے داموں خرید کر بیرون ممالک بھیجتے آرہے ہیں۔ اسی طرح ۲۹ فیصد مزدوروں محنت کشوں ہنرمندوں کی رات دن کی محنت و مشقت سے تیار کی ہوئی ملیں فیکٹریاں کارخانے، ان سے تیار کیا ہوا مال و اسباب، ہر قسم کی مصنوعات بیرون ممالک بھیج کر زرمبادلہ وافر مقدار میں کماتے آرہے ہیں۔ ملک کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت، زرمبادلہ ملکی خزانہ ستر فیصد کسانوں۔ ۲۹ فیصد محنت کشوں کی ملکیت ہے۔





لیکن مارشل لا کا ایک امپورٹیڈ وزیر اعظم شوکت عزیز، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے مل کر اربوں کی رشوت، کرپشن کمیشن کی خاطر ۷ سال کے ادھار پر بیرون ممالک سے اعلیٰ بڑی قیمتی گاڑیوں کے خریداری کے احکام جاری کر کے پاکستان کے ۷۰ فیصد کسانوں ۲۹ فیصد مزدوروں محنت کشوں کو انکی بنیادی ضروریات حیات، ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ملکی ملکیتوں اور ملکی خزانہ سے محروم کر کے انکو غربت، تنگ دستی، بھوک ننگ سے دو چار کر کے انکو اپاہج بنا گیا۔ بلیکیوں، رشوت خوروں، کمیشن خوروں، بھتہ خوروں، تاوان برائے اغوا، زمین مافیہ کے دہشت گردوں کو قیمتی گاڑیوں کی خرید و فروخت اور ملکی زرمبادلہ کو خاکستر کرنے کا راستہ دکھا گیا۔ عیاش ٹولہ کیلئے ہر قسم کی کرپشن کے دروازے کھول گیا۔ اگر ان گاڑیوں کی قیمت ادھار کی بجائے یک مشت ادا کر دی جاتی تو ملک اسی وقت کنگال اور دیوالیہ ہو جاتا۔ ہر روز قیمتی گاڑیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اربوں ڈالرز کا پٹرول، گیس، ڈیزل کا دھواں ہر روز بنتا اور ملکی خزانہ ہر روز خاکستر ہوتا جا رہا ہے۔ آج بھی بڑی گاڑیوں کی خریداری کا قانون جاری اور انکی کمیشنیں بھی جاری ہیں۔ پاکستان ان جرائم سے بھرا پڑا ہے۔ پاکستان میں چار فوجی ڈکٹیٹروں انکے چند کور کمانڈروں انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات نے ملک میں ات مچا رکھی ہے۔ پاکستان کے کسان، مزدور، محنت کش ہنر مند اور ۲۲ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کو بروئے کار لا کر بھوک، ننگ، تنگدستی، بیماری، بیروزگاری، تعلیم سے محرومی مہنگائی کی چتا میں جھونک رکھا ہے۔ نو سال تک پاکستان کی ۱۸ کروڑ عوام کو قیدی، غلام، محکوم بنائے رکھا پاکستان کو بدترین جیل کی شکل دے رکھی۔ عدل کو پاکستان میں عدل کشی کی چتا میں جھونک رکھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے سیاسی حکومتی دہشت گردوں، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید، اتحادی سیاسی جماعتوں کے وحشی ٹولہ نے پاکستان میں ات مچا رکھی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۱۴۔ ایک طرف تو ۱۸ کروڑ مسلم امہ، اسکی نسلوں کے فرزندان کو پانی، گیس، بجلی کے بل تنگ دستی کی وجہ سے ادا نہ کر سکنے کی بنا پر بیس پچیس روپے کا جرمانہ، نہ واپڈا کا کوئی افسر نہ انتظامیہ، عدلیہ کا کوئی سربراہ، نہ وزیر اعظم نہ صدر مملکت اسکو معاف کر سکتا ہے دوسری طرف پاکستان کے تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے شاہی طبقہ نے ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن تجارت ملوں، فیکٹریوں کارخانوں، ملکی خزانہ، آئی ایم ایف کے قرضوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ سب سرے محل انکے، سب اندرون ،بیرون ممالک تجارتی ادارے انکے، شاہی محلوں، انکے سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے ڈالروں کے تمام کیس، تمام انسانی قتال کے کیس ،تمام قرضوں کے کیس، رشوت کمیشن کرپشن کے کیس، ملکی اور غیر ملکی قرضے لوٹنے کے کیس، آئی ایم ایف کے قرضے ہضم کرنے کے کیس، زمین مافیہ کے کیس، بھتے سے اکٹھی کی ہوئی دولت کے کیس، منی لانڈرنگ کے کیس، تمام بھیانک گھناؤنے جرائم، ملکی آئین توڑنے کے کیس این آر او کے کالے قانون سے ایک غلط حرف کی طرح مٹا دیئے گئے۔ عدلیہ خاموش تماشائی اپنے، انکے اور انکے جرائم کے تحفظ کے لئے ہر وقت چوکس و چوبند رہتی ہے۔ امرا، شرفا، جاگیردار سرمایا دار پاکستان میں قرآن حکیم کے منافی عدل کش عدلیہ کی سرپرستی میں تعیش کی زندگی گذارتے ہیں۔

نمبر ۱۵۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں کا ملکی آئین توڑنے کا کیس، اس ملکی غدار، ملک دشمن فوجی ٹولہ کے ساتھ ملکی غدار، ملک دشمن، ابن الوقت مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم عوامی مسلم لیگ، اسکے اتحادی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ۹ سال تک مارشل لا کی حکومت کو جائز قرار دینے والی مجرم عدلیہ اور ملک بھر کے مجرموں کے تمام قتال، لوٹ مار، اندرون بیرون ممالک ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں تجارتی اداروں کے کیسوں کو ایک این آر او کا آرڈیننس پاس کیا، تمام کیس معاف کر ڈالے اسکے بعد سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرم اسمبلی ممبران نے کثرت رائے سے اس قانون کو پاس کیا اور ملک پر نافذ العمل کر دیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تمام رہزنوں تمام معاشی معاشرتی دہشت گردوں اور قاتلوں، ملک دولخت کرنے والے مجرموں، قرآن حکیم کے آئین کے خلاف برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا کا رائج الوقت طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی نظام حکومت، مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت طبقاتی معاشی تقسیم سے براہمن وشودر کا استحصالی نظام اسی مجرم عدلیہ نے ریگولر کر رکھا ہے۔ سودی معاشی نظام، چار فوجی ڈکٹیٹروں اور انکے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مجرم باقیات نے پاکستان کی ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں پر حکومتی اجارہ داری، ملکی وسائل ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قبضہ، ۴۹ فیصد مردوں اور ۵۱ فیصد مستورات کا حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر قبضہ، ملک انکی ملکیت، وراثت، پاکستان انکی جیل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے اداروں کی افواج ۱۸ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو قیدی غلام محکوم، بنانے، طالبان اور دہشت گردوں کا نام دینے، عوام الناس کا قتال کرنے ملک دشمن، ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غداروں کے کفر کی حکومتی رٹ کو مسلط رکھنے والے مجرموں کی پہچان کرنا، اس طبقاتی استحصالی نظام کفر کو تہہ و بالا کرنا، چار فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں، انکی باقیات سے نو لاکھ فوجی سپاہ کو رہائی دلانا، انکے چھ سات ہزار مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے جاگیردار، سرمایا دار ملکی غدار حکومتی ٹولہ سے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انکی قید سے نجات دلانا، ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا اہل وطن کا فرض بنتا ہے۔ عوام کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ دہشت گرد کون ہیں۔

نمبر ۱۶۔ قرآن حکیم کا آئین نظریات، تعلیمات، دستور حیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو کچلنے والے چار فوجی ڈکٹیٹر اور انکا جاگیردار، سرمایا دار سیاسی حکومتی ٹولہ، مارشل لا اور الیکشن انکا ذریعہ اقتدار ہے۔ جن سے اسمبلی ممبران کا حکومتی ٹولہ تیار ہوتا ہے۔ انکے تیار کیے ہوئے استحصالی قوانین انکی تخلیق ہوتے ہیں۔ جنکی قرآن حکیم کے آہین، قوانین پر سرکاری بالادستی قائم ہوتی ہے۔

انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے جلادوں کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اسی ملک دشمن عوام دشمن، دین دشمن پالیسیوں کو راج کرتا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین کے باغی ،ملکی غدار، عوام دشمن، ملک دشمن پالیسیوں کو نافذ العمل کرنے والے طالبان، انسانی قتال کرنے والے دہشت گرد، ان مجرموں کے استحصالی ظلم و جبر کے خلاف آواز اور احتجاج کرنے والے ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں انکی مجرم اور دہشت گرد بن چکی ہیں۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں قرآن حکیم کے نظریات ،تعلیمات، اعتدال و مساوات، عدل وانصاف پر مشتمل نظام مملکت کے نفاذ کی بات کرنے والے ملکی باغی، انکی کفر کے نظام حکومت کی حکومتی رٹ کے خلاف آواز اٹھانے والے طالبان، دہشت گرد اور واجب القتل بن چکے ہیں۔

نمبر ۱۷۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے پسندیدہ ذرائع ابلاغ کے ٹی وی اینکرز ہوں یا اخبارات کے نمائندے ہوں۔ ٹی وی کے تجزیہ نگار ہوں یا اخبارات کے ایڈی ٹوریل لکھنے والے لکھاری یا ٹی وی یا اخبارات کے دانشور ہوں یا منجھے ہوئے سکالر ہوں۔ پاکستان میڈیا کے یہ ایسے مقید مبلغ ہیں جن کو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی حکومتی بالادستی کی وجہ سے انکے احکام کی پابندی کرنی ہوتی ہے اور ذرائع ابلاغ اور ٹی وی کے تمام چینلوں پر فوجی ڈکٹیٹر کا یکطرفہ قبضہ ہوتا ہے۔ جو جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنانے اور حق کو تلف کرنے کے جادوگر ہوتے ہیں۔ وہ ملکی آئین توڑنے والے غداروں، ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے والے ملک دشمنوں، ملک لوٹنے والے رہزنوں اور ستر فیصد کسانوں اِنتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کو ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ سے محروم کرنے والے مجرموں، پاکستان میں انارکی اور خانہ جنگی پھیلانے والے امریکہ نواز دہشت گردوں کو حکمران اور فرزندان اسلام کو جو قرآن حکیم، اسکے آئین ،نظریات تعلیمات، تعلیمی نصاب، دینی ادارے، اسوہ حسنہ، حسن خلق، ارشادات نبی کریم ﷺ، چادر اور چار دیواری کے تحفظ کی بات کرتے ہیں۔ اپنی بنیادی ضروریات حیات کے حصول کی بات کرتے ہیں۔ جو دین محمدی ﷺ کے نفاذ، اسکے اعتدال و مساوات اور نظام عدل کی بات کرتے ہیں۔

جو مغربی جمہوریت کے ۱۸ اسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، انکے تخلیق کردہ ۱۸ امنشوروں، انکے ۱۸ سیاسی فرقوں، انکے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایا دار ٹولہ کا طبقاتی نظام حکومت، طبقاتی نظام الیکشن، طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی پر یک طرفہ قبضہ اور اجارہ داری مسلط کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں اور قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے خلاف ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر قبضہ کرنے، ایک رہزن کی طرح ملکی وسائل ملکی خزانہ پر اجارہ داری، ملک پر اپنی مستورات کی حکومت نافذ کرنے قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے خلاف متضاد مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مخلوط، طبقاتی نظام حکومت پاکستان پر مسلط کرنے والوں کا خاتمہ کرنا اہل وطن کا دینی فریضہ ہے۔

لیکن ۱۸ اکروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور قرآن حکیم کے آئین کے خلاف کھلی جنگ کے دوزخ میں دھکیل دینے کا ظلم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے جاری کر رکھا ہے۔ اس ظلم کیخلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان دشت گرد بناتے، جھوٹے کیسوں سے جیلیں بھرتے انکا قتال کرتے، پھانسی کے پھندے پر لٹکاتے، اپنی غیر قرآنی حکومتی رٹ قائم رکھنے کیلئے عوام الناس کا اجتماعی قتال کرتے آرہے ہیں۔

نمبر ۱۸: فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ملکی آئین توڑنے والے غداروں، ملک وملت کے خلاف امریکہ کے ساتھ خفیہ معاہدوں پر دستخط کرنے والے ملک دشمنوں، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر مسلط کرنے والے معاشی معاشرتی رہزنوں اور مخلوط نظام حکومت کو تحفظ فراہم کرنے والے ٹی وی اور اخباری سکالروں۔ چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار خاندانوں پر مشتمل مرد وزن کے حکومتی ٹولہ کو ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں اور ملک وملت کے خزانے پر قبضہ کروانے والے ٹی وی، اخباری نمائندگان کے بدروح سکالرز کا گھناؤنا استحصالی کردار اور ٹی وی مبلغوں کی ٹی وی پر انکی اجارہ داری پاکستان کی تباہی کا باعث بن چکا ہے۔

نمبر ۱۹۔ یہ کیسا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ہے کہ وہ جانتے ہوئے بھی کہ حکومت اور حکومتی ایوانوں، اسمبلیوں، الیکشنوں اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔ ملکی وسائل ذرائع آمدن تجارت ملوں فیکٹریوں، کارخانوں، ملکی وراثتوں پر انکا قبضہ ہے۔ ملکی خزانہ انکی پاکٹ منی ہے۔ اہل وطن ۱۸ کروڑ عوام چار فوجی ڈکٹیٹروں چھ سات ہزار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کے قیدی، غلام اور محکوم ہیں۔ پاکستان انکے لئے ایک جیل بن چکا ہے۔ کیا کوئی اہل وطن اس حقیقت کو جھٹلا سکتا ہے کہ چار فوجی ڈکٹیٹروں اور انکی باقیات نے نو لاکھ سپاہ اور چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ نے ۱۸ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے یزیدی نظام حکومت کا غلام، قیدی، محکوم بنا رکھا ہے۔ پاکستان پر انکی اجارہ داری ملکی وسائل، ملکی خزانہ انکی ملکیت بن چکا ہے۔

نمبر ۲۰۔ کیا قرآن حکیم کا آئین توڑنے والے چار فوجی ڈکٹیٹر، انکے چند کور کمانڈر اور انکی باقیات ملکی غدار ہیں یا ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں ملکی غدار ہیں۔

کیا ۲۲ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں اسلام دشمن ملکی دہشت گرد ہیں یا چار فوجی ڈکٹیٹر، یا انکا جاگیردار، سرمایادار سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ یا انکی باقیات مذہب کش مغربی جمہوریت کے یزیدی نظام حکومت کے حاکم ہی اصل طالبان اور دہشت گرد ہیں۔

کیا فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے ذریعے مشرقی پاکستان کے مسلم امہ کے فرزندان کے حقوق غصب کئے تھے یا مغربی پاکستان کے بے بس فرزندان نے یہ ظلم جاری کر رکھا تھا۔ یا فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان، اسکے سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی نے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں معاشی معاشرتی عدل ختم کر کے ظلم وقتال، عبرتناک استحصال اور عدل کشی کا غدر مچا رکھا تھا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۲۱۔ ہندوستان میں بسنے والی مسلم امہ نے پاکستان کس لئے بنایا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر تاکہ وہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ کفر کے برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کے نظام حکومت کے کفر اور ہندو ازم کے براہمن وشودر کے طبقاتی استحصالی نظام حکومت، سودی معاشی نظام اسکے باطل، غاصب ٹیکس کلچر سے اکٹھا کیا ہوا ملکی خزانہ اور اس پر انکی اجارہ داری سے نجات حاصل کرسکیں گے۔ قرآن حکیم کے آئین کی روشنی میں، اسکے نظریات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور اسلامی نظام مملکت کا نفاذ قائم کرنا تھا۔ قرآن حکیم کے آئین کی سرکاری سرفرازی قائم کرکے اسلامی اقدار اسلامی معاشرہ، اسلامی کردار و تشخص کو تیار کرنا تھا۔ یہ کون ہیں جو اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں حائل ہیں۔

نمبر ۲۲۔ غور سے سن لو! اس بات کو سمجھنے میں کسی ارسطو کی ضرورت نہیں۔ اسلامی نظام مملکت کو چلانے کیلئے اسلامی جمہوریت کا سلیکشن کا نظام یونین کونسل کی سطح پر رائج کرنا ہوتا ہے۔ جس میں مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے نظام الیکشن کی طرح کسی فوجی ڈکٹیٹر، اسکے جاگیردار، سرمایا دار فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ کے چھ سات ہزار معاشی معاشرتی دہشت گردوں کی اجارہ داری مسلط نہیں ہوتی۔ نہ انکی اولادوں پر مشتمل انگلش میڈیم مخلوط طبقاتی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے مغربی کلچر کے سکالروں کا فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکی طالبان اور دہشت گردوں کی شاہی افواج کا مسلم امہ اور انکی نسلوں پر سرکاری بالادستی کا جاری رکھنا ممکن ہوتا ہے۔ نہ الیکشنوں کیلئے سیکورٹی جمع کروانی پڑتی ہے نہ گواہوں کی تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ نہ کوئی سیاسی جماعت ہوتی ہے نہ ہی کوئی قرآن حکیم کے متضاد کوئی سیاسی منشور ہوتا ہے، نہ ملت اسلامیہ مختلف منشوروں کے سیاسی فرقوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ نہ ملت کی جمعیت سیاسی فرقوں میں بکھرتی ہے۔ نہ ہی کوئی سیاسی امیدوار ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کو الیکشنوں کے اخراجات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امیری اور غریبی اسلامی نظام سلیکشن کے ممبران میں اثر انداز نہیں ہوتی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اسلامی معاشرہ میں نظام مملکت کے ممبران کا چناؤ یونین کونسل کی سطح پر کیا جاتا ہے، جہاں کم وبیش تمام اہل علاقہ کے عوام ایک دوسرے کے کردار و تشخص سے آشنا ہوتے ہیں ۔ یہ اہل علاقہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایسے افراد کا چناؤ کریں جو امین بھی ہوں اور اعلیٰ اخلاق کے وارث بھی ہوں۔ ادب انسانیت خدمت انسانیت کے خوگر بھی ہوں۔ سادگی وشرافت کے پیکر بھی ہوں قلیل ضروریات اور سادہ زندگی کے پجاری بھی ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین اعلیٰ صفات کے مالک بھی ہوں۔ ذمہ داری نبھانے کیلئے اعلیٰ اہلیت اعلیٰ اوصاف انکے کردار کا نمایاں حصہ بھی ہو۔ اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت آسان، عام فہم، سادہ سلیس اور بغیر کسی اخراجات، بغیر مین پاور، بغیر مادی قوت، بغیر دھاندلی، بغیر ذرائع ابلاغ کی جھوٹی تشہیر، ہر قسم کی مادی دہشت گردوں کی اجارہ داری سے آزاد، انسانی تخلیق کردہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے کفر سے پاک نظام مملکت قائم ہوتا ہے۔ ملک کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں، اندرونی بیرونی قرضوں آئی ایم ایف کے قرضوں، ملکی مال ومتاع، ملکی خزانہ پر چار فوجی ڈکٹیٹروں یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات یا انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے بے رحم معاشی معاشرتی دہشت گرد درندوں اور عوام الناس پر اجارہ داری مسلط کرنے والوں کی حکمرانی ہوتی ہے۔ اسلامی جمہوریت میں عدل کو قائم رکھنے کیلئے ہر شر کو سختی سے ختم کرنا اور ایسے اشخاص کو کیفر کردار تک پہنچانا ایک عبادت کا حصہ ہوتا ہے۔

نمبر ۲۳۔ پاکستان کے حصول کی خاطر چھ سات لاکھ بچے بوڑھوں جوانوں، مرد وزن کا قتال کس لئے کروایا گیا تھا۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کیلئے یا چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکے فوجی سیاسی مذہب کش عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل، غاصب نظام حکومت کے کفر کیلئے یا انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی منصف شاہی یا انکی باقیات کیلئے یہ قربانیاں دی گئی تھیں یا اہل وطن مسلم امہ انکی نسلوں کو ملکی وراثتوں ملکیتوں اور ضروریات حیات سے محروم کرنے، انکو خودسوزیاں، خودکشیاں کرنے کے لئے یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا انکی باقیات کی پاکستان پر حکومتی اجارہ داری مسلط کرنے کیلئے یہ پاک خطہ حاصل کیا تھا یا قرآن حکیم اسکے آئین، نظریات، تعلیمات کی سرکاری سرفرازی قائم کرنے کیلئے پاکستان بنایا گیا تھا۔

نمبر ۲۴۔ ہندوستان سے مسلم امہ نے ہجرت کر کے، ہجرت کی دلسوز اذیتیں برداشت کیں۔ دوران ہجرت بچے بوڑھوں، نوجوانوں، ماؤں، بہنوں بیٹیوں کے قتال کے دکھ برداشت کیئے۔ بھوک ننگ سے دوچار ہوئے، سفر کی طویل اذیتیں برداشت کیں۔ بیماریوں اور اموات سے گذرے۔ انکے علاوہ پانچ چھ لاکھ ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو ہندوؤں، سکھوں کے غنڈوں کے یرغمال بنانے کے صدمات۔ انکی عزتوں، عصمتوں کے لٹنے کے بھیانک واقعات۔ انکو قیدی، غلام، بے بس بنانے، انکے بطنوں سے ہندو سکھوں کی زبردستی اولادیں پیدا کرنے کی روح سوز سسکیاں آج بھی دل و دماغ اور آنکھوں کے سامنے عبرتناک منظر پیش کر رہی ہیں۔ انکی عصمتوں کے لٹنے کے زخم اور اذیتیں آج بھی روح سوز سسکیاں لے رہے ہیں۔ وہ تمام واقعات سراپا سوال بنے کھڑے ہیں۔ کیا یہ سب قربانیاں پاکستان کے حصول اور قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر مشتمل اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی سرفرازی کیلیئے دیں تھیں یا چار ملکی آئین توڑنے والے فوجی ڈکٹیٹروں انکے جاگیردار، سرمایادار ملک دشمن، ملکی غدار ٹولہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے مغربی دانشوروں کے تخلیق کردہ برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروڈینس کی سرکاری بالادستی مسلط کرنے کیلیئے یہ ارض پاکستان حاصل کیا تھا۔

نمبر ۲۵۔ پہلے فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے مشرقی پاکستان کے عوام کے بنیادی حقوق سلب کیئے۔ مشرقی پاکستان ایک بڑا صوبہ تھا۔ نہ انکو حکومتی ایوانوں میں مناسب نمائندگی دی گئی اور نہ ہی انکو مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی کے سرکاری اداروں میں مناسب ریشو کے مطابق سرکاری عہدے مہیا کیئے گئے۔ نہ مشرقی پاکستان میں ملیں، فیکٹریاں، کارخانے لگائے گئے نہ ہی اعلیٰ تجارتی ادارے قائم کیئے گئے، نہ کوئی روزگار کے ذرائع مہیا کیئے گئے۔ بیروزگاری، تنگ دستی وہاں کی عوام کا مقدر بنا دیا گیا۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف اور اسلامی اقدار کا فقدان پیدا کر دیا گیا۔ معاشی اعتدال نایاب بنا دیا گیا۔ یہ وجوہات تھیں کہ وہاں کے عوام کے دلوں میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف بد دلی اور نفرت پروان چڑھتی رہی۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مشرقی پاکستان کی عوام کو احساس کمتری اور احساس زیاں کی اذیتوں کا شکار کرتا گیا۔ عوام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے مجرمانہ رویہ سے تنگ آ گئی۔ مغربی پاکستان میں بھی ایسے حالات پروان چڑھتے رہے۔



باباجی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نمبر ۲۶۔ مغربی پاکستان میں مسٹر بھٹو نے روٹی کپڑا مکان مہیا کرنے کا فارمولا عوام کو دیا۔ دوسری طرف مجیب الرحمان عوامی لیگ کے رہنما نے عوام کو فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان اور اسکے جاگیردار سرمایا دار ٹولہ پر مشتمل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ فوج شاہی افسر شاہی، منصف شاہی کے مراعات یافتہ استحصالی شاہی طبقہ کی ملک پر اجارہ داری سے رہائی کی نوید دی۔ دونوں لیڈران نے مغربی ہشرقی پاکستان کے عوام کے دلوں کو موہ لیا۔ عوام سڑکوں پر نکل آئے۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے مجبور ہو کر اور اپنی جان بچانے کیلیے حکومتی ایوان یک دوسرے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان کے حوالے کر دیا۔ اب پاکستان پر دوسرا فوجی ڈکٹیٹر ملک پر مسلط ہو گیا۔ اس نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے اجارہ دار جاگیردار، سرمایا دار سیاسی ٹولہ کے الیکشن کروائے۔ مغربی پاکستان میں مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی دوسری طرف مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کے مجیب الرحمان نے نمائیاں کامیابی حاصل کی۔ حکومت بنانا مجیب الرحمان کا حق تھا۔ لیکن فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان ایک شرابی زانی کلبوں کی زندگی کا رسیا تھا اور مسٹر بھٹو بھی اسی قماش کا انسان تھا۔ آپس کی باہمی مشاورت سے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور مسٹر بھٹو نے مسٹر مجیب الرحمان کو حکومت بنانے نہ دی۔ اسکے ردعمل میں مشرقی پاکستان میں احتجاج، خانہ جنگی کی شکل اختیار کر گیا۔ مسٹر بھٹو پہلے ہی نعرہ لگا چکا تھا، ادھر تم ادھر ہم اور اپنے ارکان اسمبلی کو وارننگ دے چکا تھا کہ اگر کوئی ممبر مصالحت کیلیے مشرقی پاکستان گیا۔ اسکی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ اس طرح ان مجرموں نے ملک دولخت کر دیا۔

نمبر ۲۷۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان نے مشرقی پاکستان میں اس خانہ جنگی کو روکنے کیلیے فوجی ایکشن لیا۔ ہندوستان نے مداخلت کی اور اپنی فوجیں مشرقی پاکستان میں داخل کر دیں۔ معاملہ یو این او تک پہنچا۔ تاشقند میں یو این او کا اجلاس منعقد ہوا۔ پاکستان کی نمائندگی کیلیے مسٹر بھٹو کو بھیجا گیا۔ پولینڈ نے قرارداد پیش کی کہ ہندوستان مشرقی پاکستان سے اپنی افواج کو فوری طور پر واپس بلائے۔ مسٹر بھٹو نے اس قرارداد کو اسمبلی کے سامنے پھاڑ دیا۔ تین چار دن تک اسمبلی میں حاضر نہ ہوا۔

اسی دوران فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور مسٹر بھٹو کی باہمی مشاورت سے پاکستان کی ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو انڈین افواج کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان، یحیٰی خان، مسٹر بھٹو اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات اس ملی جرم کے مجرم بن کر ابھرے۔ اس دلسوز شکست کے المیہ کی وجہ معلوم کرنے کیلئے حمود الرحمان کمیشن مقرر رہوا۔ جسکی رپورٹ تیس پینتیس سال بعد شائع ہوئی۔ ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹروں اور جاگیردار سرمایا دار ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات، انکا فوج شاہی افسر شاہی منصف شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک وملت کو ایک کینسر کی طرح چمٹا رہا۔ ملک وملت کے وسائل ذرائع آمدن، مال و دولت، تجارت، تجارتی اداروں پر قابض ہوتے گئے۔ ملکی خزانہ انکی پاکٹ منی، ملک انکی ملکیت اور حکومت انکی وراثت بنا رہا۔ پاکستان ایک جیل ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں انکی قیدی غلام محکوم بے بس، طالبان اور دہشت بن کر رہ گئے۔ مسٹر بھٹو نے نئے پاکستان کی حکومت سنبھالی۔ ایک سال تک فوجی باقیات سے مل کر سول مارشل لا ملک پر مسلط رکھا۔ مسلم امہ پاکستان دولخت ہونے کے صدمے سے دوچار تھی۔ نہ اس نے ون یونٹ کو بحال کیا۔ نہ کسی فوجی ڈکٹیٹرز اور انکی باقیات کے خلاف کوئی کاروائی کی۔

نمبر ۲۸۔ اہل وطن مسلم امہ نے مسٹر بھٹو کو اس سانحہ کا مجرم سمجھا اور اسکے خلاف احتجاج اور ایجی ٹیشن جاری ہوگئی۔ حالات بد سے بدترین ہوتے گئے۔ انکو دیکھ کر فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق نے تیسرا مارشل لا لگا دیا۔ پیپلز پارٹی کے ورکروں کو کوڑے مارے سخت سزائیں دیں۔ اس نے قوم کے ساتھ وعدہ کیا کہ ۹۰ دن کے اندر الیکشن کروا کر مارشل لا اٹھا لے گا۔ لیکن اقتدار کے نشہ میں گم ہونے کی وجہ سے وہ اپنا وعدہ بھول گیا ۱۰ سال تک غیر قانونی، غیر آئینی مارشل لا کی گن پوائنٹ پر پاکستان پر قابض رہا۔ اس نے مسٹر بھٹو کے فحاشی بے حیائی بدکاری کے کلچر کو روکا۔ مسجدیں بنوائیں، لیکن مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت اور نظام حیات کے سجدے اسی طرح جاری رکھے برٹش لا انڈین لا، امریکن لا اور جیوری پروڈینس کے انسانی تخلیق کردہ منشور ونظریات کی سرکاری بالادستی قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات پر اسی طرح مسلط رکھی۔

طبقاتی نظام تعلیم ،طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی سکالر،طبقاتی مراعات یافتہ فوج شاہی ،منصف شاہی ،افسر شاہی کا شاہی طبقہ اور انکا غیر عادلانہ طرز حیات ، براہمن وشودر کا معاشی ، معاشرتی نظام حکومت جوں کا توں جاری رکھا۔غلام اسحاق خان اور ضیا الحق نے ایٹمی صلاحیت کو پروان چڑھایا۔حالات کے تقاضے کے مطابق انڈیا اور روس کی یلغار کو روکا اور پاکستان کو نشانہ عبرت نہ بننے دیا ایک عالمی طاقت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ایک عالمی سازش کے تحت اسکا جہاز تباہ کردیا گیا اسکے اقتدار کے کردار کا سین ایک عبرتناک انجام تک پہنچا۔زندگی کے کے سفر کے انجام سے بے خبر اپنے انجام کی منزل پر پہنچ گیا۔

نمبر ۲۹۔فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق کی وفات کے بعد بے نظیر بھٹو پاکستان واپس آئیں۔مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے طریقہ کار کے الیکشن ہوئے تمام جاگیردار سرمایادار ٹولہ پیپلز پارٹی میں شامل ہوگیا۔مسٹر بھٹو کے قتل کو کیش کروایا۔پیپلز پارٹی کا استحصالی ٹولہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے غاصب نظام حکومت کے الیکشنوں کا حصہ بنا اور کامیاب ہوا۔۱۸ کروڑ عوام الناس کو الیکشنوں، اسمبلیوں حکومتی ایوانوں سے محروم کرنے کا وہی باطل ، غاصب طریقہ کار جاری رکھا گیا۔قیدی، غلام ،محکوم عوام الناس کا ایک فرد بھی نہ ان الیکشنوں میں حصہ لے سکا، نہ اسمبلی ممبر بن سکا اور نہ ہی حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرسکا۔تمام راشی کرپٹ دھوکہ باز جھوٹے رہزن لٹیرے سمگلر، ملک دشمن ملکی غدار خان نواب ،سردار، جاگیردار سرمایادار ٹولہ کے ارکان اسمبلی ممبران بن گئے پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم کے ذریعے ایک بار پھر ۱۸ کروڑ مسلم امہ پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات کی اجارہ داری اور حکومتی گرفت اور مضبوط بن گئی۔سینٹ کے ایوان ،وفاقی حکومت ،چاروں صوبائی حکومتوں اور تمام اسمبلیوں کے ایوانوں پر حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کا قبضہ ہوگیا۔صدر ہاؤس پر سردار لغاری قابض ہوئے ،وزیر اعظم ہاؤس پر بے نظیر اور اسکے خاوند مسٹر زرداری نے قبضہ کرلیا۔وزیر اعظم ہاؤس کو ریس کے گھوڑوں کا اصطبل بنا دیا۔ رشوت، کرپشن، کمیشن کے کلچر کو فروغ دیا۔مسٹر زرداری نے مسٹر ٹن پرسینٹ کے نام سے شہرت پائی۔فحاشی، بیحیائی ،بدکاری کے کلچر کو فروغ بخشا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ملکی حالات دگرگوں ہوتے گئے۔ مسٹر لغاری جو صدر مملکت تھے انہوں نے ملک میں معاشی، معاشرتی قتل وغارت کو روکنے کیلئے بے نظیر بھٹو کی کرپٹ حکومت کو از خود ختم کر دیا۔ پیپلز پارٹی کی غریب عوام، مساوات اور عدل واصاف کی متلاشی بار بار جاگیردار سرمایا دار ٹولہ کے جال میں پھنستی رہی۔ حکمران ملک لوٹتے رہے اور عوام لٹتے رہے۔ مسلم امہ پر دینی، معاشی اور معاشرتی جبر اسی طرح جاری رہا۔ ذراع ابلاغ کے سکالر اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے۔

نمبر ۳۰۔ مذہب کش، عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے غاصب حکومتی ٹولہ کے پھر الیکشن ہوئے۔ نواز شریف نے اسلام کے نفاذ کے نام پر تحریک چلائی۔ مسٹر زرداری اور اسکے ساتھیوں سے لوٹا ہوا خزانہ واپس لینے اور انکو کیفر کردار تک پہنچانے کی اہل وطن مسلم امہ کو ایک پرجوش نوید دی۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین ہنظریات، تعلیمات کی روشنی میں اعتدال ومساوات، عدل و انصاف کو رائج کرنے کا وچن دیا۔ مسلم امہ نے نواز شریف کو اس مشن کی تکمیل کی خاطر ایک بہت بڑا امینڈیٹ دیا، اسکے سر پر انمول حکومتی تاج رکھ دیا۔ وہ اپنے تمام وعدوں سے عملی طور پر انحراف کر گیا۔ فطرت کی خاموش لاٹھی ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی شکل میں نواز شریف کے اقتدار اور حکومت کی موت کا سبب بنی۔ اسکے جھوٹ پر مبنی وعدہ کشی کے عمل کی سزا اہل وطن مسلم امہ کو نو سال تک پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈروں اسکے فوجی سیاسی ملکی غدار حکومتی ٹولہ کے مسلم لیگ ق کے چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید، انکے اتحادی حکومتی ٹولہ کی شکل میں برداشت کرنا پڑی۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بجائے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی سزا آج تک مسلم امہ اور انکی نسلوں پر جاری ہے۔

نمبر ۳۱۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ چار فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں نے قرآن حکیم اور ملک کا آئین توڑا، ملک وملت سے غداری کے مرتکب ہوئے، انہوں نے اپنے ساتھ اپنی پسند کا جاگیردار سرمایا دار، زمین مافیہ بھتہ خور اور اغوا برائے تاوان مافیہ، سمگلروں، بلیکیوں، رشوت، شفارش کمیشن خور مافیہ اور ملٹری ونگوں پر مشتمل سیاسی جماعتوں اور انکے لیڈران کو جنم دیا۔

یعنی فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان اور یحییٰ خان نے پیپلز پارٹی کے مسٹر بھٹو، بینظیر بھٹو، مسٹر زرداری کو جنم دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق نے مسلم لیگ نون کے نواز شریف اور ایم کیو ایم کے الطاف حسین اور شیخ رشید کو جنم دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں نے پہلے تین فوجی ڈکٹیٹروں کی تیار کردہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت، اسکے مذہب کش سیاسی جماعتوں کے ہجوم کرگساں میں سے اپنی پسند کی گدھوں کو ساتھ ملایا، ایک نئی حکومتی جماعت مسلم لیگ ق کو جنم دیا۔ چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی کو اسکا سربراہ منتخب کیا۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید اور دوسری سیاسی جماعتوں کی گدھوں کو اکٹھا کر کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو ملک و ملت پر مسلط کر دیا۔

نمبر ۳۲۔ پاکستان اسلام کے نام پر دو قومی نظریات کی روشنی میں معرض وجود میں لایا گیا تھا۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کو رائج کرنے، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے، قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کی سرکاری سرفرازی قائم کرنے، اسلامی کردار و تشخص تیار کرنے، خدمت خلق اور انسانی حرمت کو بحال کرنے، آقا و غلام کا فرق مٹانے، طبقاتی معاشی، معاشرتی اور غاصب حکومتی نظام ختم کرنے چار فوجی ڈکٹیٹروں انکے چند کور کمانڈروں، انکے پروردہ چھ سات ہزار جاگیر دار سرمایا دار حکومتی ٹولہ کے مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے دہشت گردوں اور انکی باقیات کا الیکشنوں اسمبلیوں حکومتی ایوانوں، ملکی وسائل، خزانہ، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی ملکیتوں پر اجارہ واری کا قلع قمع کرنے، طبقاتی اعلیٰ انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کے تخلیق کردہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی افسر شاہی منصف شاہی کے انگریزی زبان کے طبقاتی حکومتی دہشت گرد سکالروں کی حکومتی اداروں پر بالادستی کو ختم کرنے، چار فوجی ڈکٹیٹر انکے چند کور کمانڈروں انکی باقیات سے نو لاکھ فوجی سپاہ کو رہائی دلانے، چار فوجی ڈکٹیٹروں کے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات سے ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو انکے مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے قیدیوں کو رہائی دلانے، عتدال و مساوات رائج کرنے، ایک مزدور، محنت کش، ہنر مند،



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



فوجی سپاہ، معلم، کسان کے مطابق شاہی ایوانوں میں رہنے والوں کو عام قسم کی رہائشی کٹیا، بنیادی ضروریات حیات مہیا کرنے، پبلک ٹرانسپورٹ سے متعارف کروانے، امانت و دیانت کو قائم کرنے مستورات کی تعلیمات کو فروغ دینے عظیم مائیں عظیم نسلیں جنم دیتی ہیں۔ چادر و چار دیواری کا نظام قائم کرنے مستورات کی شرم و حیا اور عزت و حرمت کو تحفظ فراہم کرنے، ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے تقدس کو بحال کرنے، ازدواجی زندگی کے الہامی نظام کو پروان چڑھانے مستورات کی عظیم خدمات کا نظام چادر و چار دیواری کی حدود میں رہ کر متعین کرنے، اسلامی کردار و تشخص اور اسلامی تہذیب و تمدن کو حیات جاوداں بخشنے کا فرض ادا کرنا اہل وطن کا طیب فریضہ ہے۔ قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اور اسلامی کردار و تشخص کو فروغ دینا اور اس نظام حیات پر عمل پیرا ہونا، اہل وطن مسلم امہ کی منزل کی سمت کو درست کرنا، اہل وطن مسلم امہ کے علما کرام اور مشائخ کرام کا طیب فریضہ ہے۔

نمبر ۳۳۔ مذہب کش، عدل کش، بے دین مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت جسکو انگریز نے ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو قیدی، غلام محکوم بنانے اور اپنی من مرضی کے استحصالی قوانین نافذ کر کے اپنی حکومتی اجارہ داری قائم رکھنے کیلئے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایا دار ملکی غدار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سکالرز، ان سکالرز کو تیار کرنے والے انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی نظام، انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی ادارے، انگلش میڈیم طبقاتی تعلیم سے محروم تمام ملکی معاشرہ، طبقاتی نظام الیکشن، طبقاتی اسمبلی ممبران، طبقاتی نظام حکومت اور ملک پر انگریزوں کے حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط تھی۔ ملک ایک جیل ملکی عوام اسکے قیدی، غلام محکوم، ملکی وسائل، خزانہ سے محروم بنا رکھے تھے۔ اس ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو باغی کا نام دیکر انکا قتال کرنا، تھانوں اور جیلوں میں اذیتناک تشدد کرنا، انکا قتال کرنا ایک غلام ملک کی عوام پر اپنی حکومتی رٹ قائم کرنا انکا حکومتی فریضہ تھا۔ اس مذہب کش عدل کش دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت، اسکا نظام و سسٹم پاکستان پر آج بھی اسی طرح مسلط ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



جبکہ پاکستان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ جہاں اللہ تعالی کی حاکمیت کو قائم کرنا تھا۔ جہاں قرآن حکیم کا آئین ، اسکے نظریات ،تعلیمات ، اسکے تعلیمی اداروں سے اسلامی دانشوراور اسلامی معاشرہ تیار کرنا تھا۔ جہاں اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کرنا تھا۔ جہاں اسلامی نظام سلیکشن (نظام الیکشن) سے نظام مملکت چلانے والے ممبران کا چناؤ کرنا تھا۔ جہاں اعتدال ومساوات ،عدل و انصاف کا اسلامی نظام رائج کرنا تھا۔ جہاں کسان مزدور محنت کش ہنرمند، پولیس رینجر فوجی سپاہ ،معلم ، ڈرائیور، غلام اور آقا کا معیار حیات، ایک جیسی کٹیا، ایک جیسی بنیادی ضروریات حیات کا نظام وسسٹم قائم کرنا تھا۔لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا۔ براہمن وشودر کا معاشی معاشرتی غاصب نظام پروان چڑھتا رہا۔ انگریز کی جگہ چارفوجی ڈکٹیٹروں انکے جاگیردار، سرمایادار سیاسی ملکی غدار ملک دشمن ، مذہب کش ،عدل کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ، انکی باقیات انکے فوج شاہی ، افسر شاہی ،منصف شاہی کے کفر کے نظام حکومت کے حکومتی اداروں ، انکے حکومتی سکالروں انکی طبقاتی معاشی معاشرتی سرفرازی، انکا طبقاتی نظام الیکشن ،طبقاتی جاگیردار ،سرمایادار ٹولہ پر مشتمل اسمبلی ممبران ،طبقاتی نظام حاکمیت اورانکے رشوت کمیشن کرپشن کے نظام اور اس پر انکی اجارہ داری کو ختم کرنا ، ۱۸کروڑ مسلم امہ اورانکی نسلوں کے ملکی وسائل خزانہ انکو بحال کرنا اورانکے محرومی کے سلسلہ کو ختم کرنا پاکستان اور اسلامی نظام حیات اور عدل وانصاف کی بقا کیلئے اشد ضروری ہے۔فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن ،ملکی آئین توڑنے والے چارفوجی ڈکٹیٹروں ، انکے سیاسی حکومتی ٹولہ ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی باقیات نے پاکستان کے وسائل ، ذرائع آمدن ، مال ودولت ،ملکی خزانہ ملکی غیر ملکی تجارت ، ملکی ،غیر ملکی قرضے ،آئی ایم ایف کے اربوں ڈالرز قرضے اسی استحصالی مذہب کش ،عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کی وجہ سے انکی ملکیت بن چکے ہیں۔ اندرون ملک ، بیرون ممالک انکے بنک انہی ڈالروں سے بھرے پڑے ہیں۔ ملیں ،فیکٹریاں کارخانے انہی چارفوجی ڈکٹیٹروں اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اورانکی باقیات کے ظلم وجبر کی حکومتی گن پوائنٹ پر انکی ملکیت بن چکی ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

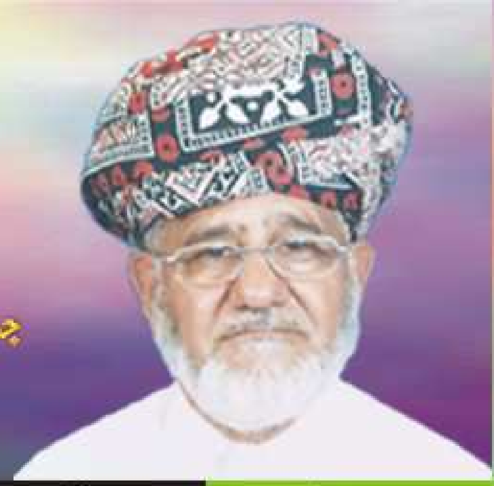
قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور اسلامی نظام مملکت کی بات کرنے والے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو طالبان، دہشت گرد، ملکی غدار کا نام دے کر انکا قتال جاری ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور نو لاکھ افواج پاکستان کی سپاہ کو اپنی مذہب کش، عدل کش کفر کے مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی حکومتی رٹ مسلط رکھنے کیلئے افواج اور عوام الناس کا قتال جاری کر کے افواج پاکستان کو رسوائے زمانہ کرتے آرہے ہیں۔ ان مجرموں اور انکی باقیات سے نجات حاصل کرنا، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ پر انکی اجارہ داری اور ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کی محرومی کو ختم کرنا ملک و ملت کی بقا کیلئے ضروری ہے۔

نمبر ۳۴۔ چوتھے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈروں نے باہمی مشاورت سے نواز شریف کی الیکشن میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی حکومت کو فوج کی گن پوائنٹ پر ختم کیا اور پاکستان میں مارشل لاء لگا دیا۔ مارشل لاء سے قبل فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے از خود سیاچن کے گلیشیرز جن پر انڈیا کا قبضہ تھا اپنی فوجی سپاہ کو اس پر حملہ کرنے کا حکم دیدیا۔ اس نے حکومت وقت اور نہ ہی اپنے فوجی سربراہ سے نہ مشورہ کیا اور نہ اجازت لی۔ نہ اپنی افواج کو کسی قسم کا ائیر فورس کا تحفظ فراہم کیا۔ اس جنگ میں پاکستان کی بارہ چودہ ہزار بہترین سپاہ کو جو انڈین علاقہ میں داخل ہو چکی تھے اسکو انڈین ائیر فورسز نے کارپٹنگ بمباری کر کے اپنے ہی سیاچن کے علاقہ میں ختم کر دیا۔ انکی لاشوں کی بے حرمتی ہوتی رہی۔ اتنا بڑا فوجی ایکشن کس کے کہنے پر لیا گیا یہ وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ یہ باغی غدار، ملک دشمن کس کا پروردہ تھا۔ وہ ابھی تک اس کیس سے کیوں بچتا آرہا ہے۔ ایک تو اس نے کورٹ مارشل کے اس کیس سے بچنے کیلئے مارشل لاء لگایا۔ دوسرا امریکہ کی شہہ پر یہ مارشل لاء لگایا گیا۔ کیونکہ نواز شریف حکومت سے وہ کام نہیں لے سکتا تھا جو اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی مارشل لاء کی حکومت کو تحفظ فراہم کر کے اپنے مقاصد پورے کر سکتا تھا۔ ان وجوہات کی بنا پر پاکستان میں چوتھا مارشل لگایا گیا۔

نمبر ۳۵۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز نے مل کر پاکستان میں مذہب کش، عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے نظام کفر کی حکومت کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے نواز شریف کے حریف سیاستدانوں مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الٰہی، عوامی لیگ کے شیخ رشید، ایم کیو ایم کے الطاف حسین وغیرہ کے ساتھ ساز باز کر کے ملک کے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے مذہب کش، عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت، اسکے الیکشنوں، اسکے اسمبلیوں کے ممبران اور اسکے حکومتی ٹولہ کے اجارہ داروں کو بلایا۔ مارشل لا کو ریگولر کرنے کیلئے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے قیدیوں، غلاموں اور محکوموں کو ووٹر، عدل کش، معاشی اور معاشرتی قتال، معاشی معاشرتی نظام حیات کا جبر و ظلم نافذ کرنے کیلئے ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ سے محروم کرنے کیلئے چھ سات ہزار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا حکومتی ایوانوں حکومتی، شاہی محلوں پر مارشل لا اور مذہب کش، عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ نظام حکومت کو نافذ کرنے کیلئے ملکی وسائل اور خزانہ پر قبضہ کرنے کیلئے ملکی، غیر ملکی قرضہ جات اور آئی ایم ایف کے قرضہ جات کو ملکی، غیر ملکی بنکوں اور سوئس بنکوں میں اپنے اکاؤنٹس میں ٹرانسفر کروانے کیلئے، زمین مافیہ، بھتہ خور مافیہ، ملاوٹ کرنے والا مافیہ، اغوا برائے تاوان مافیہ، سٹریٹ مافیہ کو پروان چڑھانے ملٹری ونگ تیار کرنے والا فوجی سیاسی حکومتی مافیہ، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو کچلنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ۔ قرآن حکیم کا آئین، نظریات تعلیمات تعلیمی اداروں سے محروم کرنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ۔ پاکستان میں مذہب کش، عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کا اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ برٹش لا امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کا مادر پدر آزاد کفر کا مجرمانہ نظام حکومت۔ اس باطل، غاصب، استحصالی غیر قرآنی کفر کے نظام حکومت نے پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان سے انکے بنیادی حقوق تک غصب کر رکھے ہیں۔ کیا پاکستان چار فوجی ڈکٹیٹروں اور انکے چند کور کمانڈروں، ان کے جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کو پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محکوم بنانے اور انکو بنیادی ضروریات حیات سے محروم کرنے کے حقوق قرآن حکیم کے آئین نے دے رکھے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

کیا پاکستان کو مذہب کش عدل کش، دین کش، مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت کی خاطر حاصل کیا تھا۔ کیا پاکستان کو کفر نگری بنانے کیلئے حاصل کیا تھا۔ کیا پاکستان میں اسلامی کردار و تشخص کو مسخ کرنے اور پیغمبر خدا کی الہامی کتاب قرآن حکیم، اسکے نظریات، تعلیمات اخلاقیات، اعتدال و مساوات کو ختم کرنے کیلئے حاصل کیا تھا۔

نمبر ۳۶۔ پاکستان کے چوتھے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے امریکہ کے اشارے پر، مسلم لیگ ن کی سیاسی حکومت کو مارشل لا لگا کر ختم کر دیا۔ ۱۹۷۳ کے آئین کو توڑا اور پاکستان کے ساتھ غداری اور ملکی دشمنی کا مرتکب ہوا۔ نواز شریف کی سیاسی حکومت کو ختم کرنے کے سیاق و اسباق کیا تھے، وہ کونسے مفاد تھے جو امریکہ اس سے لینا چاہتا تھا۔ نواز شریف امریکہ کی باطل، غاصب اور ملک دشمن پالیسیوں کو تسلیم کرنے سے انکاری تھا۔ اس سے قبل بھی امریکہ کو نواز شریف سے واسطہ پڑ چکا تھا۔ جب امریکہ نے اس کو ایٹمی دھماکہ کرنے سے باز رکھا تھا۔ عوام کی خواہش اور ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ امریکہ کے حکم کی خلاف ورزی کر چکا تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف امریکہ کے ہر قسم کے احکامات بجالانے کیلئے تیار تھا۔ امریکہ کے اشارے پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کو کمانڈرز نے ملکی آئین توڑا اور نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ نواز شریف کے سیاسی حریفوں شجاعت حسین، پرویز الٰہی، شیخ رشید، الطاف حسین دوسرے سیاسی اتحادیوں کو اکٹھا کیا۔ مارشل لا کا سیاسی روپ یعنی مذہب کش، عدل کش دین کش، مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت کے ملکی غدار، ملک دشمن انگریز کے پروردہ چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار سیاسی ٹولہ کو ساتھ ملایا۔ نو سال تک پاکستان کی عوام کو مارشل لا اور اسکی دوسری گھناؤنی اور اذیتناک شکل یعنی مارشل لا کی چھتری تلے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا تیار کیا ہوا مذہب کش، عدل کش، دین کش، مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی نظام الیکشن، نظام حکومت پاکستانی عوام پر مسلط رکھا۔ ہر جرم کو قانون اور صداقت کو جرم بنانے کا عمل جاری کر دیا۔

کتنے ظلم کی بات ہے کہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کا قرآن حکیم کے آئین ،نظریات، تعلیمات، اخلاقیات جو انکے ایمان کا حصہ ہے اور عملی طور پر زندگی اسمبلی ممبران کے مذہب کش، عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات ،تعلیمات، طبقاتی نظام حکومت ،مخلوط نظام حکومت سودی معاشی نظام، انکی انتظامیہ کے افسر شاہی کے غاصب طبقاتی سکالر ،فوج شاہی کے آئین توڑنے والے ملکی غدار ڈکٹیٹر، عدلیہ کے عدل کش عادل، چار فوجی ڈکٹیٹروں پر مشتمل ملکی آئین توڑنے والا غدار ملک دشمن ٹولہ اور انکے انگریز کے پروردہ چھ سات ہزار جاگیر دار، سرمایا دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات حکومتی ایوانوں ،حکومتی اداروں پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر بالجبر قابض ہوتا آرہا ہے۔ فوج شاہی ، افسر شاہی ،منصف شاہی کے حکومتی ادارے، انکی اولادوں پر مشتمل انکے یہ طبقاتی حکومتی دانشور جو پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مجرمانہ استحصالی غیر قرآنی غیر اسلامی نظام حکومت کی اجارہ داری مسلط کرنے کا اہم رول ادا کرتے ہیں

نمبر ۳۷۔ کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز بیشتر سیاسی لیڈران ،فوجی جرنیل امریکہ کی مرضی کے مطابق حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں انکی دی ہوئی پالیسیوں کو بجا لانا انکا فریضہ ہوتا ہے۔ امریکہ کے پسندیدہ ریٹائرڈ جرنیل ملکی خفیہ دستاویزات لیکر امریکہ پہنچ جاتے ہیں۔ ملازمت اور چند ڈالروں کی خاطر ملک کو بیچ کھاتے ہیں۔ میڈیا کے مالکان امریکہ کی پالیسیوں کو فروغ دیتے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے مارشل لا کیوں لگایا۔ امریکہ کے کونسے مقاصد کونسی پالیسیاں تھیں جو اس نے پاکستان اور پاکستانی عوام کے خلاف بجا لائیں۔

نمبر الف۔ نواز شریف کی عوامی حکومت کا تختہ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر الٹ دیا اور ملک پر فوج کی گن پوائنٹ پر قابض ہو بیٹھا۔ پاکستان کے ساتھ غداری کا مرتکب ہوا



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۳۸۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نواز شریف کے سیاسی حریف شجاعت حسین، پرویز الٰہی، الطاف حسین، شیخ رشید اور دوسری سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو ساتھ ملایا اور مارشل لا کی حقیقی شکل مذہب کش عدل کش دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام الیکشن، نظام حکومت کو رائج کرنے کیلئے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو ساتھ ملایا۔پاکستان میں فوجی سیاسی ٹولہ کے غداروں نے مل کر پاکستان پر اپنی اجارہ داری کو قائم رکھنے کیلئے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنی ایک سیاسی جماعت مسلم لیگ ق کو جنم دیا۔فوجی سیاسی ٹولہ کے اجارہ داروں نے ملکر مارشل لا کی مذہب کش عدل کش دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کو رائج کرنے کیلئے الیکشن کرائے۔ چھ سات ہزار جاگیردار سرمایا دار ملکی غدار ٹولہ کے الیکشنوں کے اجارہ داروں نے ان میں حصہ لیا۔۱۸ کروڑ مسلم امہ کے فرزند حج کو حکومتی الیکشنوں اور ایوانوں سے محروم کر کے حسب طریقہ ووٹر کی حثیت دیدی گئی۔مسلم لیگ ق کو فوج کی نگرانی میں بھاری مینڈیٹ ملا۔تمام صوبائی،وفاقی اور سینٹ کی اسمبلیوں پر برتری اور ملک کی حکومت پر انکی اجارہ داری مسلط ہوگئی۔ہر جرم قانون ہر حقیقت اور ہر صداقت جرم بنتی گئی۔ فوجی سیاسی ٹولہ کو کھل کھیلنے کا موقع ملا۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے پاکستان میں ظلم وجبر اور قتال کے دروازے کھول دیئے۔ جو حسب طریقہ آج تک جاری ہے۔

نمبر ۳۹۔امریکہ میں **9/11** کا واقع ہوا۔امریکی چار بمبار طیاروں نے پنٹا گون کے چار ٹاور تباہ کر دیئے، تین چار ہزار افراد مارے گئے۔امریکہ نے اسکا مجرم اسامہ بن لادن کو قرار دیا۔جو اس وقت افغانستان میں رہائش پذیر تھا۔مولانا عمر جو روس کو شکست دینے کے بعد افغانستان میں اسلامی جمہوریت کے نظام سلیکشن یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے تحت امیر المومنین بنے تھے۔انکا اسلامی نظام الیکشن اور اسلامی نظام مملکت فروغ پا رہا تھا۔ملک میں امن اور کم وبیش ہر برائی کا قلع قمع کر دیا گیا۔اعتدال ومساوات اور عدل و انصاف جیسی قرآنی انمول قدریں پروان چڑھ رہی تھیں۔اسکی شہرت پھیلنا شروع ہوئی اسلامی نظام مملکت، اسلامی نظام جمہوریت، اسلامی نظام سلیکشن والیکشن امریکہ کیلئے نا قابل برداشت تھا۔امریکہ نے چار ٹاوروں کی تباہی کا ذمہ دار اسامہ بن لادن کو قرار دیا۔

افغانستان کی حکومت سے بطور مجرم اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مولانا عمر نے اسکے مجرم ہونے کے ثبوت مانگے۔ لیکن امریکہ تو بغیر کسی ثبوت کے اس کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مولانا عمر نے علما پر مشتمل ایک جرگہ بلایا، جس نے فیصلہ دیا اسامہ بن لادن سٹیٹ کا مہمان ہے۔ وہ بغیر کسی جرم یا ثبوت کے اسامہ بن لادن کو حسب قانون امریکہ کے حوالے نہیں کریں گے۔

نمبر ۴۰۔ امریکہ، اسکے اتحادیوں ممالک کے عالمی دہشت گردوں اور انسانیت کے قاتلوں نے افغانستان پر حملہ کرنے سے قبل پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں اور مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید اور اتحادی جماعتوں نے ملکر امریکہ کو پاکستان کا ائیر بیس دیکر پاکستان کو بین الاقوامی دہشت گردوں کی چھاؤنی بنا دیا۔ نواز شریف کی حکومت کو ختم کرنے، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی لیگ اور اتحادی سیاسی جماعتوں سے اپنا چیک کیش کروالیا۔ امریکہ نے ہیروشیما، ناگاساکی کے شہروں پر ایٹم بم گرا کر جاپان کے تین چار لاکھ بچے بوڑھوں، مرد وزن کو ابدی نیند سلا دیا اور آنیوالی نسلوں کو معذور بنا دیا۔ اس ظلم اور انسانی قتال سے بڑھ کر چھ سات لاکھ افغانستان کے بے ضرر مرد وزن، بچے بوڑھوں کا قتال ڈیزی کٹر بموں، نائٹروجن بموں سے کر کے رکھ دیا اور چار پانچ لاکھ انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیر دئے۔ امریکہ نے ایک بار پھر اپنا ہی مخلوق خدا کے قتال کا ریکارڈ توڑ کر رکھ دیا۔ اسکا مجرم کون ہے۔

نمبر ۴۱۔ اگر امریکہ روس کے خلاف افغانستان کی جنگ کیلئے جہادی تنظیموں کو از خود ملٹری ٹریننگ دے کر روس کے خلاف جنگ میں شامل کرے تو مجاہدین اور جہادی تنظیمیں زندہ باد۔ اگر وہی اسلامی تنظیمیں امریکہ کا افغانستان کی نہتی عوام پر جدید اسلحہ سے بھرپور حملہ اور عوامی قتال کو روکیں اور جہاد میں حصہ لیں تو انکو دہشت گرد بنا دیا جائے تو یہ کیسا انصاف ہے۔ یاد رکھو جہادی تنظیمیں نہ پہلے دہشت گرد تھیں نہ اب ہیں۔ یہ سوچ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے جاگیردار سرمادار سیاسی، اتحادی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن، ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے مجرم ٹولہ اور امریکہ نواز ملک دشمن مجرموں کی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے سیاسی ٹولہ کی باہمی مشاورت سے ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر اور دنیا بھر کی خفیہ فوجی تنظیمیں پاکستان کی سرزمین میں داخل ہوئیں اور گدھوں کی طرح ملک اور ملکی عوام پر امڈ پڑیں۔



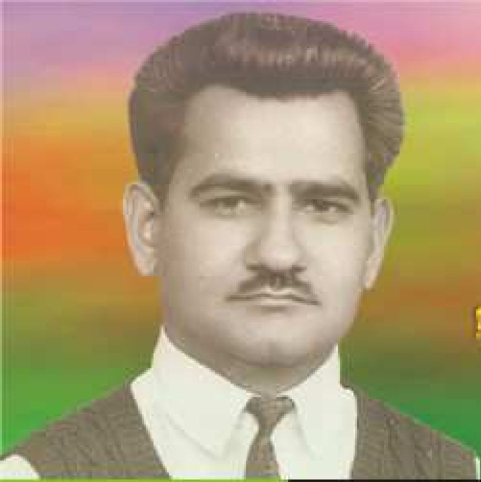
بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۴۲۔ امریکہ اور اسکے فوجی سیاسی ٹولہ نے اسلامی تنظیموں اور مجاہدین کو ختم کرنے کیلئے سوات اور شمالی علاقہ جات کے عوام کو نشانہ عبرت بنایا۔ ۳۴، ۳۵ لاکھ انسانوں کو شدید سردی کے موسم میں بچے بوڑھوں مرد وزن کو ہجرت کرنی پڑی۔ فوجی سیاسی ٹولہ نے بیشمار طالبان کے نام پر عوام الناس کا قتال کر کے رکھ دیا۔ کیا بندوق کی گولی اور توپ کا گولہ، بمبار حملے، ڈرون حملے طالبان کو تلاش کر کے قتال کرتے ہیں یا عوام الناس کا اجتماعی قتال کرتے ہیں۔ لیکن امریکہ اور فوجی ڈکٹیٹر کے ملٹری ایکشن کے بعد پھر وہ پہلے سے زیادہ مضبوط بن کر ابھرے۔ امریکہ اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی تمام پالیسیاں جب ناکام ہو گئیں اور افغانستان میں مجاہدین کے لگاتار حملوں کو ختم نہ کر سکی۔ تو امریکہ نے اپنی پالیسی بدلی۔ امریکہ، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے مل کر خود ساختہ مجاہدین کی خفیہ تنظیمیں بنا ڈالیں۔ انکو جدید ریموٹ کنٹرول، جدید اسلحہ اور امریکی ڈالروں کو ان ملک دشمن تنظیموں میں پھیلا دیا۔ ان خرید کردہ تنظیموں کے رہنماؤں اور انکے امپورٹیڈ مجاہدین سے معصوم بیگناہ انفرادی اور اجتماعی قتال کروانے کا عمل جاری کر لیا۔ ان سے اپنی مرضی کے افراد کے قتال کرواتے رہے۔ ریموٹ کنٹرول سے بم بلاس کرواتے، پاکستان کی عوام کو خانہ جنگی کی چتا میں جھونک دیا۔ خودکش حملہ کا نام دیتے۔ ٹی وی اینکرز حکومتی بوگس، جعلی، جھوٹے خبروں کے بلٹن ٹی وی پر جاری کرتے، دنیا بھر کے عوام الناس تک پہنچاتے، اسلامی نظریاتی تنظیموں کی شہرت خراب کرنے کیلئے انکے نام منسوب کرتے رہتے۔ امریکہ اور ہندوستان کی پالیسی کو بروئے کار لاتے ہوئے پینٹا گون اور بمبے کے تاج محل ہوٹل جیسے خود ساختہ دہشت گردی کے واقعات پیدا کر کے پاکستان کی مسلم امہ، انکی نسلوں کا قتال امریکہ اور اسکے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید وغیرہ نے جاری کر کے پاکستان کو خانہ جنگی کی آگ میں دھکیل دیا۔ انکی باقیات نے اس جنگ کو جاری رکھا۔

نمبر ۴۳۔ کراچی میں اردو سپیکنگ لسانی زبان کے لیڈر الطاف حسین کو استعمال کیا۔ کراچی میں پاور شو آف کرتے ہوئے بیشمار انسانوں کے قتال کا خونی سہرا مارشل لا کے سربراہ پرویز مشرف اور ایم کیو ایم کے الطاف حسین کے سر پر سجایا گیا۔ کراچی کے امن کو نہ ختم ہونے والی دہشت گردی کا راستہ دکھا دیا۔ سٹریٹ کرائم، بھتہ خوری، زمین مافیہ، ٹارگٹ کلنگ، منی لانڈرنگ، ملٹری ونگ جیسے جرائم الطاف حسین جیسے ایم کیو ایم کے رہنما کے ذریعے مارشل لا کے نو سالہ دور حکومت میں پروان چڑھے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



نمبر۴۴۔ بشیر الدین محمود جیسے عظیم سائنس دان اور ملک کے عظیم سپوت اور انمول بین الاقوامی شہرت یافتہ سائنس دان کو گھر سے امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر جیسی فوجی سیاسی بیرونی طاقتوں کی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے اٹھایا۔ انکی والدہ محترمہ نے اس سانحہ کو دیکھ کر موقع پر جان دیدی۔

نمبر۴۵ دوسرے ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب ایٹمی ٹیکنالوجی کے عظیم سکالر اور ایٹمی دھماکہ کرنے والے عظیم سائنسدان اور ایک محبِّ وطن نامور شخصیت کو امریکہ کے کہنے پر بلا جواز **house arrest** کر دیا۔ انکو بین الاقوامی سطح پر تذلیل اور رسوائے زمانہ کیا گیا۔

نمبر۴۶ آفیہ صدیقی جیسی ایک مسلم امہ کی عظیم بیٹی کو دہشت گرد کا نام دے کر حکومتی ٹولہ نے از خود امریکہ کے حوالے کر دیا۔ انکے علاوہ بیشتر افغانی عوام اور انکے رہنماؤں کو امریکی افواج کے حوالے کر کے بہت بڑی رقمیں وصول کرتے رہے۔

نمبر۴۷ لال مسجد اسلام آباد کے مدرسہ حفصہ کے دینی طلبا اور طالبات نے حقوق نسواں کے نام پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو ایک آرڈیننس کے ذریعے حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر مسلط کر کے ملک کے حکومتی بجٹ کے اخراجات ڈبل سے بھی ایک فیصد زیادہ بڑھا لیے۔ اس مخلوط نظام حکومت پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط کر لی۔ ستر فیصد کسانوں انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں ہنرمندوں اور عوام الناس کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں، ملکی خزانہ، وسائل سے محروم کر دیا گیا۔ بلکہ ہمیشہ کے لیے انکی شب و روز کی محنت اور خون پسینے سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ اور وسائل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مردوزن، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت بنا دیا گیا۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کا دین بھی لوٹ لیا اور دنیا بھی لوٹ لی۔ انکو شودر بنا کر انکی حرمت کو لوٹ لیا۔

نمبر۴۸ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مارشل لا کی گن پوائنٹ پر الیکشنوں، صوبوں، وفاق، سینٹ کی اسمبلیوں اور ملکی حکومتوں پر مذہب کش عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے فوجی سیاسی مردوزن کے حکومتی ٹولہ کے اجارہ داروں نے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو غلام مقیدی محکوم بنا کر رکھ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی مردوزن کے حکومتی ٹولہ کا الیکشنوں اسمبلیوں اور حکومتی ایوانوں پر قبضہ اور ۱۸ کروڑ مسلم امہ کو باطل ، غاصب الیکشنوں میں ووٹ ڈالنے کا پابند بنا رکھا ہے۔ پاکستان ۱۸ کروڑ مسلم امہ ، انکی نسلوں کے لیے جیل اور فوج شاہی۔ افسر شاہی ، منصف شاہی انکے بدترین دروغہ ، جیل کا رول ادا کرتے ہیں۔ بھوکے ننگے عوام سے ملکی وسائل ، خزانہ اور ضروریات حیات چھین لیتے ہیں اور ملک فوجی سیاسی مردوزن کے حکومتی ٹولہ کی ملکیت اور وراثت بنا دیتے ہیں۔

نمبر ۴۹ لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کے طلبا اور طالبات نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز اور انکے سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین ، پرویز الٰہی ، ایم کیو ایم کے الطاف حسین عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید اور تمام اتحادی سیاسی جماعتوں کے خلاف ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے بے دین قانون کے خلاف آواز اٹھائی۔ مخلوط تعلیم مخلوط تعلیمی ادارے ، مخلوط معاشرہ ، مخلوط حکومت اور طبقاتی معاشی نظام ، طبقاتی معاشرتی نظام ، براہمن وشودر کا نظام ، قرآن حکیم کے نظریات تعلیمات ، اخلاقیات کے نظریات کے خلاف سودی معاشی معاشرتی نظام مارشل لا کو جائز قرار دینے والے عدل کش عدلیہ کے عادلوں کے خلاف ، فوج شاہی اور افسر شاہی کے ظلم وقتال کے خلاف ، افغانستان کی مسلم سٹیٹ کو ختم کرنے کے خلاف ، امریکہ اسکے اتحادی ممالک کو پاکستان کی سرزمین کو فوجی چھاؤنی بنانے کے خلاف اور مذہب کش عدل کش دین کش کفر کے مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت ، فحاشی بے حیائی بدکاری زناکاری کے مخلوط مغربی کلچر کی حکومتی رٹ کو نافذ کرنے کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کی۔ انہوں نے اپنے گردوپیش مردوزن کے مساج سنٹروں کا خاتمہ کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے کفر کے قرآن حکیم کے نظریات کیخلاف مغربی دستور حیات کے خلاف آواز بلند کی۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے انکو طالبان اور دہشت گرد کا نام دیا۔ چھ سات ماہ تک ذرائع ابلاغ کے ذریعے انکی شہرت خراب کرنے ، دہشت گرد بنانے کا عمل جاری رکھا۔ دنیا کو ثابت کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی کہ لال مسجد اس سے منسلک مدرسہ حفصہ افغانستان کے طالبان اور دہشت گردوں کا ہیڈ کواٹر ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے نمائندہ کی حیثیت سے ایم کیو ایم کے الطاف حسین برطانیہ میں بیٹھ کر بیرونی عالمی طاقتوں کا کام کرتا آ رہا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۵۰۔ اس قسم کے بیانات عالمی سطح پر جاری کرتا، پاکستان کی شہرت خراب کرنے اور ملک کو دہشت گرد ثابت کرنے میں اہم رول ادا کرتا آ رہا ہے۔ پاکستان کی دینی درسگاہوں کو بدنام اور رسوا کرنے اور ملک دشمن ثابت کرنے کا عمل آج تک جاری کئے ہوئے ہے۔ لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کا رینجر اور فوج کے ذریعے گھراؤ کیا گیا۔ نو دن تک انکو ہر قسم کی خوراک پانی، بجلی اور ضروریات حیات سے محروم رکھا گیا۔ پھرے ہزار طلبا، طالبات کا قتال جاری کیا۔ پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا فوج کے ذریعے حشر نشر کر کے رکھ دیا گیا۔ عوام اور افواج پاکستان کو خانہ جنگی کی چتا میں جھونک دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف پر کئی قاتلانہ حملے ہوئے۔ کئی فوجی افسران کا قتال ہوا۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد امریکہ کی ایف آئی اے، بلیک واٹر جیسی فوجی خفیہ تنظیمیں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف جیسے ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنے والے فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجازت سے پاکستان میں داخل ہو گئیں۔ پاکستان کو تباہ کرنے کیلئے انہوں نے ملک میں کئی جہادی بوگس جعلی اسلامی تنظیموں کو جنم دیا۔ ڈالروں کے منہ کھول دیئے گئے۔ جدید اسلحہ اور جدید ریموٹ کنٹرول مہیا کئے گئے۔ انہوں نے پاکستان میں تباہی مچا دی۔ انکا ہر جرم دینی درسگاہوں کے طلبا اور طالبات کے نام منسوب کیا جاتا ہے انہی جہادی تنظیموں کے ذریعے اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو رسوائے زمانہ اور انکا قتال جاری کر رکھا ہے۔ اتنی بڑی اندھیر نگری مارشل لا کی باقیات نے پاکستان میں جاری کر رکھی ہے۔ یاد رکھو روس اور امریکہ جیسی بڑی طاقتیں افغانستان جیسے کمزور، غیر ترقی یافتہ نظریاتی مسلم ملک کے لاکھوں انسانوں کا قتال تو کر چکے ہیں۔ لیکن نہ مسلم امہ نہ انکے نظریات ختم کر سکے ہیں۔ فطرت نے انکو بری طرح ناکام بنا کر تباہی کے دھانے پر پہنچا دیا ہے۔ امریکہ یہاں سے کوچ کر چکا ہے۔ چین نے پاکستان سے راہداری حاصل کر کے پاکستان کو مادی خوشحالی کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نمبر ۵۱ لیکن پاکستان چار فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں، انکے فوجی سیاسی جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ انکی باقیات کی وراثت اور ملکیت بن چکا ہے۔ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر تیار کیا ہوا مذہب کش، عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کا باطل، غاصب نظام حکومت، اسکا استحصالی حکومتی ٹولہ، انکا فوجی سیاسی این آر او کا مجرم ٹولہ جو تمام سیاسی جماعتوں میں شامل ہیں۔ انکی نہ ختم ہونے والی باقیات پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کا معاشی اور معاشرتی کینسر بن چکا ہے۔ ان شرابی، زانی بدکار، بدکردار، رہزن، لٹیروں اور این آر او کے مجرم سیاسی ٹولہ میں کہاں سے اسلامی نظریات کے افراد تلاش کروگے۔ پاکستان کے مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ فوج شاہی افسر شاہی، منصف شاہی اور این آر او کے مجرموں کو امریکہ اور چین کا بجٹ بھی مہیا کر دیا جائے۔ انکی ملیں فیکٹریاں کارخانے تجارتی ادارے انکی وراثتیں اور ملکیتیں پاکستان میں اور دنیا بھر کے ممالک میں پھیل سکتی ہیں انکے ڈالروں سے ملکی اور بیرون ممالک کے سوئس بنک بھرے جا سکتے ہیں۔ انکی تعیش کی زندگی مزید پروان چڑھتی جائیگی۔ لیکن پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام کو روٹی کپڑے چھت سے محروم، ضروریات حیات سے محروم، ملکی وسائل، ذرائع آمدن ملکی تجارت سے محروم ملکی خزانہ سے محروم، قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اعتدال و مساوات، عدل وانصاف سے محروم کرنے کا عمل کوئی روک نہیں سکتا۔ اب یہ عوام الناس کی کچہری میں ہاتھ باندھے، بے بس، بے یارو مددگار ایک معاشی معاشرتی، دینی، دہشت گرد اور ملکی دشمن، ملکی غدار کے جرائم کے مجرم کی حثیت سے کھڑے ہیں۔ انکی تباہی اور بربادی کی اذانیں جاری ہو چکی ہیں۔

نمبر ۵۲ پشاور میں اڑھائی سو فوجی تعلیمی ادارے کے معصوم طلبا کا قتال ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی ایف آئی اے، بلیک واٹر جیسی فوجی خفیہ ایجنسیوں کا کارنامہ ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے چند کور کمانڈر، اور سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات حکومتی ایوانوں اور اداروں پر قابض ہیں۔ این آر او کا تمام فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن مجرم حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ جنکو تختہ دار پر چڑھنا تھا وہ سب معاشی معاشرتی دینی قاتل حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں پر مسلط ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مذہب کش، عدل کش دین کش مغربی جمہوریت کے کفر کا استحصالی مارشل لا کی دوسری شکل کا باطل نظام حکومت بالجبر ۱۸ کروڑ عوام پر مسلط کئے بیٹھے ہے۔ انکے کفر کی حکومتی رٹ پاکستان میں نافذ نہیں رہ سکتی۔

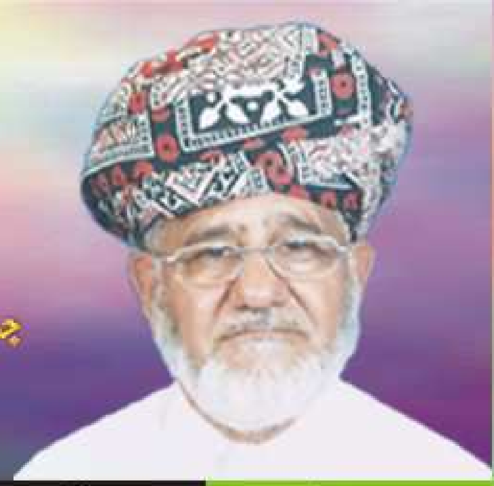
نمبر ۵۳۔ اے عیسائیت کے معزز و معظم پادری صاحبان، اے دانشور بشپ صاحبان اے گرجا و کلیسا کی عبادت گاہ کے پرستارو اے حضرت داؤد علیہ السلام کی الہامی کتاب زبور شریف، اے موسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب توریت شریف، اے روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس، اے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی الہامی کتاب قرآن حکیم پر یقین و ایمان رکھنے والو، ذرا غور تو کرو!

کیا یہ حقیقت نہیں کہ تمام پیغمبران کی امتیں اللہ تعالیٰ کی توحید کو تسلیم کرتی ہیں۔ کیا اس حقیقت سے کوئی انکار کر سکتا ہے کہ تمام اہل کتاب پیغمبران کی پیروکار اپنے اپنے ادوار کے پیغمبران کی الہامی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا پیغمبران کی امتوں کے فرزندان اس حقیقت کو جھٹلا سکتے ہیں کہ اس جہان رنگ و بو یا اس کائنات کے خالق اور مالک خداوند قدوس ہیں۔ کیا خداوند قدوس نے بنی نوع انسان کو پیغمبران خدا کے ذریعے نیکی وبدی کا راستہ نہیں دکھایا۔ خیر و شر سے آگاہی نہیں بخشی، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے، ادب انسانیت اور خدمت انسانیت، اخوت و محبت اور عفو و درگذر اور مخلوق خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا راستہ نہیں دکھایا۔ کیا خداوند قدوس نے چار اہل کتاب پیغمبران کے ذریعے بھوکوں کو خوراک ننگوں کو لباس، بیمار کو شفا تک دوا، معذور پر شفقت، مجبور کی حاجت روائی، عدل قائم کرنے اور اسوہ حسنہ، حسن خلق کا درس نہیں دیا۔ کیا تمام پیغمبران کی امتیں توحید پرستی پر ایمان نہیں رکھتیں۔ پیغمبران اور پیغمبران، کی الہامی کتب پر یقین، آفرینش نسل کیلئے ازدواجی زندگی کے نظام حیات پر یقین، انسانی رشتہ سے آشنائی کا علم کہ ساری خدائی ہے کنبہ خدا کا۔ اس کے علاوہ ازدواجی زندگی کا نظام میاں بیوی، ماں باپ، بیٹا بیٹی، بہن بھائی، دادی دادا، نانی نانا اور تمام محرم غیر محرم رشتوں کی پہچان، خونی رشتوں کی محبت کا آسمانی الہامی انمول گفٹ انکی عزت وحرمت، انکے تقدس اور انکے الہامی ادب و محبت سے آشنائی کا فطرتی علم خداوند قدوس نے ودیعت نہیں کیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



انسان کو بینائی ، سماعت ، شعور اور گویائی جیسی عظیم فطرتی صلاحیتوں سے نواز کر افضل المخلوقات کا درجہ عطا نہیں کیا۔ انسان کو اس جہان رنگ و بو کی بے ثباتی سے آگاہی نہیں بخشی ۔ خدمت خلق کو عبادت کا اولیٰ مقام عطا نہیں کیا۔ سادہ اور مختصر سی ضروریات حیات سے آشنائی کا راستہ نہیں دکھایا۔ زندگی فرعون کی اور عاقبت موسیٰ علیہ السلام کا فرق نہیں بتایا۔ غور و فکر کے پجاریوں کو فطرت کے رازوں کا امین نہیں بنایا۔ پیغمبران کی الہامی کتب کا الہامی علم انسانیت کی فلاح اور امن آشتی کی خوشبو بن کر انسانی دلوں میں اتر نہیں جاتا ۔ پیغمبران اور انکی الہامی کتب کو تسلیم کرنے والے ملک و ملت کا نظام مملکت چلانے کیلئے ایسے افراد کا چناؤ نہیں کرتے جنکی زندگی انبیا علیہ السلام کی تعلیمات ، انکے منشور ، انکے نظریات ، نکے نظام حیات ، انکے کردار و تشخص کے قریب تر ہو۔ جن کے ذریعے وہ ایسے افراد اور ایسا معاشرہ تیار کرتے ہیں جو امن و آشتی کا خوبصورت مرقع، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش معاشرہ تشکیل پانے کا عمل جاری کرتے اور پروان چڑھاتے ہیں۔

دوسری طرف ارسطو ، کارائل ، ہنجمن ، ڈارون ، فرانسس بیکن ، ابراہیم لنکن جیسے مادہ پرست فلاسفرز ، سکالرز جو خدائی کو مانتے ہیں خالق کو نہیں ۔ جو فطرت کو مانتے ہیں اور فاطر کو نہیں ۔ پیغمبران خدا اور انکی الہامی کتب کو تسلیم نہیں کرتے ۔ وہ انکے نظریات ، تعلیمات ، اخلاقیات ، کی نفی کرتے ہیں ۔ وہ مادی قوت اور مادی طاقت ، مین پاور ، وسائل ، ذرائع آمدن ، تجارت ، خزانہ پر قبضہ ، ملک پر برتری دنیا پر برتری اور دنیا کو تسخیر کرنے ، عوام کو غلام ، خادم ، قیدی اور محکوم بنانے کا عمل جاری رکھتے ہیں ۔ دھوکہ جھوٹ ، فریب ، ظلم ، ہر قسم کا جبر و قتال کرنا ، استحصالی نظام حکومت مسلط کرنا ، حصول مادی قوت ، مادی طاقت ، ملک ، ممالک پر اقتدار و حکمرانی اور حکومتی رٹ نافذ کرنا انکی زندگی کا مقصد و مدعا ہوتا ہے ۔ آمریت ، بادشاہت ، مارشل لایا مذہب کش ، عدل مغربی جمہوریت کا باطل غاصب ، استحصالی نظام حکومت ہو یہ سب انکے نظریاتی حکومتی پھندے ہیں ۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان میں مارشل لا کا ایک فوجی ڈکٹیٹر ۷ لاکھ سپاہ اور چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار، زمین مافیہ، بھتہ خور مافیہ، سمگلر، منشیات فروش لٹیرے، رہزن سیاستدانوں پر مشتمل حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مجرمانہ مارشل لا کا فوجی سیاسی نظام حکومت، اسکے نظام الیکشن چار صوبائی اسمبلیوں ایک وفاقی اسمبلی ایک سینٹ کے اسمبلی پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔ اسمبلی ممبران میں سے چاروں صوبوں اور وفاقی حکومت کے مشیر، وزیر، گورنر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، صدر مملکت، اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سفیر اسی مارشل لا کے فوجی سیاسی اجارہ دار حکومتی ٹولہ کے ارکان ہوتے ہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام کیلئے حکومتی عہدے، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارتی ادارے، ملکی وراثتیں، ملکی ملکیتیں ان سے چھینی جا چکی ہیں ملکی خزانہ شجر ممنوع بن چکا ہے۔ پاکستان ایک جیل کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں قیدی غلام محکوم اور بے بس بنا دیئے گئے ہیں۔ وہ ضروریات حیات سے محروم زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔

نمبر ۵۴۔ ان آہنی زنجیروں کو توڑنے کیلئے اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت نافذ کرنا پاکستان کی بقا کا واحد ذریعہ ہے۔ جس کے ذریعے پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے تمام فرزندان الیکشن یا سلیکشن کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے بنیادی الیکشن یا سلیکشن کے حقوق کو کوئی چھین نہیں سکتا۔ اسلامی جمہوریت کے الیکشن یا سلیکشن کا طریقہ کار بڑا سادہ اور سلیس ہے۔ اسلامی جمہوریت کے ممبران کی سلیکشن یونین کونسل کی سطح پر کی جاتی ہے۔ اسکی وجہ جہاں کے رہائشی افراد ایک دوسرے سے آشنا اور ایک دوسرے کے کردار و تشخص سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ وہ بہتر فرد کو چن سکتے ہیں۔ قرآن حکیم کے آئین کی روشنی میں اچھے افراد، نیک و صالح، امین و دیانتدار، سادہ و شریف اعلیٰ اہلیت، عمدہ صلاحیت اور نبی کریم ﷺ کے دستور حیات کے قریب ترین زندگی گذارنے والے افراد کی سلیکشن کرنا ہر فرد کا دینی فریضہ ہوتا ہے۔ اسطرح ملک کے بہترین انسان نظام مملکت میں شامل ہوتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کی سلیکشن قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں ایسے افراد کی ہوتی ہے، جس میں کوئی شرابی زانی، بدکار بدکردار بدقماش، بے حیائی، فحاشی، بدکاری زناکاری کا مرتکب کوئی فرد اس سلیکشن کا حصہ بن نہیں سکتا۔ اسلامی جمہوریت کی سلیکشن میں اعلیٰ عظیم اسلامی خوبیوں کو ذریعہء چناؤ بنایا جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اسلامی جمہوریت کے نظام سلیکشن اور نظام مملکت پر کسی شاہی طبقہ یا جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کی اجارہ داری مسلط نہیں ہوتی۔ بلکہ اہل وطن کی اجتماعی مشاورت اور سلیکشن سے نظام مملکت کے اعلیٰ اہلیت کے ممبران چنے جاتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں یونین کونسل کے نظام الیکشن یا سلیکشن کے طریقہ کار کو پورے ملک میں بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں یونین کونسل کا ممبر ہو یا ملک کا امیر المومنین ہو یا کوئی اعلیٰ ادنیٰ سرکاری عہدیدار ہو یا بیروزگار، اپاہج انسان ہو، اسکو بیت المال سے ایک کسان، مزدور محنت کش، ہنرمند، ایک معلم، ایک سپاہی، ایک ڈرائیور ایک عام انسان کے برابر رہائش یعنی رہائشی کٹیا، عام افراد کی طرح ایک جیسی بنیادی ضروریات حیات مہیا کی جاتی ہیں۔ ملک میں اعتدال و مساوات کا نظام قائم کیا جاتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں سے غیر طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دانشور، غیر طبقاتی معاشرہ، غیر طبقاتی معاشی تقسیم اور غیر طبقاتی اسلامی تہذیب پروان چڑھتی ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کا نظام رائج کیا جاتا ہے۔ عادل اور اردلی معاشی معاشرتی طور پر ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے تحت قرآن حکیم کے آئین کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کیا جاتا ہے۔ مذہب کش عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکا طبقاتی، تفاوتی، باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت، انکے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایا دار ملکی غدار ٹولہ اور اسکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی باقیات کی حکومتی اجارہ داری کو ختم کرنا۔ این آر او کے مجرموں کو ابدی نیند سلانا، ان سے لوٹا ہوا ملکی خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن، ملکی ملکیتیں واپس لینا، مسلم امہ کو ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کرنا نئے سیاسی لیڈران کا نئی سیاسی جماعتوں کا تخلیق کرنا تمام این آر او کے مجرموں کو اکٹھا کرنا، ملک کا یہ زانی شرابی، رہزن لٹیرا ٹولہ پہلے ہی مشرقی پاکستان کو نگل چکا ہے۔ ان سے نجات حاصل کرنا پاکستان کی بقا کیلئے ضروری ہے۔

بابا جی عنایت اللہ کی تصانیف



۱۔ آئینۂ وقت
۲۔ صدائے وقت
۳۔ ندائے وقت
۴۔ آوازِ وقت
۵۔ نادِ وقت
۶۔ چراغِ وقت
۷۔ انقلابِ وقت
۸۔ مسیحائے وقت
۹۔ نوشتۂ وقت
۱۰۔ بلائے وقت